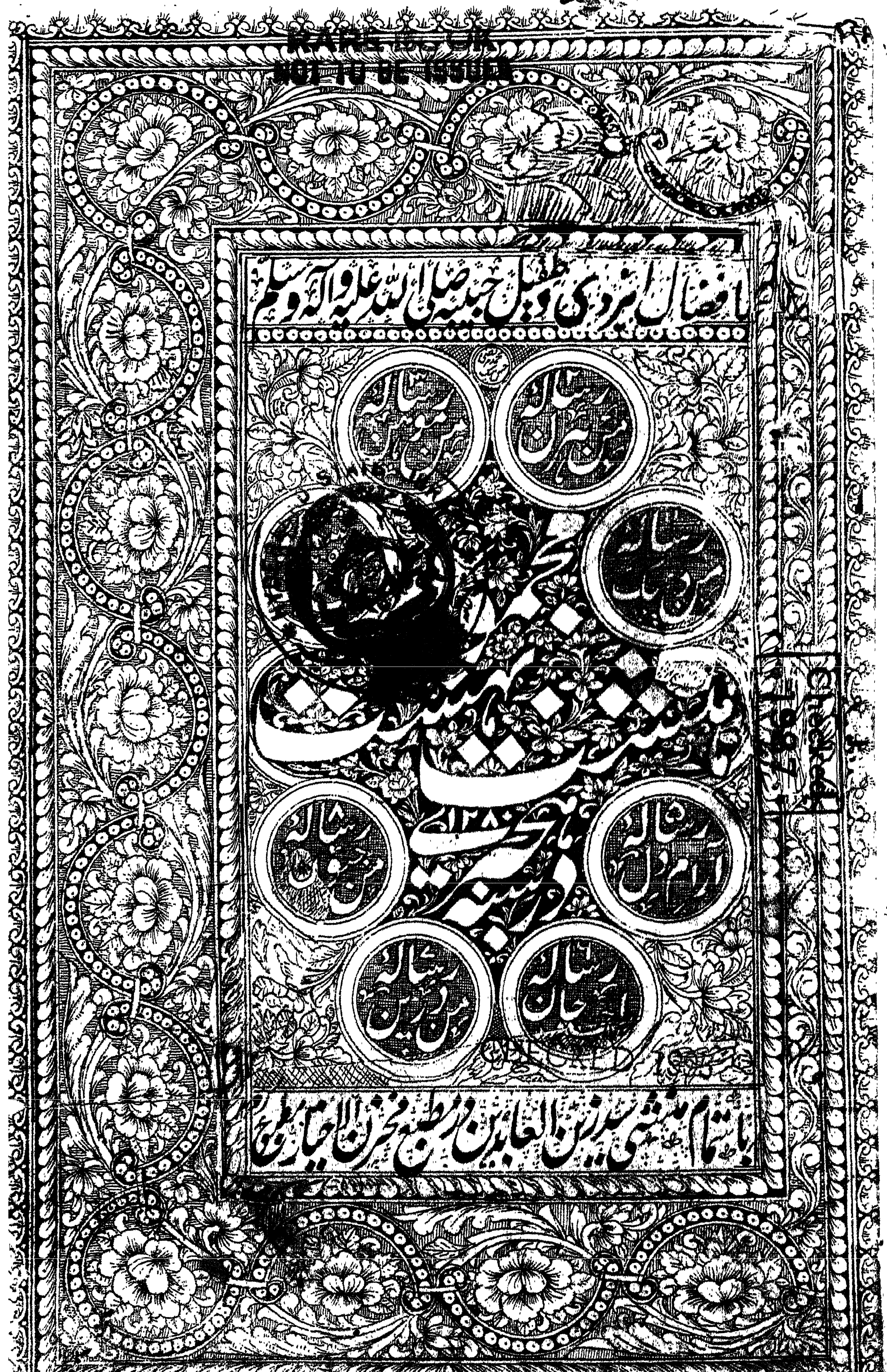
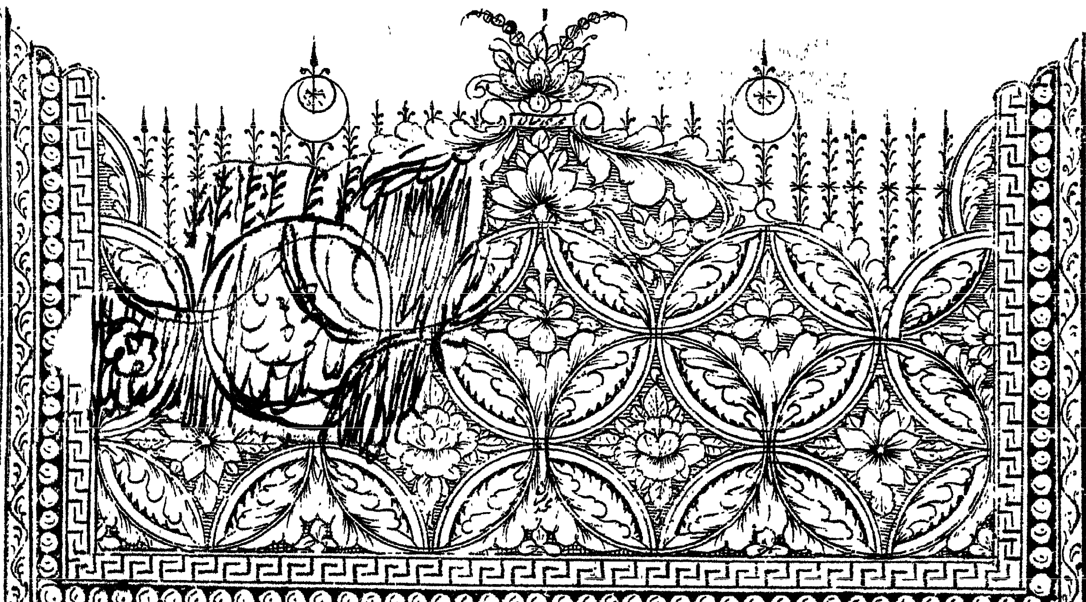

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED
بافضال ایزدی و طفیل حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باہتمام منشی سید زین العابدین در مطبع مخزن العجائب





دیباچہ ہشت بہشت معنوی یعنے ہشت رسالہ احوال جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہٖ وصحبہٖ اہل المجد والکرم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰہم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ

حمد و سپاس حضرت حق سبحانہٗ تعالیٰ کہتیں سزاوار ہی کہ نعمتاں اُسکے گنتے سے بچار ہیں اور درود و سلام اُوپر جناب سیدِ
عالم کی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کہ فضائل و بزرگیاں اُنکے بے شمار ہیں اور اوپر آل و اصحاب اُنکے کہ سب اولیائے اُمت سے
بہتر اور تمام اُمتوں کے سردار و بہتر ہیں اور اوپر تابعاں اُنکے کہ شریعت و حقیقت کو مدد کئے ہیں اور دین کے احکام و اسرار
کو رواج دیئے خصوصًا اوپر حضرت غوث الاعظم کے کہ مقرباں کے سند اور محبوباں کے سید ہیں بعد حمد و نعت و منقبت
کے **محمد باقر آگاہ** شافعی قادری بیجاپوری ایلوری توفیق دیوے اُسے حق سبحانہٗ تعالیٰ کہتا ہی کہ ذکر حضرت سیدِ عالم کا
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سب ذکروں سے افضل اور سب شغلوں سے اکمل ہی اور مطالعہ یعنے دیکھنا اُنکی سیر و شمائل کا بعد
عقائد و فرایض کے بہترین عبادات و خوشترین نوافل و مستحبات ہی حق تعالیٰ کی قرب رضامندی کا وسیلہ اور دولت جاودانی
اور سعادتِ دوجہانی کو پانے کا حیلہ ہی کیا واسطے کہ ذکر خیر اُس جناب مکرم کا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم حضرت خلاق عالم کا ذکر ہی



اطاعت اُس جناب کی عین طاعتِ رب اور پیروی اُنکی خدا تعالیٰ کے محبت کا سبب ہی اِسواسطے اِماماں دین کے و
پیشوایان اہل یقین کے جزاہم اللہ تعالیٰ خیرًا احوال شریف اُس جناب اقدس کا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بیان وار لکھے ہیں
تا پیچھے آنے والے اسکے پڑھنے سے فیض حاصل کریں اور پیروی پر اُس جناب کے من و عن ہو رہیں ای بھائی جان یوں جانو کہ کتاباں
سیر کے تین قسم ہیں اول یہہ ہیں کہ انمیں فقط حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شمائل و اخلاق و خصایص و معجزات وغیرہ مذکور
ہیں اور قسم دوم یہہ ہیں کہ انمیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیغمبری اور دعوت شرعی اور تمام عمر مبارک کا احوال
تاریخ وار مرقوم ہی اور قسم سیوم یہہ ہیں کہ انمیں دونو قسم کا بیان ہی بعضے کتابوں میں مختصر بولے ہیں اور بعضوں میں
مفصل لکھے ہیں اور ان کتاباں میں سے بعضے تاریخ کے طور پر اور بعضے حدیث کے ڈھب پر ہیں خصوصًا وہ کتاباں جو حفاظ
حدیث سے ہیں سو بہت منضبط و معتبر اور صحیح و بہتر ہیں اور بعضے علمائے متاخرین خلاصہ عربی کتابوں کا نکال کر
فارسی میں [illegible] لکھے ہیں تا وہ لوگ جو عربی [illegible] سکتے ہیں [illegible] سے فائدہ پاویں لیکن اکثر عورتاں اور تمام اُمیاں فارسی سے



بھی آشنا نہیں ہیں اِس لئے یہ عاصی مطلب قسم اول کا بہت اِختصار کے ساتھ لے کر دکھنی رسالوں میں تولا
ہی اور ہر رسالے کا وزن علیحدہ ہووے کے خواہش و آرزو پڑنے والوں کی زیادہ ہووے رسالہ اوّل کا نام
من دیپک ہی اِس رسالے میں حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نورِ مقدس کا ذکر ہی یعنے حق سبحانہٗ تعالیٰ
اُس نورِ اقدس کو سب موجودات کے اول پیدا کیا اور اُسکے طفیل سے سب علویات و سفلیات کو پیدا کیا
اور اُس نورِ اشرف کو پشت پاک سے ہر شکم پاک میں نقل کراتا تھا یہاں لگ وہ نورِ لطیف حضرت عبداللہ
اور حضرت آمنہ میں آیا اور دوسرے رسالے کا نام **من ہرن** ہی اِس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم
کے بشارتوں کا بیان ہی یعنے وہ بشارات کہ حق تعالیٰ حضرت کے ظہور سے اپنے کتابوں میں دیا اور اُسکے پیغمبران
صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلّم اور نجومیاں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پیدا ہونے سے خبر دئے ہیں اور تیسرے
رسالے کا نام **من موہن** ہی اُس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ولادت کا بیان ہی یعنے جو
معجزات کہ مدّتِ حمل اور ولادت اور دودھ چھوڑائی اور خردسالی میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے ظاہر
ہوئے ہیں اُس حد تلک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے آٹ برس کی عمر ہوی ہی اور چوتھے رسالے کا
نام **جگ سوہن** ہی اُس رسالے میں اُس سن سے تا وفات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے باجمال تمام
بطورِ فہرست لکھا گیا ہی اور پانچویں رسالے کا نام **آرام دل** ہی اِس رسالے میں تین باب ہیں **باب اوّل** میں
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے شمائل کا بیان ہی اور **باب دوم** میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اخلاق
کا ذکر ہی اور **باب سوم** میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے عادات کا مذکور ہی - اور چھٹے رسالے کا نام
راحتِ جان ہی اُس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خصایص کا بیان ہی خصایص وہ بزرگیاں ہیں کہ
حق سبحانہٗ تعالیٰ خاص ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو بخشا تھا اور کسی پیغمبر کو نہیں دیا اور ساتویں رسالے کا نام
من درپن ہی اُس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اقسام معجزات مذکور ہیں ایسی ترتیب لطیف سے کہ
کوئی کتاب کے بیچ دیکھنے میں نہیں آئی اگر وہ سب کتاباں تو دیکھیگا اس بات کو باور کریگا اور آٹھویں رسالے کا نام
من جیون ہی اُس رسالے میں تین فصل ہیں **فصل اول** میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے محبت کی فرضیت اور اُسکے
علامات کا ذکر ہی اور **دوسرے فصل** میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے درود کے فضائل کا بیان ہی اور **تیسرے**
فصل میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے فضائل کا مذکور ہی چھے رسالے اول کے مع رسالہ عقائد و تحفۃ النسا
۱۱۸۵ یکہزار و یک سو اور اسّی اور پانچ میں اور ۱۱۸۶ ایکہزار و یک سو اور اسّی اور چھے میں بنے ہین پیچھے اُسکے
بہت ڈھیل ہوی کیا واسطے کہ یک رفیق با توفیق و جلیس انیس کہ ان رسالوں کا طالب اور چھپنے پر کے کام پر راغب تھا
رحلت کیا حق تعالیٰ اُس پر رحمت کرے اور اُسے اپنے مغفرت سے نوازے اور بہت موانع بھی درپیش ہوئے ہر چند اس اثنا
میں بعض دوستان واسطے دوسرے رسالوں کے بولتے تھے پن اتفاق اُنکے بنانے کا نہیں ہوا آخر ابتداء ۱۲۰۶ یکہزار اور دو سو
اور چھے میں رسالہ من درپن اور رسالہ من جیون بنانے کا اتفاق ہوا اور رسالہ آرام دل میں بیان عادات شریف کا اور رسالہ
راحتِ جاں میں بیان اکثر خصایص اُمّت کا اور رسالہ جگ سوہن میں حضرت کی نبوّت سے تا وفات اُنکے صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلّم داخل کیا گیا اور آٹھوں رسالے مجموعاً آٹ ہزار اور چھے سو اور کچھ ... کے سات تولا

ہزار نیت ہوئینگے ای برادران آن رسالون کے بارا حزب ہین اوّل کے چار رسالے چار حزب ہین اور آرام دل مین دو حزب
ہین اور راحت جان یک حزب ہی اور من دین مین چار حزب ہین اور من جیون یک حزب ہی اور ان سب
رسالون مین شاعری نہین کیا ہون بلکہ صاف و سادہ کہا ہون اور اردو کے بھاکے مین نہین کہا کیا
واسطیکہ رہنے والے یہان کے اِس بھاکے سے واقف نہین ہین ای بھای یہہ رسالے دکھنی زبان مین ہین کرکر
سہل اور سرسری نجان کیا واسطیکہ بڑے معتبر کُتب سے تحقیق کرکر لکھا ہون اگر وہ تمام کتابان تو دیکھیگا
یا کسی سے سُنیگا تو تجھے قدر اُن رسالون کی معلوم ہوئیگی اب ان کتابون کے کہ یہہ رسایل کا مطلب اُن سے
لیا ہون تفصیل کرتا ہون تفسیر بغوی اور فتح الباری شرح صحیح بخاری تصنیفِ شیخ الاسلام شہاب الدین ابن حجر
عسقلانی شافعی کے کہ حفاظِ حدیث کے مقتدا تھے اور کتاب شفا تصنیف قاضی عیاض مالکی کی کہ اس باب مین بے نظیر
اور دستاویز سب علما کی ہی اور عیون الاثر تصنیفِ حافظ فتح الدّین ابن سیدُالناس شافعی کی اور شمایل ترمذی
مع دو شرح اُسکے یک شرح مُلّا عصام کی اور دوسری شرح شیخ ابنِ حجر مکّی کی اور مواہب لدنیہ تصنیف حافظ قسطلانی
شافعی کی اور بہجۃ المحافل تصنیف حافظ یحییٰ بن ابی بکر العامری شافعی کی اور تاریخ حافظ عماد الدّین ابن کثیر شافعی کی کہ
عمدہ حافظانِ حدیث تھے اور رسایل مولدِ شریف کے تصنیف شیخ الاسلام حافظ جلال الدّین سیوطی شافعی و حافظ
شمس الدین سخاوی شافعی وغیرہ حافظانِ حدیث کے اور اصابہ فی معرفۃ الصحابہ تصنیف شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کی
اور انموذج اللبیب فی خصایص الحبیب اور دوسرے کیتیک رسالے تصنیفِ امام سیوطی شافعی کے اور وفا الوفا
اور جواہر العقدین دونو تصنیف حافظ نور الدین سمہودی شافعی کے اور حسن التوسّل تصنیف شیخ الاسلام ابن حجر مکی
شافعی کی کہ خاتم مجتہدین کے تھے اور در منضود تصنیف اُنکی اور وسیلۂ حسینی تصنیف اُن کے شاگرد کی اور
تحفۃ الغریب تصنیف سیّد عبد القادر عیدروسی شافعی کی اور تحفۃ الاخبار تصنیف ابو عبد اللہ رصاع مالکی کی اور فتح
المتعال تصنیف حافظ علامہ شیخ احمد مالکی مقری اور حیاۃ الحیوان تصنیف حافظ علامہ شیخ کمال الدین دمیری شافعی کی
کہ یہہ سب کتابان عربی ہین اور فارسی کتابون سے روضۃ الاحباب تصنیف سید جمال الدّین کی کہ اکابر محدثین
سے تھے اور معارج النبوہ تصنیف مولانا معین الدّین ہروی کی کہ بہت جوشِ عشق سے لکھے ہین اور شواہد النبوہ تصنیف
مولانا عبد الرحمان جامی کی کہ عارفِ مکمّل تھے اور مدارج النّبوہ اور جذب القلوب دونو تصنیف شیخ عبد الحق
دہلوی کے کتاب مدارج النّبوہ فارسی مین بہت معتبر و باتحقیق ہی سوائے انکے اور کتابان بھی کیا عربی و کیا
فارسی نظر مین تھے ای بھائی اگر تجھے ان رسالون کہین شبہہ ہووے تو اپنے وہم و گمان سے اعتراض نکر بلکہ اُن سب
کتابون کہ ان رسالون کے اصل اور ماخذ ہین نظر کر کیا واسطیکہ مین بہت تحقیق و تدقیق کرکر لکھا ہون اُن کتابون سے بھی مقلدان کے
مانند نہین لیا ہون بلکہ اُن مین جو صحیح تھا سو اخذ کیا ہون اور ان رسالون کے بارا حصے کرنے کا سبب یہی کہ تا ہر صاحب توفیق تنہا
یا لوگون کو جمع کرکر ربیع الاول کے ماہ مبارک مین بارا دن تلک پڑا اور سناوے و اگر پڑہنے نہین آتا ہی تو پڑہنے والے سے سُنے
الٰہی تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصدّق سے اور اُنکے سر شریف کے تصدّق سے ان رسالون کو قبول کر اور ان کو اہل
دل کے پاس مقبول کر اور ان کے بنانے والے کے گناہون کو عفو کر اور اُسے ہمیشہ عافیت و حرمت و جمعیت سے رکھکر
کسی کا محتاج نکر اور اُسے ہمیشہ دنیا اور اہل دنیا کی صحبت سے محفوظ رکھ اور خاتمہ اسکا ایمان پر کر اور ان رسالون کے

پڑھنے والوں کو اور لکھنے والوں کو اور سننے والوں کو دونو جہان مین خیر و خوبی دے ای بھائی جان اب کیتک بیت حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیر اور شمائل اور مولود کے برکات اور فضیلتان مین لکھہ کر اس دیباچے کو تمام کرتا ہون

دربیان خصائل ذکر سیر و شمائل و برکات مولود مسعود سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سن تو دل سے کہ اب ہے یہ بیان | مصطفی کے عصر سے تا این زمان
گذرے ہیں جو اولیا اور عالمان | متفق سب بات پر ہیں بے گمان

کہ نبی کا ذکر ہر شام و سحر | افضل الاذکار ہے ای باخبر
بلکہ جو ہی مصطفی کے ذکر میں | ہی بلا شک وہ خدا کے ذکر میں

قفل دل کو ذکر اسکا ہی کلید | گمرہان کو یہی کرتا ہی رشید
دل کے درپن کو ہی ذکر اسکا صقال | گلشن جی کو ہی ذکر اس کا ابحال

گھر کو سینے کے ہی ذکر اسکا چراغ | جسم و جان ہوتا ہی اس سے باغ باغ
ذکر سے اسکے ٹلے سب درد و دکھ | ذکر سے اسکے ملے نت عیش و سکھ

روگ بھاگے تن سے اسکے ذکر سے | بھاگ جاگے اسکے ذکر و فکر سے
بیکسان کو ذکر اسکا ہی امان | عاصیان کو ذکر اس کا ہی ضمان

ذکر سے اسکے ملے باغ نعیم | ذکر سے اسکے بجھے نار جحیم
ذکر ہی اسکا مریضان کو دوا | ذکر اس کا خستگان کو ہی شفا

سالکان کو ذکر اسکا شمع راہ | عاشقان کو ذکر اسکا ہی پناہ
عارفان کو ذکر اس کا من لگن | واصلان کو ذکر اسکا موہن

انبیا کو ذکر اسکا ہی انیس | اصفیا کو ذکر اسکا ہی جلیس
ہوئے اسکے ذکر سے افلاس دور | ہوئے اسکے ذکر سے خناس دور

ذکر سے اسکے ہوئے سنہ کا بنا | ذکر سے اسکے سنتہ ہی بنا
ذکر کو اسکے ہیں جو ہوتے ہوا خواہ | متفق سب بات پر ہیں عام و خاص

فرض ہی بے شبہہ امت کے اوپر | رہنا اسکے ذکر میں شام و سحر
بالیقین واجب ہی ہر شاہ و گدا | نام اوپر اسکے نت رہنا فدا

جو اسے احوال اس شہ کے تمام | یاد کر کر انکو رہنا شاد کام
گر کریں ہم ذکر اسکا کیا عجب | ذکر میں جسکے تھے موجودات سب

اسلئے قرآن میں آئے بار گر ہیں | نام پاک اسکا ہی ذکر العالمین
عرش اور کرسی ہی اسکے ذکر میں | جنی و انسی ہی اسکے ذکر میں

جزوی کلی ہی اسکے ذکر میں | علوی سفلی ہی اسکے ذکر میں
انبیا کو ذکر پاک اسکا تھا روح | ذکر سے پاتے تھے اسکے شو فتوح

بعد ذکر حق و ابلاغ پیام | ذکر سے رہتے تھے اسکے شاد کام
ذکر اسکے خلق کا اور شکل کا | ذکر اسکے جود کا اور فضل کا

جو کیا اسکو خصائص حق عطا | جو دیا اسکو مقامات علا
جو اسے دیویگا حق روز قیام | سارے عالم کے اوپر عالی مقام

ذکر اسکے آل اور اصحاب کا | ذکر اسکے امت اور احباب کا
یہہ مقامات دیکھ کر سب انبیا | یوں کئے زاری سے حق سے التجا

کر تو ہمکو ای خدا نے مہربان | امت پیغمبر آخر زمان
ہمکو بھی امت بنے کی تھے ہوس | یہہ شرف ہمکو تو دونو عالم میں بس

یہہ رسالت ہمکو کچھہ درکار نین | اسکے کہنا تھی بس ہم سب کتیں
اسکی امت بیچ اچھیں دنیا منے | اسکی امت میں اچھین عقبی منے

ای مسلمانان کرو شکر خدا | کہ کیا وہ تمکو یہہ دولت عطا
ای مسلمانان کرو شکر و سپاس | کر دیا وہ تمکو نعمت بے قیاس

ای مسلمانان تم اب شادی کیا کو | شادیانے عیش کے ہر دم بجاؤ
روز و شب فرح و طرب سے شاد ہو | ہر غم و اندوہ سے آزاد ہو

مت ڈرو تم محنت دنیا ستی | مت ڈرو تم کلفت عقبی ستی
مت رکھو خاطر کو اپنے تم ملول | بلکہ رنج و غم کنین تم جاؤ بھول

روز و شب منگتے تھے جو جو انبیا | فضل سے اپنے خدا تمکو دیا
دولت عظمی خدا تمکو دیا | نعمت کبری خدا تمکو دیا

امت احمد سو پھر جیتے ہو کیا | انبیا کے رشک ہو جیتے ہو کیا
روز و شب اپنے نبی سے لاؤ لو | اس برابر کوئی نہی طاعت ہی کو

ذکر میں اسکے رہو ت بے خلل | سب کدورت جاوینگی تم سے نکل
خاص کر ماہ مولود ای گروہ | جسکو سب جنونین ہی شان و شکوہ

بس جیسے پیچ ای اہل فلاح | صبح سے تا شام و شب سے صباح
ذکر میں اسکے رہو ت تم | اس عبادت پر کرو ت تم

خاص [illegible] ملک ای اہلِ شعور
[illegible] علم و صالحان کو جمع کر
[illegible] احوال [illegible] تمام
ین بیان اُسکا اچھے تحقیق سات
جیسا فتاحی لکھا ہی معجزات
ہور وفاتِ شاہ کا ذکر اِس نمط
خاص کر در ذکرِ سالارِ بشر
ترجمہ امین حدیثون کا ہی سب
الغرض مولود کے ایّام بیچ
[illegible] دِل سے زبان سے وتن
نُو سے اُسکے جہان کو بھر دیا
اور اُن کرو تم ای اہلِ شعور
دیو خیرات اور کرو تجدیدِ سپاس
مقصدان اُسکے برآوینگے تمام
ہوئے نورانی دل اُسکا غیب سے
ہوینگے برکات اُسکو بے حساب
ہور ہی اُمید اُسکو سب سے پیشتر
حاصل اُسکے برکتان ہین بیشمار
ہور تو بدعت سے کرینگا احتراز
راگ و رنگ سے بھی ہی واجب اجتناب
کرنا یون مولود ہی عُرفا اثر
شہر کے کوچے کو جھتر دانا تمام
شہریون کو کرنا تاکیدِ اکید
جنکون استعداد ہے تازی پڑینے
ہین عربی فارسی مین جنکو راہ
کہنہ پہنچے تمسکو ہرگز کوئی طرب
مومنان آدلی مین ہیشکا ای غنا
بادشاہِ دین پناہِ ملکِ شام
خرچ کرتا تھا بہت وہ نامور

اِس عبادت کا رکھو برات ذوق
ہور تجھو رو عطر سے مجلس کو بھر
ہو و تم پر کرانون کو شاد کام
نا ہو تجے بے اصل اُسمین کوئی بات
اکثر اُسمین ہی غلط ہور جھوٹ بات
اکثر اُن نسخون کا مضمون ہی غلط
متفق ہین اہلِ علم اِس بات پر
ہور ہین سب لبریز از عشق و ادب
ہو و تم مشغول نت اِس کام بیچ
تم کرو شکر و سپاسِ ذوالمنن
ہر اندھارے کو اُجالا کر دیا
عید سے بھی تم کرو اگلا سرور
اور تا مقدور پینو خوش لباس
آفتان تل جاینگے اُس سے مدام
ہوئے تن اُسکا مصفّا عیب سے
دُنیا و عقبیٰ مین پاوینگا ثواب
کہ ہوئے ختم اُسکا ایمان کے اپر
مین کہا اُسکو بہت با اختصار
یعنے اُن روزون مین ای با امتیاز
ہزل و بازی مین نہین راہِ صواب
ہی امیرون کے اپر حکمِ دِگر
ہور اُسے آراستہ کرنا مدام
کہ کرین زینت زیادہ تر ز عید
دِل پہ اُس اسرار کے گوہر چڑین
وہ پڑین ہندی کتابان خواہ مخواہ
غلغلہ عیدین کا بھیان جاوے دب
تا بروزِ مولدِ خیر الورےٰ
کہ اتھا سلطان مظفر اُس کا نام
نقد و جنس اسکام مین حد سے بہر

جس قدر مقدور ہی تمکو تمام
تم پڑو سب ملکو قرآن ہور درود
دکھنی یا تازی اچھین یا فارسی
ہی بہت دکھنی کتابون کا بیان
ہور یو ین نور و شمائل کا بیان
جو ہی بے اصل و غلط ای نیکنام
ہین مرے آتو رسالے ای گھنیر
فخر ہین کرنا ہو غیبان اے سینہ صاف
ہور رکھو تم بارہویں دن روزہ سب
کہ وہ اِس مہینے مین از لطف و عطا
اور تمکو وہ عظیم الکبریا
واسطے اُسکے کہ وہ ماہِ سعید
بول گئے مین یون سبھی اہلِ علوم
دین و دُنیا مین سعادت ہی اُسے
بخشے جاوینگے گناہان اُسکے سب
ہور نبی کی روحِ پاک ای باخرد
ہوے شفاعت اُسکو ہووینگی نصیب
ین یہہ سب برکات تب پاویگا تو
نت چراغون مین تو ڈال اپنا مزاج
ایسے جو کامان مین اُنسے منہ پھرا
لازم اُنپر ہی کہ اُس مہینے بہتر
کرنا اُسمین عجوبت زینتِ دل فروز
ہر طرف مولود کا دینا رواج
فارسی دانان پڑین نت خارجی
غیر بدعت کی کہ ہی مذموم شوم
جب نصارے روزِ میلادِ مسیح
دیوتین ایسا بہجت و عشرت کا داد
اُس مبارک ماہ مین لیل و نہار
اُن دنون یون جشن کرتا وہ سعید

[illegible]
جو کہین اُسکے زبانان پر شہود
دل کتین اُس سے کرو جون آرسی
بیگمان موضوع و بے اصل ہی بنا
ہور یو ین معراج نامہ ای میان
اُس کتین پڑنا و سُننا ہی حرام
شاہ کے احوال مین ہین بے نظیر
باتمین پیر نہین ہی کچھ خلاف
ہی یہہ روزہ بے تردّد مستحب
مصطفےٰ سے بدر کو تابان کیا
ایسے پیغمبر کی اُمت مین کیا
بیگمان ہی افضل و بہتر ز عید
جو کرے مولود مین اِس طرح ہجوم
خیر و خوبی کی بشارت ہی اُسے
ہوینگا ہر لحظہ اُس پر فضلِ رب
نت کرینگی اُسکو تائید و مدد
ہور دیکھیگا اُسکو دیدارِ حبیب
کہ بصدق اُسکو بجا لاوینگا تو
روشنی بس ہی بقدرِ احتیاج
تا نوازے تجھکو شاہِ دوسرا
سعی کرنا اپنے مقدور بھر
ہر جگے رکھوانا اُسمین عود و سوز
سبکو فرمانا کرین یہہ ابتہاج
روشن اُس سے دل کرین جون آرسی
یون کرین اُس ماہ مین شادی کی دھوم
انبساط و جشن کرنے مین صحیح
کہ نہ ممکن ہوئے اُس پر کچھ زیادہ
کام پر مولود کے تھا جان نثار
کہ نہ تھا عشر عشیر اُسکا بعید

بسکہ تھا اس شوق میں شاد وہ / خرچ کرتا تھا لک دینار وہ
دیکھے ہیں سفر میں اسکے ایکبار / خرغیان دس الف ہے اکے پنجہزار

اور حلوے کے پئے تیس ہزار / اور ملائی دودھ کی تھی بیشمار
خلعت و عطر و بخورات و گلاب / بھی وہ کرتا خرچ بیحد و حساب

جو آئے تھے اسوقت اماں و کنے / سب کو بلوایا بہت توقیر سے
جیسا بوشامہ شریعت کا عماد / جو نواسہ کہا ہے بیشک اوستاد

اور دوسرے اولیا اور عالمان / جن سیتی معمور ہے سر و عیان
سب یہہ اسکے پاس جاتے تھے بہت / اور مدام اسکو سراہتے تھے بہت

شیخ ابو الخطاب پیر نامدار / عالم علامۂ مغرب دیار
واسطے اسکے بنایا ای ہمام / نسخہ یک مولود میں تنویر نام

جب سنا یہہ نسخہ شاہ نامدار / اسکے تیں دینار بخشا یک ہزار
یو سچ سب شاہان مصر و روم شام / اور یمن اور عرب کے میران تمام

بلکہ ان ملکون کے یکسر ساکنان / خاص کر حرمین کے لوگ ای میان
کرتے ہیں مولود میں سب شوق تام / دن ربیع رکھتے ہیں اسمیں اہتمام

جو دکھن اور ہند میں ہیں جاگیر / کیا امیر و کیا تونگر کیا فقیر
ہے ضرور ان پر کہ وہ بھی سطرح / اس مہینے میں کریں جشن و فرح

اس خوشی سے پاوینگے وہ بیگمان / سود و بہبود و فلاح دو جہان
ہووینگے نزدیک حق وہ ارجمند / دیویگا انکو خدا درجے بلند

ہے خبر عباس وہ عالی جناب / بولہب کو ایکدن دیکھا بخواب
پوچھا اس سے ہی تو کس احوال میں / وہ کہا دوزخ کے ہوں جنجال میں

دیکھتا ہوں روز و شب رنج و عذاب / سو میں نیں سکتا ہوں میں وہ پیچ و تاب
ہیں مرا وہ رنج بیحد اور الم / رات کیتیں پیر کے ہوتا ہی کم

اور میں ان دو انگلیوں سے اپنے تب / پیاس بھر پیتا ہوں پانی یہہ عجب
اسکا ہیگا یہہ سبب آہی با صفا / جب ہوا اس شب میں پیدا مصطفی

آثوبیہ مجھکو بولی یہہ خبر / خوش ہو میں اسکو دیا آزاد کر
اور اسے آزاد میں نے جب کیا / ان دو انگلیوں سے اشارہ تب کیا

ہے یہہ تخفیف مصیبت اور یہہ نیز / اس بدل رکھا یاو اسکو ای عزیز
ای مسلمانان سنو تم یہہ بیان / ہو وو تم اس داستان سے شادمان

بولہب ایسا تھا کافر بیوفا / ہے مذمت جسکی در تبت یدا
دین و دانش کھو کے حب جاہ سے / بھوت رکھتا تھا عداوت شاہ سے

اس عداوت میں گیا آخر وہ مر / تا ہوا اسکا مقر اندر سقر
ویسے سے اسکے تولد کا سرور / یوں کیا دوزخ میں رنج و یاس دور

جس کے تیں سرور اپر ایمان ہے / اور وہ دل سے اس اپر قربان ہے
گر وہ خوش ہو شاہ کے مولود سے / نعمتان کیا کیا ملینگے گو اسے

نعمتان اسکے ہیں بے حد ای خدا
دے تو یہہ توفیق مومن کو سدا

رسالۂ اوّل کا نام من دیپک ہی اس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مقدس کا ذکر ہے

پہلے رسالے کے بیتوں کا وزن — مفعولن فا مفعولن فا

در حمد حضرت حق سبحانہ تعالی و نعت سید انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس حمد کو نہیں آخر اوّل / ہے خاص خدائے عز و جل
نا ذات کو اسکے غایت ہے / نا وصف کو اسکے نہایت ہے

اسما و صفات اسکے بیحد / اسرار رموز اسکے بیحد
اسما و صفات نا معدود / کرتا تھا اس کے بیچ شہود

بیا تا وہ کمالون کو کیسر / تا باہر آپی کرے وہ نظر
منتب پنچایا احمد کیتین / اُس آئینۂ بیحد کیتین

اُس آئینۂ روشن کے بصر / جون جیتا تھا کیتا وہ نظر
وحان ذات و صفات آپی پایا / جون اُس کن تھا سو وحان پایا

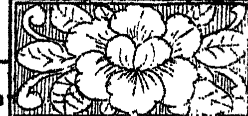
اِس واسطے مظہر ہی اکبر / ہر سر پر اُسکا ہی چھتر
جو شی ہی جان تن پاول / حق اُسکو کیا احمد کا ظل

عالم کو کیا اُس سے پیدا / ہر شی کو کیا اُس پر شیدا
ہی ازل ابد کا راج اُسکو / ہی نورِ احد کا تاج اُسکو

جو کچھ ہی پیدا ہی اُس سے / بھی قایم ہی ہر شی اُس سے
ہر پیغمبر کا جیو ہی او / ہر قدوسی کا پیو ہی او

ہی اوّل و آخر وہ سب کا / ہی باطن و ظاہر وہ سب کا
ہی ارض و سما سب اُسکا نور / کل عالم سب اُسکا ہی ظہور

ہوئے حق سیتی صلوات و سلام / روضے پر اُسکے صبح و شام
بھی اُسکے اہل بیت اُپر / خاص اُسکے تینو لختِ جگر



بھی اُسکے اصحاب اُپر / اور اُسکے کل احباب اُپر



در منقبت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ و ارضاہ

اب بانر جلدی لیکو قلم / لکھ منقبت غوث اعظم
جان و دل آدم محی الدین / سلطانِ دو عالم محی الدین

سالار رسل کا نورِ بصر / اُس مظہر کل کا لختِ جگر
ہی قبلۂ حاجات اُسکا در / ہی عرش معلّی کا افسر

گلدستے ہین جو لیان وحان سر اپنا / خاک اُسکی کرین افسر اپنا
ہی وردِ جہان کو ناؤن اُسکا / ہی سر پہ ولیان کے پاؤن اُسکا

گر غوث کہون تو ہی بیجا / گر قطب کہون تو نہین زیبا
جس گھٹے ہیں ہی وہ سلطان / وحان سب تعریفان ہین نقصان

وصف اُسکا اِس دو بیتان مین / کرتا ہون ادا مین سن لی سین
جد اُسکا نبیون کا افسر / وہ سب ولیون کا ہی سرور

کل جگ کا شہ اُسکا دادا / پس وہ ہی سب کا شہزادہ
تسلیم و تحیّات و رضوان / تربت پر اُسکے ہوسے ہر آن



اور اُسکے مریدان پر سارے / آسمانِ ہدایت کے تارے



در مدح سبحے مرشدے سید ابو الحسن قربے قادری قدس سرہ

خاصا قربی او شیخ زمن / عرفان کی گھن کا پاک رتن
ہی علم و معارف مین جعفر / ہی کرم مین معن اُسکا چاکر

جب عرفان کی تقریر کرے / ہر سامع کو تصویر کرے
تھا علم کا او کشور پورا / ہی ہر قول اُسکا یک پورا

تھا ہر فن مین وہ سبے جوترا / جو وصف کرو مین ہی تھوڑا
من اُس کا حق سے ہو راجھو / دل اُسکا ہنت مسرور اچھو

در بیان سبب تصنیف این رسالۂ شریف و ذکر شمۂ از احوال خود و مناجات

ہر چند کہ ہی ایک مدت سین / دل وحشت مین او حسرت مین
ہر لحظہ ترقی ہی غم کو / ہی محنت باہر طاقت سو

خاص ان روزو مین غم ہی کبل / پارے کے منِ چل ہی بیکل
مین دل کہون یارب یا یارا / یا پانی یا آگ یا یارا

بیکار ہون بیٹھا تھا دنگ / حالت سے اپنے ہو کر تنگ
آیا تھا دیگ غم کو ابال / چھایا تھا الم مانند ابال

تب ہاتف غیبی سے آیا / اِس خستۂ غم کو سمجھایا
بولا مجھے ای مسکین نادان / کیون غم سے ہوا تو یون حیران

تو رتا ہی کیون یون رنجش مین / اٹھ مانگ مدد اب احمد سین
اُس پاس کیا نین کیون زاری / او کرتا تیری غم خواری

کر تیرے پر او لطف اپار / اِس محنت سیتی کرتا پار
بولا مین اُسے ای یار معین / ای ذات تیری شفقت آگین

کیا نسبت ہی اُس سے مجھ مین / تا عون مدد مانگون اُس سین
مین اُسکی جب کی خو مجھ مین / ہین اُسکے نسب کی تو مجھ مین

مشرکان ہون وہ سالار کہان / وحان آہ کو میرے بار کہان
جان پیغمبر گھسنے مین سر / وحان میری دعا کو کیا ہی اثر



جان قدسیان کا ہی جعفر
بند ہاتھہ کھڑے ہین جان ولیان
تب بولا ہاتف میرے سو
اور رحمت ہی سب عالم کا
تو مت کر اپنے دل کو اداس
اس رحمت سے مت ہو نومید
سب ذکر او نور از اوّل
کس واسطے مین ہے ربط انکو
نام اسکا رکھہ تو من دیک
ہاتف کے کہے کو مانیا مین
ای شافع آدم اور عالم
صدقے سے تجھہ اولاد کے سب
صدقے سے عبد القادر کے
کر رحمت میرے حال اوپر
او مقصد ای صاحب معراج
اس محنت کا بیدا اور سر
اس محنت سے کر مجھکو خلاص
ای مالک ناسوت و ملکوت
تا کسب حلال آتا ہی سب مجھے
یا مخزن نعمت سے تیرے
گر تو بھی کیا محروم ای شاہ
تو میرے پر کر لطف ایار
تجھہ نور کا اب کرتا ہون بیان

نا سنے کو میرے کیون ہو وگد
وھان کوئی سنے اسکے باتان
کیا باطل [illegible] ہی تجھکو
اور دور کر ہمارا غم کا
جا زاری کر اس سرور پاس
دے لطف سے اسکے دلکو نوید
بول اسکی ولادت لگ مجمل
ماورس ستی نا تازی سو
اور لیجا شہ پاس اسکو رکھہ
اسباب کو واجب جانیا مین
ای ہاتھہ ترا دریاے کرم
خاص او تینون خاصان رب
اور سرور باطن ظاہر کے
مت رکھہ مجھے اس جنجال بھر
یہہ ہی کہ نکر کسکا محتاج
ہی خدمت مین تیرے ظاہر
کر راہ مین تیرے با اخلاص
دے ہاتھہ سے تیرے میر اقوت
یہہ دشواری ظاہر ہی مجھے
دے روزی رحمت سے تیرے
اس ناکامی پر لاکھون آہ
اس غم سے کریگا تجھہ کو پار

جان سجدہ ادا کرتے ہین شہان
کی بار کیا مین وھان فریاد
اس خطرے سے تو توبہ کر
ہر عاصی کو ہی اس سے امان
اس پاس نجاوینگا کر تین
اب شوق سے دل کے ہو خوشحال
تا ہر امی اور ہر عورت
یہہ نور کا نسخہ جلدی بنا
او بخشش دیویگا تجھہ کو
کر دستاویز اس نسخے کو
صدقے سے تیری رحمت کے
حرمت سے تیرے اصحابان کے
سب عرفا کی حرمت ستی
ہی بھوت مری یک لگی مراد
یہہ غم ہی مرے پر سخت کبل
تیریان ہی کمی کیا اے مولا
ہون غیر کی صحبت سے بیزار
نا زور توکل ہی مجھہ مین
یا مجھہ پہ توکل کر آسان
ہر جانب سے یکسو ہو کر
لیکن ہی مجھے امید تمام
ہی لب دل کے غم سے فگار



اس مسکین کی وھان پونچ ہمان
نا چار پھرا ہو کر نا شاد
اس اندیشے کو نیک اسر
ہر مجرم کے ہین او ضمان
تو نین جاگا پھر تجھکو کہین
لکھہ نور کا اسکے کچھہ احوال
اس نسخے سے پاوین لذّت
تا سب یہہ اندھارا ہووے فنا
جو چھتا ہی تو مدت سو
زاری سے کہا اس سرور سو
حرمت سے تیری ملت کے
خاص او چار و رکن ایمان کے
سب علما کی برکت ستی
تو بر لا کر کر مجھکو شاد
یارے کے مین دل ہے بیکل
جو مجھکو پھرا تا ہے ہر جا
اس غم سے ہون بے صبر و قرار
تا بیٹھون یک جا ہمت سین
یا کسب حلال ای شاہ جہان
آیا ہون ترے درد پر
تجھہ سے ای شافع کر نام
مین کیا یہہ مناجات اب ختم
ای نور سے تیرے کل ہندان



دربیان آنکہ نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوّل ہمہ مخلوقات است

جب [illegible] تجھہ ہی سے نشان
نا طاعت تھی نا تھا ایمان
کوئی بولا شہ کو ای مرسل
بھی فرمایا ہی او سرور
اور ایک حدیث قدسی مین

تھی گنج عدم مین سب پنہان
نا کفر اتھا نا تھی عصیان
کیا کیتا پیدا حق اوّل
تھا مین نے ازل مین پیغمبر
یون فرمایا حق احمد سین

نا ارض اتھی اور نا افلاک
حق کنیا تب احمد کا نور
فرمائے محمد میرا نور
تب آدم تھا بے نام و نشان
نا ہوتا گر تو ای سلطان

نا انس نہ جن تھے نا املاک
اسوقت ہوا ہی اسکو ظہور
ہی سب کے اوّل اسکو ظہور
تھا چکر پانی مین پنہان
نا کرتا مین یہہ کل ہندان

تا ارض و سما تا لوح و قلم | تا جن و ملایک تا آدم | ان سبکو کیا ہون تجھہ خاطر | ہور تجھکو کیا ہون مجھہ خاطر
اب سن ای بھائی یہہ بیان | وه نور ہوا کس طرح عیان

در بیان کیفیت خلقت آن نور و بیان آنکه همه مخلوقات بطفیل او موجود شده اند

جس وقت اراده حق نے کیا | تا ہووے ظہور قدرت کا | کی لاک برس اوّل سب سو | کیتا ہی وه نور قدس کو
بھی حق نے کیا ایک فرش دراز | اس نور کے خاطر با انداز | وه نور شریف اس فرش اُپر | سن بانگے ہنون کرتا تھا گذر
کی مدت لگ وه پاک از ریب | کرتا تھا سیر عالم غیب | پس حکم ہوا ہی یون اسکو | تا سجده کرے اپنے رب کو
ستر برس تک تھا سجدے مین | ہر برس ہان کے روزان مین | یکروزه وہان کا برس ہزار | یون لکھه گئے علما کر تکرار
اس سجدے مین حق کی تسبیح | وه کرتا تھا با قول فصیح | پس کیتا ہی رب اکبر | اس نور سے پیدا ایک گوہر
اس گوہر پر کیتا وه نظر | ہیبت سے ہوا پانی گل کر | وه پانی تھا جاری بے کل | جاتا تھا ہر دم ہر کہین چل



دو نیم جزو کیا اس پانی کو | پس عرش بنایا ایک جز سون | پس کیتا ہی دوسرے جز سون | ہولانے قلم کیتین سن تو
پس فرمایا اسکو لکھه اب | بولا وه لکھون مین کیا یارب | بولا اسکو لکھه علم میرا | عالم پر ہی جس کا گھیرا
تب خامه کہا یون مولی سون | کس شے سے مین آغاز کرون | حق اسکو کہا لکھه میرا نام | وه لکھا ہی تب الله کا نام
الله کی ہیبت سیتی قلم | سر شق ہوا حیرت سے تدم | تھا لوح اُپر سرا پا داول | اس حالت سے وه کی سو سال
جب اسم رحمن کو وه لکھا | تب اوّل شق آس سے ملا | رلکھے سے رحیم کے دوسرا شق | آہوا ہی اوّل سے ملحق
حق فرمایا ہی یون اے یار | جو تیرے لگا بسم الله کیبار | دیون گا ثواب بہفتصد سال | اس بندے کو مین کر کو نہال
وه حضر لکھا حق جانب سون | کل عالم مین مین ہولی ہون | ہی احمد میرا پیغمبر | پیغام بران کا ہی افسر
اس بعد لکھا سب حال جہان | جو ہوتا ہی پیدا پنہان | ہور تیسرے جز سے لوح کیا | احکام قضا سب ہو لکھا
ہی چوتھے حصے سے چندر | ہی پنجم سے مہر انور | ہور قسم ششم سے خلد ہوا | ہور ہفتم سیتی روز کیا
ہور بینگے فرشتے ہشتم سے | ہور کرسی قسم نہم سے | ہور دسوین سے وه خاک لطیف | ہی جس سے اسکا جسم شریف
اس نور کتین رب اکبر | را لکھا ہی حیا کی جاے بہتر | بعد اسپر کیا وه ایک نظر | وه شرم ستی بگلا یکسر
تب ٹپکے اس سے قطرے یار | یک لاکھه اپر چوبیس ہزار | ہر بند سے ہوا ایک نبی | ہور اس سے ہوا ہی ایک ولی
الحاصل بے شک ای یاران | ہی نور سے اسکے کل جہان | پیدا وو ہمان در ملک و ملک | اس نور مقدس کا ہی چمک
بھی بولا وه جگ کا سرور | اسمان و زمین خورشید و قمر | بھی لوح و قلم عرش و کرسی | بھی جن و ملایک ہور انسی
ہور بینگے سب جتنے پیغمبر | ہور عالم کے ولیان یکسر | بھی علم و عمل او عقل و ادب | بھی عشق و کرامت ہو منصب
کل عالم پر ہیبت اور ہیبتی | ہی پیدا میرے نور ستی | حق نور مرا ہر پردے مین | را لکھا ہی ہزاران برسان مین
ہر پردے سے باہر لایا | ہور بہوت تماشے بتلایا | آخر کو کیا جب آدم کو | رکھا وه عیان نور اعظم کو



پس رب میرا باخبر مجھے | کرواتا تھا ہت سیر مجھے | ہر پشت طہور و طیب سین | ہر رحم لطیف و طاہر مین
تا آمنه عبد الله طرف | لا کر مجھے بخشا عز و شرف | پس مجھکو کیا سردار رسل | ہور ختم نبوت کو بالکل

در بیان انتقال نور آنحضرت در آدم علیهم الصلوٰة والسلام

جب حق کیتا آدم کو عیان
رکھ برج مین اسکے وہ گوہر
جب برا کھے وصان اس پیوتن
دیکھا کہ لکھا ہی عرش اوپر
ای بولا ہی یہہ کس کا ناؤن
ہوئیگا تیرے فرزندان مین
پس حکم ملک کو کیا داور
جب آیا آدم جنت مین
چلتے تھے اسکی پیچھہ طرف
حق بھیجا یون وحی اسکو تد
اس نور کیتین حق وہان سے لیا
پڑ صلوات اس انگلی اوپر
تھا سالہ صدلک خواری
حرمت سے اسکے جس کا نام
حق اسکو کہا تب ای اکمل

جبریل ستی بولا یہان
رکھ برج مین اسکے وہ اختر
تب پھونکے اسمین جیون کیتین
حق سیدھے داوین زیر و زبر
جو لکھا ہی تو اسکو اس ٹھاؤن
ہوور تجکو جپھر اوین گا غم سین
تا سجدہ کرین اسکو یکسر
نام اسکا دیکھا ہر جا مین
سب ملکو ملا یک صف در صف
تجھہ پشت مین ہی نور احمد
انگشت شہادت بیچ کیا
دے بوسہ لایا وہ بہ بصر
فرزندن تھا اسکا غم بھاری
عرش اوپر ہے باصد اکرام

جالا تو وہ نور اعظم کو
پس پشت مین اسکے کیا مکون
جب روح پڑا آدم کے تن
نام اسکا اپنے ناؤن کے سات
حق بولا اسکو ای آدم
ہین تیرے تئین اسکی خاطر
سب سجدہ کئے وہ آدم کو
املاک سبی سب آ اس سو
آدم نے عجب کر بولا یون
بولا وہ یارب کر یہہ نور
تب آدم وو انگشت اٹھا
جب نکلا آدم جنت سین
ہو مضطر آدم اس غم سو
کر عفو مری یارب تقصیر

دے عزت اس سے آدم کو
جبریل امین اس گوہر کون
کھول آنکھ سمجھایا عرش کون
یہہ دیکھہ کہا آدم یہہ بات
ہی سب رسلون کا یہہ خاتم
بخشون گا ای آدم آخر
وہ سجدہ تھا اس خاتم کو
پڑتے تھے درود وان دیکھہ اسکو
تعظیم یہی کرتے ہین کیون
کوئی عضو مین میرے بے حضور
کلمات شہادت کو بولا
با درد و الم اس دنیا مین
زاری سے کہا اپنے رب کو
تو ہر شی کے اوپر ہی قدیر
بخشا مین تجھے احمد کے بدل

در بیان آمدن آن نور در حوّا و از وے بہ شیث و از انجا بہر پشت پاک و شکم طاہر تا عبد مناف و بیان آنکہ ہمہ اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موحد بودند

پس حوّا مین آیا وہ نور
زاری سے کہا آدم یارب
وہ نور گیا اب تیرے سین
جب شیث کیتین حق پنچایا
کرتا تھا یون وہ نور سفر
ہی وصان سینی کی کر کو سفر
پھر وصان سے کی قربان گے پر
وہ نور مقدس تب سے قبل
خوش ہوتا تھا با عز و شرف
ہین کہتا ہون مین کچھہ مجمل
حق انکو زنا سے رکھا ہی جتن
تھے طوا دت جس کے مانند

من اسکا تھا راحت سے پور
یہہ تجھہ سے بچھڑا انہہ کیون سب
آجا گا کیتا حوّا مین
تب نور نبی اسمین آیا
اصلاب ستی ارحام بھتر
تب نوح مین آ کیتا ہی مقر
وہ آیا ابراہیم بھتر
کیتا ہی وطن در اسمعیل
اصلاب ستی ارحام طرف
رکھہ اسکو ولیکن جی کے بدل
سب بیاہ ستی باہر تھے من
تھے حسب و نسب مین بے مانند

جب سے اسمین وہ نور گیا
حق اسکو کہا ای آدم سن
اس نور کی ہی یہہ سب تعظیم
سب ملکو ملک گئے اسکی طرف
تا آیا وہ ادریس سے ہنسے
پھر نوح سے کر وہ کی اسفار
اس نور کی حرمت سے ای یار
وہ نور جگت کا سرمایہ
گر بولون گا وہ سب احوال
سب ان سے شہکے اور دانا
تھے جود و سخاوت مین یکتا
ہی فخر و فخامت علم و حسب



ہر قدسی وہان رخ اپنا کیا
ہین نور محمد کے یہہ گن
اس ذات کی ہی یہہ سب تکریم
دیکھہ اسکے بھتر یہہ عز و شرف
املاک گئے سب اسکے کنے
تب ہود مین آیا ہی ای یار
ہو بھی الگ اپر اسکے گلزار
املاک رسل کا پیرایہ
تو لمبا ہوویگا یہہ مقال
سب بانی اسکے ہوو نامیان
تھے فضل و شجاعت مین یکتا
حق لطف سے انکو بخشا تھا

در بیان خواب دیدن عبد المطلب امر سر نو پیدا کردن او چاه زمزم را

جبھی سوتا تھا وہ نیک نصیب
خوش یکدن بیت اللہ کے قریب

آ اُسکو کہا ہاتف در خواب
طیب کے منہہ سے اُٹھا تو نقاب

اُٹھہ خواب سے حیران وہ ہوا
کیا مقصد ہی طیب سے خدا

پھر سویا وہ تب جلدی سو
وہ ہاتف بولا پھر اُسکو

اُٹھہ خاک اُٹھا مضنونہ سو
پھر بیداری ہوی جلد اُسکو



بولا وہ قریشون سے یہہ خواب
وہ اُسکو دئے اِسطرح جواب

یہہ خواب اگر ہی مولا سو
پھر جلد دیسیگا تجھکو

وہ جا کر وھان دل پر از بیم
بولا ای رب ابراہیم

تو لطف سے بر لا کر اُمید
کر مجھ پہ عیان کیا ہی تو بھید

یون کر کو دعا او سویا جب
اُسکو کہا او ہاتف تب

کر چشمۂ زمزم کو ظاہر
تو جلد نکال اُسکو باہر

وہ بولا تب کیا ہی زمزم
ہاتف بولا اُسکو اُسدم

یک جہ کہ اُسے کھودا جبریل
تھا آب خور اُسکا اسماعیل

ہی منبع خیرات و برکات
ہین شراب اُس سے موجودات

ہی جاے فلانے مین زمزم
سُن اُسکے نشانیان ای اکرم

کتنیک نشان اُس سے بولا
بس خواب سے وہ بیدار ہوا

تب اُسنے جلد گیا ہی وھان
کہدیا ہاتف اُسکو نشان

ہور جمع کیا اُس چاہ بدل
کی ہین وکدالی اور سبّل

وو دیوان تھے اُس جاے بھتر
تھا اُنکو قریشان پاس و قر

آ اُس سے کئے جب جنگ و جدل
تو کھودنکو جہان چاہ نکل

تب تھا اُس کنین ایک پسر
تھا نام اُسے حارث کرکر

باپ آپنے کو کرنا تھا مدد
راضی تھا باپ اُس سے بیحد

تب بولا کر از بخت بلند
ہو وینگے مجھکو دس فرزند

ہور نکلے آب پنہانی
تو یک کو کردن گا قربانی

الحاصل بعد جنگ و جدل
اُس مُدّت پہ کئے اجماع سگل



اب شام مین ہی یک زن کاہن
سب جانا اُسکے پاس اُس جھن

جو بو لینگے سُننا اُسکو
یون بول اُٹھے سب مجلس سو

لے عبدمطلب آل مناف
ہور قریشیان با اہل خلاف

سب شام طرف کیتے ہین سفر
تھا پانی کم اُس راہ بھتر



کی دن پیچھے آیا یک جنگل
ایسا کہ تھا بالکل وھان جل

لوگ عبدمطلب کے اُسدم
سب پیاس ستی ہو گئے تھے ندم

تھا پانی کچھ نزدیک قریش
وہ نہین دئے اُنکو بیکم و بیش

ناچار اُنو ہین سے اکثر
کھودے تھے گرتے ای نیک سیر

تا پیاس ستی گر جاوین مر
گر جاوین اُن کھدون اندر

ہور یاران جو ہین با قوت
تا دفن کی ہوئی اُنکو محنت



دیکھ عبدمطلب یہہ جنجال
فرمایا اُنکو یون فی الحال

یون پر مرنا کچھ خوب نہین
یہہ مردی کا اُسلوب نہین

کہیون یون تم سب ہمت ہارے
جلد اُٹھ کو ڈھونڈو پانی سارے

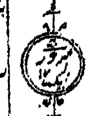
یہہ غیرت مین اُن کو لا کر
بیٹھا وہ چڑھ اپنے اونٹ اُپر

سب اُسکے ہوے ہین تب ہمراہ
کچھ راہ چلے جب وہ ناگاہ

تب اُسکے اُشتر کے سُم تل
یک چشمہ جل آیا ہی اُبل

دیکھ اُسکو وہ کل عربون کا میر
ہور خرم دل بولا تکبیر

سب لوگ ہوے اُسکے دل شاد
ہور آفت سے ہو گئے آزاد



جب دیکھے قریش و کل عرب
یہہ کرامت اُس سے ہوے تب

ہی رب کی سوگند ای اشرف
اِس جھگڑے مین حق تیری طرف

اب پھر تو جہان سے ای مسرور
کاہن کن جانا نہین ہی ضرور

کر شکر خدا کا وہ بہتر
جلد آیا مکّے کے اندر

ہور کھودا چاہ زمزم کو
فیض اُس سے دیا سب عالم کو

عریان ہوے سب اُسکے منقاد
ہوی اوّل سے شان اُسکی یاد

ہور اُسکو دیا حق دس فرزند
سب کامل تھے ہور دولتمند



تب خواب مین آکوئی اُس سے کہا
تو نذر کو اب کر اپنے وفا

سب فرزندان کو جمع کیا
وہ خواب مذہب اُسنے کہا

سب بولے وہ راضی ہین ہم
جو کرنا سو کر ای اکرم

بس قرعہ ستیا ہی وہ بہتر
وہ قرعہ پڑا عبداللہ پر

یا اُنکے تھا فرزندان مین
بہر خوبی مین بہتر سب سین

تھا عبداللہ کا پیار اُسکے اُپر
سب فرزندان سے تھا اکثر

تھا راضی اُسکے ذبح اُوپر
آکے کہتے ہین سب مل اُسکو
سب ملکو کہے ہین یون اُس حسن
جانو لے سب تب حال اُسکو
وہ بولا ہی دس اونت دیت
گر قرعہ پڑے وہ اونتان پر
جب قرعہ ستیا وہ حق آگاہ
پھر قرعہ ستیا وہ نیک گہر
یون کرتا تھا زاید دس دس
تب بولا وہ نین مجھکو قرار
تب اونتان کو قربان کیا
ہی ذبیح اول اسماعیل

کرنے کو آپسکے وفا و نذر
تو ہاتھہ اُٹھا اُس قربان سو
ہی نام سجاح یک زن کاہن
وہ کاہنہ تب بولی اُن سو
تب بولی وہ ای خوش نسب
تو جلدی اُن کو قربان کر
نکلا وہ بنام عبد اللہ
وہ پھر پڑا عبد اللہ پر
تا ہووے سو اوی باجس
جب لگ کہ نہ نکلے وہ کئی بار
لے اسپنے جگر کو سات گیا

تا سو سب عبد اللہ کے تب
گر یون کرے ہر کوئی قربانی
سب جانا اُسکے پاس اتا
کوئی تم سے ہوا مقتول اگر
اونتان ہور عبد اللہ پر
ہور گر پڑے وہ عبد اللہ پر
اُس آن کہیا وہ حزین جگر
پھر زاید کیتا اونتان تد
بعد اُسکے ڈالا قرعہ جب
یون بول ستیا کی بار دگر
ہی مروی اِس لئے احمد سون

ہور عربان کے لوگان بھی سب
بس نسل ہوئیگا کُل فانی
جو بولی سو لانا وہ بجا
کیا ہینگی دیت اُس قتل اندر
تو قرعہ ڈال ای پاک گہر
گر زاید تو دس اونت دگر
اُس دس پہ زیادہ دس اشتر
پھر اُسپو پڑا ای اہل خرد
اونتان پہ پڑا وہ قرعہ تب
ہر بار پڑا اونتان اوپر
دو ذبیح کا ہین جیتا یون
ہور دوسرا عبد اللہ بے قیل

دربیان قصۂ اصحاب فیل وکیفیت ہلاک ایشان از مرغان ابابیل

اب سن حال اصحاب فیل
ہی تاریخ و تفسیر بھتر
ساتھہ اُسکے تھے مردان کار
ہر فیل آ تھا یک کہ پیکر
یہہ لشکر لیکر وہ ملعون
مقتول ہوے ہین بہوت اُن سو
الحاصل جب نزدیک آیا
ہی کینہ ہمکو اُس گھر سو
گر دل ہی تمھارا جنگ اُوپر
بہوت اُسکا کیا آداب بجان
جب عقل ہوئی اُسکی موجود
پس بولا اُسکو سب پیغام
ہور ملک ہمارا نین یہہ گھر
گر دیوے اُسکو وہ قوت
وہ شاہ اُسکی تعظیم کیا
[illegible]

کسطرح کیا حق اُن کو قتیل
کہ ابرہہ نامی تھا یک خر
دو اسپہ سواران تین ہزار
تھی آہن کی پاکھر سب پر
مکے کی طرف کیتا ہی یون
ہور بھاگے تھوڑے مکے کو
یک قاصد کو وہان دوڑایا
تا توڑین پڑے کر اُسکو
تو قتل کرینگے ہم یکسر
لت سنے لگی تب اُسکی زبان
اُس مہتر کو کیتا ہی سجود
سن اُسکو کہا وہ میر کرام
اِس گھر کا صاحب ہی دیگر
تو کیا ہی سلطان کی قدرت
انکی عزت ہور تکریم کیا
تو جو اونکو آتا تھا

کیونکر کیا اُن کو مقہور
یون عزم کیا تھا وہ شیطان
ہور فیل سواران چار ہزار
تھے جلدی ہین گھوڑے سے زیادہ
جب لوگ عرب کے سن یہہ خبر
دو تین مراتب وہ لشکر
بولا کہ تو کہہ مجھہ جانب سو
ہی دل کی خواہش ہمکو یہی
جب قاصد مکے مین آکر
ہور سجدہ ہوکر جبین پہ گرا
بولا کہ تو ہی سچ میر قریش
نین ہمکو ہرگز ہی وہ بل
وہ تڑوا وے کر اُس شہ سو
یون بول اُٹھا وہ بد وسواس
یک ہاتھی تھا اُس پاس سفید
تھا نام وہ ہاتھی کا محمود

تھا سرور کا سب نور ظہور
تا کردیوے کعبہ ویران
ہور اونتون کا کچھہ نین تھا شمار
تھے دو ترسے نا شندہ یاد
تا اُس سے لڑے ہین سبقت کر
جنگ اُس سے کئے نین پائے ظفر
سب عربان کے سردفتر کو
نین کام تمھارے جنگ ستی
عامر کے اُوپر کیتا ہی نظر
ہور خور خور تب کرنیکو لگا
ہر خوبی مین ہی میر قریش
تا اُس سے کرین ہم جنگ و جدل
کیا حاجت ہی لڑنا ہمکو
ہور جلد گیا اُس ظالم پاس
تھی اُس سے اُسکو سب اُمید
[illegible]

ان بولا وہ ہاتھی لاؤ دو
سردار عرب کو بتلا دو

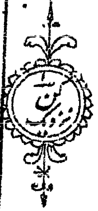
جب آیا وہ فیل محمود
دیکھہ اسکو کیا فی الحال سجود

یہہ دیکھہ چلا سردار حبش
دل بیچ ہوا اپنے ناخوش

بولا ہین کیا مطلب تیرے
وہ بولا اونٹان دے میرے

بولا ہی تجھے غم اونٹان کا
کچھ غم نین بیت رحمان کا

وہ بولا والی اس گھر کا
ہی خالق سب بحر و بر کا



وہ کریگا آپ اس گھر کو جتن
نا چھوڑین گا کس کو اس کن

پس لے وہ گیا اونٹان اپنے
جلد آیا بیت اللہ کنے

ہاتھہ اپنا رکھہ کعبے کے اپر
بولا ای خلاق اکبر

ہر صاحب منزل اپنا گھر
کرتا ہی جتن از شر و ضرر

یہہ گھر ہی تیرا ای باقدرت
ہی تجھکو سبھون سے لی عزت

یہہ لشکر لے فیلان کو بہت
آیا کہ تراوے اسکو تربت

اس بات کو تو رکھتا ہی روا
اس گھر کو کرے تیرے وہ فنا

اس دعوت کو جب ختم کیا
لے ساتھ اپنے سبکو گیا

جا بیٹھا کوہ شبیر اپر
تھے گرد اسکے عربان یکسر

تب نور نبی طالع ہو کر
کل کعبے کو گھیرا یکسر

تب عبد مطلب با مردم
بولا کہ سنو ای یاران تم

یہہ نور جو آیا کعبے پر
ہی اسکی علامت ہمکو ظفر

وہ لشکر ظالم روز دگر
فیلان کو چلائے کعبے پر

تا مکے مین طوفان کرین
اور کعبے کو ویران کرین

محمود کنین تب پیش کئے
اور لشکر پیچھے اسکے دئے

وہ ہاتھی اپنے جاگے پر
انکا ہی بہت بیخود ہوکر

ہر چند چلاتے تھے اسکو
وہ نین ہلتا تھا جاگے سو

جب لشکر کا تھا رہبر او
تب انکے بین وہان حیران ہو

اتنے مین ہوے بالا ہوا
مرغان ابابیلان پیدا

وہ مرغان سب یکجا ہوکر
کعبے پہ پھرتے تھے یکسر

دو پاوان مین اور چونچ بھتر
پکرتے تھے نخودسی ۳ پتھر

ہر مرغ تب ابرہہ اسوار
یک کنکر کو ڈالا ای یار

سر پھوڑ کر اسکا وہ کنکرا
ہاتھی سے شکم سینی گذرا

لشکر وہ ہوا سب ہانا بود
کوئی نہ بچا وہان جز محمود



تھا ابرہہ پیچھے لشکر سین
یہہ دیکھہ ہوا حیران من مین

فی الفور ہوا ہی اسکو جزام
جینے سے کیا اسکو ناکام

جلدی کر وہان سے بھاگ گیا
یک پنچھی اسکی پیچھہ لیا

جو حادثہ مکے مین دیکھا
سلطان حبش سے جا کو کہا

جب بات کیا پوری وہ خر
وہ مرغ ستیا کنکر اسپر

فی الحال گیا وہ دوزخ مین
شہ بھوت ڈرا اس حالت سین

لے عبد مطلب کل عرب
آیا مکے کے اندر تب

مال انکا جو تھا سب ہاتھہ کیا
اور عربون کو بھی اس سے دیا

دو روز منے ان فوجون سین
پر بوے اٹھتی ہی مکے مین

سردار عرب جا کعبے کو
زاری سے کہا ہی مولا سون

مولا نے یک ندی بھیجا
تا انکو عدم مین ستے لیجا

اکیتی ان سبکو وہ دور
یہہ احمد کا تھا نور و ظہور

ہوی تب سے عربکو لی عزت
سب کرنے لگے شاہان حرمت

در بیان آمدن آن نور در حضرت عبد اللہ و ذکر اندکے از فضائل و احوال آنجناب علیہ السلام

پس عبد مطلب سے وہ نور
پایا عورت مین اسکے ظہور

وہ حاملہ ہوئی عبد اللہ سین
وہ نور ہوا ظاہر اسمین

کل اہل کتاب ای نیک سیر
اس نور کی نت لیتے تھے خبر

جس شب کو ہوا وہ شاہ عیان
سب آپسین بولے یاران

اس رات منے احمد کے پدر
مولود ہوے مکے اندر

کہتے ہین امانت تھا ان کن
یحیی نبی کا پیراہن

پایا وہ شہادت اسکے پھر
وہ خون سے گیا تھا اسکے بھر

دیکھے تھے حق کی کتابان سین
جب والد احمد ہوگین



تو ٹپکینگے اس جبے سو
قطرات لہو سن اس سر کو

پیدا وہ ہوا ہی جس شب کون
اس پیراہن سے ٹپکیا خون

تب جزم کئے سب اہل کتاب
پایا ہی تولد وہ جناب

تھے فکر مین اسکے دفع بدل
چھپتے تھے کرین تا اسکو قتل

وہ ملعونان اس کام بدل
کبھی بار گئے مکے کو چل

حق نور نبی کی حرمت سون
اس شر سے رکھا محفوظ اسکو

کہتا وہ اپنے والد سین
جاتا ہی دو حصّے ہو کر
پھر وقت دگر مین دیکھا ہون
گر مچھون مین کوئی ارض اوپر
بیٹھا ہون سکے گرجھار کے تل
ای عبداللہ تو جلدی جا
ہو وینگے بتان سب اس سے خوار
بولا ہی گھت امید مجھے
کی خواب آسے ہین مجھکو نظر
ہر لحظہ ترقی تھی اسکو
تھا اوج شرافت کا گوہر
تھا بیشک وہ نیشانِ کرم
کل بیگانے اور سب خویشان
باپ اسکا نہ راضی ہو کس سے
تھا بیجد اسکا منہہ روشن
آرہتے تھے سب قابو مین
سب املاک آبا شکلِ جلیل
کل بی بیان خویش و بیگانے
کر آپس مین عہد و شرطان
تا دِ انکو نہ دیکھے کوئی کر کر
یکدن وہ گیا تھا مکے سین
اس جو زوہین بن عبدِ مناف
اِستنے مین ہوے از غیب عیان
دیکھا ہی انشی نصرت جب
عورت سے کہا اپنے یہ بات
تول اسکو مجھے ہی یک دختر
ہین اپنی اس دختر کو بیاہ
اس خاتون کے بھی مشتاق کو
[illegible] عورت تھی و [illegible]

مین جاتا ہون جب صحرا مین
یک مشرق مین یک غرب بحر
وہ جاتا ہیگا بر گردون
وہ کہتی ہی مجھ سے یون کر
لایا وہ ہرا ہو پھول اور پھل
اِس جاگے مین پھر نومت آ
اور ضایع ہون گا ہر بت کار
حق دیویگا یک پوت تجھے
دستے ہین نشان اسبات اوپر
عالم مین بڑا تھا شور اس سو
تھا برجِ کرامت کا اختر
برساتا تھا قطرات درم
کل میران اور سارے شاہان
رد کیتا پیغامان سب کے
تھا رخشندہ خورشید حسن
وہ سرور آتا جس رہ سین
کرتے تھے انکو دور و ذلیل
تھے حسن کے اسکے دیوانے
مکے کو چلے وہ ناپاکان
چلتے تھے بشب وہ بوم سیر
جون شیر اکیلا صحرا مین
جنگل مین گیا دل کرنے صاف
کی راکب با ابلق اسپان
دل ریج کیا گھت اپنے وہب
بھی راضی ہوئی وہ نیکو ذات
ہی اوجِ کرامت کی اختر
کر دیتا ہون با عبداللہ
وہ جھٹ سنتا تھا تو کان سو
تھا اسکو کمال جلال و جمال

یک نور کہ ہی بے حد و شمار
پھر یک جا وہ گولا ہو کر
پھر جلد وہان سے آتا ہی
ای عبداللہ تیرے پہ سلام
گر تجھانے کو جاتا ہون
تجھ سنجہیے اوپر ای سرور
کہا اسکا ہی ای باپ سبب
بھوت اسکو کرینگا عالی شان
یون عبداللہ کیتین ہر دم
تھا بھین اوپر ماہِ تازہ
تھا باغِ فتوت کا شمشاد
الحاصل صورت سیرت مین
تھے اس سے جانِ دل سے شاد
نور احمد کا ہر شام و سحر
جان لگ تھے عرب اندر عورات
ہین کرتے تھے کچھ شرم رتی
حق نورِ نبی کی حرمت سو
پچیس برس کو پہنچا جب
تا مارین عبداللہ کتین
جب نزدیک آئے مکے سین
وہ ملعونان تب تھان جا کر
جاتا کرنے تب اسکو مدد
ان بدبختان پر حملہ کر
تا دیوے اسے اپنی دختر
بیس سکو کہا ای پاک لقا
ہی صورت مین سردارِ نسا
جب اس سے کہی یہہ حرمت جا
بیس گھر کو وہب کے وہ جانب
ثابت وہب نے [illegible]

مجھ بیت سنی آتا ہی بھار
کرتا ہی مجھے سایہ یہ
اس بیت مین میرے ماتا ہی


ہی تجھ مین نورِ تاجِ انام
کہتے ہین بتان سب میرے سون
ہی نبیون کے خاتم کا نور
جلدی سے مجھکو تول تواب
ہو ویگا شاہِ انس و جان
دستے تھے کراماتِ اعظم
جو گرد سکا تھا آوازہ
تھا جود مین حاتم کا استاد
مانند بہت تھا یوسف سین
چھپتے کہ کرین اسکو وابا د


تھا تابان اسکے منہہ کے اوپر
سب رکھتے تھے اسکی شہوات
جا پڑتے تھے سب اسو سستی
محفوظ رکھا انہے اسکو
ہفتاد یہودی شام سے تب
اس مجد کے گھن کے ماہ کتین
چھپ بیٹھ رہے یک جا گے مین
سب ملکو کئے حملہ اس پر
پھر خوف کیا دیکھ انکا عدد
بھگوائے ان کیتین یکسر
تھا جس کیتین نام آمنہ کر

تو عبدِ مطلب پاس اب جا
ہی سیرت مین سالارِ نسا
اس بات سے خوش وہ بھوت ہوا
کیتا عبداللہ کو وہ طلب
وہ سب کو بڑی تھی فخر قصور

بھی آنکھیں وہ ہرشن سو
وہ بوج کو نور احمد کو
آ عبد اللہ سے رہ مین ملی
دیکھ اسکو کلی مانند کلی

ہوئی ترے پر ہون مین فدا
جو بولے تو لاؤنگی بجا
جو مانگے تو دیوونگی تجھے
لا اب تو نکاح مین اپنے مجھے

بولا کہ مجھے جانا ہی شتاب
پھر دیونگا مین اکو جواب
جب باپ کن آیا عبد اللہ
فی الحال ہوا تب اسکا بیاہ

جلوے کی شب وہ نور اطہر
آ آمنہ مین کیتا ہی مقرر
اس شب کو رہا ہی حمل اسکو
وہ حاملہ ہوئی اس سرور سو

جب گذرے ہین کی دن خوشحال
یاد آئی اسکو ام قتال
فی الفور گیا وہ اسکے گھر
تا اپنی رضا سے دیوے خبر

دیکھ اسکو کہی زن اس کتین
وہ نور ترے مین دستا نین
وہ بولا نین سچ میرے کنے
وہ بھی اب بنت وہب منے

یہہ سنکو ہوئی وہ لئی محزون
بولی مین کرون کا اب تجکون
مین جیتی تھی اس نور کتین
مردانگی سے مجھے کچھ خواہش نین

کہتے ہین تھی اسوقت بشام
یک زن تھا اسکا فاطمہ نام
سردار تھی اور تھی کامل
تھا علم کتب اسکو حاصل

ہو عاشق وہ زن شام ستی
آئی تھی پرے اسپہ ستی
آخر کو ہوئی وہ بھی محروم
یہہ بات سیر مین ہی مرقوم

کہتے کہ اس جلوے کی رات
حسرت سے مرے دو سو عورات
جب احمد کا نور اعلی
آ اسکے شکم مین کیتا جا

جتنے تھے فرشتے اور حوران
آئے ہین اسکے جانب جانان
بعید معجزے اس بی بی پہ
ہوتے تھے عیان ہر شام و سحر

تو ہوون گا دوسرے نسخے مین
سب اس قصے کو شوق سین

در بیان اختتام این رسالۂ سراسر برکات و مناجات بحضرت مجیب الدعوات جل شانہ و عم احسانہ

اس ذکر کو بیان کرتا ہون تمام
احمد پہ درود دان صبح و شام
جب گیا سو تھے از ہجرت
اور جو ر اسی ای با صفوت

اسوقت بنایا یہہ نسخہ خوب
جو ہی اہل دل کا مرغوب
سب نبیان اسکے ای خوش خو
ہین مجھے سو کے اوپر یک دو

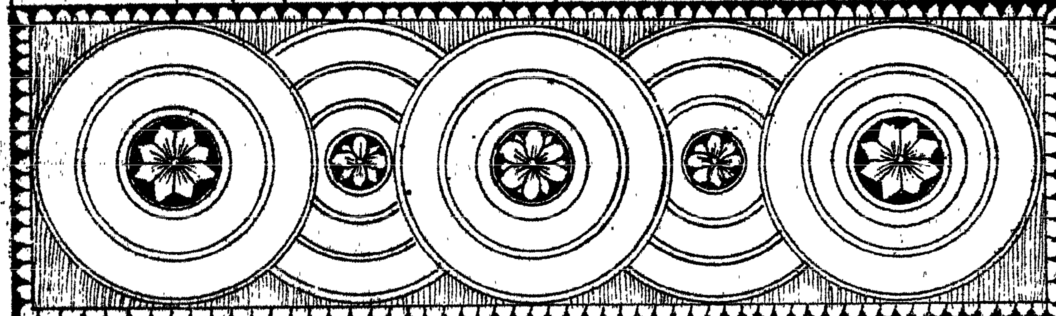
یا رب بحق انوار رسول
اس نسخے کتین کر تو قبول
مت کر تو کنین محتاج مجھے
استغنا کا دے راج مجھے

کب تک مین اس محنت مین رہون
کب تک مین سوز دل سے کہون
اشتدی ازمت تنفرجی
قد اذن لیلک بالبلج

نا منفرجہ کرتا ہے عمل
نا جاتا ہی خاطر سے اجل
الحاصل ای بحر رحمت
ہوون ظاہر و باطن ور کلفت

سب کلفت میری کر تو دور
کر دل کو مرے تیرے سے پور
ہر دم ہی مشکل میرے پر
ای رحمت عالم آسان کر

ہی تیرے پر ظاہر سب حال
کر لطف سے اپنے مجھکو نہال
بنت بھیج تو ای رب اکبر
تسلیم ترے محبوب اپر



دوسرے رسالے کا نام من ہرن ہی اس رسالے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بشارتون کا بیان ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
گنج قدم کا ہی طلسم عظیم
بسکہ امانت ہی ہر حرف اسم
گنج حقایق کے ہزاران طلسم

جو ہی کتابان مین خدا کے نام
سو ہی وہ سب اسمین نہان ای ہم
جو ہی سب اسمین سو ہی کے بجز
یون ہی ہشتاد و رس سے

جسکے ہی یک حرف مین کل کائنات — اور ہین عیان جسکے کل اس سے صفات
وصف بس اس ذات کا کوئی کیا کرے — رسل و ملک عجز سون یہان سر دھرے
بس مین کرون کون سے منہہ سے ادا — حمد تری ذات کی سبتین اے خدا
عقل تری وصف مین نادان ہی جا — فہم تری بوجھ مین حیران ہے
نین ہی جا تری حمد کو جب اپنا — عجز سون منگتا ہون ترے سون دعا

در عرض مناجات بحضرت مجیب الدعوات و قاضی الحاجات



ای تری رحمت سے وجود جہان — لطف ترا سب پو عیان اور نہان
لطف و کرم کو نہ غایت نہین — رحمت و رافت کو نہایت نہین
ہی تجھے ہر عاصی و عابد پو پیار — ہر دل محزون کو ہی تیرا آدھار
جو کہ برا اشامت عصیان سین — ورطۂ درد و غم و احزان مین
گرچہ بتر اس سون ہی اسکی سزا — لیک تو کرتا ہی اس اوپر عطا
حال پریشان کو مرے کیا کہون — مجھ پہ جو ہی بار الم کیون سہون
دلکی خرابی کو نہین ہی شمار — تن کی تباہی ہی نہایت سون بھار
دل کہون یا زہر کا یک نیشتر — عقرب و زنبور کہون یا شرر
اس دل حیران سون فغان صد فغان — اس دل ویران سون امان الامان
کام مین اس دل کے ہوئے پر لا علاج — آہ مین اس دل کا کرون کیا علاج
لطف سے اے دافع رنج و ضرر — اس دل ویران کو تو آباد کر
گرچہ ہی سب حال ترے پر عیان — حکم سے تیرے یہہ کیا مین بیان
ظاہر و باطن جو ہی کلفت مری — دور کر ای خلق پہ رحمت تری
ہی یہہ مرا ورد بشام و سحر — مجھکو کسی کا نہ تو محتاج کر
اپنے خزانے سے مجھے دے تو قوت — کر تو اجابت مرا یا رب قنوت
گرچہ ترا لایق نہین مجھ حرمتی — بخش محمد کے تصدق ستی



در نعت سید المرسلین رحمۃ العالمین شفیع عالم محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

احمد مختار دونو جگ کا نور — آدم و عالم کو ہی جس سے ظہور
جسکو ہی خوش نام رؤف و رحیم — سب کے اوپر جسکے ہی رحمت عمیم
جو ہی گرفتار جرم و گناہ — اسکو ہی اس سرور دین کا پناہ
جو ہی لگد کوب مصیبت سے خوار — اسکو ہی اور رحمت عالم ادھار
جو ہی سموات زمین کے اوپر — اسکا طلبگار ہی شام و سحر
ذکر مین جسکے تھے رسولان تمام — اسکو سراتے تھے بدل صبح و شام
جو کتب اترے تھے رسولان اوپر — اسکے اتھے ذکر سون یکسر بھر
اسکے تولد کے بشارات سین — شور و شغب تھا سگل آفاق مین
ای تری تعریف مین عالم تمام — پر تری توصیف سے حق کا کلام
نعت ترا کرنے مجھے کیا سکت — عقل ستی بچاری ہی تیری صفت



در مناجات بجناب سید الموجودات بتوسل آل کرام و اصحاب عظام علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام

عرض مین کرتا ہون اتا اپنا حال — سنکو مجھے کر تو کرم سون نہال
غیر کا محتاج نکو کر سے مجھے — بھیج نکو کسکے در اوپر مجھے
صحبت اغیار سون بیزار ہون — بھار تو کر مجھکو اس اندوہ سون
رزق میرا گرچہ کسی جا سے ہو — مخزن احسان ترے سے ہی او
رزق دو عالم کا عیان اور نہان — ہاتھ سے بٹتا ہی ترے بے گمان
گرچہ مجھے نین ہی لیاقت کچی — لیک عجب نین تری رحمت ستی
لیک مین سمجھتا ہون یون ای جان جان — واسطۂ غیر ہنو درمیان
دل مین ہی میرے غم کو رکھہ یکری — حضرت سبطین کے حرمت ستی
عفو مرے کر تو گناہان سگل — حضرت زہرا کے تصدق بدل
غوث معظم کے بدل سرورا — لطف مرے حال اوپر کر ذرا
چار و خلیفان کے بدل ای رحیم — دلکو مرے فرح ستی کر ندیم

در منقبت حضرت غوث الثقلین سید اولیا و سید اصفیا رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ

بادشہ ارض و سما شیخ کل — نور دل جان امام رسل
ولولہ جسکا ہی سموات مین — ملک و ملک جسکے ہین سب بستہ مین
حکم مین جسکے ہین سگل اصفیا — پانون تلے جسکے ہین سب اولیا
جسکے مقامات کو نین ہی شمار — جسکے کرامات ہین لکھنے سون بھار
جسکی مریدی کا رکھے ہین امید — سری و معروف و حسین و جنید
جسکے مریدان کو ہی عالی قدم — امت احمد کے ہین دائم

ناؤن ستی جسکے ہی دل غرق نور | ذکر سنو ہو جسکے غم و رنج دور



در مناجات بجناب آن محبوب ذو المنن و مکھ سیتی مولائی مرشدی حضرت سید ابو الحسن قدس سرہ

ای ترے فرمان میں کل دھر و گگن	باؤ حیران کے اپر کر کرم	تیرے کل اولاد کی حرمت ستی	تیرے مریدان کے برکت ستی
غیر کی صحبت سے مجھے دور کر	در پو ترے رکھ مجھے شام و سحر	حق سو تحیات بشام و سحر	ہووے تری روح مقدس اپر
ایک نم احسان سے ترے بو الحسن	علم کی دریا کا ہوا نور تن	برج حقایق کا اتھا سور او	گنج دقایق سنو اتھا پور او
	محو شریعت کی اتھی اسکی چال	محو حقیقت میں اتھا اسکا حال	

در بیان تصنیف این رسالۂ مبارک کہ مہرن نام دارد

سن ای برادر کہ میں کرتا ہوں عرض	ذکر محمد کا ہی امت پو فرض	واجب لازم ہی یہ ہر امتی	شوق سے اس ذکر پو ترنا ستی
ذکر وہ سرور کا ہی مانند دین	مرد و زن او پر ہی سگل فرض عین	فرض ہی بے شبہ بشاہ و گدا	شوق سے اس فخر کو کرنا ادا
کیوں نکریں یاد اسے ہم مدام	ذکر میں جسکے تھے رسولان تمام	روز و شب اس یاد میں مشغول تھے	بھول کر اس یاد ستی جون بھول تھے
حق کے کتابان تھے اپر ذکر سو	کرتے اتھے بھی ملک اس ذکر کو	نور سوا اسکے تھا سگل خلق نور	ہر طرف اس نور کتیں تھا ظہور
نسخہ اول میں کیا ہوں عیان	نور کا اسکے میں بیان ای سجان	ذکر میں کرتا ہوں اتا شوق سو	اسکے تولد کے بشارات کو
جو ہی بیان در کتب آسمان	جو ہی رسولان سے خدا کے بیان	جو میں حکایات یہہ قصے بہتر	اسکے تولد تلک ای خوش سیر
جانتے ہیں جو عربی فارسی	انکو ہی یہہ نسخہ خوش آرسی	نام رکھا ہوں میں اسے مہرن	ہی او سب عشاق کنیں من لگن
ذکر او کرتا ہوں میں آغاز اب			کان سنی دل کے تو سن اسکو سب

در بیان بشارتہائے ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در توریت وانجیل و زبور و دیگر کتب سماوی

حق کہا آدم کے صحیفے بہتر	میں ہوں خدا سب کا بزیر و زبر	دیونگا کعبے کو میں بیت تمام	ناؤں رکھوں گا اسے بیت الحرام
سب کو بلاؤں گا میں اسکی طرف	دیونگا حجاج کو اسکے شرف	طوف اپر اسکے کرینگے نجوم	غلغل تسبیح کا دالینگے دھوم
دیکھ او تسبیح کو کر دو بیان	سب بے تعجب میں دالینگے جان	جو کرے اس بیت شرف کا طواف	دیونگا میں اسکو جزا بے خلاف
او مرا ہمسایہ ہی اور میہمان	اس کا کرونگا میں بہت مان و پان	اسکو بناویگا ابراہیم پیغمبر	اسکے بنانے میں کرینگا دلیر
ہوئینگا تب اسکو شرف بیشمار	آئینگے واں خلق ہزاران ہزار	یوں ہی بہر قرن اکابر سگل	آئینگے اس گھر کی زیارت بدل
لاوینگا آخر کو ای آدم او گھر	ایک ترا فرزند تصرف بہتر	ہوئینگا صورت میں پونم کا چندر	ہوئینگا سیرت میں امام بشر
اس شہ عالم کا محمد ہی نام	ہوئینگا ختم اسپہ نبوت تمام	ہوئینگا اس گھر کو ترا کرو فر	اس شہ دو جگ کے زمانے بہتر
اس شہ کونین کی امت تمام	سعی میں اس گھر کے اچھینگے مدام	ذکر نبی کا صحف شیث میں	یوں ہی بیان سن تو اسے شوق سیتی
احمد مرسل ہی امین سما	اسکی سخاوت ہی بری او عطا	رقت و رحمت ہی سنے اول بہتر	حزن و بکا اسکا ہی امت اپر
حلم و حیا اسکو بہت او عطا	جسکو جو بخشتا سو نہ منت رکھا	بعد کو کس کے نکرینگا عیان	اسکے مقامات ہیں بہار بیان
وصف او سلطان کا ای مہربان	مصحف ادریس میں یوں ہی بیان	احمد مرسل کہ مرا نور ہی	حکمت و رحمت سنو سدا [illegible]
جود و وفا میں ہی سدا مشتہر	امر پو قایم ہی بشام و سحر	حق کے ہی وعدے پو اسے یقین	اسکی رضا میں ہی سدا [illegible]
حق کی عبادت او کرینگا بہت	سبکی ضیافت او کرینگا بہت	صحف براہیم میں اسکا ثنا	لطف ستی اپنے کو کیا یوں خدا





بندہ مرا تابع شہوات ہے / غافرِ عصیان و خطیات ہے
روز ہے روزے مین شب قیام / خاشع و زاہد ہے او شاہِ کرام
صفت ہے توریت مین یون شاہ کا / برج رسالت کے نول ماہ کا
یعنے فریج اللہ کی اولاد مین / ایک نبی لاؤنگا مین خلق مین
دیونگا مین اسکئین اپنا کلام / شرع کتین اسکے کرونگا تمام
جو نہ کریگا سخن اسکا قبول / اسکو عذابان مین کرونگا ملول
میرے کئے سب ستی مختار ہے / اسکو توکل سو سدا کار ہے
بولتا نہین بات او بازار مین / پور ہے او حشمت و توقیر مین
اسکو نہ دیتا ہے سزا ہو ترش / عفو سو کرتا ہے اسے شاد و خوش
کلمۂ طیب سو بھریگا جہان / ہوئیگا کفار کو اس سے زیان
یعنے تبسم مین رہیگا سدا / جنگ کریگا او برائے خدا
یون ہے او سرور کی صفت در زبور / دلکو کرا اس ستی اپنے پور
ہوئینگے جاری ہی سب نعتان / تیرے لبان سون ای شہِ امتان
سیف کتین ہاتھ مین اپنے تو لے / دین کتین اپنے قوت تو دے
مشرق و مغرب کے سگل ساکنان / ہوئینگے منقاد ترے بیگمان
ہوئیگا جب احمدِ مرسل عیان / ہوئیگا دین اسکا جہان در جہان
اپنی طرف سو نہ کہیگا او کچھ / بات کتین اسکی خدا ہی رچہیر
تربیت عالم کو کریگا او خوب / ہووینگے دور اسکے قدم سون کروب
ابن منبہ کہ تھا نیکو سیر / سارے کتابان سو دھریا تھا خبر
ملکِ عرب کے مین پیاران اپر / بھیجونگا اس نور کتین فضل کر
آل فریج اللہ سو بھیجونگا مین / خلق طرف ایک پیمبر کتین
ہوئیگا بے حد عددِ مرد و زن / ہی وہ عدد انجم و جھاران کن
سارے رسولان کی شریعت اپر / شرع کو مین اسکے کرونگا زبر
اسکے شفاعت ستی چھوڑونگا مین / آتشِ دوزخ سے کئی عالم کتین
اسکے بشارات ہین یون در کتب / بعید و بے گنت ای اہلِ حب

غم کو چھپاتا ہے و روئے بصر / کسکی نہ کرتا ہے بدی پر نظر
سات کسی کے اسے انست نہین / کچھ اسے عالم ستی نسبت نہین
حق نے کہا موسیِ اکرم ستی / مین تری امت کے بیچ غم ستی
ہوئیگی یک اسکو شریعت جدا / سبکو بتاویگا او راہِ ہدا
امر مین جسطور کرونگا اسے / حکم کو پہنچاویگا او ہر کسے
بھی ہے صفت اسکی او نسخے بھتر / بندہ مرا احمد نیکو سیر



دل منے کچھ نین اسے سختی کا ناؤن / اسکی زبان بیچ نہ غصے کو ٹھاؤن
اسکی جو تقصیر کیا کوئی اگر / جرم اپر اسکے نہ کرتا نظر
نا او کریگا یہہ جہان سو سفر / جب تلک اسلام نہو مشتہر
بھی ہے صفت اسکی ای اہلِ قبول / احمدِ مرسل ہے ضحوک و قتول
ہووینگا اشتر نواو دایم سوار / ہے اسے شمشیر سو پیوستہ کار
حق اسے بولیا ای امامِ رسل / ای تری رحمت سو عیان جزو کل
تجکو بزرگی [illegible] دیا ہون بہت / حشمت و شوکت مین دیا ہون بہت
تیری شریعت ہے قوی تیغ سون / مت تو جدا آپ سو کر تیغ کو
وصف او سلطان کا انجیل مین / ہے ای برادر تو سن اس طور سین
شام و سحر خلق کو بہرِ خدا / شرک و گناہان سو کریگا جدا



بولیگا جو وحی کیا حق اسے / راہ بتاویگا بحق ہر کسے
مین ہوئے خیرات سو کریگا خبر / ذکر سو میرے او دھریگا خبر
یون کہا دیکھا ہون در یک کتاب / حق نے کہا کرکو کرم مستجاب
جسکی تجلی سو بھرے ای ہمام / بحر و بر و مشرق و مغرب تمام
ہے عربی امی و عالی گہر / لاوینگے ایمان بہت اس اپر
شوق سے لاوینگے وہ اسلام سب / کفر کے چھوڑینگے انو کام سب
خصم کو مین اسکے کرونگا عذاب / دیونگا دو جگ مین اسے پیچ و تاب
والون کا جو جھنڈ مین ہین اسکا علم / اور مین کرونگا اسے ختمِ رسل
شوق سے دل کے تو سن ای یار ہا / جو کہ بشارات دیئے انبیا



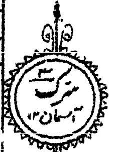
در بیان بشارتہای ظہور آنحضرت کہ پیغمبران دادہ اند صلی اللہ علیہ وآلہ وعلیہم وسلم

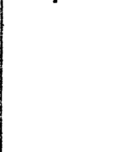
سرورِ عالم نے کہا یہہ سخن / مجھ سے کہا روحِ امین یہہ سخن
تھا مین او جاگے مین [illegible] تب / ہر دم اتھا ان مری عزت سرس
حق نے کہا خالق و رب ہی مرا / بندہ منقاد ہون یکسر ترا

جب تجھے خلاق نے پیدا کیا / عرش کے نیچے تجھے جا کا دیا
بس تجھے خلاق کہا ایک رمز / کون ہون مین بول تو ای عز و جل
بس مین کہا اس کہ ای بے مثل / کیا کیا پیدا تو مرے سو اول





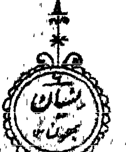












حق ستی یوں مجھکو ہوا تب خطاب
جان تلک ہوتی تھی نظر کار گر
اُسکی تجلی مین مین حیران ہوا
جلوہ وہ جمکات مین تھے چار نور
حق مجھے بولیا کہ ہی یہہ اُسکا نور
جسکے بدل سب یہہ کیا ہون عیان
پھر مین کہا عجز ستی ای شکور
داوین طرف ہی سو عُمر کا ہی نور
نور اتھا اُس کا پچھے اس بدل
پھر کون مجھے حق نے دیا یہہ خبر
دوست کتین اُنکے ہی جنت مقر
لاؤ تم ایمان او سلطان پر
سب کہے یا رب سُنے فرمان ہم
حکم مین ہم اُسکے رہینگے تمام
نام خدا سات محمد کا نام
جھاڑ اُپر شاخ اُپر پات اُپر
شیث کو آدم نے دیا یون جواب
نا قلم و لوح و نہ جنت نہ نار
سب ہی ترے واسطے عالم تمام
سب تین افضل ہون مگر ایک
زن میری شیطان کو کئی لئی ہرد
معصیت و کفر لیو شیطان میرا
اُن سکنے جبرئیل کو بھیجا خدا
لے گیا آخر اُسے یک قصر مین
نور کا یک قبہ اِتھا تخت پر
تھا اُسے گرد مین جمایل زِ نور
تب کہا آدم ای دو عالم کے رب
تاج جو ہی نور کا اِس سر اُپر
مجھکے دو کان سے حسین حسن

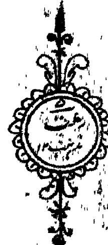
سا دیکھہ اپنے نوای کامیاب
نور او دِسا تھات مجھے سر بسر
بوج منے اُسکے مین نادان ہوا
ہر طرف انکا اتھا طلوع و ظہور
جسکے بدل تجھکو کیا ہون ظہور
جو ہی او تن ہی سگل کن فکان
کسکے مین فرمان مجھے یہہ چار نور
آگے کا عثمان کا ہی ای جسور
تخت ولایت کا او شاہ نول
پانچ یہہ ہیں مین ترے معتبر
خصم کا اُنکے ہی مکان و سقر
شوق رکھو اُسکا دل جان جگر
لاوے او سرور اُپر ایمان ہم
شرع اُپر اُسکے چلینگے مدام
لوح و قلم کرسی اُپر بھی تمام
حوض ہوا انہار اُپر سر بسر
حق مجھے پکر ذکر کیا یون خطاب
عرش کو کرسی کو نہ دنیا قرار
تون ہی محمد کے بدل ای ہمام
مجھہ ستی افضل ہی دو چیزان جگر
دانہ کھلانے مین اُسے ہوئی سند
قائم و ثابت ہو کیا لئی دغا
جا تون سب آدم کو تماشا بتا
اُسکو بنائے تھے زر و سیم سین
تخت پو یک صورت اتھی جون قمر
نور سو اُسکے صفا قمر و قصور
کسکی یہہ صورت ہی مجھے بول اب
سرور کونین ہی اُسکا پدر
معدن احسان و کرم کے رتن

جب مین کیا آپنی آگے نظر
حسن و جمال اسکا تھا کہنے سے بہار
داوین طرف اُسکے بھی پچھے طرف
پس مین کہا حق سے کہ ای ذوالعطا
دھرت و سرگ لوح و قلم ای نول
واسطہ خلقت کا دو جگ کا امام
حق کہا جو نور ہی سید طرف
نور ہی پچھے کا علی مرتضیٰ
ختم خلافت کا ہوا جون رسول
دوست اُنون کا سو او میرا دوست
عہد لیا سارے رُسل سون خدا
شام و سحر اُسکی رفاقت کرو
آئے او سرور اگر اب تن ستی
شیث سو آدم نے کہا یہہ سخن
تو بچہ بھی جنت مین تھا اُو پکر دہر
شیث نے آدم سو کہا ای پدر
گر نہ تون ہوتا مین نکرتا عیان
واسطہ ہوتا نہ گر احمد کا نور
بھی او کہا یون کہ ہر روز قیام
اول یہ چیز یہہ کہ زن آن امین
دوسری یہہ اُسکا جو شیطان ہے
آدم و حوا جب لے تھے خلد مین
روح امین اُسکو لے ساتھ آپنے
پانچ کے کنگور سے تھے اُس قصر کو
تاج اتھا سر پہ اُسی نور سین
آدم اُسے دیکھ کو حیران ہوا
حق اُسے بولیا کہ یہہ کل ای ہمام
کل مین جمال ہی سو اُسکا ہی دو
آدم اُپر سر کے کیا پھر نظر

نور دِسیا یک مجھے وان جلوہ گر
مین اتھا جمکات کو اُسکے شمار
آگے پچھے اُسکے بھی ای با شرف
کسکا ہی یہہ نور مجھے بول اِتا
جن جو ملک بلکہ خلایق سگل
احمد مرسل ہی جسے پاک نام
سو ہی ابو بکر کا ای با شرف
جسکے مقامات کو نین انتہا
ختم رسالت کا ہوا اگر قبول
خصم سکتین اُنکے مین کھینچونگا پوست
جب ہوئے دنیا مین عیان مصطفیٰ
نصرت اُپر اُسکے سدا من و جود
نصرت اُپر اُسکے پرینگے ستی
عرش پہ دیکھیا مین لکھا جو کدن
گھر کے اُپر او در و دیوار پر
تم مین ترے یا اُو کہو کھول کر
دنیا و عقبیٰ نہ زمین آسمان
تجھکو نکرتا مین ای آدم ظہور
بہتر او لار مون مین ترا امام
دفع ہین شیطان سکے ہونگے معین
اُسکے اُپر دل سو مسلمان ہے
خوش دل اچھے شام سحر عیش سین
سیر کرا تا چلیا جنت منے
تخت تھا یک اُس منے یاقوت سے
جھمکے تھے موتی کے دونو کان مین
حُسن کو حوا کے او نسیان کیا
بنت محمد کی ہی زہرا بنام
جو ہی مقامات ولایت مین فرح
آدم نظر اُسکو وہان پانچ







یک پو لکھا تھا کہ ہیں محمود ہوں
تیسرے پو یوں تھا ہیں ہوں اعلی علی
تیسرے سو احسان ہی اور یہہ حسین
جنت ماوا سو ہوا جب جدا
پس او یہہ ناوان کو وسیلہ کیا
حب ستی آدم سے محمد کا نور
اور رحم پاک میں رکھہ اسکتیں
نوح کو جب حکم کیا کردگار
روز دگر میت گئے ناوان او سب
پہلے مرا نام لکھہ ای خوش سیر
نام رسولاں سے جو تختے تھے سب
پس کہا جبرئیل کو او خوش سیر
ہوویگا دین اسکا قوی ان ستی
حق سے براہیم منگیا یہہ دعا
علم و کتاب انکو سکھاوے تمام
اس بدل احمد نے کہا ہی یہہ قبل
ستالے عورت کتیں اپنے خلیل
منع او کرتا تھا براہیم کوں
تب اسے جبریل کہا ای سجان
اس شہ عالم کا محمد ہے نام
عرش کے آسپاس اتھے جو ملک
یوسف صدیق نے جبرئیل سو
موسی کہا آپنے لوگاں ستی
اس اپر ایمان تمیں لاو ہاں
حق سے منگیا شوق بھی دل کی دعا
یہہ بھی زمانہ ہی محمد کا دور
کوئی نبی جب نہ آچھے درجہان
ملت اسلام کو قایم کرے
ملک نبوت میں ہیں صاحب نگین

یہہ ہی محمد تو سن اے بات کوں
اور ہی علی یہہ بر قوم جلی
احمد مرسل کا جگر نور عین
گریہ و زاری میں تھا بے انتہا
رنجہ سو تب حق ستی مانگیا دعا
شیث سے نے آکیا اپنا ظہور
یاد رکھہ اس بات کو کہتا ہوں میں
کر تو شتابی ستی کشتی تیار
پھر کو او ناوان کو لکھا نوح تب
ختم یہہ ناوان کو محمد پو کر
جر دیا کشتی ہوا و مقبول رب
کیا میں لکھوں تول یہہ تختیاں اوپر
خوش ہی خدا انکے بہت گن ستی
کر تو عرب بیچ ظہور ای خدا
راہ تری انکو بتاوے تمام
ہوں میں بلاشبہ دعاے خلیل
جلد چلیا ساتھ تھا بھی جبرئیل
رہ نکو ای دوست یہہ منزل میں توں
جلد تو اس جا میں کر اپنا مکان
دین خدا ہوئیگا اس سو تمام
جو اتھے جنات منے جان تلک
بولے خبر دے مجھے احمد سو تو
ایک نبی آویگا عرباں ستی
جو او کہینگا سو سنو تم بجان
امت احمد میں مجھے کر خدا
دیکھہ تو اسباب میں تک کر کو غور
دین کا جب کچھہ نہ رہیگا نشان
نعرہ توحید سو سب جگ بھرے
نور سو ہوئیگی انکے منور زمین

دوسرے پو مرقوم تھا فاطمہ ہوں میں
چوتھے پو محسن ہوں میں اور یہہ حسن
تب کہا جبرئیل کہ ای باخبر
درد و الم میں تھا برس تین سو
حق کہا مقبول ہی توبہ ترا
آدم اسے بہوت کہا ای پسر
تب ستی تھا شیث کو ورد زبان
سارے رسولاں کا تو لکھہ اسے نام
پھر کو منے سب او ہوا بیقرار
وو بیچ لکھا نوح کہا جوں خدا
رخنہ رہا ایک وہ کشتی میں پار
اسکو کہا نوح کہ ای نام دار
نوح لکھا نام او چاروں کا تب
آپنے احسان ستی اور رسول
انکو ترا وے ترے آیات کوں
حق جب اسے حکم کیا ای فتا
جو زمین آتی تھی اسے خوش نظر
چل آگے ای سرو نیکو سیر
جہاں ترے فرزند کی اولاد سین
چاہ میں تھا یوسف صدیق جب
مانگتے تھے ذکر تجھے بے گنت
روح کہا رحمت عالم ہی او
اسکو رسولاں میں تری شان ہے
بھی ہی کتاباں میں احادیث سو
حق اسے یوں وحی کیا ای کلیم
حضرت داود کیا یہہ دعا
بھیج تو اس وقت منے اور رسول
بھی کہا شعیا نے کہ دیکھا ہوں میں
ان دو سواراں کو لئی کر قمر

فاطمہ یہہ ہی تو سن اس گہر کتیں
پانچویں دروازے پو تھا یہہ سخن
دل میں یہہ ناوان کو توں اب نقش کر
یہہ کلمات آے اسے یاد تو
تیرے اپر فضل بہت ہی مرا
نور محمد کا توں لئی پاس کر
ذکر محمد کا عیاں اور نہاں
نوح لکھا جلد او ناوان تمام
تب اسے یوں وحی کیا کردگار
احمد مرسل اپر آخر کیا
باقی او تختیاں سے رہے بھی چار
احمد مختار کو ہیں چار یار
پورے ہوے تختے او کشتی کے سب
جسکے بدل ہوے اونوں کو قبول
پاک کرے انکو خطیات سو
ساتھ لے چل آپنے توں ہاجرا
قصد او کرتا کہ رہے اس بھتر
تا کہ او آیا ہی مکے کے بھتر
لاویگا حق ایک نبی خلق میں
عرش و بہشت اس سو ہوا کشف تب
امت احمد کے بدل مغفرت
اور شفیع بنی آدم ہے او
حکم میں اسکے زمین آسمان ہے
دیکھہ او احمد کے مقامات کو
پاؤں نکو کھینچ ہے نبی کلیم
آپنے احسان سے تو ای خدا
کہ او ستے کفر اپر خاک و دھول
انکھہ سو اپنے دو سواراں کتیں
ایک گدھے پر دگر اونٹ پر

سن ای پسر صاحب خرد ہی مسیح / اونت کا راکب ہی محمد صریح
بہی او کہا قوم ستی اپنے یون / اونت کے راکب کون دیکہا جانو جون

قوم سو حبقوق نبی یون کہا / بھیجینگا کہے مین نبی یک خدا
امتیان اسکے بہ ذکر خدا / غلغلہ دالینگے بارض و سما



غلغل تسبیح سون کے ای جان / گرجینگے یہہ سات طبق آسمان
جاوینگے لوگ اسکے جنتی بہر / حبشیا لئے ہین اوسکا تک بہر

لاوینگا او حق سو کتاب جدید / ہوینگا نت دین کو اسکے مزید
حضرت عیسی کہا امت کیتین / اب تو چلیا آپنے رب پاس مین

آینگا تجہے مرے احمد رسول / دین کیتین اسکے کرو تم قبول
بولیگا ہر چیز کی تفصیل او / یاد رکہو میری تمہین بات تو

بولے ہین اسطرح سگل انبیا / اسکے بشارات بلا انتہا
جب تو سنیا ذکر بشارات سب / سن تو توہین اور حکایات اب

حکایت تبع پادشاہ و بشارات دادن چہار صد حکیم بظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تہا یمن مین یک شہ عالی مقام / داب تہا بہوت اسکا بروم و بشام
نام تہا اس شاہ کا تبع کبر / حکم مین تہا اسکے سگل بحر و بر

قصد کیا تا کرے عالم کون رام / لاوے تصرف مین جہانکو تمام
ساتھ لیا آپنے جنگی سوار / شاہ نے یک لاکہہ بیس ہزار

پیادے تہے یک لک و تیس ہزار / انکے سوا اور بہی تہے بیشمار
چار ہزار اسکے حکیمان اچھے / بہوت وزیران و امیران اچہے

سارے وزیران مین اچہا یک وزیر / حشمت و تدبیر منے سب کا میر
کل یہہ حشم ساتھ لے اسکے لیا / ملک کون لینے کے بدل چلدیا

ملک کون تسخیر او کرتا چلیا / جان گیا وہ ملک اوسے ہت لگیا
تا گیا یک وقت او مکے کے پاس / لوگ وہان کے نہ کیے اسکا پاس

کوئی انون سے نہ ملیا جا اسے / کوئی نہ کیا ان سے مدارا اسے
شاہ بہت برہم ہوا ان اوپر / اپنے وزیران سون کہا یہہ خبر

شاہ سے بولیا جو اچہا معتبر / انکو ہے اس شہر منے ایک گہر
حق سوہی اس گہر کو شرف با فخر / انکو ہے اسواسطے اتنا غرور

عزم کیا شاہ کہ توڑے او گہر / لوگ کیتین وہان کے ستے مار کر
شاہ کیا دل منے نیت یہہ جب / درد سر آغاز ہوا اسکو تب

کان مین اور ناک مین اور منہہ بہتر / سخت فسا اسکو ہوا ای پسر
سینہ منے اسکے اٹہی بدبوئی / بیٹہہ نہ سکتا تہا کوئی اس بو ستی

جو تہے حکیمان سو کیے سب علاج / لیک نہ کچہہ شاہ کا سدھریا مزاج
عجز ہوا اقرار کئے سب حکیم / موت کے نزدیک ہوا او سقیم



یک جو اچہا ان مین حکیم کبیر / سب ستی پوشیدہ کہا با وزیر
شاہ سے پوچہونگا جو کچہہ مین نہان / بہید کون اپنے او کرے گر عیان

درد کو اسکے مین کرونگا دوا / لطف سے حق دیویگا اسکو شفا
لے گیا پر وہان اسے شاہ پاس / شاہ کون حاذق نے کیا ای سپاس

درد کے اسباب کو پوچہا تمام / کوئی سبب نہ ہوا اسکا کام
تب کہا شاید کہ ترے دل منے بہتر / باب مین اس گہر کے کیا کچہہ گذر

دل منے جو اسکے کیا تہا خطور / صاف کہا کہول کر اسکے حضور
پس کہا اس شاہ ستی او حکیم / واسطے اسکے ہی یہہ رنج عظیم

صاحب این خانہ ہی خلاق جان / سر و عیان اسکو ہی سارا عیان
دل سو نکال اپنے تو اب یہہ خیال / تا کہ شفا دیوے تجہے ذو الجلال

شاہ کیا دل سون او اندیشہ دور / مہر و محبت سے کیا دل کو پور
حق اسے اسوقت دیا ہی شفا / رنج و مرض اسکا جو تہا سب گیا

کفر سے فی الحال کیا او فرار / دین براہیم کیا اختیار
آئینہ یون دل کو او کرکے صفا / شوق سے کعبے کا کیا تب طواف

اور چڑایا او شہ ملک گیر / اسکے اپر ہفت غلاف حریر
جو اچہے اس شہر منے خاص و عام / سب کو دیا مال بہت او تمام

ان کے ضیافات کیا بہوت روز / بہوت تکلف ستی او دل فروز
جو اچہے کعبے مین بتان سر بسر / باہر نکال انکو ستیا خوار کر



حکم کیا حیض ہی لگ عورتان / کعبے کے نزدیک نہوین کدہان
وہان سو گیا شہر مدینے کون ان / [illegible]

تا اتہا یک چشمہ نہ یک گہر وہان / تا اتہا کوئی جہاڑ نہ جانور وہان
خیمہ دیا وہان شہ دولت مدار / ساتھ حکیمان بہی اچہے چار ہزار

چار سو ان مین سے تہے بڑے معتبر / سب سے زیادہ تہے یہ علم و ہنر
سب لگے کرنے کو وہان جستجو / ہر جگے وہان شوق سے کرتے تہے تو

سب کہے آخر کو کہ ہو ویگے یہان　　ہجرت پیغمبر آخر زمان
ہو ویگا اس جا مین اُسکا وفات　　یاد ہو یگا یہان دفن بھی اُو پاک ذات

عزم کئے یون کہ رہین اُس شہر　　جائین نہ چھوڑ اُسکو بجاۓ دگر
قتل کرے شاہ اگر سب کہین　　تو بھی نجاوین گے ہمین جائے کہین

سب رہے اُس جا مین شاید کبھی　　آوے نظر بیچ جمال نبی
شہ سے کہا بات یہہ کوئی جا کو تب　　شاہ بلا انکو کہا کیا سبب

سب کہے علما و حکیمان ستی　　یو نجی ہی یہہ بات ہمنے کو سنی
آئیگا پیغمبر آخر زمان　　شہر سے نکلے کے یہان [illegible]

شاید ہماری کوئی اولاد سین　　دیکھینگا اُس شخص کو کسی وقتین
جب یہہ سخن اُنکا سنیا بادشاہ　　عزم اُپر اُنکے کہا واہ واہ

شاہ بہت خوش ہو بدل اُنکے تو　　جلد بنایا ہی گھران چارسو
سارے حکیمان کو او باندیان دیا　　لطف و کرم اُنکے اُپر لئی کیا

آپ بھی چاہا کہ کرے وہان مکان　　لیک تھی فوج اُسکی بہت بیکران
جلد لکھا تب او شہ خوش نمط　　شوق ستی ختم رسولان کو خط

خط کو یہہ مطلب سے کیا ابتدا　　تو نبی بدرگاہ رسول خدا
تبع مشتاق طرف سے یہہ خط　　تجھہ کو مسلمانین ہوا خوش نمط

تیرے اُپر دل سے مسلمان ہون مین　　جانتا ہون سچ ترے مصحف کتین
دین کو تیرے مین کرونگا قبول　　گر تجھے دیکھون گا مین ای خوش رسول

مین ترے اُمت سے ہون ای دلفروز　　مجھکو چھوڑانا تو قیامت کے روز
مجھکو مین نا دیکھہ کیا ہون یقین　　کر تو شفاعت مری ور یوم دین

خط ہوا اِس حرف کے اوپر تمام　　مہر کیا تب اُسے اونکنام
ایک حکیم اُنمین جو تھا معتبر　　نام مین شامول تھا او نامور

نامہ مین شامول کے او خط دیا　　حفظ مین بہوت اُسکے وصیت کیا
گر تون ملیگا او شہنشاہ سے　　خط یہہ مرا ہات مینے اُسکے دے

گر نہ ملیگا تو او سلطان سو　　وے تو یہہ خط اپنے اولاد کو
کر یہہ وصیت سے شاہ یمن　　رخصت ہوا وہ سو کر یو من

فرقۂ انصار جو اصحاب تھے　　محنت و راحت مینے احباب تھے
سب او حکیمان کے ہین اولاد سو　　یاد رکھہ اسبات کہین دل مین تو

خط او امانت تھا مدینے منے　　تھا ابو ایوب صحابی کنے
تھا اُنھین شامول کے اولاد مین　　نامہ رکھیا تھا اُو جیتن جیو سین

جب چلیا یثرب کو شہ کائنات　　خط کو اُو بھیجا ابو لیلی کے ہات
آکو ملیا شاہ سے او باکمال　　دیکھہ اُسے شاہ کہا بہ مقال

تو ہی بو لیلی کہا ہان ہو مین　　پس کہا لا نامۂ تبع کتین
دنگ رہا سنکو او کیا واسطا　　اُسکو نہ دیکھا تھا کبھی مصطفی

پس کہا تو کون ہی ای شاہ دین　　سحر نہ دستا ہی تجھے بد جبین
شاہ کہا احمد مرسل ہو مین　　تب او دیا شاہ کو نامے کتین

نامے کو پڑھ شاہ کہا تین بار　　مرحبا اُس شہ کو کہ تھا نیک کار

حکایت خواب دیدن بخت نصر و تعبیر گفتن حضرت دانیال پیغمبر مشتمل بر بشارت ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



بخت نصر بادشہ پر غرور　　ظالم کا جسکے تھا جہان بیچ شور
اُسکو پڑا سخت بُرا ایک خواب　　او ہوا اُس خواب سے پر اضطراب

بھول گیا خواب کتین او کدھنگ　　دل ہوا اُس غم ستی اُسکا تنگ
جان لگے تھے کاہنین و جادوگران　　سب کو بلاکر کہا ای مہتران

پوچھے خواب کی تعبیر کون　　سب نے کہے بھول اول خواب تو
غصے مین آیا وہ سبہون کے اُپر　　بولکہا اُن سے کہ ای اہل ہنر

[illegible]　　بہوت کیا ای یہہ خبر سب کتین
مجھکو مین مہلت دیا تا تین دن　　بولو یہہ تعبیر کرے لی کتین

ورنہ مارون گا مین تمکو سکل　　آوین گی چل پاس تمھارے اجل
گھر کو گئے آپنے سب کاہنان　　ہوئی یہہ خبر شہر مین ہر جا عیان

حضرت دانیال پیمبر تھے وہان　　قید مین [illegible]
صاحب زندان کو کہا جاو تب　　مجھکو ترے شاہ سے کر طلب

جانتا ہون خواب کی تعبیر مین　　بولون گا مین اُسکو [illegible]
جا کو کہا اُسنے او شاہ سو　　یاد کیا جلد او دانیال کو

حضرت دانیال گیا [illegible]　　[illegible]
سنکو او مجلس ستی اپنے نکال　　تو کو بٹھلا کیا اس سو سوال

مجھکو [illegible]　　[illegible]
[illegible]　　مجھکو بتا دیا علم اُو تعبیر کا

علم دیا مجھکو اوس نے ورا سو
سجدہ کبھی نا ہین کرون غیر کو

پس مین تو یا گر کرون سجدہ تجھے
علم سے خالی او کریگا مجھے

بخت نصر سن کو کہا یہہ بچن
تو ہی مرے پاس بہت موتمن

مجھ ستی اوّل تو مرا خواب بول
پس تجھے تعبیر کے عقدے کو کھول

تب کہا دانیال نے اسکو ترت
خواب مین دیکھا تو بڑا ایک بت

زر سو تھا اوپر کا بدن ہور کمر
سیم سے تھی خوب اُسے یاد کر

پاؤن اُتھے خاک کے ہور دو تہن
مس کے اُتھے ساق اُتھے آہنین

دیکھتا تھا اُسکو تعجب سے تو
آیا یکایک پتھر آسمان سو

سر کے اُپر آ لگیا اس بت کے او
او ہوا آتے کے تمن ریزہ ہو

آہن و مس و زر و نقرہ سفال
ایک ہوئی چور ہوا آتے مثال

ہوتے اگر جن و بشر ایک جا
کر نہین سکتے اُسے ہرگز جدا

سنگ جو آسمان سے آیا اُتر
تھا او بہر لحظہ ترقی بھی تر

بے حد و اندازہ پڑیا او پتھر
ارض و سما کو او لیا گھیر کر

دیکھتا مین تھا تو کہین ای فلان
غیر پتھر غیر زمین آسمان

سنکو کہا او کہ ہے سچ تو یچ خواب
اُسکی تو تعبیر تجھے کہہ شتاب

بولیا کہ او بت ہے سگل امتان
زر ہی یہہ امت کہ تو ہی میان

سیم او امت ہے کہ تیرا پسر
ہووینگے پیچھے ترے شاہان اُپر

تا بہ جو ہے روم کے لوگان ہین جان
جو ہے لہو افارسیان ہین کہان

جو ہین سفال اُسمین سو او مین دو زن
ہووینگے دو ملک مین شاہ زمن

سنگ جو آیا اتھا اُتر آسمان
دین کہ ہووینگا با آخر زمان

ہووینگا اُس دین کو آخر ظہور
ہووینگا اُس نور سے کل خلق نور

قوم سے عربان کے کرینگا خدا
ایک نبی خاتم کل انبیا

دین کتین سب کے او منسوخ کر
دین کتین اپنے کرینگا زبر

گھیر لینگا دین اُسکا جہانکو تمام
اُتریگا اُسکے اُپر حق کا کلام

در بیان خواب دیدن ربیعہ سلطان یمن و تعبیر گفتن شق و سطیح کہ دو کاہن نامی بودند مشتمل بر بشارت تولد و ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہ اتھا ایک یمن مین مشتہر
نام اتھا اُس کا ربیعہ کلکر

اُسکو پڑیا ایک بڑا بحث خواب
دل کو ہوا اُس سے بہت پیچ و تاب

سارے نجومیان کو بلا کر کہا
خواب کی تعبیر کہو تم اتا

سب نے کہے خواب اوّل بول تو
تا ہمین بولین تجھے تعبیر کو

بولیا اُنے خواب بھی بولو تمام
او کہے یہہ شق و سطیح کا ہے کام

او اتھے دو کاہن عالی مقام
سارے اقالیم مین تھا انکا نام

پس او دو کاہن کو کیا شہ طلب
او دو تو سلطان کے پاس آئے تب

کاہن اوّل کو کہا جب بلا
شاہ نے اسطرح او کاہن کہا

خواب مین دیکھا تو جلی ایک چیز
کولسا یا راک ای صاحب تمیز

کولسا آیا او اندھارے سے جار
جھوٹ کو کھایا او ہزاران ہزار

اُسکی ہے تعبیر یون ای مہربان
لیوینگے سب ملک ترا حبشیان

شاہ کہا یہان او کدان آئینگے
او کہا جب ساتھہ برس جائینگے

شاہ کہا ملک یمن ان اُپر
دایم اچھینگا یا نہین دے خبر

او کہا نین ان سے او ملک کبیر
لیوینگا سیف ابن یزن ای امیر

شاہ کہا پھر اُسے ای ہوشیار
سیف اُپر ملک رہینگا قرار

بولیا اُنہین ای شہ عالی مقام
پھر او کہا کس تو رہینگا مدام

اُس نے کہا ایک پیمبر اُپر
ختم رسولان کا ہے جس پر

ہووینگے کئی ستی او نامدار
ملک رہینگا اُس اُپر پایدار

پوچھا ہے کس قوم سو او نیک گن
او کہا اولاد لوی سو ہے سن

آخر یہہ دنیا تلک ای کامگار
امت اپر اُسکے رہینگا قرار

شہ کہا آخر بھی ہے دنیا کتین
او کہا ہان سن تو کہتا ہون مین

سارے خلایق کو بلا ایک جا
حشر کے دن جمع کرینگا خدا

نیک کو دیوینگا کرم سو جزا
عدل سے دیوینگا بدان کو سزا

بول یہہ تعبیر گیا جب سطیح
اُسکو کہا تو پچ بھی شق خوش فصیح

در بیان بشارت دادن سیف بن ذی یزن کہ سلطان یمن بود بظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یک شہ والا تھا یہ ملک یمن
نام تھا مشہور اُسے ذی یزن

گردش افلاک سے ملک اسکا جا
گوشۂ عزلت سے نے بیٹھا اتھا

چھوٹ گیا ابرہہ اُس پر جفا
چھوڑ یمن کو او خراسان گیا

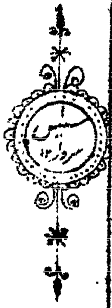
اُسکو تسلی کیا نوشیروان
لیک ہوا جلد وفات اُسکا وہان

سیف تھا تب طفل ہوا جب جوان
شاہ عجم پاس گیا او دوان

شاہ بہت اُسکو تسلی کیا
فوج و سر انجام اُسے لئی دیا







ابرہہ پونچا تھا تب دسقر
حاکم اتھا ملک پو اُسکا پسر

الغرض او ملک یمن جا لیا
شاہ کو اُس ملک کے بس کیا

سیف ہوا وہان کا شہ کامگار
مملکت ہوئی اُسکے اُپر برقرار

لوگ کل اطراف ستی بے گنت
اُس کنے آئے کہ کرین تہنیت

مکے ستی آئے تھے بھی لئی رئیس
عبد مطلب اتھا اُن سب کا رئیس

اہل عرب شاہ کی خدمت مین آ
تہنیت فتح کے خوش ادا

عبد مطلب نے کیا جب ادا
مجلسیان سب اُپر حضرت مین جا

سیف کو معلوم ہوا سب سے تب
عبد مطلب کا حسب ہور نسب

شاہ نے اُن سب کی ضیافت کیا
اُنکی بہت عزت و حرمت کیا

ایک مہینے تلک اُنکو رکھا
عبد مطلب کو بلا کر کہا

پونچی ہی یکبات کتب سے مجھے
اہل ہی تو اُسکا کتا ہون تجھے

یاد رکھ اس بات کو جی کے بھتر
کس سے نکو بول تو ای خوش سیر

ہوئیگا مکے منے ای مہربان
ایک نبی خاتم پیغمبران

ہوئیگا اُس شاہ کو ای خوش سیر
مہر نبوت دو نو شانان بھتر

گرچہ نہ جانیگا او لکھنے کتین
ہوور نہ اُسے آئیگا پڑھنے کتین

نسخ کرینگا او کتابان کو سب
لیوینگے دین اُسکا عجم ہور عرب

ہوونگے کفار سب اُس سے ذلیل
ہوئیگا اسلام و مسلمان جلیل

پاوینگا بے شبہ بت و بت پرست
عہد مین اُس سرور دین کے شکست

طاعت رحمان یو فرماوینگا
آپ بھی طاعت کو بجا لائیگا

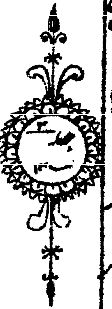
گرچہ او اللہ کا محبوب ہے
حق کی عبادت اُسے مرغوب ہی

نیکی پر امر کرین کا ادا
نہی بدی سے او کرینگا سدا

ہی سب تجھے کعبے کے خدا کی قسم
گر یہہ مری بات تو دل مین تھم

بیشک و بے شبہ تو اُسکا ہی جد
یاد تجھے کر تو وہ ہوئیگا جد

عبد مطلب نے سن یہہ ماجرا
سجدہ شکرانہ کیا جلد ادا



سیف کہا اسکو ای میر عرب
جو تجھے معلوم ہی سو بول اب

عبد مطلب کہا ای خوش سیر
تھا تجھے عبد اللہ کا یک پسر

بنت وہب سے ہین کیا اُسکا بیاہ
حاملہ ہوئی اُس سے وہ ای بادشاہ

حمل کے مدت مین گیا ہی وہ مر
بعد ہوا اُس ستی یک خوش پسر

جو تو علامات کہا یک بیک
اُس منے وستے ہین عیان غیر شک

گرچہ وہ بچہ ہی ولے ہین عیان
اُس منے آثار کمال ای سبحان

جان تلک ارباب فراست ہین سب
کرتے ہین دیکھ اُسکو سرور طرب

سیف کہا جھوٹ کر اُسکو جتن
کس ستی ہرگز تو نہ کہہ یہہ سخن

خاص یہودیان کتین دشمنان
قوم سے بھی اپنے چھپا ای سبحان

ویونیگا جب اُسکو رسالت خدا
سب کو دکھاوینگا وہ راہ ہدا

ہوونگے اُس شاہ کے دشمن قریش
جو سے دل اُسکا کرینگے وہ ریش

ہوونیگے خصم اُسکے سبھی ایکبار (دشمن)
فکر کرینگے کہ ستین اُسکو مار

تا وہ ضرورت سے کرینگا سفر
سرحد مکے سے مدینے بھتر

پاوینگا دین اُسکا بلندی وہان
گھیرینگا آہستہ وہ سارا جہان

مکے سے جیتا رہا اسوقت مین
تا کہ کمک کرتا وہ سرور کتین

بول یہہ عربون کو روانہ کیا
مال و ہدایا بہت اُنکو دیا

عبد مطلب کو دہندان دیا
اُسکو بہت دے رخصت کیا

در بیان احوال معد بن عدنان کہ مشتمل بر بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



بخت نصر جب کیا قصد عرب
تا کرے اُس ملک کو ویران سب

وحی کیا ایک نبی پر خدا
نام تھا مشہور جسے ارمیا

جا تو شتابی سے عرب کے طرف
اُنین معد نام ہی یک باشرف

لا اُسے ساتھ اپنے تو جلدی بشام
اُسکی خبرگیری تو کر صبح و شام

واسطے اُسکے کہ ز نسل معد
ہوویگا بے شبہ حبیب صمد

ہی وہ نبی خاتم کل انبیا
مرتبہ نبیو مین ہی اُسکا بڑا

ہونے ہی یہہ حکم وہ عالی جناب
جا کو عرب مین اُسے لایا شتاب

ہور ہی روایت کہ جب آل معد
فضل سے مولا کے ہوے بعید و

شام کو یکبار وہ سب چل دئے
آل سرائیل پہ غارت کئے

اُنین تھا اُسوقت نبی یک بڑا
غصے مین آ اُنپو کیا بد دعا

نین ہوی بیشک وہ دعا مستجاب
پھر کیا دو بار دعا وہ شتاب

نین ہوئی مقبول بھی وہ دو دعا
عرض کیا تب بجناب خدا

کیا ہی سبب اسکا کہ تین تین بار
مانگا دعا تجھ سے ای پروردگار

اُنکی خرابی و ہلاکی سنے
کہ وہ بیمار سے یہ تعدی کئے

ہو نہ اجابت تو کیا اچَب سبب
بول جو ہی اس منے سرِّ عجیب

بھیجا اپر اُسکے خدا وحی غیب
ترکِ اجابت کا یہی ہی سبب

کہ وہ جماعت سے بغیر گمان
ہوئیگا پیغمبر آخر زمان

در بیان بشارت دادن کعب بن لوی و یاس بن مضر بہ ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کعب کہ احمد کے ہی اجداد سو
سب ستی تو لیا اتھا اس بات کو

خلق طرف آوینگا احمد رسول
فرض ہی سب پر اسے کرنا قبول

سب کو او دیونگا خدا سے خبر
اُسکے سب اخبار ہیں سچے بسر

وصف میں احمد کے کہی دل کا تجھ
خطبہ کہا ہی بھی قصاید بعوث

اُس سے اوّل یاس تھا اسکا جد
سب ستی یہہ بات کہا با سند

پشت میں سنتا ہوں میری اِنی انام
غلغلِ لبیک نبی صبح و شام

حج منے جو بولتے ہیں حاجیاں
پشت میں سنتا ہو میں اُس سے عیاں

حکایت فرستادن حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہشام بن عاص را بسوی قیصر روم و ماجرا کہ مشتمل بر ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از بہر خاص کہ تھا نام ہشام
یوں ہی حکایت تو سن اے نیکنام

اپنی خلافت میں دو عالم کا میر
حضرتِ صدیق نبی کا وزیر

دوسرا ایک شخص تھے ساتھ کر
روم کو بھیجا اونہے خوش سیر

حکم کیا تا نہ کسے ہم ڈریں
روم کے سلطان کو دعوت کریں

وو لو مدینے ستی ہم اٹھ چلے
غوطے میں آ پیر سو وہاں کے ملے

او کہا کہتے ہو تمہیں کیا برے
دین طرف ہم اُسے دعوت کرے

تن میں اچھا اسکو لباس سیاہ
بولے سب کیا ہی کہا کھینچ آہ

غم سو تین کپڑیاں کو دیا ہو یہ رنگ
کھایا یوں سوگند بہت ہند رنگ

تن سے یہہ کپڑے نہ ستونگا اتار
شام سے نا تم کو کروں گا نہار

میں کہا واللہ کہ یہہ بھی مکان
لیوینگے ہم حق کے کرم سے تو جان

اور تیرے شاہِ معظم کا ملک
لیوینگے ہم بلکہ سب عالم کا ملک

ہمکو کہا ہے یہہ ہمارا نبی
بات غلط ہوی نہیں اسکی کبھی

اور کہا او لوگ نہیں ہیں تمہیں
کہ لیوینگے یہہ ملک کتنے ہیں ہمیں

بلکہ او لوگاں ہیں جدا اے عرب
روز کو روزی سے رہینگے او سب

شام کو افطار کرینگے تمام
ملک یہہ لینا ہی او لوگاں کا کام

پوچھا اور وی سے ہمارے خبر
کیفیت ہم اسکو کہے سب سر بسر

رنگ ہوا اُسکا سیہ غم سے تب
ہمکو کہا روم کو جاؤ تم اب

بیک کوئی یک ساتھ ہمارے کیا
اسکو کہ شہ پاس انوں کون لیجا

شہر کے نزدیک ہوئے جب ہمیں
بیک کہا اونٹ کو چھوڑو تمہیں

چھوڑتے ہیں شہر میں اونٹاں کتیں
تمکو سواری کو دلاتا ہوں میں

ہم کہے واللہ یہہ جاگے نہ تر
آینگے ہم آسپتے اونٹاں اپر

جا کہا سلطان کے جا اپنے یہہ بات
لاؤ کہا ہم اتو اونٹاں یک سات

ہمکو اسی طرح سے اوتے چلے
گئے ہمیں سلطان کے تھا رتی تلے

ہم اپس اونٹاں کو بٹھائے وہاں
دیکھتا تھا ہمکو ملک اس زمان

پس ہمیں لگے کو کہے شوق سو
واللہ کہ لرزہ ہوا اس قصر کو

تھا تیقن یاد دلاتا ہی چون
ماڑی وہ لرزنے سے [illegible]

پس وہ کہا ہمکو بلا اپنے پاس
بولو اپس دین کو تم بے ہراس

سرخ اتھے کپڑے اسے تن اپر
لال تھا ماڑی میں جو تھا بستر

تھے کتنک علما تھا رے وہاں
ہنس کو کہا ہم ستی او اس زمان

کیوں نہ کہے ہم پہ تحیت تمہیں
جوں تمہیں کرتے ہیں تمام آپ میں

ہم کہے کرتے ہیں جو حرف ہم ادا
تجھ سے اسے بولنا نہیں ہی روا

بولیا تحیت بھی تمہارے ہیں کیا
بولے سلام ہی علیک ای فتا

بولیا اپس شاہ کو کرتے ہو کیوں
بولے کہ کہتے ہیں ہم اسکو بھی یوں

وہ کہا دیتا ہی وہ کیونکر جواب
بولے او کہتا ہی یہیں با صواب

کیا ہی بڑا ذکر تمہارا کہا
بولے ہمیں کلمۂ طیب بڑا

جب ہمیں لگے کو پڑے اس کہے
قصر او آیا اتھا لرزے منے

سر کو کیا آپنے او تب اپر
ہلتا اتھا قصر منے اسکا سر

بولیا تمہیں پڑتے ہیں یہہ ذکر جہاں
ہلتا ہی اس قصر منے او مکان

ہوئے ہمیں جنبش و لرزہ کہیں
جر کہ پڑتے قصر میں تکیے نہیں

بولیا میں جیتا ہوں بہت جیو
جس جگہ کیسے تمہیں اس ذکر کو

[illegible] جائیگا یہہ تجارت نمی
سو گئے [illegible] اتجاب یہہ [illegible]

بھیجا ہمارے او دو [illegible]
[illegible]





بھوت ہوا اس بعد سوال و خطاب
جو انھیں پوچھا سو دئے ہم جواب

خالی کیا ایک مکان خوب تب
ہمکو کہا اُس منے اترو تم اب

تین دن اُس گھر منے ہمکو رکھا
خوب طرح نقدِ ضیافت کیا

رات کو پھر ہمکو کیا او طلب
پوچھا ہمارے سے جو پوچھا تھا تب

پھر دئے ہر بات کتین ہم جواب
ایک او صندوق منگایا شتاب

کام اُٹھا زر کا او صندوق پہ
چھوٹے گھران بہوت تھے اُسکے بھی

بھی اٹھا ہر گھر کے اُپر ایک در
قفل کئے تھے بھی وہ ہر در اُپر

قفل کتین کھول کو لایا وو شاہ
خانے سے یک قطعہ حریر سیاہ

صورت اتھی ایک او قطعہ اُپر
رنگ اتھا سرخ بزرگ اُسکا سر

چشم اتھے اُسکے فراخ اور باز
گردن اتھی اُسکی بہت سی دراز

چھوڑا یا نکھار سے دو گیسو ہم
اُسکے نمن کسکو نہ دیکھے تھے ہم

بولیا کہ تم اُسکو پچھانے کہو
بولے نہیں او کہا آدم ہے یو

دوسرے خانے کو او تب کھول کر
قطعہ دیبا کو نکالیا بہتر

شکل اتھی ایک او کیرے بہتر
چشم لگے اُسکے بہت خوب تر

داڑی اتھی خوب بھی گورا تھا رنگ
وصف سنی اُسکے عبارت ہے تنگ

پوچھا کہ ہے کون ہمین اُسکو کی
علم نہیں ہمکو کہا نوح ہے

تیسرے خانے سے نکالیا حریر
اُسمین تھی یک شکل بہت دلپذیر

رنگ اتھا اُسکا بہت خوب تر
صورت اُسکی اتھی مثلِ قمر

صاف تھا رخسار و تھے اُجلے انکھیان
اُسکے پیشانی سے اتھا نور عیان

بولیا پچھانے تمھین ہم کی نہین
بولیا ابراہیم ہے یہہ پاک دین

اُس سے نکالیا انھین پھر یک حریر
اُسمیں تھی یک شکل بہت بے نظیر

بولیا پچھانے اُسے بولے کہ ہان
نوح ہمارا ہے نبی بے گمان

رو دئے ہمین چھوڑ دئے صبر و قرار
شوق سے احمد کے ہوئے بے اختیار

بولیا کہ سچ ہے یہہ تمھارا نبی
بولے ہمین سچ ہے ہمارا نبی

گویا ہمین دیکھتے ہین اُس طرف
پس او کہا ہم کو ای اہل شرف

شکل یہہ تھی خانۂ آخر منے
جلد رکھیا لائین تمھارے کنے

تا تمین کہتے ہین اُسے دیکھ کیا
بعد ازان تصویر دگر لا رکھیا

یو بیچ او پر قطعہ اُٹھاتا اتھا
شکل پیمبر کی بناتا اتھا

پارچہ صندوق سے کاڑیا ندان
صورت اتھی اُسکے اُپر یک جوان

اُسکے اتھے ریش کے بالان سیاہ
آنکھ اتھے خوب تھا مونہ مثلِ ماہ

بولیا پچھانے تمھین اِس شکل کو
بولے کہ سمجھے نہیں ہم بول تو

بولیا کہ عیسیٰ کی یہہ تصویر ہے
پس ہمین سلطان کو اُس وقت کی

کان سے تیرن آئے یہہ سب صورتان
بولیا کہ آدم نے کہا یک زمان

جو میری اولاد مین ہین انبیا
اُنکی تجھے شکل بتا ای خدا

کر کو خدا اُسکی اجابت دعا
بھیج دیا صورت کل انبیا

سب صورت آدم کے پٹارے منے
سالم اتھے شمس کے مغرب منے

وھان سے پیارا او سکندر لیا
ہاتھ مین دانیال کے لا کر دیا

تھان تو ریشم کے او ای نیکنام
سب یہہ تصاویر کو کھینچا تمام

ہاتھ سے اُسکے یہہ تصویر سب
یاد رکھو اُسکو تمین ای عرب

پس کہا چپتا ہو تمین یون جو آستی
دین پو احمد کے پرون جاستی

ترک کرون ملک کو او مال کون
بندۂ منقاد تمھارا ہوون

پس او بہت ہمکو تحایف دیا
شہر مدینے سے روانہ کیا

حضرتِ صدیق کنے گئے ہمین
وھان جو ہوا تھا سو او سب کہے ہمین

سنکو یہہ صدیق نے رو کر کہا
اُسکی اگر خیر کو چاہا خدا

تو آو کرینگا جو کہدی بچن
لاویگا ایمان او بے مکر و فن

پس کہا صدیق نے ای نیکنام
سارے یہود او نصاریٰ تمام

جانتین اوصاف نبی سربسر
ہمکو پیمبر نے دیا ہی خبر

در بیان حکایت در زیب وصی عیسیٰ علیہ السلام و بشارت دادن وی بظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



اپنی خلافت مین شہ بحر و بر
شیخ سب اصحاب کا یعنی عمر

نامہ لکھا سعد کتین اس روش
قادسے مین تھا تب او خوش منش

نضلہ انصاری کو دے فوج سنگ
بھیج حلوان کہ کرے جاکو جنگ

سعد کیا اُسکو شتابی روان
جا لیا حلوان کو او در زمان

دخل کیا بہوت کو پکڑیا بہوت
مال و متاع ہاتھ مین تب آ بہوت

لشکر اسلام نے در وقت عصر
اتری تلے کوہ کے یا فتح و نصر

نضلہ اپنے ہاتھ کو دیا بانگ تب
جب کہا تکبیر کو او با طرب

نام سے نضلہ کے کیا کوئی خطاب
کوہ سے تکبیر تو بولیا صواب

جب او کہا اشہد ان لا الہ | الا اللہ آواز سنے یوں سپاہ | کلمہ اخلاص ہی اے نضلہ تو | نام محمد کا لیا ہے جب او

یعنے کہا ان محمد رسول | کوہ سے آواز ہوا غیر طول | اوج محمد سحی یہہ بیشک صحیح | جسکی دیا مجھکو بشارت مسیح

ختم رسولان کا ہی او نامدار | اسکا ہی دین حشر تلک پایدار | آوینگا اس شاہ کے امت امیر | روز قیامت کا کہ ہی مستتر

حی علی الصلوۃ کہا جب انے | کوہ سے آواز ہوا اسب سنے | یا وے خوشی جو طرف اسکے گنا | بہترئے اپر اسکے او قایم رہا

بولیا انے دوسرے فقر کو جب | پھر کو ہوا کوہ سے آواز تب | ہجو کیا اس بات کو دل سے قبول | اسکو ہوا خلد کے اندر دخول

جب کہا تکبیر کو آخر کے او | سب سنے پھر کوہ سے آواز تو | نضلہ تو اخلاص کو پورا کیا | دیکھی تو دا دکو پورا کیا

نضلہ کہا لوگ کے سب اپنے سات | رحم کرے تجھپہ خدا دلیرات | جیسا سنایا ہی تو آواز کو | بول تو یوں ہم کہ ہی کون تو

بندہ حق امت احمد ہیں ہم | نوکر فاروق ہیں ای محترم | پھٹ گیا جلدی سے یکایک او کوہ | آیا نہر ایک بدا باشکوہ

پشم کے کپڑے تھے اسے تن اوپر | بال اسکے اجلے بریش و بسر | آکو کیا جلد او ہم کو سلام | بعد جواب اسے ہم کی ای امام

کیا ہی ترا نام کہا ہی ذریب | حضرت عیسیٰ کا وصی عز ربب | مجھکو بتھایا ہی او اس کوہ میں | مجھکو کیا ہی وہ دعا لطف سین

جیونگا یہانتک کہ او آوینگا | چرخ سو آخر کو زمین کے اوپر | قتل کرے خوک کو توڑے صلیب | اس سے نضلہ کو نہیں کچھ عجب

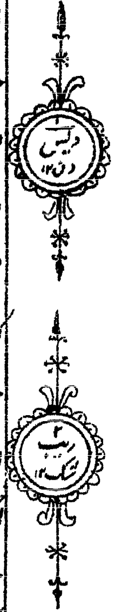
احمد مرسل سے ملیا نہیں ہوں میں | بولو تحیات خلیفے کتیں | اور کہو یوں تو رہ مستقیم | امر خلافت کے اپر عمر بہم

اسکے تیچھے اور بھی باتاں کیا | یکبیک انکھیاں سے او غایب ہوا | نضلہ لکھا سعد کو یہہ قصہ سب | سعد لفاروق لکھا یہہ عجب

حضرت فاروق لکھا سعد کو | ساتھ لے انصار و مہاجر کو تو | جا کو اپر بیت کو مرا کہہ سلام | دیکھنگا گر اسکو تو ای نیکنام

ہمکو پیمبر نے دیا ہی خبر | ایک وصی عیسیٰ کا ہی اس بھیتر | چار ہزار آدمی لے سعد سات | جا کو جو سعد تا کوہ منے دلیرات

سب رہے چالیس دن اس کوہ میں | دیتے تھے ہر وقت اذان شوق سین | کوئی نہ دیا اُنکے اذاں کا جواب | آپنے جاگے کو گئے سب شتاب



در بیان خاتمۂ این نسخۂ فیض آیات و مناجات بحضرت قاضی الحاجات و مجیب الدعوات جل شانہ و عم نوالہ

ایسے حکایات ہیں کتے سے بھار | ہیں یہہ حکایت تو کیا اختصار | کسکو نہیں شوق ہی و لیکن فرا | تا سنے احوال شہ دوسرا

ہر کسے ہی شغل میں دنیا کے دل | روز و شب اس کام میں ہی مشتغل | دین کے کاماں میں ہے ہر کوئی سست | ہزل کے باتاں میں ہے چالاک و چست

دل منے امید نہیں اس قدر | کہ پڑے کوئی شوق سو یہہ مختصر | پس میں لکھوں کون سے امید | اسکے حکایات کون تفصیل کر

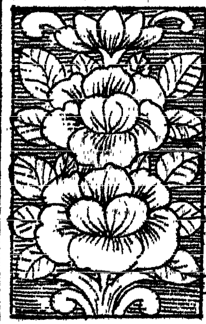
شکر خداوند کتیں صبح و شام | کہ ہوا یہہ نسخہ نادر تمام | ہوینگا سب ابیات کا اسکے عدد | شش صد و پنجاہ و یک ای باخرد

جو پڑے یہہ نسخہ جزاے خدا | دل سو کرے واسطے میرے دعا | یا نبی نسخے کو میرے کر قبول | از پئے اولاد بتول و بتول

کر تون الہی لطف سے مجھ دلکو نور | تو کہ بجز سینے کو مرے دکھ سو دور | صحبت اغیار سے مجھکو نکال | محنت و امراض سے مجھکو بچال

عافیت و صحت و قوت عطا | کر کو مجھے رکھ تو بجز مے سدا | کسکا نہ محتاج مجھے کر کبھی | ہی یہہ الم مجھے تو بہت یا نبی





مجھکو خزانے سے تیرے توشہ دے | خرمن احسان سے تیرے خوشہ دے

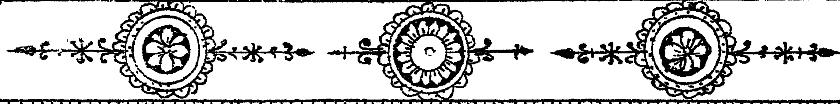
تجھ سے میں ہر لحظہ ہوں امیدوار | کب تلک ای شاہ کروں انتظار

منتظران را طلب آمد نفس | ای ز تو فریاد و تو فریادرس

حق سے تحیات و صلوۃ و سلام | روح مقدس پہ تیرے صبح و شام

تمت بالخیر

تیسرے رسالے کا نام من موہن ہی اس رسالے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولادت کا بیان ہی



تیسرے رسالے کے بیتون کا وزن — فاعلاتن مفاعلن فعلن

درحمد حضرت حق سبحانہ تعالی جل جلالہ وعم نوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای ترے حمد مین بیان حیران
بوج مین تیرے جسم و جان حیران

نہ ترے ابتدا کو غایت ہی
نا نہایت کو کچھ بدایت ہی

راہ مین تیرے عقل ہر گیانی
کچھ نپائی بغیر حیرانی

ہر ذرے مین ترے ہین لاکھان سور
ایک قطرہ منی ہی کی سمدور

توڑنا جوڑنا ہی کہین تیرا
جوڑنا توڑنا ہی کہین تیرا

درد و غم ہی ترا کہین فرحت
فرح و بہجت تری ہی کہین محنت

خوار کرنا ترا ہی کہین عزت
رنج دینا ترا ہی کہین صحت

شان دینا ہی کہین تو خواری
کہین تری عاقبت ہی بیماری

فہم سو بھار ہین ترے کامان
عقل ہی اسکی بھید سے نادان

ہین تجھے کوئی کس طرح پاوے
کیون تصور مین کوئی تجھے لاوے

کوئی توجا نہین سکے تجھے یارب
جون محمد شہ سریر عرب

باوجود اسکے بھی کہا اون یون
نہین سراتا ہون تجھکو ہی تو جون

درنعت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوشہنشہ کہ جسکے حشمت سین
انبیا و ملک ہین حیرت مین

جسکے ہی نور سے جہان پیدا
جس کے بن کچھ ہو کن فکان شیدا

جسکی مشعل عدم کے ظلمت سینو
رہ بتائی وجود کی سبکو

جسکے رحمت کا جب ہوا برسات
تھا ضیا کا عدم کا کر ہیہات

جسکا امداد و عون ہی ہر دم
خلق سے مانع فنا و عدم

جسکے ہی ہیبت شفاعت سین
کھل بلی حشر کے مواقف مین

جسکا ہی دیکھنا خدا کا شہود
جس کا ہی نام ورد ہر موجود

جو ہی ہور رب ستی بہت یکتا
بندگی کی صفت مین بے ہمتا

مکتب علم مین ہی جسکے ملک
ہور رسل طفل نو زبان بیشک

الغرض بعد حق سبکے او اکمل
ہر صفت مین ہی سب ستی افضل

تیری تعریف مین کہا یون جب
کون تجھکو سراہے یارب

حمد تیرا ہی حد ستی جون بہار
تیو نچ ہین نعت مصطفی کو شمار

آپ تو جب کیا ثنا اسکا
کوئی کیا کر سکے ثنا اسکا

در سبب تصنیف این رسالۂ بابرکات ومناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

حمد ہور نعت مصطفی با قر
نین ہے ممکن کہ کوئی کرے آخر

دل کو کر مصطفی سے مالا مال
لکھہ تولد کا اسکے کچھ احوال

پہلے نسخے مین ای حقیر و غریب
خوش لکھا تو بیان نور حبیب

دوسرے مین لکھا ہی شوق سے تو
اسکے مولود کے بشارت کو

کر تو ہر مو کو اپنے موسیقار
اب ولادت کی اسکے لکھہ اخبار

حمل کے جو حکایتان ہین تمام
وضع کے جو کرامتان ہین تمام

دودکی سن مین جو ہوا ہی عیان
تا بس تمیز آ ے حیران

کر یہہ نسخے کتین بہت آسان
تا اسے امیان کرین سب گیان

عربی فارسی سے جن کو خبر
نین ہی ان کے بدل یہہ ای مہتر

رکھہ یہہ نسخے کا نام من موہن
کر وسیلا اسے تو احمد کن

مصطفی کے پکڑ کے دامن کو
منگ دعا تو جناب مولا سون

ای رؤف و رحیم و ای رحمان
ای ترا لطف سب اپر یکسان

لطف تیرا ہی اول و آخر
رحم تیرا ہی باطن و ظاہر

عفو کرتا ہے تو گناہان کو
ڈھانپتا ہی تو سبکے عصیان کو

گر کریگا تو ہر گنہ پو سزا
بھوت ہو دینگے ایکدم مین فنا

حال اپنا مین کیا کہون یارب
ہی عجب پر عجب عجب یو عجب

آپنے کاروبار مین ہون دنگ
ہر نفس زندگی سے ہون مین تنگ

دل مین کرتا ہی جو خیال خطور
آرزو ہی فنا سے جی بھرپور

لب په کرتا ہی جو کلام گذر — استیاق عدم سے ہی ہمسر
پھر کو ترتا ہی جب ہوا یہ خیال — طرح دیگر سے جیو و جنجال

نہ جگا موت کو نہ عمر کو ٹھاؤن — نہ نشان غم کتین نہ عیش کو باؤن
نہ ہنسی کو جگا نہ رونے کون — نہ مزہ جاگنے و سونے سون

نہ خموشی نہ باتین آرام — کم ہی آغاز نا یہ یا انجام
قبض کو دل کے دمبدم ہی جوش — ہون تحیر مین دن رین مدہوش

لطف و رحمت سے اپنے ای حنان — کر مرے مشکلان کو آسان
ست کینیکا مجھے تو کر محتاج — اس الم سے ہوا ہی دل تاراج

دکھ ہی اسبات کا مر پو کبل — دل کے جھرتے کے من ہے جیو بیکل
آہ میری اگرچہ ہی جون یخ — ین جلاتی ہی دل کو جون دوزخ

انکھ سے میرے اشک کا طوفان — گشتی نیند کو کیا ویران
نین دسیا کچھ مرے فغان کا ثمر — غیر آشفتگی بشام و سحر

موج تیون گہ خموش گہ در جوش — ما یسے حاصلی سو یم آغوش
جو مین کرتا ہون دفع غم کو دعا — غم طرف ہوکے سے دیر سو دعا

دفع محنت کے ہین جو سب اسباب — دل کو کرتے ہین اسطرح خراب
جسطرف مین گیا کہ پاؤن رنج — غیر آشفتگی ملیا نین ہیچ

ہر سخن ہر خیال ہور ہر کام — دکھ سے کرتا ہی مجکو بے آرام
مَسَّنِیَ الضُّرُّ یا الرِّوٰانت — اَرْحَمُ الرَّاحِمِینَ ہی بے انت

کر تصدق نبی پو ای جواد — مجکو اس درد و غم سے کر آزاد
اہل بیت نبی کے حرمت سون — سارے اصحاب کے برکت سون

کر کو میرے سے دور یہہ جنجال — بسط و راحت سے مجکو کر تو نہال
یا الٰہی سرور دے مجکون — غوث ہر دو سرا کے حرمت سون

درمنقبت حضرت محبوبیت مرتبت علیٰ جدہٖ و علیہ الصلوٰۃ والسلام

سب مشایخ کا پیر محی الدین — سارے پیران کا میر محی الدین
ہی کھڑا جسکے غوثیت کا لوا — عرش والا سے تا بہ تحت ثری

شیخ و جن و ملایک و انسان — لامکان و مکان ہی جسمین نہان
مین ہی جسکے مقام کو کر کا — منتہی جسکے پاس سب ہے لرکا

ایمنی جسکے ہی مریدان کون — شعلۂ آتش جہنم سون
گردش روزگار نافرجام — جسکے ہیبت ستی ہی بے آرام

ہر مرید اسکا ہی جہان صفا — خاص کر بو الحسن شہ والا

درمدح قدوۃ المحققین شیخی و سیدی سید ابو الحسن قادری قدس سرہٗ

ملک عرفان کا پادشاہ جنید — آسمان کرم کا بدر منیر
پیروی مین نبی کے تھا فانی — اسکے اسرار سوا تھا گیانی

یا الٰہی تو خوش ہونت اس سون — رکھ ترقی مین دمبدم اسکو
با قرآب ترک کر کو تو بر فال — لکھ ہی جسکے ظہور کا احوال

دربیان ارہاصات یعنی معجزات و دیگر احوال زمان حمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہی سیر اور حدیث مین مسطور — ہور تواریخ بیچ یون مسطور
حاملہ ہوی نبی سے آمنہ جب — جمعہ کی شب تھی پھگان او سب

ہشت جنت کتین سجے اس رات — رونق و زینتان بہت خوشند تھا
ساتون دوزخ کے موچے دروازے — چو طرف تھے خوشی کے آوازے

ساتو آسمان کے فرشتے سب — رقص مین آئے تھے بفرح و طرب
جبرئیل امین بھی اس شب کو — وجد مین تھا زیادہ ان سب سے

علم سبز نور کا یک لا — پشت کعبے اپر سکئے برپا
ہر فرشتہ طرب سے ہمدم تو — ہر زمین کو دیا بشارت یو

پشت عبد اللہ مین اتھا جو نور — آمنہ کے کیا شکم مین ظہور
تا ہوے شاہ انبیا پیدا — سارے عالم کا پیشوا پیدا

تحت ابلیس کو کئے اس شب — سرنگون حکم سے ملایک سب
ڈال چالیس روز دریا مین — مارتے تھے اسے عذاب کتین

بعد چالیس روز او ابتر — بھاگ آیا ابو قبیس اپر
بیٹھ کر اسنے یک کیا فریاد — وہان ہوے جمع اسکے سب اولاد

پوچھے اس شور کا سبب کیا ہی — جیو او پر ترے تعب کیا ہی
بولیا انسون کہ آمنہ خاتون — حاملہ ہوی سنو محمدؐ سون

خاتم المرسلین ہی او سرور — اولین آخرین کا ہی مہتر
حجت و سیف سے کریگا ظہور — بت و بتگر کتین کریگا جور





جگ سے رسم بدی اٹھاویگا ‏ ‏ سب کو نیکی طرف بلاویگا

آسمان پر نجاوینگے اب تم ‏ ‏ نا خبر وھان کی لاوینگے اب تم

سب جہانکو کرینگی رام اپنا ‏ ‏ ہر جگے مسجدان کرینگی بنا

فرض و سنت کتین کرینگی ادا ‏ ‏ حق قرابت کا لاوینگی بجا

اور زمین پر جو تھے بتان اس رات ‏ ‏ سب ہوے اوندھے مثل لات و منات

تخت ہر شہ کا بھی ہوا انگون ‏ ‏ سارا عالم بھر یا تھا نور سون

سب اوگنگے ہوئے اتھے اس رات ‏ ‏ نین نکلتی تھی انکے منہہ سے بات

کہ ہوا ہی قریب بے تاخیر ‏ ‏ وقت پیغمبران زمان اخیر

بحر و بر کے تمام حیوانات ‏ ‏ خوش ہو آپسین یون کہے اس رات

جن ملک جانور تھے تکے مین ‏ ‏ بات کرنے لگے تھے لوگان سین

جائیگی اب جہان سے سب کلفت ‏ ‏ ہوئیگی سکو فرحت و بہجت

کہ ترا قبض و غم کھیکا اب ‏ ‏ ہوئیگا حق سے تجھ کو فرح و طرب

حاملہ ہوی نبی سے آمنہ جب ‏ ‏ مینہون برکر ہوا بہار و طرب

ندیان وھان ہوئے بہت جاری ‏ ‏ ہوی زراعت بہت بھی ترکاری

نو مہینے تلک رہا بشکم ‏ ‏ مان کہتین اسکے کچھ ہوا نین الم

حمل کا یک نشان بھی یکدم ‏ ‏ نین دسیا مجکو مثل ضعف و الم

لیک ہوتا نہین تھا عذر زنان ‏ ‏ کچھ دسیا نین سوائے اسکے نشان

نین کہی ہین لگے کہا ہوی تون ‏ ‏ حامل اس قوم کی پیغمبر سون

جب ولادت کے دن ہوے ہین قریب ‏ ‏ انکو تو لیا ہے میرے بھی او حبیب

دشمنان کی حسد فریب ستی ‏ ‏ تا چلینگا فریب ان کا رتی

عورتان جو آتھے وہان حاضر ‏ ‏ خواب کو ان سے نین کہی ظاہر

پھر وہی شخص غیب مجکو دسیا ‏ ‏ اس کریان کو ہے سے دور کیا

اور کہی او کہ حمل مین اپنے ‏ ‏ ابتدا مین تین دیکھی یون سپنے

مدت حمل بیچ شام و سحر ‏ ‏ دستے تھے یون کرامتان اکثر

حکم سے باپ کے گیا تھا بشام ‏ ‏ تا غریبان کو لا کھلاوے طعام

یکبیک کا بلا ہوا او وھان ‏ ‏ سب رفیقان ہوے گے کو روان

تا او لاوے اپس برادر کو ‏ ‏ تب تلک او گیا تھا دنیا سو

یاالٰہی ترا رسول کریم ‏ ‏ باپ کو چھوڑ کر ہوا ہی یتیم

علم توحید کو کریگا علم ‏ ‏ ظلم اور کفر کو کریگا عدم

امت اسکی سب امتان سے خوب ‏ ‏ کام نیکی کے اسکو ہی مرغوب

کچھ نہ کھاوینگی کچھ نہ پیونگی ‏ ‏ جب تلک نام حق نہ لیونگی

امر نیکی اپر کرینگی مدام ‏ ‏ ہر بدی سے کرینگی نہی دوام

کاہنان اور نجومیان عرب ‏ ‏ اپنے فن کو بھول گئے اس شب

پادشاہان و نوکران بھی سب ‏ ‏ بات کرنے کو نین سکے اس شب

آسمان سے ہوا ندا اس شب ‏ ‏ سنے اسکو عرب بھی غیر عرب

باہزاران برکت و خیرات ‏ ‏ ہوونگا او امام موجودات

شکر حق کا ہوا قریب زمان ‏ ‏ کہ محمد سے نور پائی جہان

ہوی محمد سے آمنہ حامل ‏ ‏ نور دنیا کو اب ہوا حاصل

با ترخستہ دل بھی وقت بیان ‏ ‏ یون بشارت دیا اسکو نہان

حمل کے اول ای خجستہ خصال ‏ ‏ ہر کہین تھا عرب مین قحط و دکال

تازگی پاسے سارے حیوانان ‏ ‏ سبز ہوئے جنگلان بھی سب باران

اس برس کا عرب نے ملکو تمام ‏ ‏ سال فتح و طرب رکھے تھے نام

سب سے یون بولتی تھی او خاتون ‏ ‏ جب مین ہوی حاملہ محمد سون

مجھے سے مہینے تلک بشام و سحر ‏ ‏ حمل سے اپنے مجھکو نین تھی خبر

بعد کوی خواب مین کہا مجکون ‏ ‏ جانتی ہے اپس کے حمل کے تون

بات اسکی لگی مجھے باور ‏ ‏ مین یقین لائی اپنے حمل اوپر

جب جنیگی تو اسکو ای خاتون ‏ ‏ دے تو حق کی پناہ مین اسکون

رکھہ او مولود کا محمد نام ‏ ‏ جگ تری مین کہا او جب یہ کلام

پس کری مین انو کے کہنے سین ‏ ‏ دو کریان کان اور گردن مین

اور کہا مت کر اسکو دوسر بار ‏ ‏ کان و گردن مین اپنے ای ہوشیار

نور میرے سے یک ہوا ہی جدا ‏ ‏ تس جھلک مین مجھے دسیا بصری

چار مہینے گئے ہو عبداللہ ‏ ‏ رشتۂ عمر کو کیا کوتاہ

شام کو جا گیا مدینے مین ‏ ‏ تا ملے اپنے سارے خویشان سین

جا کئے عبد مطلب کو خبر ‏ ‏ جلد بھیجا او اپنا ایک پسر

جب گیا ہی او شاہ جنت کو ‏ ‏ سب ملایک کہے ہین یون رب سو

حق فرشتیان ستی کہا یہ مقال ‏ ‏ ہین عمر بی ہیون اسکا در تزلل

دوام: ہمیشہ
دکال: قحط
جگ تری: ہوشیار ہو جا
مقال: بات

در بیان ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ذکر معجزاتیکہ در آن زمان بظہور آمد

تب جنتے ہوئے ہیں نور جب
آمنہ کے اپر بغیر تعب

بارہویں کو ربیع کے ای یار
صبح کو پیر کے بوقت بہار

جب سب اصحاب فیل ہو ویران
بعد پنجاہ و پنج روز ازان

چھے سو اوپر ہوے تھے بیس برس
وقت عیسیٰ سے جب ای [illegible]

شہر مکے میں اصل کر آ
جان ہی ہاشم کی آل کا پورا

جان جان و جہان ہوا پیدا
شاہ کون و مکان ہوا پیدا

جب ولادت کا اسکے حکم یا نور
سب اندھارا ہوا نسے جا دور

عالم مردہ دل کو جان آیا
خلق لاغر کتیں توان آیا

اب تلک او مکان نورانی
شہر مکے منے ہی ای گیانی

چوطرف سے خلایق اسکے زخن
اکو گھستے ہیں اپنے سین و نین

دل کو کرتے ہیں آپنے مسرور
خاک سے اسکے چشم کو پر نور

اس سے بخت کو بھی ای داد
لطف سے وہاں تلک لجا کیا

تا کرون شوق دل سے ہو بیہوش
بحر تیون اس جگے فغان و خروش

لب کو کر بند حال دل بولون
جب ہو کے سب پیچ و تاب کو کھولون

اس شب الطاف سے خدا جہان
سب ملایک کو یون دیا فرمان

کھولو سب آسمان کے دروازے
بھی سگل جنتان کے دروازے

سارے عالم کتیں سنوارو خوب
سب خلایق کتیں سنگارو خوب

بھی ہوا تھا تب ای خجستہ شعار
نور خورشید کو شمار سے بجار

بھی خدا یون کیا قضا اس سال
کہ جنی پوت ہر زن حمال

جان تلک عورتان تھے دنیا میں
اس برس حاملہ تھے بیتوں سیتی

حضرت آمنہ جنی ہی جب
او بھی سارے جنے ہیں بیٹے تب

معجزے تب بہت بغیر شمار
سارے آفاق میں دسے ہر ٹھار

سب او لکھنا ہی بجا طاقت سیتی
کچھ میں لکھتا ہوں اس سال میں

دربیان معجزاتیکہ حضرت آمنہ والدۂ ماجدۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازان خبر دادہ

یون کہی حضرت آمنہ خاتون
جب ہوا درد زہ شروع بچگون

تھی یکیلی میں گھر میں تب اپنے
کوئی نہ تھا اس جگے میں میرے کنے

اور اتھا عبد مطلب بطواف
طوف کعبے میں بخاطر صاف

ناگہان میں سنی ترا آواز
سن او دہشت سے میں ہوئی [illegible]

پس میں دیکھی کہ جانور اجلا
پر اپس کا مرے پٹا آکو ملا

دور ہوئی دل کی تب مری دہشت
پس میں دیکھی دھرے ہیں جام شربت

تھا وہ شربت سفید دود من
دیکھ اسکو ہوا مرا خوش من

مجھکو اس وقت لگی تھی پیاس
پس او شربت پئی میں بے وسواس

پس مرے بر کھلا بڑا ایک نور
اس ستی گھر مرا ہوا سب پور

اور میں دیکھی وہاں زنان بلند
آل عبد مناف کی مانند

آکو بیٹھے او سب مرے اس پاس
آپنے دل میں مرے ہوا وسواس

انکے آنے سے ہو تھی حیران میں
تب او بولے شتاب بیخبر مین

مریم و آسیہ ہیں ہم [illegible]
اور بہ حوران ہیں آئے از جنت

اور میں سنتی تھی ہر زمان تازے
پھر نے اکو بولنے کے آوازے

اور میں دیکھی کہ ریشمی یک تھان
جسکی خوبی میں عقل تھی حیران

رنگ اسکا بہت اتھا اجلا
آسمان سے زمین تلک لٹکا

اور سنی میں کہ کوئی بولیا ہان
اسکو سب خلق سے کرو پنہان

اور میں دیکھی میان ارض و سما
بھوت مردان کھڑے تھے ہوا

سب او آئے تھے اپنے ہاتان میں
آفتابے روپے کے جنت سین

وہاں میں دیکھی کلنگ پنچھی کو
چونچ انکے اتھے زمرد سو

اور تھے یاقوت کے پران انکو
گھر مرا بھر گیا اتھا ان سو

حق دیا نور میرے چشم کتین
ساری روے زمین دیکھی مین

اور میں دیکھی کھڑے ہیں تین نشان
تھی او جھنڈیا کی بھوت عظمت و شان

شرق میں ایک تھا بغرب دگر
تیسرا تھا نشان سے کعبے پر

اور میں دیکھی کہ بیشمار و قیاس
آئے تھے عورتان مرے اس پاس

پس محمد کتین جنی جب میں
جلد سجدہ کیا خدا کے تئین

بھی اٹھایا تھا او مہ روشن
اپنی انگلی کو آسمان کے کدن

بھی انگوتھے کتین لیا موں میں
دودو آتا تھا اس انگوتھے سیتی

پس میں دیکھی کہ ایک ابر سفید
لے گیا اکو او مرا خورشید

اور سنی میں کہ کوئی کہا اس دم
لاؤ احمد کو گرد سب عالم

تا پچھانے تمام خلق اس کون
اسکے اسم و صفات و صورت سون

پھر میں دیکھی کہ کھل گیا وہ سحاب
پائی نزدیک اپنے وہ مہتاب



تھا حریر سفید کے اندر — رنگ و نرمی میں تھا او لی خوشتر
پھر کوئی آیا تھا ایک سحاب اثر — تھا او اول ستی محبت اکبر

کان میں میرے اس سے آتا تھا — صوت گھوڑیان کا اور مردان کا
پھر کہا لا بتا و اس جان کو — ملک و جن و انس و حیوان کو

تا دو عالم تمام اسے جانیں — اس شہ دین کو دل ستی مانیں
دیو از حکم حضرت خلاق — اسکو پیغمبران کے سب اخلاق

صفوت آدم کی نوح کی رقت — دوستی خلیل با حرمت
شکل یوسف زبان اسماعیل — علم لوط و نوید اسرائیل

صبر ایوب عظمت موسی — زہد عیسی و عصمت یحیی
یو کچھ سارے پیمبران کے خصال — دیوا اسکو کہ نہیں ہے اسکو مثال

یک بیک مارنے میں او بھی ابھال — ابر اول میں کھلیا فی الحال
جب نجھائی میں کھول آنکھ اپنے — تھا محمد ہر سے حریر سنے

گھر تھا اسکا چاند سے روشن — باس آتی تھی اس سے مشک ختن
اور میں دیکھی کہ اسکے ہاتھ اندر — تین کیلیان لئے تھے زر لولو تر

کوئی کہا غیب سے جو یہہ کیلیان — نصرت و ذکر اور نبوت کیان
لیا ان کیلیان کو پیغمبر — مالک انکا ہوا ہے او سرور

یعنے دیونگا اسکو فضل خدا — فتح و نصرت ہمیشہ بر اعدا
ذکر سے اسکے ہونگا جگ پور — ہوئیگا اس کا دین بہت مشہور

کوئی کہا پھر وہان کہ اب یہہ نبی — ملک دنیا کتین لیویگا سبی
کوئی مخلوق نہیں رہا ہے کہیں — کہ او سرور کا نہیں ہوا ہے رہیں

بھی دسے میں شخص بے وسواس — آفتابہ روپے کا تھا یک پاس
طشت تھا یا جیکا بھی دسرے پاس — تھا حریر سفید تیسرے پاس



کھول کر او حریر پرملی کو — بھار لایا او ایک جہر اس کو
سات دی غسل دو دونو تھا بانمیں — مہر اسکو کیا او خاتم سیں

پس لیا اسے حریر بستر — اور لیا اسکو آپنے گود اندر
پاؤں اور سر کو اسکے بوسہ دیا — پس اسے تب مرے حوالے کیا

کان میں اسکے کہا رضوان — ہی بشارت تجھے ای جان جہان
تجھکو پروردگار کر کو دیا — علم سارے پیمبران کا دیا

علم میں ہی تون مقتدا ان کا — بھی شجاعت میں پیشوا انکا
بھی کہی آمنہ حبیب خدا — جب شکم سے مرے ہوا ہی جدا



نور نکلیا ہی ایک اسکے سات — روشن اس سے ہوئے ہیں کل جہات
شام کے محل تیان جسے مجھکون — بلکہ ساری زمین کو دیکھی ہون

سجدہ کر حق کو اول او اشرف — سر انگشت اٹھائے چرخ طرف
بھی زمین پر رکھہ اپنا دوسرا ہات — کھینچتا تھا اسے او نیکو ذات

یعنے آخر کو لاوینگا وہ تمام — آپنے ہاتھ میں زمین کو تمام
میں کری حق کا بہت شکر و سپاس — لوگ میرے تب آئے مجھ پاس

بھی روایت ہے یوں ہوا اثبات — کہ وہ سالار تب کیا یہ بات

در بیان معجزاتیکہ جدِ امجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازان خبر داده

اور کہا عبد مطلب یہہ بابت — جب تولد ہوا او نیکو ذات
تھا میں اسوقت بیت مولی میں — طوف کرتا تھا شوق خاطر سیں

یک بیک خانہ خدا اس جھن — سجدہ حق کو کیا او آپن جھن
بعد تکبیر یوں سنا میں ندا — کہ مجھے پاک اب کیا ہی خدا

شرک اور کفر کے نجاست سے — ہر بطالت سے اور ضلالت سے
پس وہان جو اتھے بتان یکسر — سب او اوندھے پڑے اپس تن پر

تھا جتیک قرابت ان سب سوں — دیکھتا تھا میں اس زمان اسکوں
او بھی اوندھا پڑا زمین کے اپر — پھر سنا یک ندا میں بار دگر



ہو گو شیدا ای عرب دل سوں — آمنہ آب جنی محمد کوں
پس گیا وھان سے میں بکوہ صفا — وھاں بھی چار و طرف اٹھا غوغا

جان تلک تھا ہوا میں مد نظر — ابر اور پنکھیان کا تھا محشر
پس گیا آمنہ کے گھر کو میں — اس نے سوچی تھی گھر کے دریتین

میں سنایا تب آپنا آواز — در کو اندر ستی کری او باز
اور کہی ای پدر کہ میرا گھر — فرح و بہجت سے پور ہی یکسر

گھر میں میرے ہوا ہی او پیدا — جس کے ہی حسن پر دو جگ شیدا
گھر میں میرے ہوا ہی او ظاہر — کہ ہی سلطان اول و آخر

گھر منے میرے او ہوا عیان — جس بدل ہے وجود کون و مکان
گھر میں میرے ہوا ہی او اشرف — جس سے تمکو ہی سب پہ عز و شرف

گھر میں میرے ہے او مہ تاباں — جس سے روشن ہوا ہے شہر جہاں
گھر میں میرے ہوا ہے او سرور — جسکے دیدار گھسینگے عالم سر
یعنے پیدا ہوا محمدؐ اب — ہے طرب پر طرب طرب بو طرب
غیب سے ایک شخص اسکو کہا — تین دن لگ اُسے کسے نہ بتا
تھا کھڑا کوئی کھینچ تیغ وہاں — پردے میں منہہ کیا تھا اپنا نہاں
قدسیاں جو ہیں آسمان پر — اور کرّوبیاں جو ہیں یکسر
بھار آیا کہ سبکو دیوں خبر — نیں سکیا بولنے کتیں بہیہ سِر

گھر میں میرے ہی او طرب افروز — جس سے ہوویگی رات غم کی دور
گھر میں میرے ہوا ہی او مرسل — جس سے جاویگا کفر سارا چل
میں کہا اسکو لاکہ دیکھوں میں — اُو کہی یوں مجھے اجازت نیں
میں نے شمشیر کو علم کر کر — جلد گھوسنا ہوں گھر کے تب اندر
اور کہا مجھکو یہاں سے پھر جا تو — پھر کو اب اِس جگہہ میں مت آتو
تا کر میں اسکے دیکھنے سے فراغ — در کو اُس وقت میں پھر ابداغ
کی دنوں تک رہا تھا مکاں میں — کر نہ سکتا تھا کوئی بات کتیں

در بیان شگافتہ شدن برمہ یعنے ہانڈی کلان کہ بر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہادہ بودند

اور روایت میں یوں ہے کہ مہوش — کہ اتھا رسم تب بقوم قریش
جب تولد ہوا وہ پاک صفات — ڈھانپے ہانڈی کو اس اُپر عورات
جو ستا تھا انگو تھا اپنا شاہ — دُود پیتا تھا اُس سے خاطر خواہ
یعنے وہ بادشاہ عالم نور — ایسے رسموں کو سب کریگا چور
اور نہ ہر گز رہیگا وہ مستور — بلکہ جوں سور ہوویگا مشہور
لیویگا آسمان کو مثل زمین — ساکنان وہاں کے ہونگے اسکے رہین

ہوتا اُس عصر بیچ جو مولود — ہانڈی یک ڈھانپتے تھے اُسپر زود
ڈھانپ اُسے اُسپہ عورتاں جب — ہوی دو ٹکرے وہ ہانڈی تب
اور تجھا تا اتھا او جان شرف — کھول خوب انکھ آسمان کے طرف
جاہلیت کتیں اُٹھاویں گا — عادتاں اسکے سب مٹاویگا
نظر اسکی تھی اسلئے بالا — کہ وہ آخر کو ہوویں گا والا
دُودپینے میں یہہ اشارت ہے — کہ نہ اسکو کسی کی حاجت ہے
طفلی میں بھی غنی ہے وہ جب سے — دمبدم اسکو فیض ہے رب سے

در بیان معجزاتیکہ حضرت صفیہ عمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ عنہا ازان خبر داد

بھی کہی عبد مطلب کی جائی — گھر کتیں آمنہ کے جب میں آئی
کی کرامات پائی میں اُس سوں — سجدہ لایا بجا وہ ہوتے کوں
خانہ تھا اُسکے نور سے بھر پور — دب گیا تھا چراغ کا سب نور
تو ایس کوندال بیچ مجھار — لائے ہیں ہم تھلا کو اسکو بھار
اور اتھا اُسکے پشت او پر — نقش مُہر نبوت اے مہتر

خوب دیکھی میں نور احمد کا — نور او پر دیو کے غالب تھا
اور فصاحت ستی کہا وہ ماہ — کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
جب کری عزم میں کیسنکو تھلاؤں — کوئی مجھکو کہا مرا لے ناؤں
ختنہ اُسکا ہوا تھا نالاکتا — کچھ تری اسپو نیں اتھی یکجا
اُس نے کلمہ سنہات سب — تھا لکھا سُن اُسے بشوق و طرب

در بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مادر عثمان ابن ابے العاص رضی اللہ عنہما ازان خبر داده

ہے روایت ز مادرِ عثمان — بن ابی العاص یوں سنو یاران
ہیں گئی اُسکے دیکھنے کے بدل — جان ہیں دیکھی تھا نور اُس کا سگل

بولتی ہے کہ آمنہ خاتون — جب جنی اُس چراغ عالم کون
اور دستا تھا یوں مجھے منظر — کہ ستارے مرے کن آئے اتر

در بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ شفا والدۂ عبد الرحمن رضی اللہ عنہما ازان خبر داده

عبدرحمان بن عوف کی مادر — کہ اتھا نام اُسکا شفا کسر
اُس شہنشہ سے ایک چمکیا نور — کہ ہوا شرق و غرب اُس سے ظہور
دود اُسکو چتا سُلائی جب — دہشت و بیہوشی مجھے ہوئی تب
بولا مشرق کو لے گیا تھا میں — اسکو بتلایا ہر مکان کتیں

یوں کہی جب ہوا نبی پیدا — یرحمک اللہ کوئی اُسے بولیا
مجھاریاں شام و روم کے مجھکو — آئے مجھے سب نظر منے اُس سوں
پس سُنی غیب سے کہ کوئی تو لیا — لے گیا تھا کہاں اُسے تو اِتا
پھر کہا اسکو کاں لجایا توں — تو لیا میں لے گیا تھا مغرب کوں

طرب: خوشی ۱۲
زود: جلد ۱۲
مستور: پوشیدہ ۱۲
مجھار: بیچ ۱۲

بولتی ہی او جھوٹ تھا تب سوں / حال کا اُسکے جُست و جو مجھکوں / جب نبوت دیا خدا اُسکوں / لائی ایمان ہیں اوّل سب سوں

دربیانِ خبر دادنِ یہودی در مکۂ معظمہ از نبوّتِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یک یہودی رہتا تھا مکّے میں / تھا خبردار او کتابان سیں / جا کو بولیا قریش پاس او چل / کوئی بچہ ہوا تمھارا یان کل
لوگ کی عبدِ مُطلب کے گھر / یو تو ایک ہوا ہی مثلِ قمر / او کہا مجھکو اُسکے گھر کو لجاؤ / مجھکو یک لحظہ اُس بچے کو بتاؤ
وہ یہودی کو اُسکے گھر کو لجا کے / سرورِ دین کتئیں اُسے بتلا کے / خوب دیکھا خصوص پیٹھ اُپر / دیکھ کر گر پڑیا او ہوش بسر
تھے قریش اُسکے آسپاس تمام / اُسپو ہنستے تھے دیکھ اُس سے یہ کام / مت ہنسو ای عرب کہا مجھ پر / دیکھنگے تم بھی جون یہود ضرر
ہی قسم حق کی یہ پیمبر ہے / صاحبِ تیغ و تیر و خنجر ہے / تمکو شمشیر سے کرینگا ہلاک / ڈالینگا کفر پر تمھارے خاک
ہووینگا دین اُسکا سب پو زبر / جائینگی سب جہان میں اُسکی خبر / حق کیا ختمِ انبیا اُسکوں / اب نبوّت گئی ہمارے سوں
اور ایک حبر تھا وہاں مشہور / سب سے اُس شب کو یوں کیا مذکور / آج کی رات ہووینگا پیدا / خاتمِ انبیا و خیر الوریٰ
جب تولد ہوا رسولِ انام / آیا کعبے منے وہ حبر تمام / اور پڑا شوق دل سے وہ آگاہ / کلمۂ لا الٰہ اِلّا اللہ
بعد اُسکے کہا کہ تھا موسیٰ / بے تردد پیمبر والا / اور محمد ہے حق کا پیغمبر / ہی وہ موسیٰ سے افضل و بہتر
ہوگیا غائب اِس طرح کہکر / پھر نہ آیا کبھو کسیکو نظر
یوں یہودیاں و راہباں اکثر / شہر مکے میں سب دیئیں خبر

دربیانِ خبر دادنِ یہودی در مدینۂ منورہ از ولادت و نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور روایت کیا ہی یوں حسّان / کہ مدینے میں تھا میں باران / یک یہودی کہ سب سے تھا اعلم / سب یہودیاں کے پاس تھا اکرم
صبح کو غم سے یک کیا ہی ندا / سب ملے وہاں یہودیاں یک جا / بولے اُس سے کیا ہوا تجھ کوں / بول اُسکا سب ہمارے سوں
او کہا ان سے نجمِ احمد کا / رات کو چرخ پر طلوع کیا / بے گمان اب ہوا ہے پیدا او / لیوینگا شرق و غرب سارا او
بات ہوی اُسکی گھر بگھر مشہور / اُسکو کاغذ پوسب کیے مسطور / شہر مکے ستی جب آئی خبر / قول تھا اُسکا صدق سے ہمسر
یوں مدینے کے تھے جو اہلِ کتاب / شام کے بھی کہے ہیں غیر حساب

دربیانِ سرنگون شدن بتانِ عرب بہنگامِ ولادتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور تھے دنیا میں جو بتان یکسر / سرنگون ہو گرے زمین کے اُپر / صبح کو گئے عرب پرستش کون / دیکھے سارے بتان پڑے ہیں نگون
خاص یک بت اتھا قریش کے پاس / کہ او کرتے تھے بھوت اُسکا سپاس / او بھی او ندھا پڑا تھا بھیں کے اُپر / دل ہوا انکا غم سے زیر و زبر
ملکو سب اُسکتیں زمین سے اُٹھائے / جلد جاگے میں اُسکے لاکو بٹھائے / پھر گرا پھر بٹھائے دوسرے بار / پھر گرا پھر بٹھائے تیسرے بار
دیکھ یہہ او ہوئے بہت محزون / آخر الامر وہاں بعد اُسکوں / پھر گرا جلد وہ بت ناساز / غیب سے یک ہوا ہے تب آواز
ایک بچہ کیا ہی جگمیں ظہور / شرق و غرب اُس سے سب ہوئے پرنور / سارے شاہاں پڑے ہیں لرزیں میں / چوطرف اُسکی خوف و دہشت سیں
سب بتان گر پڑے ہیں اُسکے بدل / یہہ تراب بھی ای گروہ دغل / اور تھے دنیا منے جتے شاہان / تین دن بند ہوی تھی اُنکی زبان
اہلِ کاران و نوکران سارے / کاہنان اور نجومیان سارے / بھی او گونگے ہوئے اتھے یکسر / علم کو اپنے گئے تھے بسر

دربیانِ مرجوم شدن شیاطین از آمد و رفت آسمان در زمانِ ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور شیاطین سب ہوئے مقہور / جانے آنے سے آسمان کے دور / جب او کرتے تھے آسمان کا خیال / شعلہ ہوتا تھا ان کے تب دنبال

آگے آسمان پر او جاتے تھے
اوخسان اسطرح کے باتان سنو

وھان کے باتان چرا کو لاتے تھے
یہ باتان تھے کفر کی سب کو

کاہنان سب انو کے باتان سن
جب ہوئیدا ہوا امام رسل

دل سے کرتے تھے اپنے کا دکن
وھان کے جانے سے سب ہے بالکل

در بیان درخشیدن انوار و بلند شدن این ندا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متولد شد

اور بھانور کا جھلک ہر شمار
اور اٹھا یون ہوا شنہ ہنکار

یعنے کہتے تھے یون ملک اور جن
کہ محمد ہوا عیان اس چھن

در بیان فرو مردن آتش مجوس و خشک شدن رود ساوہ وخوابدیدن موبدان پیر گبران و لرزیدن قصر نوشیروان و افتادن چہار دہ کنگرہ از ان ہنگام ولادت سید اکوان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



اور بجھی سب مجوس کی آتش
ویسی آتش ہوی اتھی جون جل
آب اسکا گیا زمین کے بھتر
عجم مین کھپا سے گھوڑیان کو
دیکھ نوشیروان یہ حال ڈریا
بولتا تھا یہ بات کون ان سون
موبدان خواب کو کہا جی تب
ابن منذر کو تب لکھا مکتوب
اوکہا مین مجھے خبر اس سون
اوکہا جا کو پوچھ تو اس سون
جا کو اسکو کیا اسلام و خطاب
تجھکو بھیجا ہے کسری
ہونگا عنقریب سب پو زبر
ہووینگی دولت انکی تب آخر
بھوت مدت ہی در میان جو راز
چھن لیا ملک انکا سب عثمان

دل ہوا انکا اس سبب ناخوش
جٹو گیا اس سے سب مجوس کا جل
عابد اسکے ہوئے تھے زیروزبر
سارے عالم مین تب گئے وھان سون
لیک اپنے کتین سنبھال رکھیا
اتنے مین کوی آ کہا اسکون
پوچھا نوشیروان کہ کیا ہی سب
بھیج اسے جس سے حل ہو مطلوب
علم اسکا ہی میرے ماموکو
اس ستی سنکو مجھکو سمجھا تو
نین دیا اسکو کچھ سطیح جواب
کہ او باتان کا بھید پوچھ تو جا
لیونیگا اس بلاد کو یکسر
جا کو کسرا سے او کیا ظاہر
بعد معلوم نین کیا ہے راز

نین بجھی تھی او ہزار برس
شہر ساوہ کی خشک ہوی تھی ندی
موبدان سب مجوس کا استاد
اور کسرا کا قصر تب لرزیا
جب ہوا صبح بیٹھ تخت اپر
کہ بجھی آگ سک گئی ہے ندی
او کہا ایک حادثہ ہی عجب
بھیجا عبد المسیح کو نعمان
نام اسکا سطیح کاہن ہے
جب گیا گھر کو اسکے عبد مسیح
پس سنایا او جلد شعر اسکو
ہین یہ چیزان علامت ای مقبول
آل کسرا سے کنگریان کے شمار
سب سے کسرا کہا یہ سنکو خبر
سارے آخر ہوے تھے او بدر

بل بھر کتا تھا ہر دم اسکا سر
خشک مدت سے نین ہوی تھی کبھی
خواب دیکھا کہ اونٹ حد زیاد
اس سے کنگورے گر پڑے چودا
سب کو بھیجا بلا اپس کے گھر
یہ تماشا نہین ہوا تھا کدھی
ہووینگا ظاہر از زمین عرب
اس سے نوشیروان کیا وہ بیان
اس پو مکشوف کل باطن ہے
تب اتھا موت کے قریب سطیح
تب او کھول انکھ کو کہا اس سون
کہ ہوا آخر الزمان کا رسول
پادشاہی کرینگے ای ہشیار
جبتلک ہووین چاردہ سرور
حضرت عثمان کی خلافت لگ
ابتلک بھی ہین وھان مسلمانان

در بیان افتادن قصر نوشیروان کہ بر کنار دجلہ بنا کردہ بود ہنگام تولد سید وجود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



بھی او کر خرچ لی رو پا ستا
یک بیک دجلہ کر کو طغیانی
اب مین لکھتا ہون دوکا احوال
مشتہر ہے کہ وہ امام ہدا
گرچہ ہی یہ خبر بہت مشہور

دجلے اوپر کیا تھا ایک بنا
اس بنا کو کیا ہے تب فانی

بھوت خوش طرح اور بلند اتھا
یون کرامات بیشمار دسے

فایدہ

یون کہا ہی کہ مین ہوا پیدا
اور ہی بعضے کتب منے مسطور
ہین غلط اسکی معنی و الفاظ

عصر مین بادشاہ عادل کے
بے تامل ہی یہ خبر باطل
کہہ گئے یون حدیث کے حفاظ

سب عمارت مین ارجمند اتھا
سب او لکھنا ہی اقتدار کسے
شوق سے اسکو سن تو ہو خوشحال
سن تو تحقیق اسکی ہیر سے
ہین بی کچھ اصل اسکو ای عاقل

در بیان نزاع کردنِ ہمہ موجودات در رضاع سید کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن عباس سے ہی یون مذکور
آسمان و زمین و وحوش و طیور

تھا سبب یہہ کہ جب ہوا ظاہر
او شہنشاہِ اول و آخر

شاہِ پیغمبران ہوا پیدا
مقصدِ جسم و جان ہوا پیدا

اِس سبب سے تمامہ عالم
سب الہیمین کئے نزاع بہم

یون کیا ہی خدا اقتضا و قدر
کہ اسے چھے دائی اسکی جنس بشر

بعد اسکے ابولہب کی کنیز
کہ ثویبہ تھا اسکا نامِ عزیز

غیر انسان تمام موجودات
اسکے ارضاع مین کئے شورات

حق طرف سے ہوا ندا اسدھات
ای دو عالم کے کل مخلوقات

خوش او پستان فرخ و مسعود
کہ پلاوے او شہ کو اپنا دودھ

پھر کو سب کو ندا ہوا یون تب
تم رہو باز ای خلایق اب

سات دِن حضرت آمنہ خاتون
دودھ اپنا پلائی ہی شہ کون

سات دِن لگ پلائی اپنا دودھ
بعد اسکے حلیمہ آئے مسعود

در بیان آمدن دایگان از اطراف در مکہ مشرفہ برائے گرفتن اطفال و فایز شدن حلیمہ سعدیہ برضاع سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہر مکے مین یون تھی عادت تب
کہ سراسر قریش و کل عرب

تھو رے اسواسطے کہ تا عورات
حاضر اپنے کنے رہین وزات

آتے تھے یک برس منے دو بار
دائیان چو طرف سے وھان بسیار

انکے مان باپ پاس لا انکون
لیتے تھے مزد آئیان ان سون

ہی حلیمہ ستی خبر اسدھات
کہ چلی مین بھی عورتان کے سنگات

آدمی جانور ہوئے تھے نزار
اپنے جینے ستی اٹھے بیزار

دو دِین او ہوا اتھالی لاغر
گی تھی رونے سے اسکے نیند بسر

دودھ دیتی تھی وہ کچھ اصلا
دوسرا جانور بھی تھا دبلا

سات کہان جاو تان ہویان حاضر
بیٹھتی اٹھتی مین بھی گئی آخر

سب او بولے تھے ہی یہہ طفل یتیم
کون دیویگا ہمکو لی زر و سیم

تنگدل ہوکے مین شوہر سون
کوئی بچہ ملیا نہین مجھکون

آمنہ کے مین گھر کنتین تب آئی
وہ بھی کرتے تھے جستجو کوئی دائی

قوم سے سعد کے زال دو تب
دائی اپنے پسر کی کربے ریب

آمنہ لے گئی مجھے تب وھان
جس مکان مین تھا وہ جانِ جہان

مکھ اتھا اسکا چاند تھون روشن
اس سے آتی تھی بوے مشکِ ختن

اسکے سینے پو مین رکھی پستان
انکھ کو کھول تب ہوا خندان

مون کنتین اسکے تب چھپائی مین
سیدے پستا نکو دی مین اسکے تین

مین پیا ہرگز اسکو او سرور
پس یوین تھا وہ شاہ شام سحر

ابن عباس یون کہا کہ خدا
اسکنین عدل تب سکایا تھا

او بھی پتیا نہین نتھا ہرگز دودھ
ناپیو جب تلک وہ شاہِ وجود

اور کہی دودھ مین جب اسکو پلائی
تب مری چھاتی دودھ سے بھر آئی

بعضے مکے کی دیکھ گرمی کو
بعضے اپنے غرورِ دولت سون

دیتے تھے اپنے بچے بے وسواس
سب عرب اور قریش دائیان پاس

سارے بچیان کنتین لجاتے تھے
دودھ دو سال تک پلاتے تھے

جب ہوا شاہِ انبیا مولود
تب بھی عورات وھان ہوئے موجود

تب ہمارے تھا ملک بیچ دکال
کہین نہ دستا تھا آسمان لو بھال

میرے پستان مین نہ تھا دودھ یتا
کہ بھرے پیٹ میرے بچے کا

ساتھ میرے تھا مرد میرا تب
بھی تھی یک اونتنی بھی یک مرکب

گرچہ کھاتا تھا مار او ہر دم
کوس تھا اسکے حق مین یکقدم

سب او جا کر لئے تھے طفلان کو
مون پھرائے تھے سب محمد سون

بہوت ڈھونڈی وہان مین مرعیان
کوئی بچہ نہین تھا باقی وھان

خالی نا جاؤنگی مین گھر کنتین
لاقی ہون مین وہ بے پدر کنتین

آمنہ مجھ سو تب کہی یہہ بات
کوئی کہا تین دن اگے مجھ سات

مین کہی اسکو ہو نہین منت و تب
سعد کی قوم سے ہون بے شک و ریب

تھا او سرور سفید سوف بھتر
نیچے اسکے حریر تھا اخضر

نیند مین تھا وہ سرورِ ابرار
مین نہ چاہی اسے کرون بیدار

اسکے ہنسنے سے ایک نکلیا نور
کہ ہوا اس سے آسمان بھرپور

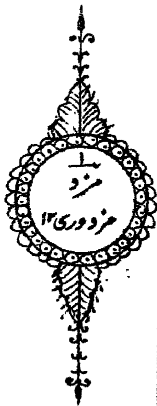
دودھ پینے لگیا او پستان سون
او چھوڑا کر دئی مین داین کون

دودھ پیتا تھا او سیدے سون
مون لگاتا تھا او داوین کون

ایک پیتا تھا خود وہ شاہِ نول
دوسری رکھتا تھا دو بھائی بدل

جب مین چھپتی تھی دھون اسکا مون
صاف ہوتا وہ آپ اپنے سون

سیر کرتا تھا میرے طفل کو دودھ
اور رہتا تھا او جیونکا تیون موجود





[illegible] ہوئی تازہ شیر کی نازہ [illegible] / طرف کرلی تھی کی وہ دودہ پہ
تب مرا مرد یون کہا مجھ سین / برکت اب آئی ہے ہمرے گھر مین
[illegible] / ہین یہہ مولود کے [illegible]
جن اسکو رکھے حق از آفات

در بیان [illegible] حضرت حلیمہ از معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کہی او کہ جب وہ [illegible] / لائی اسکے یہاں سے اپنے گھر کو
تین دن لگ اتھی مین رکھے ہین / دیکھی تھی کرامتان اس سین
تیسری تب کو ایک مرد پیدا / کہ او [illegible] آفتاب سر پر یا
نور اسکی جبین پو تھا تابان / تھا جمال و جلال اس سے عیان
تھکے بیٹھا اتھا سرانے پر / بوسے دیتا تھا اسکو لب او سر
اپنے شوہر کتین کہی مین جا / او کہا مجھکو تو یہہ راز چھپا
کوئی با نفع تر ہمارے سون / جائیگا نا ایس کے منزل کون

در بیان رخصت شدن حلیمہ از حضرت آمنہ و خبر دادن او از معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کہی او کہ تین دن گئے جب / آمنہ سے ہوئی مین رخصت تب
اپنے بچے کے باب مین جانون / عہد و پیمان لئی کری مجھ سون
جودے سے نکلے کرامتان اسکون / حمل مین او جنت مین کی مجھ سون
پس مین ہو کر سوار بر مرکب / ہوئی روانہ اپسکے شہر کو تب
دیکھی اسوقت تھین او رہوار / سجدہ کعبے طرف کیا سہ بار
پس چلیا جلد او اٹھا سر کون / مرکبان سب رہے پچھے اس سون
بولتے تھے مرسے ہمراہان / کھینچ تک ای حلیمہ اسکی عنان
او چ ہی یہہ کہ کچھہ نہ چلتا تھا / تھا کولی مار کچھہ نہ ہلتا تھا
مین دئی تب جواب یون انکون / ہی یہہ اس طفل کے برکت سون

در بیان گفتن مرکب حضرت حلیمہ از ظہور نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کہی او کہ یون سنی مین تب / بولتا تھا فصیح یون مرکب
قدر میرا بڑا کیا مولی / فرح و قوت مجھے دیا مولی
زندگی پائے یہہ عظام رمیم / میرے راکب کتین ہے شان عظیم
ای بنی سعد کے زنان سمجھو / کون ہے پیٹھہ پر مرے اب یو
جانتے ہین تمھین کہ ہے یہہ کل / خاتم الانبیا و شاہ رسل
ہی خدا کا حبیب او سرور / او ہین آخرین کا ہی افسر

در بیان سرسبز شدن زمین از برکت ورود آنحضرت و خبر دادن بیر ہزیلے از عظمت نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کہی او کہ جہان نزول کری / راہ مین او زمین ہوئی تھی ہری
تازگی پائی گئی وہان بسیار / پائی جاتی تھی جون بفصل بہار
اور کہی او کہ ایک دن در راہ / اترے ہم سبنے ملکو یک جاہ
تھا ز قوم ہزیل وہان یک پیر / تھا کتابان سے آسمان کے خبیر
مجھکو بولے زنان کہ پوچھہ اسکو / جو کہی اس بچے کی مان تجھہ سون
جو عجائب کہی تھی وہ مجھہ سون / سب مین تفصیل سے کہی اسکو
مجھہ سو جب او بدھا سنا یہہ بات / اپنی قوم سے کہا ہیہات
لیوین گا یہہ بسیر تمام زمین / جاوئیگا کل جگت مین اسکا دین
وحی اتریگی چرخ سے اسپر / خاتم الانبیا ہی یہہ سرور

در بیان وفور برکات در خانۂ حلیمہ از مقدم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کہی او کہ جب مین پہنچی گھر / دیکھتی تھی برکتان اکثر
نعمتان سے ہوا مرا گھر پور / قحط میرے ستی ہوا سب دور
بکرے تازے ہوئے مرے فی الحال / بھی ہوئے دودھ سے او مالا مال
سب بنی سعد رشک و حسرت سے / غصہ کرتے چرانے والونکو
بکریان بو ذہیب کے یکسر / ہین بہت مارے او شیر آور
بکریان ہین ہمارے یون لاغر / شیر کا انمین کچھہ نہیں ہے اثر
انکے جہان بکریان کا ہی رمنا / تم بھی لیجاؤ وہان سدا اپنا

در بیان بعض احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ از قبیل معجزات است

جنت: بہکی ۱۲
رمیم: استخوان ۱۲
جگت: جہان ۱۲

اور کہی او کہ دودھ کے ایام ۔ اُس سے بیٹا میں تھی تھی تمام
نیں کیا او کبھی لبشام و سحر ۔ بول ہرگز کسی کچھاتے یہ
بلکہ ہر روز شب منے یک بار ۔ بول کرتا تھا او فرش سے بھار

در بیانِ جُنبانیدن ملایک گہوارۂ آنحضرت را و سخن کردنِ ماہ با آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور ہلاتے تھے اُس کا گہوارہ ۔ قدسیان آسمان کے ہمراہ
بات کرتا تھا گنوارے میں ۔ اکثر اوقات چاند سر و سین میں
حضرت عباس یوں کہا سو سو ۔ جب گنوارے منے تھا بالک تو
تجھکو میں دیکھتا تب ای شاہ ۔ بات کرتا تھا تو خوش باماہ
سب او سنتا تھا ولیکن میں ۔ کچھ سمجھتا نتھا وہ بات کتیں
اور کرتا تھا بھی تب اُسکو ۔ اپنی انگلی ستی اشارت تو
جان تو انگلی اُسے بتاتا تھا ۔ اُس طرف چاند جلد آتا تھا
یا وہی حال او مرے دل میں ۔ ہی محبت تری مجھے تب سیں
اُسکو سرور دیا جواب ای عم ۔ بات کرتے تھے ہم دونو باہم
جب مرا سینہ غم سے بھرتا تھا ۔ اور میں رونے کا قصد کرتا تھا
چاند اُسوقت مجھکو بہلاتا ۔ بات سے وقت میرا بہلاتا
جب او کرتا تھا سجدہ عرش کنے ۔ صوت تھا اُسکا میرے کان منے

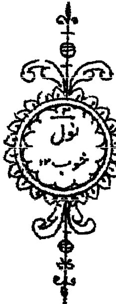


در بیان نشو و نمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور حلیمہ کہی او من موہن ۔ نیں اٹھا اور کود کا کچھ بن
تھا ترقی منے او ہر ساعت ۔ اُسکا بڑھتا تھا بھار از عادت
جب دو ماہہ ہوا او پاک صفات ۔ بیٹھ کر رینگتا تھا طفلان سات
تین مہینے کا جب ہوا سرور ۔ خوش رہتا تھا کھڑا زمیں کے اپر
جب ہوا چار ماہہ او سالار ۔ خوب چلتا اٹھا پکڑ دیوار
پانچ مہینے کا جب ہوا مختار ۔ آپ چلتا اٹھا بغیر ادھار
چھے مہینے کا جب ہوا او جان ۔ جلد ہوتا تھا ہر طرف او روان
سات مہینے کا جب ہوا او گھنبیر ۔ ہر طرف دوڑتا اٹھا جوں تیر
اُسکو جب ہشت ماہ گئے تمام ۔ بوجتے تھے سبوں نے اُسکا کلام
نو مہینے کا جب ہوا او ملیح ۔ بات کرتا تھا جھوٹ صاف و فصیح
دس مہینے کا جب ہوا خوش صفات ۔ او چلاتا تھا تیر طفلان سات

در بیان آنکہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکلم بکلمۂ طیب واللہ اکبر نمودند

اور حلیمہ کہی کہ یوں مجھکو ۔ لی عجائب دسے او سرور سو
یک عجب تر ہی یہہ کہ او ممتاز ۔ بات اِس حرف سے کیا آغاز
یعنے از لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ ۔ اور اللہ اکبر لے دلخواہ
بھی ترا ایک آیتِ اوّل ۔ سورۂ فاتحہ سے شاہ نول
یوں کرامات لئی دسے نجید ۔ دو دسے کے وقت بیچ از احمد
مختصر کر کو اِس حکایت پر ۔ بولتا ہوں میں اب بیان کر



در بیان فطامِ آن حضرت و بُردنِ حلیمہ آنجناب را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدِ حضرت آمنہ

اور حلیمہ کہی کہ جب او ماہ ۔ دو برس کا ہوا بفضل اِلٰہ
دودھ سے پینے کو تب کیا موقوف ۔ چار سالی ممن اٹھا معروف
ماں سکنے اُسکے لے گئی اُسکو ۔ گرچہ غمگین تھا دلِ جدائی سوں
اور کہی سکے ماں تب میں یوں ۔ کسکو دیکھی میں یہہ بچے تیوں
اِس مبارک بچے کے سب اوقات ۔ بھوت دیکھی کرامت و برکات
ہی مجھے ڈر سکے کی گرمی سوں ۔ کہ ہوئیگا ضرر یہہ موہن کوں
کر حوالے اِسے تو میرے پاس ۔ کچھ نکر اُسکے باب میں وسواس
ہوئیگا او ترا توانا جب ۔ لاؤنگی میں ترے کن اُسکو تب
جب کری عاجزی میں اُسکے حضور ۔ دیکھو اُسکو مجھے کری مسرور
لیگئی اُسکو ہو ہیبت دلِ شاد ۔ گھر مرا اُس سے پھر ہوا آباد

در بیان خبر دادنِ نصرانیان در وقتِ مراجعتِ حلیمہ از مکۂ معظمہ از نبوّتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب میں اُسکو وہاں سے لیکو چلے ۔ رہ میں نصرانیان کتیک ملے
جب بچھائے او محمّد کو ۔ چھوڑ سب کام آ لے مجھ سو
دیکھے بھوت اُسکے دو نو شانیا نکو ۔ اور دیکھے اُسکے سُرخ انکھیاں کو
تو پوچھے لکھیا انکو اِسکے ہی آثار ۔ میں کہی ہیں کہیے او دُسرے بار

لالی ہوتی ہے یہہ کبھی ہی کم
ہیں کہی ہیں او یک روش ہی جم
بس کہے ماں لے بہت ہم سوں
اس مبارک بچے کو دے تم کوں

پاسے ہیں یوں ہمیں کہا یا سیں نا
ہوویگا یک رسول مکے میں
سب علامات اُسکے ہیں آمیں
اُس ہلال مانگنے ہیں ہر سیں

بولتی ہی اویوں کہ اُس نے قری
جلد وھاں سے میں انتقال کری

دربیان رفتن آنحضرت با برادران رضاعی خود بصحرا و سایہ کردن ابر بر آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یک برس لگ اتھا گھر میں
دیکھتی تھی کرامتاں اُس سیں
جب ہوا تین سال کا سرور
مجھ سے یکدن کہا کہ ای مادر

بھائی ... جاتے ہیں
بکریاں اپنے چرانے ...
... ساتھ انکے ...
... چراویں بکریاں کو وھاں

... سب سنی حلیمہ یہہ بات
عذر و پیش لائی اُسکے ...
... وھاگے میرے ...
گل میں باندھی وہ راحت جاں

ہی یہہ کسواسطے کہا سرور
اُن کہی ہی برادر فع خطر
ھار اُسکو نکال ڈالا شاہ
اور کہا بس ہے مجھکو فضل الٰہ

ہاتھ میں لیکو یک عصا صغیر
ساتھ انوں کے گیا ہی رہنے دھیر
شام کے وقت چل دیا گھر کوں
تھا گھر اُسکا قریب رہنے سوں

یوں وو سرور ہمیشہ جاتا تھا
دن کو وھاں رہ کو شب کو آتا تھا
بولتی ہی کہ ایک دن گھر سوں
او گیا نہیں خبر اتھی مجھکو

بھوت شدت سے دھوپ تھی سروز
دل مرا اُس سبب ہوا پر سوز
دھونڈنے میں کیوں اچھینگا کر او بھول
صبر و آرام میں گئی تھی بھول

جب او آیا ہے تھکانے کوں
پوچھی احوال اُسکا میں سب سوں
بیٹی میری کا نام تھا شیما
مجھکو بولی تو اسکا غم مت کھا

اُسکو دیکھی میں بکریاں کے بھیتر
سایہ کرتا تھا ابر سر کے اُپر
جان او سالار خلق پھرتا تھا
ابر اُسکے سر اُپر پھرتا تھا

دربیان شق صدر یعنی شگافتن سینۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور گیا تھا او ماہ جان افروز
ساتھ بھایاں کے اپنے یک روز
ناگہاں بھائی اُسکا وقت دوپار
آکو مجھکو پکار رہا کان مار

لے گیا کوئی آ محمد کوں
بھوت جلدی ستی ہمارے سوں
پس سلایا اُسے پہاڑ اُپر
پیٹ پھاڑیا تب اُسکا از خنجر

پاوینگی نا تون اُسکو جیا اب
بولتے ہی او میں سنی یہہ جب
دل مرا اُڑ گیا تھا تب غم سوں
دوڑتی گئی لے ساتھ شوہر کوں

جاکو ڈھونڈی میں ہر کدھر اُسکو
پائی آخر پہاڑ پر اُسکو
مکھ چمکتا تھا اُسکا چاند نمن
جستجو اپنے کیا تھا جیح کدن

جلد اُسکو لئی میں گود بھیتر
بوسہ اُسکو دئی پیشانی پر
پوچھی میں اُسکو ای دُرِ موتی
تجھ پو گذرا ہی کیا مجھے بول

شہ کہا تھا میں اپنے لوگ منے
آئے مجھ پاس جلد تین جنے
ایک کے پاس طشت پایا تھا
دوسرے کن آفتابہ روپے کا

لیگئے مجھکو او پہاڑ اُپر
پس سلائے او یک جگے کے بھیتر
یک او تینوں منے سے جلد اُٹھیا
میرے سینے کو ناف لگ چیریا

دیکھتا تھا میں اپنے انکھیاں سوں
درد کچھ اُس سے میں ہوا مجھکو
پس نکالیا جو پیٹ میں تھا سب
دھویا سب انتریاں کو برتنے

پس رکھیا او مرے سب انتریاں کوں
بیٹ میں میرے بھوت جلدی سوں
دوسرا شخص اُسکے بعد اُٹھیا
اُسکو بولیا کہ اب کنارے جا

اپنا ہاتھ ڈال پیٹ مجھ آندر
دل کنین او مرے نکالیا بھار
تب سیہ نقطہ ایک دل سے نکال
بھار جلدی ستیا اُنے فی الحال

اور کہا تھا یہہ حصۂ شیطان
دور تیر سے میں کیا ای جان
پس رکھیا دل کو اُسکے جا بھیتر
تب نکالیا او خاتم انور

دل تو میرے کیا ہی پھر اُس سوں
خنکی اُسکی ہی ابتلک دل کوں
تیسرا شخص اُٹھ کہا اُن سوں
تم کئے پوری اپنی خدمتکوں

میرے سینے اُپر او ہاتھ رکھیا
سینہ چیرے گیا اتھا سو ملیا
بولیا اُن دو سے ایک شخص کے سات
تول اُس تو رتن کو دس کے سنگات

تو لئے میں ہوا زیادہ میں تد
پھر کہا تول اُسکتیں با صد
وزن ہوا اُن پو پھر کہا اُس سوں
تول اب تو ہزار ساتھ اُسکوں

تو لئے میں ہوا میں غالب تب
بس کہا چھوڑ دے تو اُسکو اب
گر تو تولیگا اُسکو عالم سات
ہوئیگا وزن او تو خوش صفات

بوسہ مجھکو دے او تیو تب — سر اپر او جبین اپر بطرب
اور کہے مجھکو ای حبیب خدا — کچھ تجھے غم نہ ہو نہیں ہے سدا
گر تو دیکھینگا اپنا احوال — کیا تجھے ہوینگا جمال و جلال
ہوینگے تب خنک ترے انکھیان — پس گئے آسمان طرف جولان

دربیان بردنِ حلیمہ آنحضرت را صلی اللہ علیہ والہ وسلم نزدِ کاہن و خبر دادنِ او از نبوت آنجناب

گئی حلیمہ میں جب سنی یہ سخن — لیگئی اسکو ایک کاہن کن
اس سے احمد کا سب کہی احوال — سنکو جلدی سے اوٹھیا فی الحال
خوب احمد کتئین بچھایا او — قوم کو اپنے بلایا او
ای عرب آئی ہی تمھارے پر — یک بلا سخت تریہی کا ضرر
آکرو دور اِس ضرر کے تیئن — مار ڈالو تم اس بچے کے تیئن
زندہ چھوڑینگے اسکو گر تم سب — ہوینگا غم مین ترا یہہ جب
یک نیا دین حق سے لاونگا — سب کتئین اسطرف بلاونگا
بت پرستی اپر ستیگا خاک — بت و بتگر کتئین کریگا ہلاک
او کہی اس سے جب سنی یہہ سخن — لیکو بھاگی میں اسکو گھر کے کن

دربیان بردنِ حلیمہ آنحضرت را صلی اللہ علیہ والہ وسلم در مکۂ معظمہ و ذکر معجزاتیکہ در آن وقت ظاہر شد

او کہی ہو کہ میں یہہ دیکھی جب — جیو پر اسکے لئی ڈری میں تب
پس کری عزم دل میں میں لیجا — دیوان سے اسکی ماں کے پاس انا
پس میں مکے طرف چلی و چال — راہ میں غیب سے سنی یہہ مقال
ہو خوشی تجھکو ای ہلکے کی زین — ہوویگا تجھپہ نور دین و یقین
ہوونیگا تجھکو بھوت عز و جلال — ہوویگا بھوت تجھکو فضل و کمال
اس بچے تجھ میں تا بر و قیام — کیئن رکھینگا نہ کفر کا یک نام
شہر مکے بھیتر گئی میں جب — کام در پیش وھان ہوا ایک تب
یک جماعت تہی کھڑی تھی وھان — بچے بین اسکے وہ جانِ جہان
وھانسے گئی میں اسکے کام بدل — یک بیک یک ندا سنی میں کبل
او ندا سنکو جلد آئی میں — پائی نین وھا او میں ہون کے تیئن
پوچھی ہوگا بری او لوگان سون — چھوڑی تھی جہان میں ایک بچے کو
کوئی پتا نہیں دیا ان سون — ڈھونڈنے کو لگی میں چھوڑ انکو
رو رہوا غم سے مجھ اپر جون رات — کہتی تھی وا محمدا ہیہات
ناگہان یک بڈا کہا مجھ سون — میں لیجاتا ہون اس کنے تجھکو
کہ او دیوے تجھے نشان پسر — میں کہی جیو ہر افدا تجھ پر
کون ہی او بتا کہا مجھ سون — یک صنم نام ہی ہبل اسکو
میں کہی کر دعا ہے بد اسیر — تجھکو پوچھی نہیں مگر یہہ خبر
کہ بتان جب ہوا ہی او سرور — سرنگون ہوتے ہے اٹھے یکسر
پھر کہا او مجھے کہ ای گیانی — چھوڑ کیون عقل ہوئی تو دیوانی
تجھکو کہا میں اسے مناتا ہون — تیرے بچے کتئین ملاتا ہون
جا کو اس بت کے سر کو بوسہ دیا — سات بار اسکے گرد طواف کیا
اور کہا بت سے او کہ ای مولا — دم بدم ہی ترا اکرم اگلا
تیرا احسان و لطف ایک رتی — بند نین ہے کبھی قریش ستی
یہہ ضعیفہ کہی ہے ایک پسر — نام ہی جس کتئین محمد کر
گم ہوا ہی تو جلد اسکو بتا — جب لیا نام او محمد کا
سرنگون ہو کو او ترا جبین پر — اور جہان تک بتان اتھے یکسر
اور کہے سب او ای بدے ہم پر — آیا وقت ہلاک اب برسر
ہووینگے سب خراب ہم یکبک — اب محمد کے ہاتھ سے بیشک
وھان ستی کانپتا پھرا او بڈا — گریہ کرتا ہوا ادھر سے کہا
تیرے بچے کتئین ہے ایک ندا — کہ جتن اس کتئین کرے گا سدا
بولتی ہے حلیمہ میں ڈر کر — جا کری عبد مطلب کو خبر
اسکے کتئین اسطرح گمان ہوا — کہ کنے ہین قریش اس سے دغا
کھینچ شمشیر کو کہا او سجان — جلد ای آل غالب آو یہان
سب ہوے اسکے پاس جمع تب — ڈھونڈنے کو لگے اسے ہر جا
کوئی اسکا نشان نہیں پایا — چھوڑ انکو حرم میں او آیا
سات بار او طواف کر کو کہا — عجز سے ای خدا لطف عطا
لا محمد کتئین ملا مجھ سون — دے نجات اس الم ستی مجکو
پس ہوا غیب سے ندا ایک تب — ہی محمد کتئین ترا ایک رب
چھوڑنے کا نہیں کبھی اسکو — جتن اسکو رکھینگا محنت سون
اور کہا در دسے اس ہاتف کون — کہان محمد گیا ہے بتلا تون

او کہا دائی تہامہ منے
دو نو اُس جھاڑ پاس گئے باہم
جا کہا عبدِ مطلب اُس سو

ہی محمد فلانے جھاڑ کنے
دیکھے وھاں ہی او سرورِ عالم
کون ہی بول تو کہا اُسکو
شاہ کیتیں لگایا اپنے گلے

وھاں گیا عبدِ مطلب نے سفر
جھاڑ کے تل کھڑا ہی او خوش حق
ہون محمد میں ابنِ عبد اللہ
خوش ہو دونوں اپسکے گھر کو چلے

آملیا ورقہ اُس سے راہ بھتر
بازی کرتا ہی شاخ و برگ کے سات
ابنِ عبدِ مطلب ای آگاہ

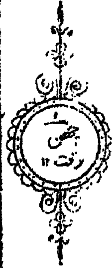
در بیان حضرت آمنہ سرورِ عالم را در مدینۂ منورہ و شنا آموختن آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب ہوا چار سال کا سرور
ماموان سے ملانے اُسکو لیجا
جب او ہجرت کیا مدینے میں

دس برس کے تھا طفل سے ہمسر
سب ہوئے باغ باغ اُسکو نچھا
بولتا تھا اپس کے یاران سیں
تیرنا بھی سکیا میں وھاں یہ شتاب

لیگئی حضرت آمنہ خاتون
او مدینے منے رہی یک ماہ
اُتری تھی ماں مِری یہہ گھر کے بھتر
آ مجھے دیکھتے تھے اہلِ کتاب

سات اپنے اُسے مدینے کون
اُم ایمن بھی تب اُنکی ہمراہ
سارے احوال مجھکو ہیں از بر



در بیان خبر دادنِ یہودی در مدینۂ منورہ از رسالتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یک یہودی مجھے کہا یک دن
سب یہودیاں کتیں دیا او خبر
آپنے سات لیکو او مجھہ کو

کیا ترا نام ہے کہا اُسن چھن
ہی او آخر زمان کا پیغمبر

نام میرا ہی سُن محمد کر
ماں مری لئی ڈری تھی سُن یہہ سخن

دیکھنے تب لگیا او میتا پر
ماموانکو بھی جا کہی یہہ بچن
جلد نکلی او تب مدینے سو

در بیان خبر دادن دو یہودی از نبوتِ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُم ایمن کہی کہ جب مختار
دارِ ہجرت ہی یہہ مکان اُسکا

تھا وہان دو یہود وقت دوپا
سب کتابان میں ہی بیان اُسکا

دیکھ اُسکو کہی کہ یہہ بہتر
سارے کفار سے کریگا جہاد

ہی اس اُمت کا شاہ و پیغمبر
ہوویگا ہر دم اُسکا دین آباد

در بیانِ انتقالِ حضرت آمنہ و خبر دادنِ او از علو و عظمتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب پھری آمنہ مدینے سو
کاہلی ہوئی بہوت وھاں خاتون
دیکھ اپنے پسر کا موں خاتون
پس کہے ہیں جو زندگان یکیک
ایسے سالار کو جنی ہوں میں
جب او اسبا تکو کری ہی تمام

جاوے تا جلد آپنے گھر کو
ہوئی سی کاہلی سے موت کون
دردِ دل سے پڑی ہے بیتانکون
جاوینگے او تمام مر بے شک
کہ رکھینگا او میرے نام کتیں
جیو اُسکا گیا بخلد خرام
بہوت روتے تھے اُسکے ماتم سو

آئی جب او مکان ابوا میں
یکبیک بیہوشی سے ہوئی خاموش
تھے او بتیان بہر فصاحت سیں
ہوویگا کہنہ جان تلک ہی نوا
نام میرا رکھینگا زندہ مدام
جب او خاتون کا ہوا ہی وفات
اُسپو پڑتے تھے غم کے بتیان کو

ہی وہ جاگہہ قریب مکے سیں
پھر کو یکدم پچھے او آئی بہوش
تھے وہ سب شاہ کے بشارت میں
گر مرونگی میں نہیں مجھے پروا
ذکر میرا کرینگے خاص و عام
جن کئے اُسپو گریہ و ہیہات



در بیانِ خدمتگذاری اُم ایمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد انتقالِ حضرت آمنہ

جب گئی آمنہ یہہ دنیا سیں
اُم ایمن تھی اُسکی خدمت میں
بھوت کرتی تھی اُسکی خدمت کو
اُسپو بلہار تھی دل و جان سوں

در بیان منع کردن عبد المطلب اولادِ خود را کہ آنحضرت را از نشستن بر مسندِ خود منع نکنند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو اسلئے تھے حرم کے سامنے تل
بیٹھتا تھا اُنے او بستر پہ

فرش یک عبدِ مطلب کے بدل
بیٹھتے اُسکے گرد اُنو یکسر

اُسکی اولاد میں کوئی پسر
ایکدن گھر سے بہار آ سرور

بیٹھا نہیں اُتھا او فرش اُپر
بیٹھنے کو گیا او فرش اُپر

سب چچایاں سکے منع اسکوں	تب کہا مطلب نے ان سب سوں	بیٹھنے دیو میرے بیٹے کوں	ہووے گا اسکو کرو فر حق سوں
ہووے گا عنقریب سب کا رئیس			سب تمہیں تب ہیں دیویں رب کا سیس



در بیانِ باران طلبیدن عبدالمطلب هنگامِ قحط بتوسّل سیّدِ رسل صلی الله علیه وآله وسلّم

سخت ہوا تھا عرب میں ایک دکال	دکھ سے ہر کوئی ہوا تھا جیو کا لال	سک گئے تھے تمام کھیت و شجر	جانور سب ہوئے تھے لاغر
عمر احمد کی تب تھی سات برس	اسکو ہر لحظہ تھا کمال ہراس	دیکھ کر عبد مطلب یہ حال	لے گیا سکو بو قبیس اپر ال
کھاندے اوپر بٹھا کو سرور کون	حق سے مانگیا دعا او رازی سوں	تب تصدق سے مصطفیٰ کے ترت	جلد برسنے لگیا ہی مینہ بہت
	ہر طرف ہوگیا دکال او سب	چو طرف پور تھا سرور و طرب	

در بیانِ انتقالِ عبدالمطلب وخبردادنِ او از علو وعظمت آنحضرت وسپردنِ او آنجناب را بابوطالب ومبالغه وصیت کردنِ او در باب آن جناب صلی الله علیه وآله وسلّم

جب ہوئے آٹھ سال اسے بجمال	تب ہوا عبد مطلب کا وصال	گرچہ تھی عمر اسکی یک سو بیس	لیک سارے قوی تھے اسکے سرس
پاس اپنے بٹھا کو سرور کون	بھوت رویا او تب جدائی سوں	سب تھے اولاد اسکے وہاں حاضر	اس کا سرور اپر اتھا خاطر
سے بولیا او یوں کہ مرنے سوں	درد و غم یک ذرا نہیں مجھکوں	شوق کس بات کا نہیں ولیکن	بھک گیا جیو عیش و راحت سیں
ولیکن تھی بھوت آرزو مجھکوں	کہ میں احمد کا کرو فر دیکھوں	ہووے گا جب اسے بلند مقام	ہوینگے کل خلایق اسکے رام
ہی فراق اسکا میرے دل پو شاق	طاقت اس غم ستی ہے میری طاق	پس کہا تب او با ابو طالب	لطف و رقت سے تمہیں ہی غالب
اور توں عبد اللہ کا ہی بھائی سگا	دل بہت اپنا تو اس سے لگا	لطف و اشفاق پھر اسکے اپر	اپنی اولاد سے زیادہ کر
	بول کر یہ سخن وفات کیا	اسکے اوپر اچھو خدا کا دیا	



در بیانِ اختتام این رسالۂ میمنت انجام ومناجات بجنابِ خیرالانام علیه الصلوٰة والسلام

حمل سے شہ کے یکو ماہ میں جد	ہیں کرامات بیشمار و عدد	اس بدل ذکرِ خیرِ خیر انام	اس حکایت اپر کیا میں تمام
بولوں گا دوسرے رسالے میں	اسکے سب عمر کا بیان سیں	ای محبان بر و بفرح و طرب	شہ کے مولود کو بروز و شب
سینہ اس ذکر سے کرو معمور	دل کتیں دیو اس بیان سے سرور	ہووے گا اس خوشی سے تمکو نجات	پاوینگے اس خوشی سے تم جنات
پاوینگے اس خوشی سے کل مقصود	ہووے گا اس سے ہر الم نابود	ہی روایت میں یوں کہ از اصحاب	کوئی دیکھا ابولہب کو بخواب
پوچھا اس سے کہ کیا ہی حال ترا	بولیا دوزخ میں ہی مکان مرا	روز و شب دیکھتا ہوں رنج و عذاب	نیں رہا مجھکو صبر و طاقت و تاب
لیک ہوتا ہی مجھکو پیر کی رات	کم او رنج و عذاب و آفات	اور میں پیتا ہوں اس دو انگلیاں سوں	اس گھڑی پیاس بھر کو پانی کوں
سبب اسکا ہی یہ کہ احمد جب	متولد ہوا بآخر شب	آثویبہ کری خبر مجھکوں	خوش ہوا اس کے تیں بشارت سوں
ہو کے خوشوقت خرم و دل شاد	اسکو فی الحال میں کیا آزاد	اور جب آزاد میں کیا اسکوں	تب اشارہ کیا یہ انگلیاں سوں
ہی یہ آرام اور یہ آب مجھے	اس بدل یاد رکھ کہا ہوں تجھے	یہ حکایت سنو مسلمانان	دل کو اس بات سے کرو شادان
بولہب تھا او کافر ای یاران	کہ مذمت ہی جسکی در قرآن	غم کھویا او سب جہالت سیں	شاہِ کونین کی عداوت میں
اور مرا کفر اور ضلال اوپر	آخر اسکا مقر ہوا بہ سقر	وے تیسے دشمن کو اور سرور و طرب	یوں حمایت کیا برنج و تعب
جو کہ لایا ہی شہ اپر ایمان	اور ہی تلبار اسپہ یاد و جان	ہووے خوش اسکے گر تولد سوں	نعمتاں کیا ملینگے کہہ اسکوں



نعمتاں کو نہیں ہی اُسکے شمار / فائدے اُسکے ہیں گنتی سے بہار
بارہ وہ کم تھے زبان اشو / سالِ ہجرت سے یہہ ہوا ہی تو
جو یہہ نسخے کو پڑھے کو ہو دلشاد / مجھکو اپنے دعا سے لاوے یاد
از طفیلِ حسن بحقِ حسین / وسے مرجاؤں تن کیتیں سکھ چین
یا حبیبَ الالٰہ خذ بیدی / ما لعجزی سواک مستندی

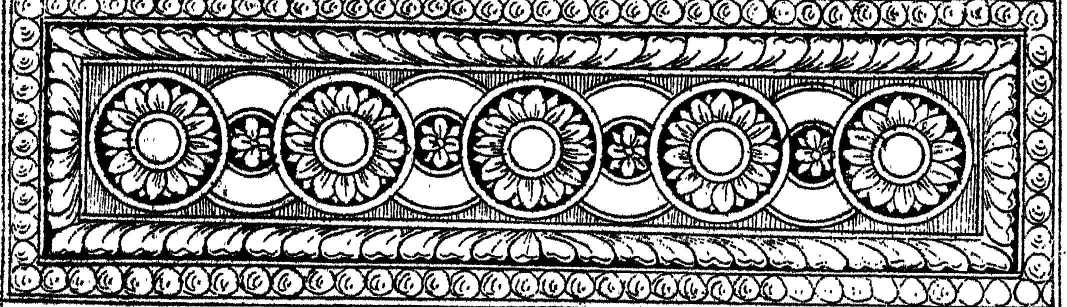
شکر مولا کو باطن و ظاہر / کہ ہوا یہہ رسالہ اب آخر
سب یہہ ابیات اُسکے بے تکرار / سات سو کے اوپر ہیں ای یار
یا نبی اللہ از طفیلِ بتول / اِس رسالے کو میرے کر مقبول
مشکلاں ہیں بہت مرے کو بکل / واسطے غوث کے او سب کر حل
یک غزل میں کہا تھا ای سرور / ختم کرتا ہوں یہہ دعا اُس پر

غزل در مناجات

یا رسولِ خدا تمہارا ہوں / جان و دل سے فدا تمہارا ہوں
مجھ کو میر و وزیر سے کیا کام / بندۂ بے نوا تمہارا ہوں
دل سے اغیار سے ہوں بیگانہ / جب سے ہی آشنا تمہارا ہوں
گرچہ سر تا قدم ہوں جرم و گناہ / بولتا ہوں سدا تمہارا ہوں
دیکھ میرے گناہِ بیحد کوں / دیو مت یوں چلا تمہارا ہوں
عفو با قدر کی اب کرو تقصیر / از برای خدا تمہارا ہوں
یک نگاہِ کرم کرو مجھ پر / گر بھلا گر برا تمہارا ہوں
مت کرو غیر کا مجھے محتاج / یا نبی میں گدا تمہارا ہوں
صحبتِ غیر سے کرو ای شاہ / تن مرا اب جدا تمہارا ہوں
گر جلا دیونگے مجھے بغضب / جاؤں میں کاں آیا تمہارا ہوں
بیجان تک غصہ مجھ اپر نکرو / آخر ای ذو العطا تمہارا ہوں

چوتھے رسالے کا نام جلت سوہن ہے اِس رسالے میں آٹھ برس کی عمر سے تا وفات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

باجمالِ تمام بطورِ فہرست کے لکھا گیا ہے



در حمدِ حضرت صمدیت جلّت قدرتہ او عظمتہ و نعتِ حضرت ختمیت مرتبت و مناجات بجناب

قاضی الحاجات عمّ نوالہ و منقبتِ حضرت سید المحبوبین علی جدّہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کل حین

چوتھے رسالے کا وزن یہہ ہے — فاعلاتن فعلاتن فعلن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای تری ذات میں حیران واصل / ای ترے وصف میں نادان عاقل
باوجود اسکے ہی تو ای قادر / اوّل و آخر و باطن ظاہر
قرب میں رہ کو تیرے بعدِ ذات / کرتے ہیں بحر سے تیرے ہیہات
کچھ عجب نہیں کہ ترا حسن و جمال / ہر محل میں ہی اُسے لکھ اشکال
جو کہ لاکھوں سے صورت آوے / پس اُسے عقل سے کوئی کیوں پاوے
کرو سنیا میں محمد کے تئیں / اِس بلا میم کہے احمد کے تئیں

نا تجھے اوّل و نا آخر ہے / نا تجھے باطن و نا ظاہر ہے
گرچہ پایا نہ ترا کوئی سراغ / ہر جگر میں ہی تیرے شوق کا داغ
جا بجا ذات کو تیرے ہی ظہور / یہہ عجب ہی کہ ہی کیوں ہے مستور
ہر کہیں تیری حقیقت کا نور / لاکھوں انواع سے کرتا ہی ظہور
عقل اور فہم ہی جب ای قادر / بوجھ اور وصف میں تیرے قاصر
کل ملک اور رسل ہیں کل آج / جسکے دریائے کرم کے امواج



جس سے صحرا قدم ہی گلشن ۔ جس سے ظلمات عدم ہی روشن ۔ اُسکی جان جلوہ گری ذات و صفت ۔ انبیا کو نہ ملے جز حیرت

جسکی اُمت ہیں رسولان سارے ۔ کوئی نعت اُسکا کرے کیا بارے ۔ اور پکڑ اُسکے تئیں دامنِ آل ۔ اور کر اصحاب سے دل مالامال

اس تئیں غوث کو کر دست آویز ۔ چشم کر شوق سے اُسکے گلریز ۔ مقتدائے ملکِ انس و جان ۔ اولیا جسم ہیں سب اوہی جان

پیشوایانِ سلاسل یکسر ۔ جس کے دروازے پہ گھستے ہیں ۔ اولیا ہیچ ہی او شمع طراز ۔ جو رسولان میں محمد ممتاز

تابعان اس شہِ دین کے یکسر ۔ سارے اتباع ستی ہیں بہتر ۔ خاص کر بوالحسن پاک سیر ۔ غوث کے سرِ عیان کا مظہر

باوجود اُسکے کہ تھا غرقِ وصال ۔ سوزشِ عشق سے تھا لالہ مثال ۔ گر کروں درد کا میں اُسکے بیان ۔ موں خامے کے لہو ہووے روان

تجھ سے منگتا ہوں دعا اب یا رب ۔ دے ایس لطف سے میرا مطلب ۔ لطف سے تیرے جو ہی اصلِ امید ۔ جانِ محروں کو ہزاروں سے امید

ہر دلِ زار کو ہی تجھ سے لو ۔ ہر جلے جی کو ہی تیرے سے سرور ۔ نہیں ہوا تیرے ستی کوئی نراس ۔ لطف سے سبکی تو دیتا ہی آس

گرچہ کرتا ہی کہیں دیر قبول ۔ لیک دیتا ہی تو آخر مامول ۔ جرم پر کس کے نہ کرتا ہی نگاہ ۔ عفو احسان ترا یا اللہ

کیا کہوں حالِ پریشان کو میرے ۔ کیا کروں شرحِ غمِ جان کو میرے ۔ کیا کہوں سینۂ ویران کا بیان ۔ دیوں کیا اس دلِ حیران کا نشان

دل کہوں کیا میں اسے نارِ جحیم ۔ کب ملک اس سے سہوں رنجِ الیم ۔ چوبِ آتش سے نہ دیکھی یہہ ستم ۔ جو میں اس دل ستی دیکھا ہوں غم

بھار کے خصم سے ممکن ہے گریز ۔ گھر کے دشمن سے کروں کیوں پرہیز ۔ تن طرف سے بھی ہی میرے بیزار ۔ بھی ایسی جی سے ہوا ہوں بیزار

گرہی تن ہی گرزوان گرہی دل ۔ سب ہے میرے یوہی لاکھوں مشکل ۔ کیا کروں بچار کے لوگاں کا بیان ۔ ان کا جب حال ہے یوں ای رحمان

اس دلِ زار سے توبہ توبہ ۔ اس دلِ زار سے توبہ توبہ ۔ ایسے ناکام نپٹ افسوس افسوس ۔ اس غم آشام نپٹ افسوس افسوس

حال پہ اپنے بچارے کے آہ ۔ درد پہ ایسے دکھیارے کے آہ ۔ ایسے بیکس کے اُپر ای رحمان ۔ لطف و رحمت سے نگہ کر یک آن

ایسے مغموم اُپر ای داور ۔ عفو بخشش کی نظر کر یکبار ۔ مَسَّنِیَ الضُّرُّ اِلٰہِی وَاَنْتَ ۔ اَرْحَمُ کُلِّ رَحِیْمٍ بِیْ اَنْتَ

اِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَھٰذَا عَدْلٌ ۔ اِنْ تَرْحَمْنِیْ فَھٰذَا فَضْلٌ ۔ رحم کر میرے اس احوال اُپر ۔ مت مجھے رکھ تو یہہ حیران بہتر

گرچہ میرے میں عجز ہیں سب کھوٹ ۔ جاؤں میں کان ترا دروازہ چھوڑ ۔ نہیں ہے حجت کا مجھے تاب و توان ۔ مشکلان میرے تو سب کر آسان

کس کا محتاج نکو کر مجھکو ۔ بھیج مت کس کے در اوپر مجھکو ۔ کیا کمی ہی ای خدا تیرے پاس ۔ کہ نہ مجھے دوسرے کی دیتا ہی آس

گرچہ اُسکا میں نہیں ہوں لایق ۔ تجھ سے اُمید ہے لئی ای رازق ۔ سبکے کرتا ہی تو کامان دلخواہ ۔ ناامیدی کو نہیں تیرے یان راہ

دل و جان جسم و زبان ہیں قاصر ۔ شکرِ نعمت میں ترے ای غافر ۔ لطف و رحمت کو ترے نہیں شمار ۔ نعمتان ہیں ترے گننے سے بہار

یک زبان ہیں ہی ترے لک نعمت ۔ شکر اُسکا ہی کہاں ہمکو سکت ۔ بحرِ رحمت کو ترے ہی نت جوش ۔ ہم تو غفلت کا پیا ہی سرجوش

ایسی بینائی مجھے کر تو عطا ۔ کہ ترے لطف کو دیکھوں ہر جا ۔ خاتمہ کر تو مرا ایمان پر ۔ از پئے فخرِ رسل خیرِ بشر

باز آب کر کو دعا آخر عیان ۔ لکھ تو احوالِ شہِ کون و مکان ۔ پہلے نسخے میں لکھا قصۂ نور ۔ دوسرے نسخے میں بشارتِ ظہور

تیسرے میں اُنکی ولادت کی خبر ۔ تا ہوئی آٹھ برس اُنکی عمر ۔ لکھ اب اس میں سبے زبان کر ہر بار ۔ اُسکی رحلت کی تلک کچھ احوال

داد دے اپنے عقیدت کیتین ۔ کر عیان دل کے محبت کیتین ۔ فارسی بات ہیں جنکو خبر ۔ فائدہ اُنکو بہت ہی اکثر

رکھ یہہ نسخے کا لقب جگ موہن ۔ ہر دلِ پاک کا ہی جو موہن ۔ کر کو اب ترک تو ہر قیل و مقال ۔ لکھ شہنشاہِ رسل کا احوال



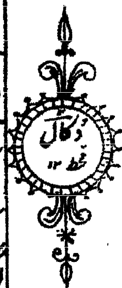
در بیانِ کفالت ابوطالب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب مربا احمدِ مرسل کا جد ۔ کافل اُسکا ہوا ابوطالب تد ۔ دل سے چہتا تھا محمد کو بہت ۔ جو او فرمائے و سو کرتا تھا ترت



خو تھا اُسکے پرم میں شب روز | کام میں اُسکے بہت تھا دلسوز
پیار رکھتا تھا شہنشہ کے اُپر | اپنی اولاد ستی او اکثر
آپ کرتا تھا وہ خدمت اُسکی | بھوت کرتا تھا حرمت اُسکی
زور بر اپنے کھلاتا تھا اُسے | اپنے نزدیک سُلاتا تھا اُسے
سب مجالس میں لجاتا اُسکوں | کر کو ممتاز سمجھتا تھا اُسکوں
عشق اُس مہ کا تھا اُس پر غالب | ہر دم اُسکے تھا لقا کا طالب
بے حضور اُسکے نہ کھاتا تھا طعام | بے لقا اُسکے نہ کرتا تھا کلام
ڈالتا تھا او جس ظرف میں ہاتھ | اوٹھاتا تھا او کھانے سے ہاتھ
گھر کے لوگاں بھی جو تھے اُسکے تمام | ہیں او سرور نہ کھاتے تھے طعام
جب او شاہ سے مل کھاتے تھے | برکتاں اُس میں بہت پاتے تھے
پیٹ بھرتا تھا او کا یکسر | ورنہ رہتے او بھوکے شام و سحر
اور سب اولاد ابو طالب کے | افتخار آل لوی غالب کے
بستر خواب سے اُٹھتے تھے سحر | بال رہتے تھے بکھر اُنکے بسر
صاف کنگھا اُنکا نہ رہتا تھا بدان | انکھ میں سرمے کا نا نام و نشان
شاہ جب خواب سے ہوتا بیدار | کنگھہ رہتا غیب سے صاف ای ہشیار
بھی رہتے غیب سے آراستہ بال | انکھ بن سرمے ستی پاتے تھے جمال
دیکھ یہہ حال ابو طالب نے | بولتا اہل و عیال سے اپنے
ہی یہہ فرزند کتیں شان عظیم | ہوویگا مشتہر ہفت اقلیم
بھی ہی یہہ نقل ابو طالب یوں | ایک جنگل میں گیا لے شہ کوں
اُس بیابان میں لگی مجھکوں پیاس | پیاس اپنی میں کہا شاہ کے پاس
شاہ زانو اُپر اپنے بیٹھا | چشمہ ایڑی تلے اُسکے نکلا
پانی او نکو ہوا میں سیراب | بھوت شیریں و خنک تھا او آب
بولتا تھا میں اُسے یوں ہر روز | تو مبارک ہی بہت ای فیروز

در بیان استسقا یعنے طلب باران کہ در سن نہ سالگی از آنحضرت بظہور آمدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

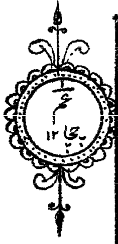


شاہ کی عمر ہوئی جب نو سال | شہر مکے میں ہوا قحط و کال
کام عالم کو ہوا تھا دشوار | اپنے جینے سے ہوئے تھے بیزار
سب عرب غم سے ہوئے تھے دلریش | تب ابو طالب کوں کہے اکثر قریش
سب کہے اکثر ابو طالب سوں | مینہوں منگنے کے بدل اب چل تو
لوگ پر سخت پریشانی ہے | روز و شب دل منے حیرانی ہے
شاہ کوں لیکو ابو طالب سات | با عرب کعبے میں آیا خوش صفات
پیٹ کوں شہ کے او با عزّ و شرف | کر دیا کعبے کے دیوار طرف
اپنی انگشت اُٹھا کر احمد | طرف آسمان کے بتلایا تد
یکبیک ابر ہوا تب پیدا | مینہوں شدت سے برسنے کوں لگیا
ندیاں کالوں سے سب پور ہوے | لوگ اس زحمت ستی مسرور ہوے
جب محمد کو ہوے گیارا سال | غیب سے کھلنے لگے کچھ احوال
ہی روایت یہہ کہ یکدن ہر ور | ساتھ لڑکوں کے تھا بازی میں [illegible]
پتھرے کر جمع اپس لنگ بھر | جاہا لینے کوں اپس گردن پہ
ہاتھ یک غیب سے تب آیا بجا | اُسکے گردن سے کھسیا اُسکو اُتار
اوسکہا غیب سے کوئی ای سرور | اپنے لنگی کوں نکو کر اوپر

در بیان سفر آنحضرت در سن سیزدہ سالگی بجانب شام و ذکر ارہاصات آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



تیروان سال ہوا جب آغاز | چاند کے طرح ہوا شہ ممتاز
شام کا قصد کیا بوطالب | ساتھ شہ کوں نہ لیا بوطالب
جب او تیار ہوا چلنے کوں | شاہ اُس پاس گیا ملنے کوں
یوں کہا اُس سے کہ ای عم میرے | کس سے ہیں ربط مجھے بن تیرے
نیں ہیں ماں باپ مرے تا اُن سوں | ہووے آرام و تسلی مجھکوں
پس مجھے کس پہ تو چلتا ہی چھوڑ | میرے احوال ستی یوں مکھ موڑ
سنکو یہہ بات ابو طالب کو | سینہ بھر پور ہوا رقت سوں
شہ سے بولیا او تب کھا سوگند | کر لجاتا ہوں تجھے ای دلبند
جان تلک اُسکے اتھے خویش و سگے | غصے سے اُسکو بچھنے کوں لگے
کہ یہہ فرزند ہی سن میں اصغر | حسن میں اُسکے نہیں شمس و قمر
مت لجا ایسے سفر میں اُسکوں | تاب نا لاویگا او محنت سوں
اس ملامت کو او سُن یوں چاہا | کہ چلے چھوڑ کر اُسکو تنہا
بعد یکدم کے او شہ کوں دیکھا | بیٹھہ روتا ہی یکیلا یک جا
شہ سے پوچھا کہ او ای نور بصر | کیوں تو روتا ہی ہی کیا تجھہ دلبر



شاہ خاموش ہا سن یہہ سخن
پھر کہا او ای قمر من موہن
میرے دوری سے ہی شاید یہہ غم
شاہ بولیا تب اٹھے ہاں ای عم

پس قسم کھا کو کہا شاہ کتین
تیرے دوری سے ہوونگا مین
لیکو سرور کو چلیا اپنے سات
شام کے ملک طرف او خوش صفات

اپنے انکھون سے نہ کرنا تھا جدا
ایکدم شاہ کو او اہل وفا
جب ہوا قافلہ بصرے سے قریب
اترے وہان لوگ سب ای غریب

ایک حجرہ تھا وہان عابد کا
جا بجا شہرہ تھا اس زاہد کا
کل رسولان سے اتھی اسکو خبر
سب کتابان کو کیا تھا از بر

جیوت دیکھا تھا بشب اور فراز
سب نصاری مین اتھا او ممتاز
اس مکرم کا بحیرا اتھا نام
معتقد اسکے اتھے خاص و عام

یون کتابان سے او پایا تھا خبر
کہ نبی آئیگا یہان لگ بسفر
اس بدل شام سے او صنادل
اکو بصرے مین کیا تھا منزل

منتظر شہ کا رہتا تھا شب و روز
شوق سے اسکے اتھا دل پرسوز
قافلے بہوت گذرتے تھے وہان
التفات اسکا نہ تھا کین یک آن

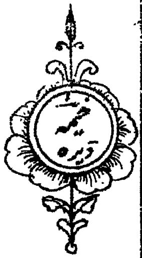
حجرے کے بام اوپر ہو کو سوار
دیکھتا چو طرف او نیک شعار
جب گیا قافلہ بو طالب
بام حجرے پو اتھا او راہب

سخت اس سال کا تھا دھیکالا
خاص تھی دھوپ اوپر دن دوبالا
دیکھتا تھا او کہ اس جمع اوپر
قطعہ ابر ہی سایہ گستر

جس جگے قافلہ او جاتا تھا
ابر بھی سر کے اوپر آتا تھا
جو تھا اس رہ مین درخت و پتھر
بھین نہ یک شخص کو رکھتا تھا بسر

اور کھتا تھا بصد شوق خرام
یا رسول اللہ ہی تیرے پو سلام
لوگ سب حجرے کے جب نزدیک آئے
رہنے کو اپنے لیا ہر کوئی جاے

مصطفی اپنے چچا ساتھ چلے
اترے جا ایک شجر جھاڑ تلے
اکھڑا ابر او اس جھاڑ اوپر
ڈالیان اسکے جھکے تھے سر پر



جب بحھایا ہی بحیرا یہہ حال
دلکو فرحت سے کیا مالا مال
دوسرے روز کتین او گیانی
سب جماعت کی کیا مہمانی

گئے جو تھے لوگ سب اسکے گھر کون
چھوڑ خیمے سے اس سرور کون
سارے لوگانکو بلایا راہب
اپنے مقصد کو نپایا راہب

پوچھا تم مین سے رہا کوئی بھی یک
سب کہے نین ہی مگر یک کودک
پس کہا لاو یہان تک اسکون
خوش کرو مجھکو اسے لانے سون

پس کہا عبد مطلب کا پسر
جس کتین نام تھا حارث کر کر
بن محمد پسر عبد اللہ
ہی قسم [illegible] یہہ کھانا دلخواہ

جب محمد کا سنیا راہب نام
پھر ہوا بہوت سے اشوق و غرام
بہوت جلدی سے کہا لاو اسکون
لایا حارث نے اسے جلدی سون

شاہ جب جھاڑ کے نیچے سے اٹھیا
ابر بھی سر کے اوپر ساتھ چلیا
دیکھتا تھا او تماشا راہب
شوق اول سے ہوا تب غالب

شاہ بونچا ہی جب اسکے گھر کون
جلد اٹھیا راہب نے اپس جاگے سون
اس شہنشہ کا کیا استقبال
لایا تعظیم سے او نیک خصال

صدر مجلس مین بٹھایا اسکون
ومبدم تیز بٹھایا اسکون
جو نشانیان تھے کتابان مین تمام
سر بسر شاہ مین پایا او تمام

لوگ جب ہو گئے فارغ از طعام
اپنے منزل کو گئے خاص و عوام
شہ سے راہب نے کہا ای مولا
ہی قسم تجھکو لات و عزا

جو مین پوچھون گا تو دیجے سچ بول
شاہ راہب سے کہا تب یہہ قول
لات و عزا کی تمکو دے سوگند
کوئی ان تیون نہین مجھ پاس پسند

پس کہا پوچھ جو چہتا ہے تون
جو تو پوچھیگا کہونگا تجھ سون
تب کیا شاہ سے راہب نے سوال
خواب و بیداری و دیگر احوال

شاہ تفصیل سے بولیا اسکون
جو او پوچھا تھا شہ عالم کون
جو او دیکھا تھا کتب مین احوال
پایا مثل اسکے او سرور کا مقال



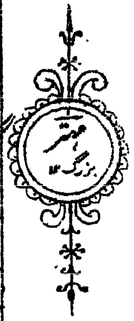
پس او درخواست کیا از سرور
کہ کرے مہر نبوت کو نظر
پیٹھ سے شہ نے کیا کپڑا دور
تب کہا شہ کا چچا ای پر نور

جو او چہتا ہی تو کر اسکو روا
اسکتین مہر نبوت کو بتا
پشت سے جامہ کیا دور نبی
اسکو فرحت سے کیا پور نبی

پایہ اس مہر کو وہ پاک نظر
جلیا دیکھیا تھا کتابان اندر
بوسے اسپر دیا روتا روتا
وجد شورش کیا روتا روتا

پس کہا دوستی او راہب
کہا او تیرا ہے سگا بو طالب
بولیا اسکو کہ ہی میرا او پسر
راہب یون اسکو کہا ای بہتر

نین ہی تیرا یہہ پسر سن مجھ سون
زندہ نا ہونگے ماں باپ اسکون
تب کہا جائی کا بیٹا ہی مرے
دل کو اور جی کو لیتا ہی مرے



اوکہا سچ ہی یہہ بات اب کیہ تو
پس او راہب کہا ہی سنت یہہ بات
اُسکو جلدی سے لجا شہر پھیر
کر او جانینگے جو کچھ جانا ہی مین
تب کہا شہ کا چچا راہب کو
جب یہہ باتان کو سنیا بو طالب

سرخی لکھیا تکی ہے دایم اُسکو
یہہ بھتیجا ترا ای نیک صفات
پھر کبھی اُسکو کرامت تو سفر
جا نینگے اُسکے ہلاکی کے تین
کون او عہد لیا ہے تم سو
ڈر ہوا اُسکے دل او پر غالب

یا کبھی آنکھہ سے ہوتی سے دور
ہوئیگا خلق اُپر پیغمبر
بھوت کر اُسکو ہو دیان جتن
ہی بدل اُسکے ہمارے او پر
کر کو راہب نے تبسم بولیا
بیچ سب مال کیتین بھرے مین

اوکہا یون کہ ہی ہر یک دستور
ہوئیگا ملک جہان کا یکسر
سخت اُسکے ہین او دل سے دشمن
عہد و میثاق بہت ای مہتر
اِس صحیفے مین کہ لایا عیسی
جلد آیا اُو مکے مین وہان سین

دربیانِ احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم از سنِ ہفدہ[۱۷] سالگی تا نوزدہ[۱۹] سال

ہفدہ سالہ ہوا جب شاہ زمن
لے چلیا شاہ کو اپنے ہمراہ

تب کیا اُسکا چچا قصد یمن
سارے کاماں ہوے اُسکے دلخواہ
اُس سفر بیچ شہ عالم سو

نام اُسکا تھا زبیر ای ہشیار
نفع لی اُسکو تجارت مین ملیا
لی کرامات دیکھے ہر یک سو

ساتھ احمد کو لیا کر تکرار
بو کو خوشحال اپس گھر کو چلیا

دربیانِ احوال سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کہ در سنِ نوزدہ سالگی بظہور آمدہ



جب ہوے شاہ کو انیس برس
جب گئے شام کے سرحد اندر
حجرہ باندیا تھا وہان یک راہب
گیا اُس پاس ابو بکر تمام
تب او بولیا یہہ جوانِ دلخواہ
مجھکو پوچھے ہے بزبان یہہ بات
صدق حضرت کا ہوا اُس دن سو

روز و شب اُسکے کمالان تھے سرس
بیٹھے یک روز او یک جا بھر
یاد حق کا تھا اُس او پر غالب
تا بدل شاہ کے کچھ لاو طعام
ہی محمد پسر عبد اللہ
یاد رکھہ اُسکو تو ای نیک صفات

لے گیا اُسکو ابو طالب سات
بیر کے جھاڑ تلے بیٹھا شاہ
علم سے تھا او کتابان کے خبیر
اُس سے راہب نے کہا ای اکمل
بولیا واللہ یہہ ہی پیغمبر
بعد عیسی کے نہ بیٹھینگا یہان

تب ابو بکر بھی تھا شہ کے سنگات
جا بجا لوگ بھی جو تھے ہمراہ
تھا غرض بھوت خبردار او بیر
کون بیٹھا ہی او اُس جھاڑ کے تل
ہی رسولان کا او خاتم یکسر
کوی جز مرسل آخر دوران
دل مین صدیق تو تلک خصلت کو

دربیانِ احوال آنحضرت از سنِ بیست[۲۰] سالگی تا بیست و پنج[۲۵] سال صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم



جب ہوا بیس برس کا سرور
دیکھ کر تجھکو کہے اُو چ ہی تو
دوڑ کر جلد میرے پر آیا
سن یہہ قصے کو گیا او وسواس
شاہ کو خوب بجھایا کاہن
کچھ مرض شہ مین نہ پایا اصلا
ہین علامات کمال اسکو بھوت
عمر ہوی بیس تو جب اُسکی زیاد

اُسکو دستے تھے ملایک اکثر
لیک ابھی نین ہی اُسے وقت علو
ہاتھ او میرے شکم مین لایا
لیگیا شاہ کو یک کاہن پاس
نبض کو ہاتھ مین لایا کاہن
اُس شہنشہ کے چچا سے بولا
ہوئینگا جاہ و جلال اسکو بھوت
کوہ اجیاد مین او شاہ رشاد
حق چرائی کا اُنو سے لیتا

الکدِ عم سے کہا شہ یہہ بات
پھر کہا شاہ چچا سے یک بیر
کچھ تجھے درد ہوا ہین اُس سو
علم طب سے بھی اتھی اُسکو خبر
نقش کو پشت کے او دیکھا خوب
نین بھتیجے مین ترے کچھ ہی خلل
نین ہی شیطان کا کچھ اُسکو ڈر
بکریان قوم کے لے جاتا تھا
اور فقیران کو لجا کر دیتا

تین شخص آے مرے کن گی رات
ایا یک شخص نے اُن تین سے پھیر
بلکہ لئی فرح و طرب تھا مجھکو
شاہ کا اُس سے کہا حال یکسر
اور بجھایا او تمام اعضا خوب
سارے اوصاف ہین ہی او اکمل
یہہ فرشتے ہین کہ اُترے اُسپر
دن چرا شام کو لے آتا تھا

دربیانِ تزویج آنجناب با اُم المومنین خدیجۃ الکبری صلی اللہ علیہ و علیہا و آلہٖ وسلم و معجزاتیکہ از آنجناب بظہور رسیدہ



جب ہوا بیس اُپر پانچ کا شاہ
اُسکا آوازہ پڑیا دہ افواہ

خوب ہوا اُسکے جوانی کو بہار
ذکر تھا حسن کا اُسکے ہر جا

تب ہوا اُسکے چچا پر افلاس
نیں رہا مال و متاع اُسکے پاس

عاتکہ بھان ابوطالب کی
سیدہ اہل لُوی غالب کی

بھائی سے آپنے یوں بولی تد
کہ ہوا خوب جوان اب احمد

شادی اُس شاہ کی کرنا ہی ضرور
دل کو اُس فرح سے کرا مسرور

جب سُنیا بھان سے بوطالب یو
بھوت روزوں کو کہا تب یوں او

دایم اسباب کا مجھکو ہی خیال
کیا کروں میرے کنے نیں ہی مال

نسبت غیر کی نیں مجھکو طلب
خرچ کُف کا نہیں مجھ پاس اب

پس میں کس طرح کروں اسکا بیاہ
مجھکو اُس فکر کا ہی غم ہمراہ

عاتکہ بولی کہ یک فکر مجھے
آئی ہے دلمیں ہیں کہتی ہوں تجھے

میں سُنی ہوں کہ خدیجہ پاس آن
شام کو قافلہ کرتی ہی رواں

جیتی ہی مال اُپر ایک امین
کہ کرے مال ادا خوش آمین

مصلحت ہی تو کہونگی اُسکو
ہووینگی خوش او بہت احمد سوں

ہی امانت میں او سرور ممتاز
نیں ہے اس فن میں اُسے کوئی انباز

بھوت رتبہ دیا او یہ تدبیر کوں سن
غم ہوا اُسکے اُپر یک کا دُکن

پس کہیا بھان سے اپنے او ہمام
میں کہا کوئی ہمارے میں یہ کام

کوئی سنگے پر نہ رکھوں گا میں وفا
نام اُجوڑے کا تسم ہی بجدا

خاص اُس سرورِ آفاق اُپر
کہ کمالات میں ہی بے ہمسر

لیک ہمارے ہو چی اب لاچاری
فکر شادی کی تھی اُسکے بھاری

ہی ضرورت منے مکروہ حلال
جا خدیجہ سے تو یہ بولی مقال

ہی روایت کہ خدیجہ خاتون
خلق و صورت میں تھی بہتر سب سوں

وہان کے یک شہ کی تھی اولاد سے
رکھتی تھی دولت و لی مال کو او

عقل و دانائی بہت تھی اُسمیں
حق شناسائی بہت تھی اُسمیں

تھی کیا بان سے خدا کے آگاہ
تھی عبادت منے گاہ و بیگاہ

مرد مرنے کے پیچھے او خاتون
روز و شب لائی تھی اُو تو لا سوں



بھوت اشراف عرب او شامان
دل سے تھے بیاہ کے اُسکے خواہان

لیک دل اُسکا نہ تھا بیاہ پر
حق کے طاعت میں تھی او شام و سحر

اُن دونوں بیچ او دیکھی تھی خواب
اُسکے آغوش میں آیا مہتاب

گود سے اُسکے او چند رکانوں
سارے آفاق میں کیتا ہی ظہور

جب اُٹھی خواب ستی او روشن
بھیجی یک شخص کو کوئی راہب

بولیا او خواب کی اُس سے تعبیر
او کہا آکو خدیجہ کے وصیر

کہ تجھے لائیگا اب عقد بصبر
اِس زمانے کا جو ہی پیغمبر

گھر ستی تیرے کریگا او نور
سارے دُنیا منے سرتاج طہور

لاوینگی سب کے اول تو ایمان
دین کو اُسکے تو لیگی بجان

سُنکو راہب سے خدیجہ یہ نوید
بھوت رکھتی تھی یہ دولت کی اُمید

عاتکہ آئی جب اُسکے گھر کون
لائی او اُسکو بہت حرمت سوں

بھوت تعظیم و مروّت کر کر
اُسکو بیٹھلائی اپس مسند پر

عاتکہ بولنے کو جیتی تھی
لیک خجلت سے نہ کچھ کہتی تھی

پس کہی اُس سے خدیجہ خاتون
بول جیتی ہی جو کچھ میرے سوں

بولی او بھائی کا میرے فرزند
ہی محمد سے خوش نام بلند

خوش ہوا تازہ جوانِ دلخواہ
عرض ہے اُسکا اہتمام پر بیاہ

لیک ہی دست تہی بوطالب
فقر ہی حال پہ اُسکے غالب

یوں سُنے ہیں ہمیں اُپر جوان
کہ ترا قافلہ ہوتا ہی رواں

گر تو دیونگی بھی کچھ کام اُسے
خوب دیونگی سرانجام اُسے

سُن خدیجہ یہ سخن ہوئی مسرور
شاید اب خواب کو اپنے ہی ظہور

پس کہی او مین سُنی ہوں بسیار
اُسکے اوصاف کو بیحد و شمار

دوسرے لوگوں کو جو دیتی ہوں
مال دیونگی دو چنداں اُسکوں



لیک ہیں بھوت سفر میں جنجال
بھوت مشکل ہی جتن کرنا مال

لا محمد کو مرے پاس تو جا
تا اُسے غور سے دیکھوں میں بھلا

بوج لیؤنگی میں دیکھ اُسکی تیں
کہ اُٹھاویگا یہ محنت یانیں

گئی او لانے کتیں سرور کو
بھان خدیجہ نے سنواری گھر کو

گھر میں مسند کو بچھا او مسند
لیکو توراۃ کو بیچھی اُس پر

لائی جب عاتکہ اُس سرور کو
لی اگے ہو او بہت حرمت سوں

جوکہ توراۃ میں دیکھی اوصفات
یک بیک پائی او شہ میں خوشدلی

دلمیں بولی کہ جو دیکھی میں خواب
ماہِ روشن سو ہی ہے مہتاب

لیک یہ راز نہ کس سے کہنا
صبر کر روز کتے جب یہ دنا

پس دوئی شاہ کتیں او کچھ مال
اُسکی رویت سے ہوئی لی خوشحال

میسرہ نام تھا ایک اسکا غلام
سب او کرتا تھا تجارت کا کام

شہر سے ہووینگا جب شہ باہر
تو پنا اسکو یہہ کپڑے فاخر

دینے لینے مین کر اسکو حلیم
رنج و محنت سے اسے رکھ سلیم



اسکی تعظیم تو کر حد سے زیاد
ہر طرح دل کون تو رکھ اسکے شاد

گر بجا لائیگا تو یہہ اقوال
تجھکو آزاد کردن گی فی الحال

لوگ مکے کے زن و مرد گل
جمع آئے تھے تماشے کے بدل

شاہ بھی بھوت ہوا تھا دلگیر
کہ خدیجہ کا کہین اسکو اجیر

نین ہی یہہ اوج محمد ای پاک
کہ کیا اسکے بدل تو افلاک

نین ہے یہہ اوج نبی المعراج
جسکے نعلین ہوئے عرش کے تاج

حق دیا انکو جواب مرغوب
ای فرشتے یہہ وہی ہے محبوب

پھر لوگ گئے سار جب
حکم خاتون کو بجا لایا سب

تیون ملعون کہے آ اس سون
خوب کپڑے نہ پنا احمد کو

موٹے کپڑے دئے اسے پاؤن چلا
تا کرے خدمت و ہر کام ادا



جون مجھے حکم ہوا ہی اسکا
اسطرح اسکو مین لاتا ہون بجا

نام تھا اسکا خزیمہ کر کر
عشق رکھتا تھا بہت سرور پر

بھی ابوبکر عتیق صدیق
اس سفر مین تھا محمد کا رفیق

مختصر کچھ مین بیان کرتا ہون
شوق سے دل کے تو اب سن اسکو

لوگ تدبیر کئے بھوت ولے
یک قدم اپنے نہ جاگے سے ہلے

اور پڑیا کچھ او شہ پاک خصال
جلد اوٹھ کو چلے رہ فی الحال

دوستان شہ کے ہوئے سب مسرور
مین مسرت سے ہوا انکا پور

شام ملک بھتر یک جا گے
قافلے آ کو اترنے لاگے

دور ہوا مینو سے پر خوش آئین
سبز جوی گرد کی بھی اسکی زمین

ایک راہب کا اتھا حجرہ دان
دین عیسی پو تھا او پاک روان



روز و شب اسکو عبادت تھا کام
ذکر مین حق کے او رہتا تھا مدام

بام سے بھوت شتابی اتریا
شاہ کے پاس گیا اور بولا

شہ جہر تک اسکو کہا ہو تو دور
ایسے ناوان کو نے میرے حضور

ہاتھ مین اسکے صحیفہ تھا ایک
کر نظر اسمین کہا شہ کو دیکھ

دوستان شہ کے سنے جب یہہ بات
بھوت بچلے کہ کریگا کچھ گھات

کھینچ کر تیغ خزیمہ نے شتاب
آل غالب کو پکارا بالخطاب

قیمتی کپڑے اپس بیچے سون
اسکین دیکہی ہوئین خاتون

اسکارہ دل سے تو فرمان بردار
اونٹ پر اسکو بٹھائے نو بہار

جو تو دیکھینگا سفر مین اس سون
یاد رکھ سب او مرے سے کہہ تو

تا نبی ہاشم و بو طالب سون
تا ہوئے شرم و خجالت مجھکون

کر یہہ تاکید کری او اشرف
کاروان جلد روان شام طرف

جو تھے وہان شہ کے اقارب حاضر
گریہ کرنے کون لگے شہ خاطر

دیکھ یہہ حال فرشتے کیسر
بھوت رو رو کو کہے ای داور

نین ہی یہہ اوج محمد ای خدا
شان مین جسکے تو لولاک کہا

نین ہی یہہ اوج شہ با اکرام
جسکا دو جگ ہی دل و جان غلام

لیک ہی عشق کا یہہ ناز و نیاز
تمکو معلوم نہین ہے یہہ راز

عتبہ و شیبہ و بوجہل تباہ
قافلے مین تھے یہہ تینون گمراہ

اونٹ پر اسکو بٹھاتے ہرگز
یہہ سلوک اس سے نہین ہے جائز

میسرہ ان ستی بولیا یہہ کلام
نین تمہارا ہون خدیجہ کا غلام

تھا خدیجہ کا سگا یک دلخواہ
شاہ کے ساتھ تھا او بھی ہمراہ

ایکدم شہ سے نہ ہوتا تھا جدا
دل سے تھا پاؤن اپر اسکے فدا

اس سفر بیچ دیسے از احمد
لی کرامات و خوارق بے حد

ہی روایت کہ دو اشتر تھین
بیٹھ گئے سست ہو بیماری سین

میسرہ آ کو کہا یا سرور
شاہ جا ہاتھ رکھیا اونتان پر

سب سے آگے او لگے چلنے کون
دشمنان شہ کے لگے جلنے کون

بولے آپسین کہ رحمان و رحیم
دیویگا اسکو بڑی شان عظیم

شہ گیا ایک سگے جھاڑ تلار
سبز و خرم او ہوا مثل بہار

ابر بھی شاہ کے تھا سر اوپر
سایبان سر پو اتھا جون چھپر

نام اس مرد کا تھا نسطورا
علم تھا اسکو کتب کا پورا

راہب اس حال کتین دیکھا جب
صبر او ہوش کو کھویا او سب

ہی قسم تجھکو بلات و بہ منات
کیا ترا نام ہی کہہ میرے سات

کوئی چیز اس سے بتر نین مجھ پاس
سب کہتا ہون نین ہون بیسواس

ہی قسم اسکی کہ بھیجا انجیل
حضرت عیسی پو یہہ او ہی قیل

دل مین انکے ہوا تب یہہ گمان
کہ او کچھ مکر کرین گا یہان

آئے سپاس ہی غالب سب
پر غضب ہو کو گئے اسکیان تب

ان سے راہب کہا اے جمع قریش
یون کہتا یان سے مجھے ہوئی خبر
دوستان اسکے ہین دایم مسرور
اور کہا دل سے ہو ہمین اسکا غلام
راز کہتا ہون نئین یک تیرے سو
ہووینگا کوئی نہ اسکا ہمسر
میسرہ کو بھی بلایا راہب
پانون تل شہ کے جو نکلیا تھا آب
غیر اسکے بھی کرامات کثیر
کہ محمدؐ نے یہان آویگا
جو کتابان مین کیا تھا ہین نظر
ہین وہ سرور کے بہت وھان حساد
ہی رسولان کا او سرور خاتم
ہوونگا دل سے ہمین اسکا تابع
لئی ملیا نفع دو چندان سے زیاد
ہور کہا بول تو مجھ سے سچ بات
خصم ہون انکا بھی ہندتا ہون نظر
شہ کہا ہان او تب اٹھ کر وھان سین
الغرض پہنچ کو سب مال تمام
پونچے جب اکو بہ مر الظہران
میسرہ اس سے قبولیا یہہ بات
او کہا یون ہی طریق خاتون
اس بدل اونٹ پو یہہ ڈالیا مین
اس سے بوجہل کہا تب یہہ مقال
میسرہ بولیا ہے اگرچہ صغیر
جب کیا قطع شہنشہ کچھ راہ
جلد جبریل کو بھیجا ذو المن
راہ سہ روزہ لجایا یکدم مین
وقت دوپہر کے آیا سرور

مجھ سے کیون تو ہین تجھین بداندیش
کہ جو بیٹھا ہے وہان زیر شجر
سرو عالم ہین ہے خصم اسکا چور
صدق سے اسکا مین کرتا ہون کام
دل منے اپنے چھپا رکھ اسکو
اسکے رتبے سے نہین کسکو خبر
شہ کے احوال کا ہو کر طالب
سایہ کرتا جو اٹھا سر تو سحاب
یکبیک اس سے کیا او تقریر
یہہ مکان اس سے شرف پاویگا
اس شہنشہ مین ہین دیکھا کیسر
اس سے رکھتے ہین بہت بغض و عناد
اسکے خاطر ہی یہہ عالم آدم
حشر مین اسکو کرونگا شافع
میسرہ اور ہوئے لی دل شاد
ہی قسم تجھکو بہ عزا و منات
مجھکو ترتا ہی گذر جب ان پہ
لیگیا میسرہ کو خلوت مین
قصد سکے کا کئے با اکرام
میسرہ سے کہا صدیق نہان
یک جوان اونٹ سوار یا خوشنما
کہ جو یہہ مژدہ سنایا اسکون
کہ ملے سب او محمدؐ کے تئین
بھیج مت اسکو کہ ہی او کم سال
لیک ہی عقل منے سب کا پیر
آئی نیند اسکو نکا یک ناگاہ
جلد جا پونچ تو اب احمد کن
لا سلامت سے بھی جلدی وھان سین
جلد تر برق سے نکلے کے بھتر

ہی قسم حق کی لیا نین مجھ کون
ہی سگل رسل و نبیان کا خاتم
پس خزیمہ سے او راہب بولیا
قصہ او نتان کا کہا سب اس شو
ہاتھ مین ملک او سب لاویگا
اسکے دشمن ہین یہودیان دل سو
اس سے سرور کا کیا استفسار
شاہ جس ظرف منے ڈالیا ہات
سنکے یہہ بات کہا نسطورا
شوق سے اسکے ملاقات کہ مین
تجھکو کرتا ہون وصیت اب مین
پس کہا اس سے قسم کھا اول
کاشکے بعثت لگ اسکے مجھکو
میسرہ حکم سے راہب کے تب
نقل ہی یون کہ وہان مختار
شہ کہا مجھکو نہ دے یہہ سوگند
شہ سے بولیا او ہی سچ تیری بات
بولیا اس سے کہ یہہ تیرا ہمراہ
راہ مین ابر نبیؐ کے سر پہ
بھیج احمد کو خدیجہ کے حضور
اس سے صدیق کہا بول تو اب
قافلہ آنے سے خوشی ہو خاتون
واسطے اسکے کہ اس سرور سون
عمر مین اپنے کیا نین او سفر
الغرض اونٹ پہ چڑ شاہ جہان
یک زمان اونٹ پو سویا سرور
لے ایس لحظہ مین اشتر کی مہار
الغرض آن کے جبریل امین
تب خدیجہ کئی عورات کے سات

کاروان کوئی معزز تم سو
اسکا دین حشر تلک ہی قایم
تجھ سے رکھتا ہی او شہ خوشی کیا
پس او راہب نے کہا یون اسکو
سارے عالم تو ظفر پاوین گا
انکی آفت سے جتن کر اسکو
شہ کا احوال کیا او اظہار



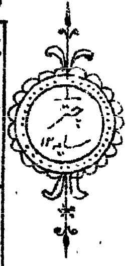
ہوتے تھے اسمین بہت سے برکات
علم اس سر کا تھا مجھکو پورا
یحان بنایا تھا یہہ بحرے کشتین
ہرگز اسکو نہ لجا شام کیتین
ہی او اس دور کا بیشک مرسل
دیوے تقدیر امان مرنے سو
مال جو تھا سو وہان بیچا سب



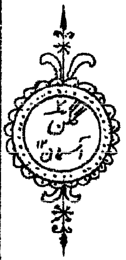
یک یہودی نے کہا تھا تکرار
خوار کوئی چیز نہین ان مانند
ہی تو نکلے کا مگر ای خوش ذات
ختم ہی سارے رسل کا واللہ
مثل اول کے تھا سایہ گستر
دیوے تا اسکو بشارت سے سرور
کس بدل اونٹ تو واماندہ ہے
دیتی ہی اونٹ کو [illegible] تسکین
فائدے چھوٹنے [illegible] ہو
شاید او جائیگا کین نہ بسر



وھان سے نکلے کو ہوا جلد روان
راہ کو چھوڑ گیا اونٹ بہر
لا اسے جلد رہ راست مہار
لے مہار اسکی کیا طی زمین
بیٹھ کر قصر تو کرتی تھی بات



قصر کے سامنے جب آیا شاہ
سخت اُس وقت اتھی گرم ہوا
اِتنے مین شاہ گیا اُسکے گھر
خوش ہو سرور کو بلائی خاتون
کام اِس بار ہوائی خوشنود عات
میسرہ کو او لکھی جلد جواب
میسرہ سے او کہا یون ملعون
شہ خدیجہ کا دیا نامہ جب
تب ہو شرمندہ کہا او ملعون
جلد بھیجا او لعین اپنا غلام
آگے کی روز کے احمد آکر
سخت شرمندہ ہوا او ملعون



میسرہ بھوت سرایا شہ کو
مال کا نفع ملیا جو اِس سال
دس ہزار اُسکو دئی درہم او
جو تجارت مین ملیا سو دین بار
بھوت ہی دِل مین تمنا اُسکو
بولی اُس زن کو بلا کر خاتون
دِل کتین دیکو خدیجہ کے سرور
فضل سے حق کے ہوا ہی تو جوان
او کہی ہووے اگر کوئی عورت
خرچ کا تجھ کو پڑے گا نا بار
ویسی عورت ہے خدیجہ بیشک
تجھ سے راضی ہے کہتی ہون



بھائی اور عم کو بلا کر بولی
یعنے لے ساتھ اپن خویشان کو
دنگ اِس فکر مین تھے سب او فریق
پس ابو بکر کہا شہ سے ند
مجھکو بلایا تھا او جب احمد کو

جا پڑی اُسپو خدیجہ کی نگاہ
سر اُپر ابر اُسے چتر ہوا
باندی یک جا کو کری اُسکو خبر
شہ دیا میسرہ کے نامے کو
یہہ محمد کے اُٹھے سب برکات
پھر محمد کو چلائی بشتاب
قول کو تیرے نہین مانیا تون
خوش ہو بوجہل کو او بولیا تب
نین ہی اِس خط پو تیقن مجکون
جا خدیجہ سے منگیا او انعام
اونٹ لے مجھ سے ہوا رہ سپر
دل ہوا اُسکا یہہ غم سے پُر خون
اِس رسالت کے گلشن کے مہ کو
سُن کو یہہ بات ہوی او خوشحال
تا او کس سے نہ کہے باتان او
تھا او القصہ بلا حد و شمار
کہ کرے اپنا نکاح سرور سو
دلمین جو قصد ہوا تھا اُسکون
وان سے اُٹھ آئی او سرور کے حضور
کیون نہ کرتا ہی تو عقد ای سلطان
ہی اُسے سیرت خوب اور صورت
کیا تو کہتا ہی تب ای شاہ خیار
ہی کمالات مین عورات مین یک
بول یہہ بات اُٹھی او وہان سے
بھید کو دِل کے اُنو کن کھولی
اُفلان وقت بھر میربان تو
آیا اُن پاس یکایک صدیق
مجھکو یک کیسہ دیا تیرا جد
ہووے در کار تو دے اُسکو تو

دیکھی آتا ہی یک اُشتر کا سوار
پوچھی عورات سے آتا ہی یہہ کون
کہ محمد نے سفر سے آیا
اُس صحیفے کا اتھا یون مضمون
جب صحیفے کو پڑھی سب خاتون
شہ اُسی روز گیا میسرہ کن
آخر احمد نے گیا راہ کو بھول
ای ابوجہل کیا تو گمراہ
کیون او چھپے دِکی چلیا یکدن
سخت برہم ہوا اُسے کی خاتون
ہو کو شرمندہ او ناپاک چلیا
کاروان بعد کتے دِن بہ ظفر
رہ مین سرور سے جو دیکھا تھا عیان
میسرہ کو او کہی کہین مت بول
جو متاع شام ستی او لایا
جب خدیجہ نے بجھائی یہہ حال
ایک زن عقل مین تھی بے ہمسر
بولی تو خوش مین اچھاتی ہون
بولی ای شاہ تو فرما مجھ کو
شہ کہا مال نہین میرے کن
مال رکھتی ہے بہت او کمال
شاہ بولیا ہی کہان ویسی زن
شہ کہا اُسکا کرون کیو نمین پیام
پس کہی جا کو خدیجہ کے حضور
بھیجی یک شخص کتین سرور کن
خوب کپڑے تھے تب شاہ کنے
بولیا پاتا ہون نمین تیرے مین ملال
یکہزار اُسکے بھتر تھے دینار
خوش ہو سرور نے دیا ہو سوال

تھا سبک سیر بہت بجلی سار
بولی شاید ہی محمد شہ کون
کاروان سیتی بشارت لایا
کہ ملیا نفع بہت اب ہمکون
اونٹ یا ساز دئی سرور کون
خوش ہوا دیکھ ابو جہل کا من
میسرہ دل مین ہوا سخت ملول
ہی رہ راست تو ثابت او شاہ
بھیجتا ہون مین کسیکو اُس چھن
کیا تو کرتا ہی تمسخر مجھ سون
بعد کی دِن کے او ملعون سے ملیا
آیا خاتون کے منزل کے بھتر
سربسر اُسکا کیا اُس سے بیان
ان حکایات کو رکھ یاد یہہ قول
نفع اُسکا بھی سکے مین پایا
اور سُنی شاہ کے اوصاف کمال
نام تھا اُسکا نفیسہ کسر کر
اُسکو اِس بات اُپر لاتی ہون
کیا سبب بیاہ نہین کرتا تو
کسطرح بیاہ کرون مین ای زن
شرف و فضل مین نہین اُسکو مثال
او کہی سُن تو ای سالار زمن
او کہی مین تر اکرتی ہون کام
سنکو یہہ مژدہ ہوئی او مسرور
خواستگاری کے بدل او مومن
اُس بدل سب او پڑے رنج سے
شہ کہا کھول کر اُس سے احوال
اور کی تھا ان مین با نقش و نگار
تن اُپر اُس سے کیا اپنا لباس



اور خدیجہ بھی کری جلد روان واسطے شہ کے لباس شاہان
ہی روایت کہ او پیسے اور تھان تھے ابوبکر کے بیشک کہ تمان
پس ابوبکر کو بولیا سرور آمرے ساتھ خدیجہ کے گھر
خوش ہوا آپس کو بٹھاری خاتون گھر کتین اپنے سنواری خاتون
لولو و زر سے رکھی طبقان بھر تا نثار اسکو کرے شہ کے اپر
بیاہ کا اسکے ہوا والی عم (چچا) عمر تھا نام سے جسے ای اکرم
حمدِ حق گو کہ کیا ہی ہمکو آل مذ نوح و خلیل اللہ سو
اور دیا کعبہ کرا احسان ہمکو اور کیا اسکا نگہبان ہمکو
اور یہہ لوگان کا کیا ہمکو رئیس لوگ سب تن ہین ہمیں جون سر جیس
اسکے مانند نہیں ہے کوئی مرد سب کمالات مین ہے بیشک فرد
مال سائے کے ثمن ہی زائل باندتا ہین ہی دل اسپر عاقل
او کیا اپنا خدیجہ سے بیاہ لوگ اسبات اپر سب ہین گواہ
ہی قسم یہہ جی بڑا شاہ کریم ہو وینگی اسکو بڑی شان عظیم



پس کہا سچ ہین یہہ باتان بیشک نا خلاف اسمین کرینگا کوئی یک
جب ہوا عقد مبارک باہم سب کو مہمان کیا شہ کا عم
باندیان گھر مین خدیجہ کے سب دف بجا گائے بصد فرح و طرب
منذ سرور کو کری او سب مال کام سے اسکے ہوا شہ خوشحال

شاہ بولیا کہ بہنون گامین حجر ابوبکر کے کنیزن کے تئین
دفع منت کے بدل او خوشخو شاہ کے جد کا لیا نام نکو
الغرض بھین کو شہ خوب لباس لے عزیزان کو گیا اسکے پاس
واسطے شاہ کے او با انداز فرش دیبا کا کری با انداز
شہ کے آنے سے بہت ہو دلشاد کی کنیزان کو کری او آزاد
اسطرف شہ کا چچا خاطر خواہ لی فصاحت سے پڑیا خطبۂ بیاہ
جان لگ اولاد مین از سعد و مضر ہمکو ان سب مین کیا ہی بہتر
روز و شب او حرم امن و امان ہی حفاظت مین ہمارے ہر آن
بولتا ہون مین پس از حمد صمد کہ مرے بھائی کا بیٹا احمد
گرچہ اسپاس نہین ہے کچھ مال حد ستی اسکا زیادہ ہی کمال
جانتے ہین تمہین احمد کو سب اسکا ظاہر ہے حسب او نسب
مہر اسکا مین بندیا بے تکرار اسقدر نقد ہی او یہہ ہی ادھار
جب او خاموش ہوا خطبے سو عم خدیجہ کا پڑیا خطبے کو
کر دیا بیاہ خوشی سے اب مین مصطفی ساتھ خدیجہ کیتئین
بے تکلف سے کھلایا سب کو خوش ہوئے لوگ سب اس شادی سو
مبلغ مہر کو سن ای ہشیار چار سو زر کے اتھے سب دینار
جب ملیا مال او سب سرور کو فقر جاتا رہا بوطالب سو

در بیان احوال سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از بیں عمر تا چہل سال

شہ کی اس عمر ستی تا چل سال لئی کرامات دسے در ہر حال
ایک کوئی شخص ہوتا تھا عیان چشم پر شاہ کے روزان و شبان
دیکھ اس نور کو خوش ہوتا تھا دل کے اندوہ کتین کھوتا تھا
اس شہنشاہ ستی وقت گذر اسطرح بولتا تھا سنگ و شجر
اور اسوقت مین گر کئین تنہا او شہ کون و مکان جاتا تھا
گرچہ کرتا تھا ہراسان ہو نگاہ سید ہے اور داوین طرف اپنے شاہ
جا کو کہتا تھا خدیجہ سے یہہ بات اور کتا مجھکو ہوون کچھ آفات



جمع رکھ خاطر پاک ای سرور دیونگا خیر تجھے لئی داور
حکم سے حق کے تھا جبریل کریم اس شہنشہ کا شب و روز ندیم
تیس برتین ستی تا چل سال تھا سرافیل او شہ کے دنبال
اور آگے وحی کے اس سرور پر چھپے جینے تلک ای نیک سیر

پانزدہ سال اول بعث سو سنتا تھا غیب کے آوازان کو
اور آگے وحی کے او ستا برس ہر زمان نور دکھاتا تھا سرس
اور ہوا وحی کا جب وقت قریب جس مکان بیچ گذرتا تھا حبیب
یا رسول اللہ ترے پر دن رات ہو وے مولی سے سلام و صلوات
اتا تھا غیب سے اسکو آواز یا محمد کہ ای اہل نیاز
کوئی نہ آتا تھا نظر مین اسکو گھر کو جاتا تھا شتابی وان سو
کرتی تھی شہکو تسلی خاتون کچھ نہ پہنچیگی مضرت تجھکون
بھی روایت ہی کہ از گیارا سال تیس برتین تلک در ہر حال
جان او جاتا تھا شہ عالی ذات جبرئیل اسکے بھی رہتا تھا سنگات
دل سے سرور کے تھا غمخواری مین روز و شب اسکے اتھایا مین
خواب ہوتے تھے بہت سے ظاہر کوئی اس راز سے نین تھا ماہر

خواب جون دیکھتا تھا شاہِ زمن	دستا بیداری منے صبح زمن	ہور آگے وحی کے او باصفوت	جا کیا کوہ حرا مین خلوت
اُسی واس کوہ مین جبریل اُتریا	ماجرا اُسکا بہت ہی لمبا	مختصر اُسکا مین کرتا ہون بیان	سُن اُسے شوق سے دل کے بیجان

در بیانِ ابتدای بعث و نبوت آنحضرت و نزولِ جبریل بر آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہی روایت کہ خدیجہ خاتون	دیتی تھی ستو سے توشہ شہ کون	لیکو او توشہ شہِ جان افروز	خلوت اُس کوہ مین کرتا تھا سہ روز
بعد سہ روز او گھر کو آتا	توشہ لے پھر وہ جبل مین جاتا	یک بیک پیر کے دن اے اکمل	روزِ دہم زِ ربیع الاوّل
عمر تھی اُسکی چہل تب بے قیل	اُس پو اُس کوہ مین اُتریا جبریل	اُس پو پنج آیت اِقرا لایا	گھر کو تب اپنے شہنشہ آیا
❁	بے حد آیا تھا عرق سرور پہ	آ خدیجہ کو سنایا یہ خبر	❁

در بیانِ فترت وحی و ذکرِ نزولِ سورۂ مدثر و حکمِ دعوت و رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بعد اس حال کے تا تین برس	فترت وحی ہوی ای باحس	یعنے سرور پہ نہ لایا جبریل	وحی تا تین برس سُن بہ قیل
وحی نا آنے سے سالارِ انام	تھا غم و درد مین بے تاب مدام	جاتا تھا کوہ اُپر ہو غمگین	تا او آپکو گرا وے بزمین
اُس پو جبریل ہویدا ہو تب	کہتا تھا یون تو نہو محزون اب	تو بلا شک ہی رسول اللہ	دین تیرا ہی زما ہی تا ماہ
شاہ اِس بات سے تسکین پاتا	پھر ہو بے تاب جبل پر جاتا	پھر تسلی اُسے دیتا جبریل	ہوتا اُس وقت اُسے صبرِ جمیل
بعد اس دیر کے ای نیک سِیَر	سورۂ مدثر اُتری اُس پر	حکم دعوت کا کیا اُسکو حق	کر دیا اُسکو رسولِ مطلق
ہی روایت کہ بین یکباری یار	آیا جبریل بہ نزدِ سالار	مارا جلدی سے زمین پر وہ پاؤن	چشمہ یک نیر کا نکلا اُس ٹھاؤن
کر وضو اُس سے پڑا دو رکعت	بعد اُسکے وہ کہا یا حضرت	یون وضو کر کو دو رکعت پڑ تو	فرض ہی تیرے اُپر ہور اُنو
بھوت مدت تلک ای باصفوت	فرض تھے اُنکو یہی دو رکعت	اور تھے فرض دو رکعت در شب	چار رکعت تھے یہی واجب تب
فرض ہوی سبکے اُپر پانچ نماز	✣	✣	شبِ معراج مین ای صاحبِ راز

در ذکرِ انانکہ اوّل بر آن حضرت گرویدند صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و رضی اللہ عنہم

اوّل اِس سال خدیجہ خاتون	لائی ایمان مقدم سب سون	علی و زید و ابو بکر و بلال	لائے ترتیب سے ایمان فی الحال
بعد ازین سعد بھی عبد الرحمان	اور طلحہ و زبیر و عثمان	رہنمائی ستی صدیق کے سب	پائے ایمان کا یکدم منصب
جب ہوے سبقتِ ایمان مین طاق	اِس لئے ہی لقب انکا سباق	بعد ازین عامر و دیگر اخیار	ہوے ایمان سے مشرف ای یار
پڑتے تھے شاہ کے اصحاب نماز	غارِ ہور کوہ مین چھپ ای دمساز	شہ بھی دعوت مین کرتا تھا جو کوشش	اپنے جاگے اُٹھے کفار خموش

در بیانِ وقایع سالِ چہارم از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سالِ چارم مین جو اِنذر رفا صدع	اُترے جب شہ پو کیا سکو جمع	آیتان دونون سنایا اُنکو	بھوت دوزخ سے ڈرایا اُنکو
اُن کے دیوان کو دیا دو دشنام	ہووینگا اُنکا کہا بد انجام	بولا ای سارے قریش و عربان	مین ضلالت مین تمھین سرگردان
جد و آبا تھے تمھارے گمراہ	ہو و اب جلد خدا سے آگاہ	رسمون کو کفر کے تم جاو بھول	بت پرستی کے اُپر تا لو دھول
جب یہہ ارشاد سنے سب کفار	اُسکی ایذا پہ کئے ہین اصرار	باندھے سب اُسکے عداوت کی کمر	فکر مین اُسکے پڑے شام و سحر
اُسکو آزار بہت پہنچاتے	ہر گھڑی اُس پو بلا یک لاتے	الغرض اُسکے لئے وہ ہر طرف	اور زور اپنا کئے ہین صرف
اُسکے اصحاب کو دیتے تھے عذاب	کرتے تھے تلخ اُنو پر خور و خواب	کرکو اُس جور اُپر صبر رسول	دعوتِ حق سے نہوتا تھا ملول



سب وہ آزار و جفا سہتا تھا	انکا بہبود بہت چہتا تھا	حق دیا اسکو تحمل ایسا	کہ وہ سب جور و جفا کو سوسا
ہر گھڑی بھوت منایا اسکون	شر ستی انکے بچایا اسکون	بہار ابو طالب وہ سرور کا عم	جان نثار اسکے اپر تھا ہر دم
جان و دل سے تھا فدا شاہ اپر	دفع کرتا تھا اس سے ہر شر	گھر مین کرتی تھی خدیجہ خاتون	بھوت تسکین و دلاسا شہ کون
کرتی تھی اسکے غم و درد کو دور	دلکو کرتی اتھی اسکے مسرور	ساری امت کے طرف سے مولا	دیوے اس سابقہ دین کو جزا

در بیانِ وقایع سالِ پنجم و ششم از نبوتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظلم کفار ہوا بے حد جب	پانچوین سال مین ماہِ رجب	سارے اصحاب بحکمِ حضرت	کئے مکے سے حبش کو ہجرت
کوئی بھی غیر علی و صدیق	نین تھا اس حال مین سرور کا رفیق	پہنچے جب ملکِ حبش مین وہ کرام	پائے وھان بھوت سرور و آرام
بادشہ وھان کا نجاشی ای یار	انکی تکریم کیا ہی بسیار	بعد اسکے جو کوی ایمان لائے	بے تامل وہ حبش کو جاتے
تا ہوئے پور بیاسی وہ سب	زن و اطفال سوای نوح ثواب	سالِ ششم مے حمزہ و عمر	لائے ایمان بصد کرّ و فر
ان سے اسلام نے قوت پایا			شوکت و حشمت عزت پایا

در بیانِ وقایع سالِ ہفتم از نبوتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتوان سال ہوا جب آغاز	سب قریش اور عرب ای دمساز	عہد آپسمین کئے تھے اسد عات	کہ بنی مطلب و ہاشم سات
نہ کرین بیع و شری ہو شادی	ہو وہ تج مکہ بساوین وادی	عہد نامے کے تئین لکھوائے	ہو اُسے کعبے اپر لٹکائے
وہ دونون قوم نبی کو لیکر	جا رہے کوہ کے غاران اندر	رہے وھان تین برس تک کم و بیش	رات دن انکو تھی سختی درپیش



در بیانِ وقایع سالِ ہشتم از نبوتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آٹھوین سال مے سورۂ روم	اتری سرور کے اپر کر معلوم	فارس و روم مین تھا جنگ اسدم	روم پر پایا ظفر اہلِ عجم
حق اُس سورے مین کہا ای طالب	ہو وینگی روم بفارس غالب	رومیان سات برس گذرے پر	فارسیان کے اپر پایا ظفر

در بیانِ وقایع سالِ نہم و دہم از نبوتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سالِ نہم مین رسولِ مختار	غار سے قوم کو لے آیا بھار	حق کیا دور بلطف و افضال	ہاشمی مطلبی سے جنجال
نوین مہینے مے از سالِ دہم	مرگیا شہ کا چچا بوجو تم	تین دن اُسکے پیچھے بس اب تون	گئی جنت مین خدیجہ خاتون
دکھ شہنشہ کو ہوا تھا بھاری	کہ نہ تھا کوئی کرے تا یاری	کافران دینے لگے بھوت آزار	کہ بیان اسکا ہی لکھنے سے بھار
تین مہینے پیچھے شہ اُس غم سے	گیا غمگین ہو طرف طایف کے	سفہا وھان کے ستائے اسکون	جہل سے بھوت دکھائے اسکون
بھوت اداسی ہو پھرا وھان سے شاہ	یک مناجات کیا ہے در راہ	وہ دعا درد و الم سے ہی پور	دل کو اندوہ سے کرتی ہی چور
اترا اُس راہ مین شہ پر جبریل	اُس کتین بھوت منایا نے قبل	اور کیتیک ملایک آئے	بھوت وجہون سے اسے سمجھائے
حکم مانگے کہ پہاڑون کو اٹھا	دالین کفار اپر اُن کو لجا	جوشِ شفقت سے وہ ابرِ رحمت	انکو ہرگز نہ دیا یہ رخصت
ہور ہوا اس سے وہان کے اعجاز	تا دل اسکا ہو سکون سے دمساز	ہور اسی راہ مین اُسپاس آ جن	ہوئے بے شبہ مسلمان اُس چھن
ہور اسی راہ کے درمیانے عداس	لایا ایمان نبی کے آپاس	ہور اسی سال مین وہ شاہنشاہ	بنتِ زمعہ سے کیا اپنا بیاہ
	ہور اسی سال وہ شاہِ آگاہ	عایشہ ساتھ کیا اپنا بیاہ	



در بیانِ وقایع سالِ یازدہم از نبوتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گیا دوین سال مین شاہ عالم	سب عرب سینتی کہا در موسم	تا کرین وین کتین اُسکے قبول	ہور کرین اُسکی کمک از ہر مول
اُسکی دعوت کو نہین مانا کوئی	قدر کو اُسکے نہ پہچانا کوئی	ہور اُسی سال کے آخر ای یار	آئے چھے شخص ز قوم انصار
اُسنے بھی شاہ کہا جا بسطوہ			لائے سرور پہ وہ ایمان فی الفور

در بیانِ وقایع سال دُوازدہم از نبوّتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارہوین سال مین ای نیک مزاج	اُس شہنشہ کو ہوا ہے معراج	ہے بیان اُسکا مطوّل ای یار	ہونا تفصیل کو اُسکے طومار
ہور اُسی سال ہے نزدِ شہ فرد	آئے انصار ستی بارا مرد	سرورِ دین کی قبولے دعوت	ہور دل و جان سے کئے وہ بیعت
بھیجا عبداللہ و مصعب کو شاہ	جانبِ طیبہ اُنو کے ہمراہ	تا وہ قرآن پڑا وین سبکو	دین کے احکام سکا وین سبکو
*	پایا اسلام مدینے مین ظہور	ذکر سے شہ کے تھا ہر گھر معمور	

در بیانِ وقایع سیزدہم از نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرہوین سال مین ای نیکوکار	آئے ستّر کے اُپر پانچ انصار	صدق دل سے اُس اُپر لا ایمان	سب کئے اُس ستی عہد و پیمان
شاہ اُن سے کیا بارا سردار	نقب اُنکا نقبا ہے ای یار	جب مدینے کے بہت سے سکّان	لائے سالار کے اُوپر ایمان
کہیا یاران سے کہ حق از رحمت	کیا تم واسطے دار الہجرت	جاؤ وھان اپنے اخوان کے پاس	عیش و راحت سے رہو ہو بے سواس
جتنے اصحاب تھے نزدِ سرور	گئے وہ جلد مدینے کے بھتر	یون سے کئے اُنکا مددگار انصار	کہ مزید اُسپہ نہین ہے ای یار
	حق کیا اُنکی ثنا در قرآن	ہور نبی اُنکو سراہا ہر آن	

ذکر وقایع سال چہاردہم وبیانِ ہجرت آنحضرت بمدینہ باسکینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چودہوین سال مین وہ جان افروز	شہر مولود سے نبی کے روز	لیکو بوبکر کو اپنے ہمراہ	گیا طیبہ کے طرف ای آگاہ
رہ مین اور شہر مدینے کے بھتر	صبح سے بعثت ہوے از سرور	جب مدینے کے وہ حد مین پہنچا	بنگیان پہلے قبا مین اُترا
اُس مکان پنج رہا دن چودا	وھان کیا مسجد تقویٰ کا بنا	جو مدینے مین رہے تھے انصار	آملے شاہ سے وھان اُن سب یار
روز پنجشنبہ وہان سے سرور	جلد با قصد مدینہ کر کر	رہ مین جمعہ کی پڑا وہ نماز	اوّل جمعہ یہی ہے سن راز
بعد ازین شہر مین آیا بسرور	ہو گیا اُس سے وہ بیت المعمور	اوّل آتے ہی وہ شاہ والا	مسجدِ خاص کا پایا ڈالا
جلد کئی دن مین اُسے بنوایا	اور حجرات کا ڈالا پایا	ہور اُسی سال مین شاہ جان نے	مومنان اور یہود میانے
کردیا صلح کیا کئی شرطان	عہدنامے کو لکھایا اُس آن	ہور اُسی سال کیا شاہ عرب	اہل و اولاد کو مکے سے طلب
ہور مواخات کیا شاہ جہان	اُس برس بیچ میانِ یاران	ہور اُسی سال گیا خلد مجار	اسعد و خاص نقیب انصار
ہوئی اُسی سال مین شروع اذان	اور عبداللہ و دیگر سلمان	لائے اُس سال مین ایمان ای یار	ہین وہ سرور کے صحابہ مین کبار
ہور اُسی سال ہوا فرض جہاد	اُس شہنشہ کے اُپر رکھ تو یاد	اُسکے غزوات تھے سب ستائیس	کہ اتھا انین وہ بانفس نفیس
ہوئی دس جنگ مین ای یار لڑائی	باقی جنگون مین نہین ہوئی بھائی	جو لڑایان مین گیا وہ رئیس	ہے عدد اُنکا دوسن ستائیس
	یہ جہادات سن ای اہلِ ادب	ہوئے دس سال مین واقع سب	

در بیانِ وقایع سال دُوم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال دوم سے ہے قبلہ مقبل	ہو گیا قبلہ بلاشک تحویل	تھا اوّل بیت مقدس قبلہ	پس ہوا کعبہ اقدس قبلہ

ہور اسی سال سنو ای یاران — ہوگئے فرض صیام رمضان
ہور اسی سال میں زہرا کو شاہ — کر دیا حیدر کرار سے بیاہ

ہور اسی سال منے بے تکرار — صدقۂ فطر ہوا فرض ای یار
صدقۂ فطر کے بعد از سن بات — ہوگیا امت اپر فرض زکواۃ

ہور اسی سال ہوا غزوۂ بدر — ہی بڑی جسکی بہت عزت و قدر
اترے اسمیں ملک باکفار — بدریان سب ہیں بہشتی ای یار

ہور اسی جنگ کے بعد از ایجان — لایا عباس نبی پر ایمان
تھے قریشو میں جو کفار کبیر — ہوے اس جنگ میں مقتول اسیر

اس غزا بیچ ابو جہل لعین — قعر دوزخ میں ہوا گوشہ نشین
جب پھرا بدر ستی وہ سالار — گئی تھی جنت کو رقیہ ای یار

بگیاں اول بعثت میں شاہ — کر دیا تھا اسے عثمان سے بیاہ
ہور ابو رافع و ابن الاشرف — گئی ہو مقتول جہنم کے طرف

ابن شیبہ و پسر سفیان کا — مارے جا کر گئے آتش میں جا

در بیان وقایع سال سیوم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اول سال سیوم شاہنشاہ — ساتھ حفصہ کے کیا اپنا بیاہ
ہور اسی سال وہ روح الارواح — ساتھ زینب کے کیا اپنا نکاح

ہور اسی سال کیا ہی وہ شاہ — ام کلثوم کا عثمان سے بیاہ
ہور اسی سال ہوا ہی پیدا — سبط اکبر حسن ابن نور ہدا

ہور اسی سال ہوا جنگ احد — جسکے شہدا کو ہی رتبہ بجد
ہور اسی سال ہوا جنگ نضیر — اور کئی جنگ دگر بے تاخیر

قصہ بیر معونہ اے یار — ہی اسی سال منے بے تکرار
ہور اسی سال میں نازل در باب — بگیاں آیت تحریم شراب

در بیان وقایع سال چہارم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال چارم میں ہوا ہی نازل — حکم قصر صلوات ای کامل
ہور اسی سال وہ جگ کا ستا — ام سلمہ کو نکاح میں لایا

ہور اسی سال ہوا ہی پیدا — سبط اصغر کہ ہی شاہ شہدا
ہور اسی سال موا عبد اللہ — سمر نور دین کا نواسا ای آہ

ہور گئی اس سال علی کی مادر — فاطمہ بنت اسد خلد اندر
ہور اسی سال ہوا ای دمساز — خوف کے وقت جو ہی حکم نماز

ہور اسی سال میں ہی کم و بیش — غزوۂ مصطلق ای صفوت کیش
ہور اسی جنگ میں اے روشن دل — سورۂ شرح منافق نازل

ہور اسی جنگ منے ای بھائی — آیت حکم تیمم آئی
ہور اسی جنگ منے ای یاران — قصۂ مشکل افک بہتان

بھیج مولا نے بہت سے آیات — عایشہ کی کیا پاکی اثبات
اسکو بہتان سے کیا وہ پاک — جو کیے جھوٹ کیا انکو ہلاک

ہور اسی سال کے آخر دریاب — جنگ خندق ہوا یعنی احزاب
ہوئے اس جنگ میں ای نیک سیر — مجرے ہوت عیان اس سرور

ہور ہوا جنگ قریظہ ای یار — بعد اسکے نہیں اسمیں تکرار
ہور اسی سال منے سعد موا — جسکے مرنے سے ہلا عرش خدا

در بیان وقایع سال پنجم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال پنجم ستی ای دوست سیج — فرض مولا نے کیا سب پر حج
ہور اسی سال منے ای آگاہ — حق کیا شاہ کا زینب سے بیاہ

سکی ترویج کی ہے شان جلیل — تحفہ میں اسکے کیا ہوں تفصیل
اترے اس بیاہ میں آیات حجاب — سختیاں اسکے ہی مفصل دریاب

ہی اسی سال منے ای خوش ڈھنگ — دومۃ الجندل ولحیان کا جنگ

در بیان وقایع سال ششم از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سال ششم میں ہوے ای یاران — سب تو مشروع نماز باران
اور صلوات خسوف اور کسوف — سنت اس سال ہوئی ہی معروف

ہوی اسی سال میں نازل ای یار — بگیاں آیت احکام ظہار
ہور اسی سال میں جو قضیہ ہے — جس کتیں نام حدیبیہ ہے

اہل تحقیق کن ای صاحب ذہن — ہی حقیقت میں یہی فتح مبین
اہل مکے سے کیا صلح رسول — ہوا اس صلح سے حاصل مامول

ہور اُسی صلح منے بے تکرار	شر کیا بیعتِ رضوان ای یار	اُسکے یندرا شو اتھے تب اصحاب	سب اُو وہ بینک میں بہشتی دریاب
خالد و عمر و عقیل و عثمان	لائے اُس صلح کے بعد ایمان	ہور اُسی سال میں ہے بے تکرار	غزوۂ ذی قرد ای نیک شعار
ہور اُسی سال منے ثبت ہوا	بیگمان قصۂ عرینیان کا	ہور اُسی سال میں اُمِّ رومان	اہلِ صدیق مری ہی ای جان
ہور اُسی سال کیا زید غزا	بیگمان قوم فزاری پر جا	ہور اُسی سال میں شاہِ دو جہان	سارے شاہان کوں لکھا ہی فرمان

در بیانِ وقایع سالِ ہفتمُ از ہجرتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ساتویں سال میں ای نیک سیر	سرورِ دین کیا فتحِ خیبر	بوہریرہ یہہ غزا میں آیا	شرفِ اسلام کا جلدی پایا
فتح کے بعد حبش سے اصحاب	ملے خیبر میں شہنشہ سے شتاب	ہی اُسی سال کے آخر ای یار	غزوۂ ذاتِ سلاسل کا شمار
	ہوا اُسی سال کے آخر خوش عجب	ہی قضا عمرہ کا ای اہلِ ادب	

در بیانِ وقایع سالِ ہشتم از ہجرتِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آٹھویں سال میں سالارِ بشر	اپنے مسجد میں بنایا منبر	ہور اُسی سال میں شہ کی دختر	یعنے زینب گئی جنّت اندر
ہور اُسی سال میں حُسن ای سامع	غزوۂ موتہ ہوا ہے واقع	ہور اُسی سال میں ای صفوت کیش	غزوۂ خبط ہوا بے کم و بیش
ہور اُسی سال بہ ماہِ رمضان	فتحِ مکّے کوں کیا شاہِ جہان	بعد اُس فتح کے ہی جنگِ حنین	جنگِ اوطاس ہے پیچھے بے مین
بعد اوطاس ہے جنگِ طائف	ہور ہوے بھوت امور ای عارف	اور یاران کوں کیا شاہ روان	توڑنے تا جو ہیں عرب بیچ بتان
سب وو دیوان میں جا توڑے	ایک بت کوں بھی کہیں نیں چھوڑے	ہور اُسی سال میں کعب و عبّاس	لائے اسلام نبی کے آ پاس
اور مولود ہوا ابراہیم	گلِ گلزارِ رسالت کا شمیم	اور اُس سال و کچھ آگے سالاں	چو طرف فوجوں کوں بھیجا لیا

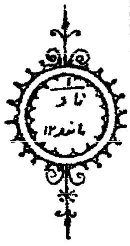
در بیانِ وقایع سالِ نہم از ہجرتِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سالِ نہم میں وفود آئے بہت	ایمان اُس شاہ اپر لائے بہت	نام اُس سال کا ہی سالِ وفود	معنی اُسکی ہی جماعت سُن زود
جو وفود آئے ہیں نزدِ سالار	سابقہ سے کچھ ہیں زیادہ ای یار	ہور اُسی سال میں ہے جنگِ تبوک	جسکے سختی میں نہیں ہے کچھ چوک
اس سبب سے بکلامِ علّام	اُس کتیں ساعتِ عسرت ہی نام	ہور اُسی سال میں ہیں دور کے سہ یار	رہے دور اُس ستی ای نیک اطوار
آخر اُن کا ہوا توبہ مقبول	دل میں اُس نقل سے لگتی ہی ہول	اور اُس سال میں بھی شاہِ جہان	بھوت عمدوں کوں لکھا ہی فرمان
اور اُس سال میں اُو نورِ خدا	رہا ازواج سے یک ماہ جدا	جب ہوئی آیتِ تخییر نزول	سب کئے ہیں وہ شہنشہ کوں قبول
ہور اُسی سال میں اُتری ہی بیان	آیتِ حکمِ لعان از قرآن	ہور اُسی سال ہوا ای عاجز	قصۂ غامدیہ ہور ماعز
ہور اُسی سال میں اُمِّ کلثوم	گئی جنّت منے کر تو معلوم	ہور اُسی سال نجاشی ای یار	دارِ باقی میں گیا ای ہشیار
شہ جنازے پہ پڑا اُسکے نماز	اُس شرف سے کیا اُسکو ممتاز	ہور اُسی سال منے ابنِ اُبی	قعرِ دوزخ میں جگا پایا ہی

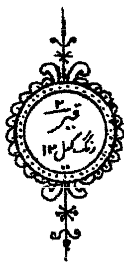
در بیانِ وقایع سالِ دہم از ہجرتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سالِ دہم میں جریر آیا ہی	شرفِ اسلام ستی پایا ہی	بے نہایت تھا جمال اُسکا عجب	اُس کتیں یوسفِ امّت ہی لقب
ہور اُسی سال میں سالارِ زمن	بھیجا حیدر کتیں سوئے یمن	ہور اُسی سال مسیلم مغضوب	شاہِ عالم کوں لکھا ہی مکتوب
ہور اُسی سال کیا بالاجماع	سرورِ کون و مکان حجِ وداع	جنّے اُس حج میں کیا سبکوں وداع	یہہ لقب اُسکا ہوا غیرِ نزاع
ہور اُسی حج میں ہوئے بوجو تم	نازل یہہ آیتِ اَکملتُ لکم	ہوئے اُس سال وقایع بسیار	خاص کر حج میں بلا حد و شمار

در بیانِ وقایعِ سالِ یازدہم و ذکرِ انتقالِ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم



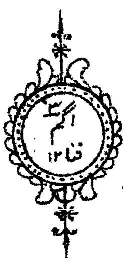
گیارویں سال ابتدائے عالم — ہوئی عالم پہ قیامت قایم
بیچے سالارِ رسل حج کرکر — لایا تشریف مدینے اندر
جب گیا شہرِ محرم و صفر — شام کے ملک پہ بھیجا لشکر
سرور اُس دل کا اسامہ کو کیا — ساتھہ اُسکے بہت اصحاب دیا
اوّل ماہِ ربیع الاوّل — ہوا بیمار وہ شاہِ اکمل
بھوت شدت سے اٹھی تپ اُسپر — ہور بہت زور سے تھا دردِ سر
دن بدن ہوتا تھا بھوت وہ آزار — ہور کبھی بیہوشی ہوتی ای یار
ہور اُس احوال میں ای نیک سیر — کیا ہی بھوت وصایا سرور
روزِ دوشنبہ غرض وہ کامل — بارویں دن ز ربیع الاوّل
ملکِ عقبیٰ کو سدھارا بے قیل — کسکو طاقت ہی کرے یہہ تفصیل
کس کو طاقت ہی کہے ہجرِ حبیب — جیسی انگار کی ہوتی تپی جیب
کسکو طاقت ہی کہے یہہ ویتاگ — جس سے ہوتا ہی سخن جیوں پک آگ
کس کو طاقت ہی کرے یہہ نالہ — جس سے ہوتا ہی نفس تبخالہ
کسکو طاقت ہی کرے یہہ فریاد — جس سے دم ہووے بگولے کی باد
کس کو طاقت ہی لکھے یہہ احزان — جس سے اُڑجاتے ہیں قلم کے اوسان
کسکو طاقت ہی لکھے یہہ تپاک — جس سے خامے کا جگر ہووے چاک
کسکو طاقت ہی لکھے یہہ تپ و تاب — جس سے کاغذ ہووے مثلِ سیماب
گر کرے خامہ خیالِ تحریر — لیقہ ہو جائے قلم میں زنجیر
دل میں کسطرح سماوے یہہ جوش — جس سے ہوتا ہی تصور بیہوش
کیوں کرے سینہ تحمل یہہ غم — جس سے ہوتا ہی تخیل برہم
اوّل و آخر اُپر یہہ ماتم — ہول محشر سے نہیں ہرگز کم
موج آنسو کی کئی تھی طوفان — آستیں بحر سے دیتی تھی نشان
ہر طرف صرصر آہوں کا سموم — صورِ محشر کی مچایا تھا دھوم
جب ہوا چشم سے مستور وہ نور — گھیری عالم کو سراسر دیجور
جب اٹھا وہ مہِ تابان منیرا — سارے دنیا میں اندھیرا گھیرا



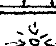
جب گیا وہ مہرِ خورشیدِ منیر — ہو گئی روے زمیں مثلِ قیر
ہوئے ایّام سب اماس کی رات — ہر طرف دھوم مچائی ظلمات
سخت حیرت میں پڑے سب عالم — بلکہ حیرت سے ہوے سب بیدم
ہوئے اِس غم سے دکھیارے سارے — دیکھنے دنکو لگے سب تارے
ہیں وہ مہرِ فلکِ نازونیاز — ہی حیاتِ ابدی سے دمساز
اُسکی رحمت ہی وہ بحرِ مواج — جس کا ہی فیض سبھوں پر کل آج
حق کا سایہ ہی وہ وحدت پایہ — جاوداں سب پہ ہی اُنکا سایہ
رحمت اُسکی ز ازل تا بہ ابد — دمبدم کرتی ہے ہر شی کو مدد
اس لئے وہ دو جہاں کا مولا — یوں سب اصحاب سے اپنے بولا
ہی تمھارے لئے یہہ میری حیات — موجبِ خیر و فلاح و برکات
ہور تمھارے لئے یہہ میری ممات — بیگماں ہی سببِ خیر و نجات
یعنے در وقتِ حیات و پس از ان — فکر ہی مجھکو تمھاری ہر آن
جوں معین تھا میں تمھار الحیات — ہوونگا اسطرح سے میں بعدِ وفات
دنیا و برزخ و محشر اندر — تم سے میں دفع کرونگا ہر شر
تم کو لیجاؤنگا میں در جنات — ہور بڑھاونگا تمھارے درجات
ای دو عالم کے رئیس و مختار — ای ترے فیض کا سبکو آدھار
جیسا یہہ حرف مجھے سنوایا — رکھہ تو میرے اُپر اپنا سایا
دل کتیں میرے ترا دیدار اکر — دونو عالم میں مجھے تیرا کر

*

در بیانِ اختتامِ این رسالۂ میمنت انجام و مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات



للہ الحمد کہ یہہ نسخہ خوب — اب ہوا ختم بوجہِ مرغوب
کم اسے تھے یازدہ از بارا سو — سالِ ہجرت سے بنا ہی یہہ تو
اُسکے بیتوں کا عدد سن تو اب — آٹھہ سو کے ہیں اُپر ستر اب
یا الٰہی بحقِ جاہِ رسول — دے یہہ نسخے کو میرے رنگِ قبول
از طفیلِ حسن و جاہِ حسین — دلِ محزون کو میرے دے سکھہ چین
بحقِ غوثِ معظم یارب — مشکلاں کر تو میرے آسان سب
رکھہ مرے سر پو عنایت کا تاج — مت مجھے کر تو کسی کا محتاج
عافیت ساتھہ مجھے رکھہ خوشدل — ہور مدینے میں مری کر منزل
کر محبت میں محمد کے فدا — پیروی اُسکی مجھے دے تو سدا
کر مجھے یوں ترے محبوب میں گم — کہ نہو پھر مری ہستی کو اگم

خاتمہ کر تو میرا ایمان پر
بحق ختم رسل خیر بشر

پھر پانچواں رسالہ آرام دل نام اس رسالے میں بیان شمائل و اخلاق و عادات حضرت خیر الانام ہے

پانچویں رسالے کے بحر کا وزن یہ ہے
فعولن فعولن فعولن فعول

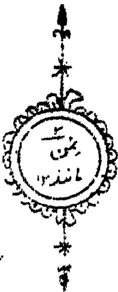




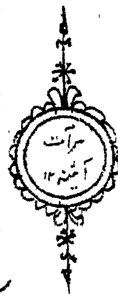
در حمد حضرت خلاق عالم جل جلالہ و عم نوالہ و نعت سید بنی آدم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و سبب تصنیف این رسالہ

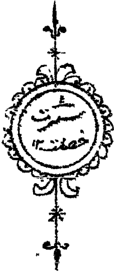
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں تک ہے عالم میں حمد و ثنا
سزاوار ہے تجھکو یا ربنا
ہے لائق تجھے عظمت و کبریا
کہ مانند تیرے نہیں دوسرا
جو کچھ ہے دو عالم میں حسن و جمال
ترا عکس ہے بیشک ای ذو الجلال
ترے حسن کو ہے ظہور تمام
محمد کے ہستی سے ہے والسلام
ترے حسن کا ہے او مظہر اول
خلائق ہیں اسکے مظاہر سگل
نتھا بلکہ آدم کا نام و نشان
نبوت سو اسوقت تھا او عیان
کیا حسن پاک اسکا جب وان ظہور
ہویدا ہوا سب پو روز نشور
ہو مست ارواح پیغمبران
کئے چاک اپنا گریبان جان
غرض حسن مکان ہیچ و گل اٹھا
جہان در جہان شور و غلغل اٹھا
جدہر اس شہنشاہ کا گھر اٹھا
ادھر سب خلائق کا جھمر اٹھا
او جب آب ہے سب خلائق چکور
دو عالم میں ہے حسن کا اسکے شور
ہوا حسن روحی کو تن پردہ پوش
دیا عشق ارواح کا بھی خروش
کہ جوں روح اسکا اتھا ارجمند
ہوا حسن میں جسم بھی سربلند
سب اخلاق پاک اسکے قال و قیل
کمالات روحی اپر تھی دلیل
یہ معنی ہوے اسکی ولادت کی بات
یہ جگ سو ہیں اسکا بیان تا وفات
ہے دو قسم پر حسن ای جگ اجال
گئے بول کر یوں سب اہل کمال
دو نو حسن اسمیں اتھے پر کمال
ہوا کوئی نہیں اس نمین اسکے مثال
کہ واجب ہے ہر ہر مسلمان پر
پیمبر سنی اپنے رکھنا خبر
نہ دیکھی تو نہیں کیتی آیا نظر
مگر یک رسالہ کہ ہے مشتہر



ہیں سب عاقلاں جگ کے حیرت میں تیرے
کہ پونچی نہیں عقل تیرے کنے
نہ دل میں سماتا ہے تیرا جلال
نہ انکھیاں میں ماتا ہے تیرا جمال
ترے حسن کا ہر طرف ہے ظہور
ہے برتر سبھوں سے محمد کا نور
ترے حسن و خوبی کا مظہر ہے او
جہان کے مظاہر سو برتر ہے او
دیا تو اسے عالم روح بیچ
مقاماں کہ نیں آدم و نوح بیچ
ہوا روح اسکا تجلی میں جب
ہوے مست و مدہوش ارواح سب
تماشے میں اس نور کے قدسیاں
گئے بھول حیرت ستی جسم و جان
بھی ارواح سب اولیا بے سخن
اٹھے شور و غوغا میں بلبل نمن
حقیقت میں سبکا ہے مطلوب او
ہیں سب عاشقاں او محبوب او
او خورشید ہے یہہ ذرات ہیں
او باد صبا خلق سب پات ہیں
کیا جسم سو جب او سلطان ظہور
ہوا مختفی اسمیں وہ روح و نور
اگرچہ چھپیا تن میں روح و کمال
دیا جسم کو اسکے حق بھی جمال
نہ غایت رکھے اسکا روحی کمال
نہ پایان رکھے اسکا جسمی جمال
میں تن تینک اندر کہا ذکر نور
رکھا ستہرن میں ہویدا ظہور
میں اب حسن کا اسکے کرتا ہوں ذکر
جلا پاوے تا اس سے مرآت فکر
ہے قسم اول حسن صورت سمجھ
ہے قسم دگر حسن سیرت سمجھ
میں کرتا ہوں ہر دو صفت کا بیان
بھی عادات کا اسکے ذکر اسمیان
شمایل محمد کا ای مہربان
ہے تازی میں اور فارسی میں بیان
ہے سب دو ورق کا او نسخہ تمام
عبارت ہے اسکی بہت بے نظام





بہت عضو کا ذکر اُس میں نہیں
بھی سیرت کا اُس میں بیان نیں کہیں

نہ ہرگز کیا بال کا کوئی شمار
عدد اُسکا ہی جھوٹ ای ہوشیار

سیر کے کتابان جو ہیں معتبر
تامل سے کرنا او سب پر نظر

عربی میں ہیں یہہ کتب معتبر
مواہب شمایل عیون الاثر

کتب فارسی میں بھی بسیار ہیں
ولے معتبر اُن منے چار ہیں

اگرچہ یہہ تینوں بھی ہیں معتبر
ولے ہی مدارج کو شان دگر

صحیح میں روایات سب ای شریف
نہیں کوئی روایت ہی اس میں ضعیف

ہی نام اِس رسالے کا آرام دل
ہی ذکر اُسکا سہ باب پر مشتمل

سیوم باب میں ذکر عادت ہی جان
وہ عادت سراسر عبادت ہی جان

برا فایدہ اُسکا ای باحضور
ہوے ہیں جو کوئی اُسکے پانے سوں دور

رہے ہجر سوں اُسکے ہو سوگوار
درون پر اگن ہو رکھیاں پر شرار

کبھی صرصر آہ کا گردباد
دیا اُنکی راحت کی خرمن بباد

کبھی پنجہ حسرت دردناک
کیا صبر کے جیب کوں اُنکے چاک

شب و روز حیرت میں مدہوش و دنگ
دل و جان ہوا اپنے بے نہایت تنگ

تسلی دیویں اپنے جان کتئیں

بھی ہی پر غلط اُسکا اکثر بیان
نہیں ہے کتابان میں کوئی ٹھکان

ہی واجب شمایل کے وصف اے پسر
روایات باطل سوں کرنا حذر

سیر کے ہیں تا زمیں لاکھوں کتاب
ہوویں فارسی بیچ ہیں بے حساب

چہارم ہی بہجہ نہی جسم شفا
نہیں جسکی خوبی کوں کچھ انتہا

ہی اول شواہد معارج دوم
چہارم مدارج ہی روضہ سیوم

میں کتابوں بھیاں شوق دل کے عیان
جو کچھ اُن کتابان منے ہی بیان

جو کچھ اُس رسالے میں ہی ای سجان
احادیث کا ترجمہ ہی بچھان

اول باب میں ذکر صورت کا ہی
دگر باب میں ذکر سیرت کا ہی

ثوابان شمایل کے ہیں بے شمار
برکت کوں اُسکے نہیں کچھ شمار

رکھے نیں دو نعلین پر اُسکے سر
نا پاویں پو اُسکے لے چشم تر

کبھی شعلۂ دل ستی شعلہ بار
کبھی موج آنسو منے غوطہ خوار

کبھی صیحۂ نالۂ جان گسزا
دیا خانۂ عیش اُنکے ڈھلا

کبھی موج دریا میں در خروش
کبھی صورت آسا تحیر فروش

سو ہی یہہ شمایل اُنہوں کے بدل
تصور میں اُسکے رہیں بے خلل

مشہور کریں اُس سوں ایمان کتئیں



در بیان مناجات بحضرت مجیب الدعوات و قاضی الحاجات عم نوالہٗ

الٰہی بحق امام رسل
کہ ہی حسن کا جسکے عالم میں غل

مجھے عشق سوں اُسکے کر بہرہ مند
مجھے اُسکی طاعت میں کر سربلند

مجھے اُس نجاست سے تو پاک کر
محبت میں اپنے مجھے خاک کر

پریشانی دل کوں نہیں ہی شمار
شب و روز حیرت سوں ہی کاروبار

مرے تن کوں امراض سے دور کر
مرے دل کوں راحت سوں معمور کر

جو کچھ ہی مرے دل پہ رنج و ملال
عیاں سب ترے پر ہی ای ذوالجلال

نکر کس کا محتاج یارب مجھے
نکال اِس مصیبت ستی اب مجھے

مجھے صحبت غیر سوں دور کر
مرا دل انیس انس سوں پور کر

نہیں عشق کا ہی مرا دل اسیر
ہی یہہ راز تجھ پر عیاں ای خبیر

دگر نیں تو دے مجھکو کسب حلال
ترے پر تو کر اُسکو آسان اتال

اگر ان دو حاجت سوں یک مدعا
نکرنا ہی خواہش میں تیرے روا

توکل میں دے مجھکو عالی مقام
مجھے رکھ تو اپنے سے راضی مدام

مرا خاتمہ کر تو ایمان پر
بحق محمد سراج البشر

بآل محمد بصحب کبار
بہ سالار افراد والاتبار

گنہان کے کاموں میں بیباک ہوں
نجاست سوں دنیا کے ناپاک ہوں

مرا جسم امراض میں چور ہی
بھی دل فیض و حشت سوں معمور ہی

بدن ناتوان ہی مرا جسم و جان
مجھے طاقت صبر نیں یک زمان

مجھے لطف سوں اپنے کر کر نہال
سدا عافیت بیچ رکھ ماہ و سال

مری حرمت و آبرو کر جتن
نکر مجھکو محتاج ای ذوالمنن

نہیں صحبت غیر کا مجھ میں تاب
ہی اسباب کا مجھ کو غم بے حساب

بلاواسطہ مجھکو دے ای خدا
مرا قوت جو کچھ ہی تیری رضا

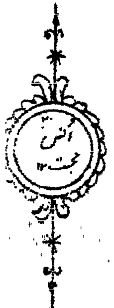
جو کچھ ہی ضروری کر مجھ عطا
تو برلا کرم سوں مرا مدعا

یہہ سب تیری قدرت سوں نزدیک ہی
ترے حکم کے بیچ ہی کل شی

مجھے صبر دے فقر و فاقے اپر
تجلی میں تیرے مجھے محو کر

غرض مجھکو محتاج کس کا نکر
ترے در پو رکھ مجھکو شام و سحر

کرا مجھ سوں ہر دم عیاں ہو نہاں
ترا اور ترے دوستان کا بیان



دے غوثِ جہاں کی غلامی مجھے — غلامی میں کر اُسکے نامی مجھے
مجھے ذکر میں اُسکے رکھہ تر زبان — اُسے کر مرے حال پر مہربان
دے باقر کو یوں اُسکا دِ زاتِ عشق — ہی سائیکو جوں شخص کے سات عشق
شمایل میں کرتا ہوں آغاز اب — تو سن شوق کے کان سوں اُسکو سب



در بیانِ آنکہ همه اعضای مُبارکِ آنحضرت صلی اللّٰهُ علیهِ وآلهِ وسلّم در کمالِ اعتدال بُودند

ہی یک قاعدہ اُسکے اوّل ضرور — تو رکھہ اُسکو دل میں جوں انکھیاں میں نور
کہے آل و اصحاب اور عالمان — جنو نے شمائل کئے ہیں بیان
کہ سر تا قدم شہ کا ای ہوشیار — اتھا اعتدال و لطافت سوں یار
اتھا اُسکے ہر عضو میں اعتدال — بھریا تھا ملاحت سوں اُسکا جمال
سُنیگا تو وصف اُسکے اعضا کا جب — تو کر دل میں اِس بات کو یاد تب
بھی سرور کی تشبیہ ای نیک ذات — دیئے ہیں جنو نے چندر سوں بسات
یوں اُس شاہ کے بھوت اوصاف کو — دیئے ہیں مشابہت بہت چیز سوں
غرض انکا تفہیم ہی ای عزیز — وگرنہ چندر سور وہاں کیا ہی چیز
نہ نعلین کو اُسکے پوسیجے چندر — او نعلین ہیں عرش کے تاج سر
دو عالم میں مانند نیں اُسکے کہیں — اُسے ذہن میں بکر مانند نیں

در صفتِ سرِ مُبارکِ آنحضرت صلی اللّٰهُ علیهِ وآلهِ وسلّم

علی ولی یوں کیا ہی بیان — بھی ہند ابنِ ہالہ دیا یوں نشان
بزرگی سر عقل پر ہے دلیل — سب اہلِ فراست کہے ہیں یہ قیل
کہ تھا بادشاہِ دو عالم کا سر — بزرگ اور با اعتدال ای پسر
بزرگیِ سر سب کنے خوب ہی — سگل خلق کے پاس محبوب ہی
بحقِ سرِ مصطفیٰ ای خدا — مرے طبع کو کر تو جود و عطا

در صفتِ روے مُبارکِ آنحضرت صلی اللّٰهُ علیهِ وآلهِ وسلّم



تھا مکھ اُس کا آئینہ با صفا — اتھا جلوہ گر وہاں جمالِ خدا
کہا ابنِ عازب کہ سرور کا موں — اتھا خوب تر بھوت سب خلق سوں
کہا ابو ہریرہ میں دیکھا نہیں — پیمبر کے مانند یک شخص کہیں
بیا اُسکے مکھ میں اتھا آب و تاب — گویا اُسمیں پھرتا اتھا آفتاب
پوچھا ابنِ عازب کو یک شخص یوں — صفت میں تھا شہ کا موں سیف تیوں
دیا اُسکو یوں ابنِ عازب جواب — کہ مکھ شہ کا روشن تھا جوں ماہتاب
بھی جابر کہا ہی کہ یک وقت میں — دیکھا چاندنی رات میں شہ کتیں
اتھا شہ اُپر جامہ سرخ خط — سنتا چاند واللہ اُسکے نمط
کیا میں نظر چاند اور شاہ کو — قسم ہی بہت خوب تھا چاند سوں
جبیر ابنِ مطعم کہا یہ سخن — کہ جب شہ پھراتا تھا رخ ہم جتن
تو دستا تھا رُخسار اُس شاہ کا — نظر میں کہ ٹکڑا ہی جوں ماہ کا
کہا ابنِ ہالہ کہ مکھ شاہ کا — اتھا چودویں رات کے چاند سا
ہی صدیقِ اکبر سیتی یہ بچن — کہ تھا موں پیمبر کا ہالے میں
مکھ اُسکا اتھا یعنے چندر جمال — تھے انوار اُس مکھ پو ہالے مثال
دئی عایشہ یہ خبر سب کتیں — کہ یک رات کپڑیاں کو سیتی تھی میں
گری سوئی مجھہ ہاتھ سے بر زمیں — لگی ڈھونڈھنے میں اُسے ہر کہیں
رہا نیں وہ سوئن کا ہرگز سراغ — کہ اُسوقت میں گُل ہوا تھا چراغ
سو اُسنے میں آیا سراجُ الانام — کہ ہی نور سے جسکے عالم تمام
پڑا اسکے چہرے کا اسطرح تاب — کہ مجھکو ملی سوئی میری شتاب
بھی بنتِ معوذ کہی ای پسر — محمدؐ اُپر گر تو کرتا نظر
تجلّی سے اُسکے کھوا تا ماہتاب — سمجھتا کہ روشن ہوا آفتاب
بھی دوسری روایت میں آیا ہی یوں — کہ تھا شہ کا رخسار آئینہ تیوں
نمایاں تھا وہاں عکس دیوار کا — غلام ہی چندر اُسکے رخسار کا
ہی تجدید و حصر اُسکے موں کا جمال — نہیں کوئی عالم میں اُسکے مثال



کہاں ہی یہ طاقت چندر سور کو — کہ پوسیجے اُو رخسار کے نور کو
تو جانے کے خاطر ہی تشبیہ لئے — وگرنیں تو سب شئی سوں برتر ہی او
جو کوئی دیکھتا تھا او سرور کا مکھ — او جاتا اُتھا بھول سب درد و دکھ
مکھ اُسکا نجھار و دو شب شاد تھا — جہاں کے حوادث سوں آزاد تھا
بجز معجزے کے بہت کا قران — او مکھ دیکھہ لائے ہیں ایمان بجان
تھا یوسف سو صورت میں خوب او — اتھا حسن میں بھوت اپرد بی او
کہی عایشہ شہ کی خوبی سنے — دو بیان کہ مشہور ہیں سب کنے
اگر مصر کے لوگ سنتے ذرا — جمال اُس شہنشہ کے رخسار کا



تو یوسف کے لینے میں دیتے نہال — سب سکل کا دل میں بندھے خیال
بدل ہاتھ کے کاٹتے دل کتنین — جمال اس شہنشاہ کا کس نین
مرے دل کو چمکا کر اس سور کون — منور کر اس لیل دیجور کون
ہوا ہی مرا روز جیون شب سیاه — میں کیا حال تسکا کہون آه آه
زلیخا کے سارے ملامت گران — اگر دیکھتے شاہ کا مکھ عیان
تصدق سو اس مکھ کے ای کردگار — مرے جی کو اس مکھ اپر کر نثار
میں آیا ہون جینے سو اپنے تنگ — جلا مجھکو اس شمع پر جون پتنگ
مرا روز روشن کر اس نور سو — مرے شب کو اس ماہ کے نور سو

در صفت چشم مبارک وبینائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہ دین و دنیا کے ای سرفراز — بڑے تھے انکھیان اور پلکان دراز
ہی اوعج کا معنی سیہ چشم جان — بلا سرمہ یون تھے او انکھیان کجھان
روایت میں جابر کے اشکل ہی جان — تو معنی کو اسکے دراز انکھ مان
بجھاتا اتھا شہ اندھارے میں یون — بجھاتا اتھا او اجالے میں جون
نظر شہکی اکثر تھی بھین کے اپر — کبھی آسمان پر بھی کرتا نظر
اگر کین بجھاتا اتھا او نامدار — پھراتا اتھا سب گردن ای ہوشیار
بجھاتا اتھا جون رو برو سر بسر — بجھاتا اتھا یون پس پشت پر
کرو وصف درست ہو مجھ سوا اول — کرو مت سجود و رکوع تم سکل
مرے پاس یہہ کام آسان ہی — اگے ہو رتھے پیچھے مجھے یکسان عیان
علی ولی کی روایت بہتر — صفت اسکی ہے اوعج العین کر
بھی یک روایت میں اشہل لکر — او ہین لال ڈورے سون ای باخبر
تھی بینائی اس چشم کی بیحجاب — ہی یون عایشہ سو خبر در کتاب
خبر ہے بجھاتا اتھا شاہ نے — اگیارہ ستارے ثریا منے
نظر اسکی بھی اکثر احوال میں — اتھی ای پسر گوشہ چشم سین
بھی حق اسکو بخشیا اتھا یہہ شرف — کہ تھا دیکھنا اسکا چارو طرف
بھی کہتا اتھا او شہ دلنواز — سکل مقتدیان کو بوقت نماز
نمازا رکوع اور سجود ہی عیان — مرے پر کہ کچھ نین ہے مجھ پر نہان
تصدق سو اس چشم کے ای کریم — مرے چشم کو رکھ ہمیشہ سلیم
تماشے سو کر غیر کے اسکو پاک — نظارے منے اسکے نت اسکو تاک



در صفت گوش مبارک وشنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

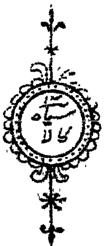
خبر میں یون آیا ہی ای نیکنام — کہ تھے حسن میں کان شہکے تمام
میں سنتا ہون آواز آسمان کون — ہی لاچاری اسکو یہہ آواز سون
کہا شاہ یون یک روایت منے — کہ سنتا ہون میں جو نہیں تم سنے
کہ میں جا انگل کا مکان اس بہتر — فرشتہ ہی ساجد مگر اس اپر
تصدق سون اس کان کے ای خدا — ترے راز کے مجھکو باتان سنا

در صفت جبین مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کشادہ پیشانی اتھی شاہ کی — رسالت کے کھن کے نول ماہ کی
تھے یون روشنی بیچ او جھلدیان — ہوے تو کرے چاند جون عیان
کہا ابن مالک کہ او شاہ دین — پیشانی پو بھاتا تھا جب اپنے جبین
تصدق سو اس جبین کے کر ای غفور — جبین سو مرے بخت کے چین کو دور

در صفت ابروے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھوان شہ کے باریک تھے اور دراز — بھی تھے تھوڑے پیوستہ ای سرفراز
کمان دار تھے اور بہت تھے سیاه — احادیث اس بات پر ہیں گواہ
الہی ہمیشہ بشام و سحر — اس ابرو کو مجھ دل کا محراب کر



در صفت بینی مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتھی ناک انچی کہا یون علی — تصدق ہے چنپے کی اس پر کلی
تھی باریک خوش شکل اے ہوشیار — اتھی اسکی خوبی بہت بیشمار
او بینی کے صدقے سوای ذوالمنن — مری حرمت و آبرو کر جتن

در صفت دہن مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مبارک دہن شہکا ای جگ اجال — اتھا حسن و خوبی منے بے مثال
ہی لکھنے ستی جا اسکے صفات — لبالب اتھا جمین آب حیات

بھی سرور کے ہونٹاں اتھے خوب تر
تصدق ہی یاقوت اسکے اپر

اتھے کہن کے تارے منے مستتر
تھا بلکہ رونق میں انکوں نظیر

تصدق سو اس لب کے ای کردگار

کشادہ اتھے دانت اسکے سگل
اتھے جوت میں موتیاں سوں اگل

او سلطان دین یاں کرتا تھا جب
چمکتا تھا نور اسکے دانتاں سوں تب

مجھے ذکر میں اسکے رکھ برقرار

در صفتِ تبسم وضحکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہنشاہ ہر وقت متبسم اتھا
اسے لطف سوں خوش کے نت سکھ اتھا

جمائی سوں محفوظ تھا شاہ دین
کہ او فعل شیطان سوں ہی بالیقین

بھی رونا اتھا اسکا [illegible] پر
نہ تھا شور آواز اسکے بھتر

تھا روتا شہنشاہ میت اوپر
ویا خوف سوں اپنے امت اپر

تہجد میں روتا تھا بے انتہا
بزاں اپنے امت کو کرتا دعا

یہ امت سب اسپر سوں قربان اچھو
نت اسکے محبت میں بیجان اچھو

بھی رکھ مجھکوں ای قادر مہربان

اتھا تازہ رو وہ شاہ نول
تبسم اتھا اسکا ہنسنا سگل

نہ تھا قہقہہ اسکے ہنسنے منے
نہ شور اسکے ہنسنے منے کوئی سنے

پیا اسکوں تھا عشق میں درد و جوش
کہ تھا دیگ تیوں اسکا سینہ بجوش

تھا روتا محبت میں رحمان کے
بھی روتا تھا سنتے سوں قرآن کے

اس امت بدل بھوت غمگین تھا
اس امت کوں اسپر کرے حق فدا

اور اسکے صدقے سوں ای ذوالمنن
اس امت کوں کر بہر بلا سوں جتن

سدا اسکے امت اپر جاں فشاں

در صفتِ آبِ دہن مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھا آبِ دہن اسکا ای باصفا
جگر خستۂ رنج و غم کوں شفا

گیا اسکا آزار فی الحال وہیں
کیا جاکوں تب فتح خیبر کتیں

چنگایا اسے شاہ اپنی زبان
نہتی اسکوں اسروز پیاس اچھوان

او پانی ستیا باؤری بیچ شاہ
بھری مشک خالص کے بو سوں او چاہ

ہوا آب اسکا میٹھا اور چھل
نہتا اسکے مانند واں کوئی جل

ستیا موں میں انکے شہ تھوک کوں
او دن موں میں پھرایا نوں دودھ سوں

علی ولی کے تھا انکھائیں درد
ستیا اسمیں تھوک اپنا او شاہ فرد

تھا ایک روز پیاسا امام حسن
شہ ہر دو عالم کے گھن کا رتن

آیا شہ کے نزدیک دلو آب
ستیا اسمیں اپنا مبارک لعاب

انسکی اتھی باوڑی گھر منے ہی
ستیا تھوک پاک اپنا اسمیں بہی

لجائی تھی ملک روز سرور کے وہیر
کتیک بچۂ شیرخوار ای گھنیر

تصدق سو اس تھوک کے ای حکیم
عطا کر شفا مجھکو تو میں سقیم

در صفتِ آوازِ مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوش آواز تھا او شہِ نامدار
لجاتا تھا خاطر سوں صبر و قرار

سنتا پوچتا کس کا آواز جان
اتھا پوچتا شہ کا آواز واں

تو آواز جاتا بہت دور تر
سب عورتاں سنتے تھے پردے بھتر

تصدق سوں اس صوت کے ای خدا

او آواز تھا [illegible]
دلاں اسکے سننے سوں جاتے تھے لٹ

خصوصاً او جب خطبہ پڑتا اتھا
کہ ہر وعظ کے دل پہ چڑتا اتھا

پڑ خطبہ یک روز شہ وقتِ حج
ہوا دور و نزدیک سبکوں سمج

مجھے اسکا آوازِ دلکش سنا

در صفتِ فصاحتِ مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فصاحت کی تعریف کوئی کیا کرے
کہ سحبان واں بھی اپر سر دھرے

نہیں تھا فصاحت کتیں اسکے حد
نہتا جوں ملاحت کتیں اسکے حد

کہا ہی او افضل ہوں میں حق کنے
عرب ہور عجم سوں فصاحت منے

کہا یوں عمر شہ کوں ای نامدار
نہیں کیتی گیا تو ہمارے سوں بھار

کہا شہ فصیح اللہ کی بات سب
سگے تھے بسر سب اہل عرب

اتھا افصح الخلق شہ در کلام
جگت کے فصیحاں ہیں اسکے غلام

ہی بہتر کلام اسکا قرآن پچھے
بجز کافراں میں کسے شک اچھے

سکایا فصاحت مجھے خوب حق
فصاحت منے مجھکوں سب پر سبق

نہیں جاہلیا کوئی [illegible]
فصاحت کہاں سوں تو لایا یتی

لے آیا ہی جبریل اسے مجھ اپر
کیا اس کتیں یاد میں سر بسر



دیا حق مجھے باتین اختصار / سخن یک اچھے او معنی ہزار
اٹھا جھوٹ او شاہ شیرین سخن / سخن سو لیا تا تھا عالم کا من

سخن اُسکا یرتا تھا جب کا مین / نکل تے تھے ارواح ابدان سین
اتھی بات اُس شہ کی مفتاح راز / کہ کرتی اتھی قفل کو دِل سے باز

دیا تھا وہ ابر بھاری مین / کہ کرتی اتھی تازہ دِل کا چمن
دیا خود اتھی نور مین مثل سور / کہ کرتی اتھی سینے سے نکار دور

بہت کافران سنکو او خوش مقال / مسلمان ہوے کفر دل سو نکال
تصدق سو اُس بات کے ای خدا / ورے من کے دین کو دے تو جلا

در صفتِ موئے مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میانے لتھے شاہ کے سر بال / خم و سیدے بن پیچ ای حلک جال
درازی مین ہو تھے کہا تک کئے / یوں آیا ہی اکثر حدیثان منے

کبھی سر منڈایا نین اونا مدار / مگر حج و عمرہ منے چند بار
دیا بانٹ اصحاب کو سب او بال / رکھے سب اُسے اپنے جیو کے مثال

او سر در کتین بہت بھر بال تھے / دلان صید کرنے کتین جال تھے
نہایت تھی خوشبو او موی سیاہ / ہی کہنا اُسے مشک عنبر گناہ

بھی ہی یک روایت مین سدھا لتھے / کہ دھوتا تھا سر بیر بات سے
بھی سنت اہے بال رکھنا تمام / نگاہ اُسکی کرنا بہر صبح و شام

نگاہ اُسکی بیر تھے شونا ہووے اگر / تو اُس وقت فضل منڈا ہی سر
تصدق سو اُس بال کے ای خبیر / تجھے زلف مین اُسکے کر تو اسیر

در صفتِ ریش مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم



اتھے دات سرور کے داڑی کے بال / چند رکھے تو اُسکے تھا بے مثال
اتھی خوب خوش اور گِرد و دراز / اتھے کالے بال اُسکے ای سرفراز

اگرچہ تھی عمر اُسکی ترسٹھ برس / خدا اُسکو قوت دیا تھا سرس
او نقصان پیری سو محفوظ تھا / من اُسکا جوانی سو محظوظ تھا

تھے اُجلے سو ستراٹھارا ج بال / او سر اور داڑی مین ای باکمال
ابوبکر شہ کو کہا ایک روز / ہوا تو بڑا ای شہ دِل فروز

کہا سورۂ ہود اور واقعات / کیے ہین مجھے پیری ای نیکذات
موچھیا تکو کترتا تھا او خوش خصال / بھی داڑی ستی کم کرتا تھا بال

بھی فرمان کیا یوں سب اُمت کتین / رکھو ریش کترا او سبلت کتین
نکھان ہاتھ اور پاؤن کے ای حتور / او شہ جمعہ کے روز کرتا تھا دور

لگاتا تھا یک روز آڑای میان / سر و تن کتین تیل او جا جان
بھی سو سر و ریش کو شاہ کن / کنگوئی ایک دن آڑ کرتا تھا

بچھاتا تھا درپن مین اپنا جمال / جمال اُسکا تھا بیحد و بے مثال
یوں آیا ہی اخبار مین ای بجان / کہ مسواک و مقراض و سرمہ دان

بھی آئینہ ہور شیشہ یک تیل کا / کنگوئی اور سوئی دھاگے ای باصفا
سفر مین ہمیشہ او سرور کے سات / یہہ سب چیز رہتے تھے رکھ یاد بات

او داڑی کے صدقے سو ای کردگار / نگہ رکھ مری آبرو ہور وقار

در صفتِ گردنِ مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شہنشہ کی گردن بہت خوب تھی / صفائی مین روپے سو پر روپ تھی
اتھی حسن و خوبی منے بیمثال / ہرن کی ہی گردن کو کان و جمال

او گردن کے صدقے سو ای کردگار / مرے دِل کے گردن کے بوجھ اتار

در صفت ہر دو دوش مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم



دونو کھاندے سرور کے ای نامور / لتھے دو د آپس مین یکدگر
اتھے استخوان اُنکے باعتدال / اتھے خوب مرغوب و خوش با جمال

در صفت سینۂ مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بھی چوڑا اتھا سینۂ شاہِ دین / بھر یا اُسمین تھا گنج علم یقین
اتھا پیٹ شہ کا بہت خوبتر / حریر اور قاقم جدا اُس اپر

بھی سرور کو بالان کی باریک لکیر / اسینے ستی ناف تک ای تحسیر
تھے پیٹ و سینے کو کین او بال / ولیکن تھے کاندھے پو ای جگ اجال

تھے بالا صدر یعنی سینے اُپر / بھی تھے دو نو یندیاں نوای خوش سیر
تھے اُجلے شہنشہ کے سر جو تل / سیاہی تھی اُنمین کچھہ ای نول

تھا اُنھیں بالاں کا نام و نشان	تھی بو مشک کی اُن سوں ہر دم عیاں	او سینے کے صدقے سوں ای ذوالکرم	لجا میرے سینے سوں اندوہ و غم

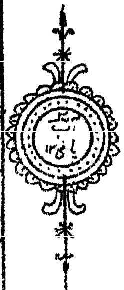


درصفتِ پُشتِ مبارک و مُہرِ نبوّتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتھی پیٹھ سرور کی ہموار و صاف	تھی صفوتیں روپے سے خوش غلاف	تھا مُہرِ نبوّت دو شانیاں کے بیچ	کہ تھا خاص اُسے سارے نبیاں کے بیچ
لکھا تھا او مُہرِ نبوّت بھتر	خدا ایک ہی ہیں ہے حق کوئی دگر	تو جا جسطرف میں ترا بھاگیگا	تو واں حق کے نصرت سوں جن پائیگا
کتیک بال اُسمیں اُتھے ای جوان	چمکتا تھا نور اس ستی ہر زمان	تھا خاتم کبوتر کے انڈے نمن	احادیث سوں بھی یہہ ثابت بچن
اپنے تشکل میں اُسکے سب یہہ مقال	ہی ظاہر خدا کے اپر ستر حال	او خاتم کے صدقے سوں ای دادگر	مرا خاتمہ کر تو ایمان پر

درصفتِ دستہائی مُبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھے بازو شہنشاہ کے ای جوان	سطبر و قوی اور صافی پچھان	بھی ساعد اُتھے یوں شہنشاہ کے	نبوّت کے آسمان کے ماہ کے
کفِ دست تھے شہ کے نرم و فراخ	اتھا اُس سوں ریشم کا دل شاخ شاخ	بھی انگلیاں اُتھے شہ کے نرم دراز	احادیث میں یوں ہے ای دلنواز
کہا ہے انس نیں چھپایا میں کبھی	نہ ریشم نہ دیبا جو دستِ نبی	شہنشہ چھپا ایک دن پیار سوں	کرم کر کو جابر کے رخسار کوں
کہا جابر آیہہ سخن رب کنے	تھی خنکی و خوشبوئی اُسمنے	کہ گویا نکالا اتھا ہاتھ کوں	شہنشاہ طبلۂ عطار سوں
کہا وائل ابنِ حجر اس رضا	مصافحہ کیا میں شہنشاہ کا	بدن میں سو لگیا اپنے ہاتھ کوں	تو آتی تھی بو مشک کی ہات سوں
سفر میں جو ہوتے تھے پیاسے صحاب	ابلتا اتھا شہ کے انگلیاں سوں آب	اگر ہاتھ رکھتا تھا بیمار پر	مرض اُسکا جاتا اتھا بھاگ کر
ہیں یوں معجزے بہت اُس ہاتھ کے	ہیں ذکراں کتاباں میں اثبات کے	تصدّق سوں اُس ہاتھ کے ای خدا	مجھے سب تو اُس ہاتھ سوں کر عطا
نکو کس کا محتاج کس چیز میں	✳	✳	مجھے سب عطا کر تو اُس ہات سیں

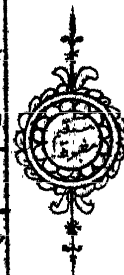


درصفتِ قدمِ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قوی ہور پُر گوشت تھے شہ کے پاؤں	میں اُس پاؤں اوپر سوں قربان جاؤں	اتھا گوشت کم اُسکے ایڑی اُپر	بھی آیا ہی یوں در حدیثِ دگر
[illegible]	[illegible]	اور رکھتا اتھا جیں نو سارا قدم	زمین میں سوں ہوتی اتھی زندہ دم
تھے وہ پاؤں یوں صاف ہموار تر	کہ پانی ٹھہرتا نہ تھا اُن اُپر	دو پنڈریاں شہنشاہ کے ای شریف	تھے نرمی کے لگ یکے یوں جس لطیف
شہنشاہ کے پاؤں کے ای گری	بھی انگشت سبابہ سب سے بڑی	تصدّق سوں اُس پاؤں کے ای خدا	مرے سر پہ رکھ اُسکا سایہ سدا

درصفتِ قامتِ زیبائی مُبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہنشاہ کا قامت ای سرفراز	نہ کوتاہ تھا نا بہت تھا دراز	جب آتا تھا لوگاں میں او ارجمند	رہتا سارے لوگاں کے بیچ یا بلند
دو نو شانے سرور کے مجلس بھتر	تھے سب سوں بلند ای گرامی گہر	نہ موٹا بہت تھا نہ دُبلا اتھا	وہ ہر حسن و خوبی میں اگلا اتھا
بھی جسم لطیف اُسکا ای نیکبخت	نہ ڈھیلا بہت تھا نہ بسیار سخت	نہ پڑتا تھا سایہ زمیں کے اُپر	او سرو کلمات نادون بھتر
اتھا نور صرف او سراج الانام	نہیں نور کوں سایہ ای نیکنام	او قد کے تصدّق ستی ای کریم	مجھے شرع پر اُسکے رکھ مستقیم



درصفتِ رنگ مبارکِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہنشاہ کا رنگ گورا اتھا	او گورے پنے بیچ نورا اتھا	تھا رنگ سفید اُسکا سُرخی سات	بھریا تھا ملاحت سوں او پاک ذات
تھا چمکات اُس رنگ میں بیحد الگ	کہ نیں سوں او چند سے او جھلک	جو اعضا رہتے اُسکے جامے سوں بھار	سو او بھی اُتھے صاف ای ہوشیار
جو بولیگا کالا اتھا شہ کا رنگ	تو ہی واجب القتل وہ بیدرنگ	بھی یہہ بات اُسکی دلیلِ نفاق	ہی علما کا اثبات پر اتفاق

تصدق سو اس رنگ کے ای خدا
مرے رنگ باطن کو دے تو جلا

در صفت رفتار جانفزائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابھی ولتی چال اسکی ای نامدار
بہت پر لطافت بہت باوقار

تھا دھرتا قدم بھو پہ قوت سے او
اٹھاتا تھا ہم ابھی تا سرعت سے او

تھا اسکے چلنے میں کچھ اضطراب
تھا پر استقامت او عالی جناب

کہا بو ہریرہ کہ شہ سار میں
نہ دیکھا ہوں چلنے میں دوسرے کتیں

بہت جلد چلتا تھا او شاہ دین
گویا اسکو ہوتی ابھی تھی زمین

بچھے اسکے چلتے آتھے دور ہم
مشقت سو ہوتے تھے ہم سب ندم

شہنشاہ آہستہ تھا راہ رو
لیجاتا تھا چلنے میں سب سو گرو

کبھی میں کر نغل چلتا اتھا
بلا نغل کے بھی نکلتا اتھا

پیادہ بھی چلتا بھی ہوتا سوار
خصوصاً لڑایا میں او تاجدار

خبر ہے کہ وہ سرور نامور
رہتا جب تلک پشت مرکب اپر

نہ وہ بھاگتا تھا نہ کرتا کلول
بھی ہر گز نہ کرتا اتھا او ڈول

جب اصحاب لے ساتھ چلتا اتھا
تھا تا پچھے اپنے انکو آگے چلا

بھی کہتا تھا انکو چلو مجھ اگل
رکھو پیٹ خالی فرشتیان بدل

نہ پاؤں یو ہوتا اتھا نقش پا
پتھر کے اپر نقش اٹھتا اتھا

تصدق سو اس چال کے ذوالجلال
مری چال کو کر دی سو سنبھال

در صفت بوئے خوش و عرق مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھا خوش بو بہت او مبارک بدن
نہ کوئی مشک و عنبر تھا اسکے کن

کہی ام عاصم روایت سے منے
کہ ہم چار عورت تھے عتبہ کنے

لگاتے تھے خوش بوئی ہم بیقیاس
کہ تا ہو دین مقبول عتبہ کے پاس

لگاتا نہ تھا بوئے خوش او کبھی
تھی بو اسکی ور انکی بو پر سبھی

بھی کہتے اتھے لوگ یوں ہر کہیں
کہ کوئی بوئے خوش اسکی بو تیوں نہیں

کہے ہم اسے ای مبارک نہاد
تو خوشبو میں ہم سبھوں سے زیاد

کہا انکو بیمار تھا میں اول
مرے تن پو آکے تھے چھالے نکل

گیا شاہ کے پاس میں ایک روز
کہا اسکو ای سرور دلفروز

میں چھالیاں ستی سخت بیمار ہوں
نپٹ اس مشقت ستی زار ہوں

کہا شاہ کپڑے کو کر تن سے دور
گیا دور میں اسکو تب در حضور

ہزاں ہاتھ پر اپنے شہ تھوک کر
پھرایا مرے پیٹ اور پیٹھ پر

ہی تب سو یہ خوشبو مرے تن منے
نہیں پائی جاتی اتھی کس کنے

بھی یک شخص چاہا کہ دختر کتیں
روانہ کرے مرد کے گھر کتیں

نہتی طیب اسکیاں سو لاچار تھا
بدل طیب کے شاہ کن کچھ منگیا

نہتا نقد کچھ شہ کے نزدیک تب
شتابی کیا ایک شیشی طلب

او شیشی منے ڈال خوشبوئی کو
سٹیا اس منے آپنے خوئی کو

ہزاں اسکو بولیا یہ شیشی لجا
سیر ہنگی تو بھی اسمیں خوشبوئی بجا

تو بول اپنے بیٹی کو ای نامور
یہہ شیشی سو اپنے یو خوشبوئی کر

لگاتی تھی طیب اس سو جب او چنچل
تو سنگتے تھے اہل مدینہ سکل

او گھر کا مدینے کے لوگ ای پسر
رکھے نام خوشبوئی لوکاں کا گھر

گراتا تھا کوئی شہ کے چلنے بدل
ہتور اسکو پاتے انے در محل

تو جاتا نشانی سو خوشبو کے ان
گیا جان اتھا او شہنشاہ کن

شہنشہ کے پھرنے سوای نیکنام
تھی خوشبو مدینے کے کوچے تمام

تصدق سو اس طیب کے ای خدا
مدینے میں جا کا مرا کر سدا

کہی عائشہ یک روایت بہتر
عرق اس شہنشاہ کے مکھ اپر

لطافت میں تھا لولو و تر سو خوب
تھا خوشبو میں مشک اذفر سو خوب

جو بچے کے سر پر شہ پاک ذات
پھراتا تھا اپنے مبارک او ہات

او بچے سو خوشبو نکلتی ہتی
کہ ممتاز ہوتا اتھا سب ستی

وو سر دریہہ خوشبوئی دائم کے سات
سرو کار رکھتا تھا خوشبو سنگات

لگایا ہی مشک و خوای حبیب
کہ محبوب تھی اسکنے بہوت طیب

ہوا حسن صورت بیان اب تمام
بحق محمد علیہ السلام

تصدق سو اس حسن کے ای خدا
مجھے حسن نیت اپر رکھ سدا

باب دوم در بیان حسن سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شروع حسن سیرت کو کرتا ہوں اب
بیان مختصر اسکا کرتا ہوں سب

تھے اخلاق سب شاہ کے باکمال
نہتا ان منے کوئی اسکے مثال

سرعت: جلدی ۱۲
دختر: بیٹی ۱۲
طیب: خوشبو ۱۲

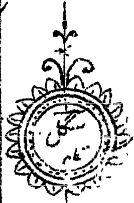
کہا عایشہ پاس ایک جوان
کہ ای مادر مہربان کر بیان

شہنشہ کے اخلاق تجھے کہو صفا
مجھے یکبیک اسکتیں سب سنا

کہی عایشہ اُسکوں ای ہوشیار
ہی تفصیل اسکی نہایت بسیار

ولیکن میں کہتی ہوں اب مختصر
کہ خلق اسکا قرآن تھا سربسر

در صفت عقل و علم و صبر و حلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



اتھا عقل میں شہ پاک زاد
سکل انبیا اور ملک سوں زیاد

کہا ہے او یوں سرور اہل علم
مجھے اولین آخرین کا ہی علم

نہیں علم سوں اسکے کس کو خبر
احادیث و قرآن میں اسبات پر

اوجیسا اتھا علم میں بےنظیر
اتھا صبر ہور حلم میں بےنظیر

کیا صبر ایذا پو کفّار کے
دکھائے اُسے خویش ہور بھار کے

کہا میں دکھائے گیا کوئی نبی
میں جیسا دکھائے گیا ہوں کبھی

زیادہ میں دیکھا ہوں سب سوں جفا
نہ دیکھے ہیں اس رنج کو انبیا

احد میں تو تیا دانت اُس شاہ کا
بھریا لہو سوں سب مکھ اُس ماہ کا

کہا یارب اُس قوم کوں کر عطا
ہدایت بھی بخش انکا جرم و خطا

نہیں جانتے ہیں مجھے یہہ تمام
اگر جانتے تو نکرتے یہہ کام

دکھائے شہنشاہ کوں کئے لعین
ہوا خاطر پاک اسکا حزین

فرشتہ موکّل جو بارے اُپر
اتھا سو چل آیا شہنشہ کے گھر

کہا گر مجھے ہوویگا حکم پاک
کروں گا میں سب کافران کوں ہلاک

کیا ہوو کے وقت میں عاد کوں
ہلاک ای شہنشاہ اُس باد سوں

کہا حق نے مجھے جا تو احمد کے دھیر
جو کچھ اُن کہینگا سو سن ای گھنیر

کہا شاہ جا ای موکّل ثواب
کیا ہے نے مجھے رحمت خلق رب



میں آیا ہوں عالم کے رحمت بدل
نہ آیا ہوں میں رنج و زحمت بدل

مرا رحمۃ العالمین نام ہے
عذاب و بلا میں مرا کام ہے

جتے تھے موکّل فرشتے سو آئے
جواب یہہ شہنشاہ کے سو پائے

کھیچا ایک جنگلی نے شہ کی ردا
اثر اسکا نازک بدن پر اتھا

کہا جھوٹ نندی سوں ای بے ادب
مجھے کچھ عطا کر تو ای شاہ اب

صحابہ کئے مارنیکا خیال
کیا منع انکو شہ باکمال

دیا شہ اسے جو کیا تھا طلب
ہوا شہ سے خوشوقت او بے ادب

عمر نے کہا ای رسول خدا
اچھو تجھ پہ ماں باپ میرے فدا

غضبناک ہو نوح اپس قوم پر
جفایاں سوں انکے کہا لا تذر

یو میں ہر نبی دیکھ ظلم و جفا
کیا آپنے قوم پر بددعا

تو ان سب نے دیکھا جفایاں بہوت
ادک انسوں سیا بلایاں بہوت

تو کرتا اگر یہہ دعا ہم اُپر
تو ویران ہوتے ہمیں سربسر

ولیکن تو ای خاتم الانبیا
کیا میں تو ہرگز کبھی بد دعا

کہا بلکہ یارب بلطف و عطا
مری قوم کا بخش جرم و خطا

تصدّق سوں اُس عقل و اُس علم کے
تصدّق سوں اُس صبر و اُس حلم کے

مجھے عقل ہور علم و حلم ای خدا
عطا کر کو کر دور مجھ سوں بلا

در صفت حیا و چشم پوشی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیان کیا کروں اُسکی شرم و حیا
فیستحیی منکم ہی قول خدا

کہا بوسعید یوں کہ شاہ گھنیر
اتھا شرم میں سارے عالم کا پیر

حیا اور شرم اُس میں تھی یتی
نہ ابھائی بیٹی میں تھی وتی

خلاف اُسکے کوئی چیز ہوتی اگر
نشان اسکا پاتے تھے ہم رخ اُپر

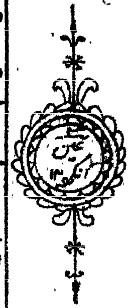
ولیکن زبان پر نہ لاتا اتھا
نہ تقصیر کسکی بکھاتا اتھا

نمتا دیکھتا کس کتیں گھور کر
نظر اسکی اکثر اتھی بھیں اُپر

مسایل جو ہیں شرم کی ای سجان
کنایت سوں کرتا اتھا اسکا بیان

تصدّق سوں اُس شرم کے ای خدا
عنایت مجھے کر تو شرم و حیا

در صفت جود و کرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



سخاوت میں کوئی اسکے ثانی نہیں
اتھا جود کوں اسکے کر کا کہیں

کہ سوان سوں دیا اوٹ روز حنین
عرب میں کوں او خلق کا نور عین

بقوم ہوازن دیا چھے ہزار
سخاوت اتھی اسکی سگنے سوں بھار

دیا بانٹ یکوقت نوّد ہزار
درم او شہنشاہ عالی تبار

نوے یک مسلمان کوں اپنے بدل
دیا یک جنگل بھر کوں بکرے سکل

کہا قوم کوں جا کوں ای گمرہان
محمد اُپر لاؤ ایمان بجان

سخاوت کوں اسکے نہیں انتہا
یہہ ظاہر سخاوت کا ہی مدعا

سخاوت جو اسرار حق میں کیا
بھی جو آخرت میں کریگا عطا

خزانے سو دیے اپنے شام و سحر
مجھے مت لجا غیر کے در اپر

در صفتِ شجاعتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم



شجاعت میں تھا اشجع الانبیا
حدیثاں میں ہے یہہ بیاں جا بجا

کہاں یون علی شاہِ دلدل سوار
کہ ہوتا اتھا سخت جب کارزار

ہمیں شہ کا لیتے تھے اکر کنف
رہتا سب سون نزدیک شہ ہر طرف

اکیلا بجنگِ حنین ای پسر
چلایا تھا مرکب کون کفار پر

مدینے میں یکرات صوتِ مہیب
ہوا تھا ڈرے سب تونگر غریب

اکیلا گیا اسطرف شاہِ دین
شجاعت میں تھا افضل المرسلین

تصدق ہی سو اسکے مجھے ای قدیر
سدا کر شجاعت منے بے نظیر

در صفتِ رحمت و شفقتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہیں رحمت کا اسکے کرون کیا بیان
سراپا ہی اسکو خدا در قرآن

رکھا رحمت العالمین اسکا نام
رؤف و رحیم بھی ای شاد کام

شہنشاہ کی رحمت ای نامور
ابھی سب پوچھتی کہ شیطان اپر

نہ دیکھے اس امت کے کافر عقاب
نہ مسخ و نہ فسخ و نہ غرق و عذاب

نبی جب نہ ظاہر تھے دنیا بھتر
شیاطین جاتے تھے اسمان پر

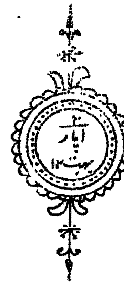
فرشتیان کے باتاں کو چوری سے سن
سناتے تھے لوکان کون یک کا دگن

شہنشاہ پیدا ہوا جگمیں جب
ہوے سب او جانے سو مہجور تب

بچے اس گناہان سوں او گمرہان
شہنشہ کی رحمت ہے بیکران

کہا محی دین شیخ اہلِ زمن
فتوحات میں یہہ مبارک سخن

کہ کافر اس امت کے ای ذو الکرم
ہیں سب کا فرنج عذابا نعم



کہ انکا نبی ہے رؤف و رحیم
بھی ہی رحمت العالمین ای سلیم

مسلمان پر شاہ کا لطف پیار
کہوں کیا اسے ہی او ہنسے بچار

نمازان ہوے فرض اول پچاس
گرایا اسے پانچ او حق شناس

بھی کہتا اتھا یون او شاہِ نول
جرا کل غم ہے سو امت ہر پل

مجھے دونوں عالم میں کچھ کم نہیں
بجز دردِ امت مجھے غم نہیں

یہی غم اتھا اسکو دنیا منے
یہی فکر اچھے اسکو عقبیٰ منے

او رحمت کے صدقے سو ای کردگار
مجھے رنج و محنت ستی کاربار

رکھہ اسکا مر حال پر پیار یار
کرم کر کو کر مجھکو مشکل سو پار

در صفتِ بود و باش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با ازواج مطہرات و اصحاب و خدام وغیرہ و مدارا و مواسات آنحضرت با ایشان

تھا اصحاب کے ساتھ او پاک ذات
نہایت مدارا مروت کے سات

سمجھتا تھا ہر یک صحابی یون
نہیں کسی کون پیار اسکا ہی مجھہ جون

بہت انکا اکرام کرتا اتھا
سبھون کے اپر پیار دھرتا اتھا

بلاتا اتھا انکو تعظیم سین
بچے انکے لیتا اتھا گود میں

بھی ہنستا تھا ہنستے تھے جس بات پر
بھی سنتا تھا کرتے حکایت اگر

تعجب وہ کرتے تھے جس بات سے
تعجب وہ کرتا تھا اس دھات سے

نہ چوک انکی لاتا کبھی در نظر
بھی کہتا تھا وہ سرورِ بحر و بر

مجھے میرے یاران کی خوبی سناو
نہ کچھ چغلی انکی میرے پاس لاو

کہ چھتا ہوں میں اسطرح بے خلاف
کہ ملتا رہوں انسے ہو سینہ صاف

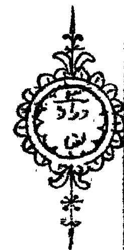
وہ نیکان حضور اسکے بیخوف و فکر
کبھی جاہلیت کا کرتے تھے ذکر

وہ باتان کو سنتا تھا وہ دین پناہ
بھی ہنستا تھا کوئی بات پر گاہ گاہ

بھی جاتا اتھا شہ مریضان کے گھر
بھی ہوتا تھا حاضر جنازے اپر

بلاتا اگر کوئی ضیافت بدل
تھا جاتا شہنشاہ گھر اسکے چل

کوئی اصحاب سو گر نہ آتا نظر
بہت پوچھتا تھا اسے جہد کر



مسافر کون پوچھانے جاتا تھا او
کوئی آیا تو لیتا اتھا آگے ہو

جب آتا اتھا بھار او جگ اجال
تو آئینے میں دیکھتا تھا جمال

نہ مجلس میں کرتا تھا پاؤن دراز
نہ لرکون کے آگے بھی ای سرفراز

جو ہوتا سوار او شہ پاکذات
تو کسکو نہ لیتا اتھا اپنے سات

اگر کوئی جاتا اتھا اسکے گھر
بچھاتا اسے اپنے چادر اپر

بھی دیتا تھا تکیہ اسے آپنا
ہوا شاہ پر ختم بندہ پنا

دو شہزادہ دین حسین و حسن
سنے اپنے والد ستی یہہ سخن

کہ وہ بلو شاہِ عجم ہو عرب
کیا تین بخش اپنے اوقات سب

کیا ایک حصہ برائے خدا
وہ لاتا تھا اسمین عبادت بجا

محلات کے واسطے دوسرا
حقوق انکے کرتا تھا اسمیں ادا

رکھا تیسرا حصہ اپنے بدل / یہہ تقسیم اوقات ہی بے مثل
کیا تھا وہ سالار ملک و ملک / یہہ حصے میں سب خلق کو مشترک
یہہ حصے میں کرتا تھا وہ شہریار / سب ارباب دانش کنیں اختیار
جسے فضل و تقوی میں تھا دستگاہ / اُسے اپنے صحبت میں دیتا تھا راہ
جو اُس کن تھا فیض معاش و معاد / بخشتا تھا سب کو بقدر مواد
سکاتا اتھا انکو علم و ادب / روا انکی حاجات کرتا تھا سب
کسی کو بھی یک حاجت و کس کو دو / کسی کو بھی سہ یا زیادہ بھی ہو
وہ سب حاجتاں کر قضا او دعی / کرے دین و دنیا میں انکو غنی
بھی کہتا تھا ہر ہر مصاحب کنیں / کہ پہنچاؤ حاضر نے غائب کنیں
بھی وہ افتخار زمان و زمین / یوں ارشاد کرتا بہر ہمنشین
کہ تو لوگ تم ایسے کی حاجت مجھے / کہ وہ اپنی حاجت کو کہہ نا سکے
جو پہنچاوے سلطان کو ایسے کا حال / کہ پہنچا نہ سکتا ہی وہ اپنا حال
خدا اسکا ثابت رکھیگا قدم / بروز قیامت بفضل و کرم
نکوئی بات کا شہ کنے نام آئے / مگر وہ جو دارین میں کام آئے
سب اصحاب خاص اسکے دن رین کے / اتھے طالبان خیر دارین کے
ہنوتے جدا اس ستی ایک چھن / غذا روح اور تن کا ناتھا بن
بھی جب اُسکے محفل سے ہوتے جدا / طرف خیر کے سب کو تھے رہنما
بھی بولیا علی یا حسین و حسن / زبان اپنی شہ بھوت رکھتا جتن
ذکرتا اتھا یعنی ایسا کلام / کہ دنیا و عقبی میں آوے نہ کام
جو ہوتا اتھا قوم میں باوقار / اُسے سب پو دیتا اتھا اقتدار
بہت سب کی تالیف چہتا اتھا / نہ نفرت کی کوئی بات کرتا اتھا
باین خلق و امیزش و اختلاط / کرے وضع کا اپنے بھوت احتیاط
بھی دریافت کرتا اتھا لطف سوں / وہ سالار دین سب کے اطوار کوں
جو ہو خوب سو اسکو تحسین کرے / سدا اسکی تائید پر من دھرے
بدی کو کرے ساقط الاعتبار / کرے نا نکوئی اسکنن اختیار
اتھے معتدل شہ کے اطوار سب / مصاحب اتھے اسکے اخیار سب
اتھا افضل الناس وہ اس کنے / کہ ہو خلق کے خیر خواہی منے
بہر حال و ہر وقت وہ جگ نبی / تجاوز نکرتا اتھا حق ستی
اتھا حسن اخلاق خیر الانام / سب احوال میں خلق کے تھا عام
ہوا تھا شفقت میں سب کا پدر / برابر تھے سب اسکنے جوں پسر
مطولا اتھی یہہ حدیث اسکنیں / بہت مختصر کر کو بولیا ہوں میں
لکھا ہوں کہیں اسکو تک شرح سات / کریا سکو معلوم ہو خوب دھات
مدارا شہنشہ کا ازواج سات / اتھا مجید و غایت ای نیک ذات
بھوت انپو کرتا اتھا لطف و کرم / بہت انکی برداشت کرتا تھا ہم
بہت ناز انکا اٹھاتا تھا او / روایت میں لکھا ہو یمنیں بات یو
کہ یکدن شہنشہ کے حجرے کنے / اتھے کھیلتے حبشیاں سب کئی جنے
بھی اس وقت پر عائشہ کی عمر / برس آٹھ یا نو کی ای سربسر
نہ آیات چھپنے کے اترے تھے تب / لگی دیکھنے عائشہ کھیل سب
شہنشاہ کر آسرا آپنا / او بی بی کو کھیل او دیکھانے لگا
دکھایا بہت وقت لگ کھیل کوں / پھرائے اتو آپ ہو اس سوں توں
نخے لڑتے جب آپس میں بی بیاں / تو کرتا اتھا صلح شہ درمیاں
بھی خدام سو اکا تھا ئی سلوک / بکرتا نہ تھا او کبھی انو چوک
جو کچھ آپ کھاتا او پیتا اتھا / غلاماں کنیں او ہچ دیتا اتھا
یہہ خصلت کے صدقے ستی اے خدا / مجھے یہہ طریقت کنیں کر عطا

در صفت پاس عہد و صلۂ رحم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھی کرتا تھا شہ عہد اپنا جتن / نتھا کوئی اس فن میں اسکے ہمن
کہا شاہ کو ایک شخص ایکروز / تو بیٹھ یہاں میں آتا ہوں اے دلفروز
نہ آیا انے تین دن لگ تہاں / اتھا تین دن وہتا شہ کن وہاں
بہت اپنے خویشیاں پو رکھتا تھا پیار / سلوک انسو کرتا اتھا بے شمار
خدیجہ جہاں لگ اتھے اقربا / بہت انپو کرتا تھا لطف و عطا
حلیمہ کا کرتا تھا اکرام بھوت / بھی دیتا اتھا اسکو انعام بھوت
بدل اسکے خاطر کے او نامدار / دیا چھوڑ اسیراں کنیں چھ ہزار
یہہ خصلت کے صدقے تو ای دادگر / مجھے سارے رنجاں سوں آزاد کر

در صفت عدل و صدق و امانت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتھا عدل و صدق و امانت منے / شہنشاہ مشہور سب کے کنے
رکھے تھے عرب سارے ملکر تمام / نبوت کے اول امین اسکا نام

بھی اُسوقت لرتے اٹھے او اگر / جھکاتے تھے جاکر شہنشہ کے گھر
جو طفلی میں تھیا اچھے نصف شیر / دیے دودھ بھائی کو نصف اخیر
اٹھا شاہ سب حال میں حق کے ساتھ / بجز وحی کرتا نہ تھا ایک بات
کہا حق نے اُسے در کتاب مبین / کہ انک لدینا مکین امین
ثنا ایسے عادل کی کوئی کیا کرے / کہ عاجز ہو لوح و قلم تھر تھرے
خدایا بہ صفتاں کے صدقے ستی / اِس اخلاق سوں مجکو دے یکرتی

در صفت تمکنت و وقار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتھی مجلس اُسکی ہیبت با وقار / نہ کچھ اُسمیں ہوتا تھا شور و پکار
او مجلس عجب نور در نور تھی / سگل خوب صفتاں سوں بھرپور تھی
نہ کوئی وہاں کسکی غیبت کرے / نہ کوئی عیب جینی اپس میں دھرے
رہتا شاہ اُسمیں ہیبت داب سوں / میں کیونکر کہوں اُسکے آداب کوں
نہ آواز کرتا وہاں کوئی بلند / خشوع و ادب تھے سب بہرہ مند
او مجلس کے صدقے سوائی فدا [illegible] / مجھے اُسکی سیرت [illegible]

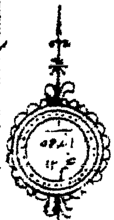
در صفت زہد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں کیا کر سکوں زہد شہ کا بیان / بیان اُسکا طاقت مجھے ہی کہاں
کیا تجھکو مختار ہیں ذوالجلال / تو رہ نوبچہ یا سلطنت کر قبول
[illegible] کروں گا سنا جب رسول / خزانے زمیں کے آئینگے سب ابل
کہا شاہِ عالم نے مجھے فخر بس / مرے دل میں ہے فخر کا نت ہوس
اچھوں گا میں ای صاحبِ کبریا / بھر پایت یک روز یکدن بھکا
نہ کھیا کبھی پیٹ بھر کر طعام / اگرچہ دو عالم اتھا اُسکا رام
دیا اونٹ گھوڑے بہت بخش کر / بکری گرے و گاواں کا نہیں تھا قدر
تصدق ہوں اُس زہد کے ذوالجلال
خدای ملک ملکوت کے افتخار / کیا وحی یوں اُسکو پروردگار
اگر میل تیرا ہی شاہی اُپر / کروں کان تیرے حکم میں بحر و بر
[illegible] تجھے نا کروں گا کبھی / [illegible] میں تیرے [illegible]
مجھے دولت و ملک درکار نیں / سدا فقر کے ساتھ خوشدل ہوں میں
کروں گا تیرا شکر جب کھاؤں گا / لیا میں تو دل صبر میں لاؤں گا
فقیراں کو بخشیا ہزاراں ہزار / درم او دینار [illegible]
لیا جب شہنشاہ [illegible] کے رو / تھے بکر یہودی کیاں اُسکے گرو
مرے دل سوں دنیا کی خواہش نکال

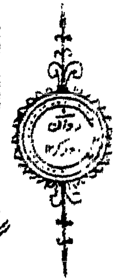
در صفت تواضع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

تواضع میں اُسکا کروں کیا بیان / کہی اُس سوں عاجز قلم ہور زبان
لیے اپنے کپڑا نکو دھوتا اٹھا شاہ / بھی سیتا اُسے آپ وہ دیں پناہ
بھی گینا تھا آٹا اپس ہاتھ سیتی / متاع اپنی لاتا اپس ہاتھ میں
صحابیاں میں ہل مل اچھتا سکے ساتھ / ہی جان اُسے جاگہ ای نیکذات
دیا سبکو بانٹ اُسکے کاماں تمام / لیا اپنے ذمے میں بکریاں کا کام
اچھے اُسکی خدمت میں خاص و عام / بھر اُنکی کثرت ستی گھر تمام
ہوا جار آخر و شخص [illegible] / زمیں پر گیا بیٹھ مجلس کے بھار
دیا پھینک اسکے طرف تو کہا / کہ بیٹھ اُسکے اوپر تو ای باوفا
کہا خادم خاص شہ کا انس / کہ میں اُسکی خدمت گیا دس برس
میں جس کام کو اُسکے کرتا اتھا / نہ کچھ حرف اپر اُسکے دھرتا اتھا
تصدق سوں اُس خوش کے ای ادگر
اول آپ کرتا تھا سبکو سلام / اچھے طفل یا زن اچھے یا غلام
لیے اونٹ کا چارہ بھاتا اٹھا / خود دم سنگ ملکو کھاتا اٹھا
غرض اپنے خدمتاں او تمام / تھا کرتا اپس ہاتھ سوں والسلام
صحابہ بحکم شہ بحر و بر / گئے ذبح بکرے کو ور یک سفر
خبر تے کہ وہ سرور دل فروز / لگیا وعظ کرنے لگیں ایک روز
سو اُسوقت گئے تیغ لا جریر / جگا بیٹھنے کی نہ پایا جریر
وہ سالار وقف ہو اُسکا جلال / شتابی سے کھولا اپنی چدر
دے بوسہ اُسے اور رکھ آنکھ پر / بٹھاتا اُسے سیر ہو وہ خوش
تھا چہتا مجھے ہو وہ نامور / کیا میں کبھی غصہ میرے اپر
بھی جو کام کرتا تھا اُسکا میں / نہ کہتا کہ کیوں میں کیا اُس کتیں
مجھے کر تواضع سے مستفیض

میں لکھتا ہوں اب باب سیوم یہاں
سو اعلام دین بعضے ای نیکنام
کہ وہ شاہ ہور لوگ بھی اسکے سب
ہی یوں ابوہریرہ ستی یہہ مقال
ابھی عائشہ یہہ سخن سب کنے



[illegible]
عثمان کہ یوں [illegible] ہیں
مہینے لگے [illegible] مجھو
دکھایا کبھی گوشت حلوان کا
کہانیں کہا پھر اسے باادب
بھی مرد ہیں یوں عائشہ سے بہت بات
کہا ابن عباس سالار دین
خبر میں ہی یوں دوسرا ایک روز
کہے بھوک سے بھار آئے ہیں ہم



وہ انصاری گھر میں تھا اس زمان
گیا آب شیرین کے لانے بدل
پھر سے گرامی تر آب کوئی نہیں
بھی جلدی ستی ذبح بکرا کیا
کہا تب قسم سے کہ ہی یہہ نعیم
ملا ایک روٹی کا ٹکرا وہاں
کہا جابر اسد ان سے بے شبہ میں
تو بند تا تھا پتھر شکم کے اوپر
اتھے شاہ کو تین روح الامین
نہیں شب سے آل محمد کے گھر
کہ وہ شب میں لایا وہ سرور کتین



کہانیں کہ ای رب ارض و سما
سوا اسنے میں آیا اسرافیل اتر
میں جتنے خزاین ہیں ارض و سما
کیا ہی بھی یوں حکم رب متین

کروں اسکے عادات کا تک بیان
رکھے ہیں زواید سنن انکا نام
رہتے بھوک سے ہی جو حیدر شب
کہ وہ شاہ دین اور سب اسکے آل
کہ ازواج حضرت کے ہر گھر منے
لگی یہہ کہ الضعا یایان شاہ
دیکھا ایں شہنشاہ عالم کتین
گر سے بھوک تو اپنے ناس سو دو
اسے بس تھا عشق رحمان کا
نہیں جانتے تھے قم آئے کو تب
کہ جب شاہ کو میں پایا وفات
کیا جب سفر سوئے خلد برین
نہر گھر سے نکلا شہ دلفروز
کہا تب او سرور خدا کی قسم
دھی عورت اسکی سو آئی دو ان
سوا اسنے میں آیا وہ یار نول
کہ آئے ایسے مہمان مرے گھر کتین
بکا اسکین شہ کے لے گیا
کہ پوچھینگا اس سے خدا ای عظیم
کہا کچھ بھی سالن ہے وہ شاہ جان
بہشت دوست رکھتا ہوں سر کے کتین
صحیح میں یہہ اخبار ائے ناموس
تھے انوار و اسرار میں ہمقرین
نہ ستو نہ آٹا کہ نوشت بھر
کہا تب وہ روح منور کتین
سنا جب ترے حال کا ماجرا
کہا حق سنا جو کہا سربسر
کلید انکی دے ہاتھ میرے خدا
کہ ہمراہ تیرے رہیں ہر کہین

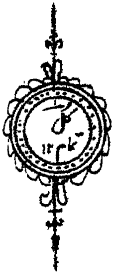
وہ عادات سارے عبادات ہیں
روایت ہے یوں ابن عباس سو
نہ ملتا تھا انکو غذا رات کا
نہ کھاتے کبھی پیٹ بھر تین روز
سلگتی نہ تھی آگ یک مہ تمام
کبھی بھیج دیتے تھے بکریاں کا دود
گذرتا تھا اسپو یک روز سب
انس بولا ہی نہ دیکھا ہوں میں
پوچھا سہل سے کوئی یوں تھے غلاف
کہا نیں ولیکن ہمیں اس زمان
نہ تھا کچھ تب اسوقت میر کنے
تھا فرض اس اوپر پست پیمانہ جو
ملیا رہ میں بوبکر فاروق سو
مجھے بھی یہی بھوک لائی ہے جاب
پوچھا شاہ اسکو کہاں ہی فلان
کہا شکر ہوا کہ ہی عید آج
لے آیا وہ یک شاخ خرما کی تب
تناول کیا شاہ یاران سنگات
بھی جابر کہا یوں کہ سرور مرا
کہے کچھ نہیں غیر خل ائے امام
حدیثاں بہت یوں ہیں اصحاب سو
بھی ہی ابن عباس سے یہہ خبر
کہا شاہ جبریل سو یہہ بیان
نہ پوری کیا لگ یہہ باتیں حبیب
کہ آیا ہوا حکم کرتار اب
سرافیل کے تیں کیا حکم تب
ترے حال پر فضل کیتا ہی حق
کیا اسطرح حکم قطعی سے مجھے
کروں سب پہاڑاں جو ہیں عرب

بھرے اسمیں یکسر سعادات ہیں
تو رکھو دلمیں یاد اپنے اسبات کو
نہ تھا انکو اندوہ اسبات کا
کیا تا وفات اوشہ دلفروز
تھا پانی و خرما سبھوں کا طعام
پلاتے تھے ہم اکثر شہ کو دود
ہوتا بھوک کا اسپو زور العجب
کہ کھایا کبھی صاف روٹی کتین
زمانے میں شہ کے اتھے نان صاف
اسے بھونکتے ہور پکاتے تھے نان
مگر نیم پیمانہ جو گھر منے
تھی بکری یہودی کن اسکی گرو
کہا جا رنکلے ہیں تم کاہے کو
چلا تب یک انصاری کن یاد دیا
کہے او کہ ای سرور انس و جان
ترے سر اوپر ہی کرامت کا تاج
اتھا اس اوپر بسر و خرما و رطب
پھر سیر و سیراب سب خوب کھات
پکڑ ہاتھ آیا بدولت سرا
کہا شاہ سرکا ہی لنعم الادام
کہ جب بھوک لگتی اتھی شاہ کو
کہ یک روز کوہ صفا کے اوپر
قسم اسکی جو تجھ کو بھیجیا یہاں
ہوا چرخ سے یک صدائے مہیب
کہ ہوئے قیامت کا اظہار اب
کہ آوے ترے پاس جلدی اب
مجھے تیری خدمت میں بھیجا ہے حق
کہ دیوں وہ کلیاں کتین میں تجھے
زبرجد و یاقوت و زر و یا ذہب

وہ سب کو چلاؤں ترے ساتھ میں / بجالاؤں جو تون کہے آپ مین
وگر چاہے تو اے نبی الانام / تو رہ فقر ہور بندگی مین مدام
کہا شاہ تب یہہ سخن تین بار / نبی ہوؤن ہور بندہ حق گذار
ارے بھائی تک غور سے کر نظر / کہ ہی بندگی کا شرف کس قدر
خدا ہی خدا بندہ ہو مصطفیٰ / عبودت مین اسکے نہین دوسرا
خداوند در ہر مقام بلند / اسے اس لقب سے کیا ارجمند
جو معراج تھا اسکا والا مقام / لیا اس لقب سے بھی وصل کا نام
بھی کہتا تھا وہ شاہ عالی جناب / کہ بولو مجھے عبدہ کر خطاب
تھا کے مین جب لگ شہ باکمال / بھی ہجرت کئے بعد تا چار سال
کیا مین غزوان کہ ہم سات تن / اتھے ابتدا مین وہ سالار کن
سنتے تھے غذا اسکو شام و سحر / اگرچہ تھے کینکرکے ای نامور
کیا فتح جب شاہ ملک نضیر / ہوی اسکے یاران کو راحت کثیر
ترقی ہوی اسکے تو کان کو جب / خصوصا کہ فتح کے کو جب
وہ فقر اسکا سب اختیاری تھا / نہ ہرگز وہ زہد اضطراری تھا
تھا ایک بدبخت باطن تباہ / اتھی فقہ مین اسکو فی الجملہ راہ
اگر ہوتی قدرت اسے بر نعم / تو کھاتا نہ اسکو بیش و کم
پڑا اسے شتابی اسے دار پر / ستے مرتبے مین اسے خوار کر
دیا بانٹ غربا کو وہ نامدار / سواں سے شتر اور بکرے ہزار
ولے فقر تھا اسکا محبوب تھا / بہت اسکی خاطر کا مرغوب تھا
خصوصا بتول او حسن ہور حسین / اتھے فقر اور زہد کے نور عین
جب آیات تخییر پائے نزول / کئے اسکو دنیا کو تج کر قبول
خصوصا خلافت کا تھا جن کو تاج / دئے فقر کو اسکے ہو وار رواج
کبھی پھر بہ تعلیم وہ مقتدا / دیا نفقہ ازواج کو سال کا
سو یہہ نفقہ دیتا بھی تھا گاہ گاہ / وگر نین تو تھے زہد مین سال و ماہ
بھی امت کو ارشاد کیتا یہہ حرف / کہ نین ابن آدم بھرا کوئی ظرف
ہین بس ابن آدم کو لقمے کتیک / کہ قایم رکھین پشت کو اسکے نیک
رکھے دوسرا ثلث نم واسطے / رکھے تیسرا ثلث دم واسطے
بھی ثابت ہوی یہہ خبر سب کنے / کہ کھاتا ہی مومن یک امعا مئے

کہ مومن نہ کھانے پہ دوڑتا حرص

اگر چاہتا ہی تو اے باوقار / تو پیغمبری ساتھ ہو تاجدار
اشارہ کیا شہ طرف جبرئیل / تواضع کر ای سرور بے عدیل
نبوت مجھے ہے ہور بندگی / مجھے بندگی سے ہی نت زندگی
خدا جون یک وون ہے بندہ بھی یک / نکر اس سخن بیچ یک ذرہ شک



ہین اس وصف مین خوش شہ دین کے کل / بیان اور وہان کیا ملک کیا رسل
کیا اسکو دعوت ہے دل شاد جب / کیا اس لقب سے اسے یاد تب
تھا [illegible] سال اسکو [illegible] / کہا [illegible] فاوحی الی عبدہ
سمجھنے مین اس کے حیران ہی فکر / مین کرتا ہون اب اسکے کہانیکا ذکر
اتھا عسرت و فقر و رنج و ضرر / بہت سیدا اور اسکے یاران اپر
ہمارے بو تھی سخت تکلیف تب / گذرنے تھے فاقے مے روز و شب
لباں بھٹ گئے تھے ہمارے تمام / تھا اندوہ و کرب سے نت ہمکو کام
ہوا اسکے بعد از فتوحات بہوت / اسیران سلے مرد و عورت بہوت



ولیکن وہ سالار عالی گہر / اتھا کشور فقر کا تاجور
جو بولیگا وہ فقر تھا اضطرار / تو ہی واجب القتل وہ نابکار
کہا ایکدن وہ سئی الادب / کہ زہد اسکا تھا اضطراری عجب
یہہ سن بات مغرب کے عالم تمام / دئے قتل کا حکم تب لا کلام
سخن اسکا ہی ابن عجب خبیث / مگر نین پڑا تھا سیر اور حدیث
ہزاران ہے دینار و درہم دیا / غریبان کو فاقے سے بےغم کیا
بھی تھے اسکے جو اہل بیت کرام / اتھا فقر مین انکو عالی مقام
بھی سب اسکے ازواج عالی تبار / اتھے فقر ہور زہد مین نامدار
بھی اسکے جتنے کمل اصحاب تھے / سدا فقر مین بے خور و خواب تھے
بھی اصحاب صفہ و غیر فریق / اتھے فقر مین مقتدای طریق
وہ کرتے تھے خرچ اسکو در راہ حق / اتھا عائشہ کو سبون پر سبق
غرض او شہنشاہ روشن ضمیر / اتھا فقر اور زہد مین بے نظیر
زبون ہو بستر اپنے پنیت سون / ہی دوسری خبر تو سن اس راز کون
اگر نفس غالب ہوا اس پر / تو ثلث [illegible] اپنا کھانے بھی
پہنچی جو بقدر الطاقتین یہہ بات / تو دو دھوتا وہ فن طاب ہے بات
جو کافر ہی بھرتا ہی ساتا انتڑیان / اس ارشاد کے راز کا سن بیان



جو کافر ہے سو اسکا [illegible]

در بیانِ آن چیزہا کہ بخوردنِ سرورِ ہر دو سرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف کردیدہ

سن ای بھائی سرور کو شام و سحر
نقیید نتھا کوئی کھانے اوپر

تکلف یہان سکے نتھا گرم جوش
جو پایا اتھا اسکو کرتا اتھا نوش

جو کھاتے تھے اہل مدینہ سکل
وہی نوش کرتا اتھا وہ نول

یہین کرتا ہون بیان انکی تفصیل اب
تو سن شوق سے یاد رکھہ اسکو اب

غذا اس شہنشاہ کا سال و ماہ
اتھا نان جو گیہون بھی گاہ گاہ

کبھی تالنا بھوک خرمے اپر
کبھی وو دو برآئے گرامی گہر

بھی کھاتے ہی شہد و شیرین ای یار
اتھا بھوت دونون اپر اسکا پیار

بھی کھایا ہی خرمے کتین جو بار
بہت اسکو چہتا اتھا او نامدار

دو ہوئے مین ایک وقت ای جستجوگر
وو سرور کے سفر پورتے کھجور

بھی آیا ہی یون در حدیث دگر
کہ تھا پیار جو بوت اسکا مسکے اپر

بہم شہد و ستو کو عثمان کر
دیا پنج سالا یہ عالم کے گھر

تناول کیا اسکو وہ ارجمند
بھی دوسری خبر یون ہے ای دلپسند

کہ بھیجا تھا عثمان بار دگر
یہہ دو چیز گھی ساتھ سرور گھر

دعا کر برکت کی وہ باکمال
رکھا اسکو چولے پو ہانڈی مین ڈال

وہ ہانڈی جب اتری ہی چولہے ستی
کہا اپنے یاران کو وہ جگت ستی

کرو نوش اسے ہی یہہ حلوا وہ شتی
خبیص اسکا فارس کنے نام ہی

بھی کھایا ثرید وہ امام ہمام
اتھا اس کنے او احب الطعام

وہ یہہ ہے کہ آٹے کے ٹکرے بنا
پکاتے اسے گوشت مین با صفا

ہے ہندی مین نام اسکا ستربان گر
یہہ تعریف ہوتی ہے سچ اس اُپر

بھی کھایا ہی سرور خزیری کتین
حدیثون مین یہہ تا پایا ہون مین

پکاتے ہین گندم کے آٹے ستی
ہر یرے طرح اسکو ای اک ستی

کہے بعضون نے گوشت کو دے کونال
پکاتے اسے اسکے شوربے مین ڈال

جو سلمیٰ تھے خادمان شاہ کے
اتھے تحت پر اس نول ماہ کے

امام حسن وو شہ پاک ذات
لے فرزند و عباس و جعفر کو ساتھ

گئے ملکو سب اسکے گھر ایک روز
کہے اسکو ای مادر دلفروز

ہمارے لئے تو پکا وو طعام
کہ مرغوب تھا نزد خیر الانام

کہے ای جو زادے سنو یہہ کلام
نہ خواہش کرینگے تمہین وہ طعام

کہے تب اسے جدے بار دگر
تو البتہ اب اسکو تیار کر

لئی ہین کر جو کا آٹا انے
بھی ڈالی اسے ایک تا ندی مینے

پچھے ڈالی زیتون کا تیل اس بھتر
بھی فلفل مصالح کتین کوٹ کر

پکا کر رکھی انکے نزدیک لا
کہی انکو ای نوت ہی یہہ غذا

کہ سالا کے منکو بھاتا اتھا
بہت پیار سے اسکو کھاتا اتھا

بھی کھایا ہی لحم اوس راج الانام
اتھا گوشت اس کن احب الطعام

بھی نولیا کہ ہی گوشت بے اشتباہ
بدنیا و عقبی طعامان کا شاہ

تناول کیا گوشت بکری کا شاہ
ولیکن نہ ہر روز بل گاہ گاہ

کہا یون کہ گرمانگتا حق مین
کھلاتا مجھے روز و شب اُسکتین

پھر پکا اتھا گوشت شہ کو پسند
کہا یون ابو رافع ارجمند

کہ ایک روز بکرے کتین کاٹ مین
پکاتا اتھا دیگ مین اسکتین

سو لیتے مین آیا وہ سالار دین
کہا کیا ہی یہہ مین کہا ای امین

مجھے کوئی بھیجا تھا بکری کتین
اسے دیگ مین اب پکایا ہون مین

کہا شاہ دے مجھکو اسکا پھرا
دیا اسکو تب شاہ ہر دو سرا

کہا لا دے مجھکو پھر اسکا پھیر
دیا مین لجا اسکو کر کچھ نہ دیر

کہا دے مجھے پھر پھرا دوسرا
کہا مین تب ای شاہ ہر دو سرا

نہین بکرے کتین مگر دو پھرے
کہا اسکو سرور کہ ای گن بھرے

اگر تو نہ دیتا مجھے یہہ جواب
تو دیتا مجھے تو پھر بیحساب

یہی قصہ گذرا ہی بابو عبید
شہنشاہ اسکو کہا بھی یہہ بعید

پھر اسکے رغبت سے جب تھا ہنال
دئے تجھے یہود اسکو زہر اسمین ڈال

تھا مرغوب اسے گوشت گردن کا پھر
خبر ہے ضباعہ بنت زبیر

کہ کاتی تھی یک روز بکرا انے
دئی بھیج لحم اسکا ہر گھر مینے

اسے بول بھیجا شہ دو سرا
کہ بکرے ستی تیرے ہمکو کھلا

کبھی کچھ نہ لحم اسکا باقی رہا
مگر لحم گردن مجھے ہی حیا

کہ بھیجون اسے شاہ عالم کتین
کہا سرور دین اس آدم کتین

کہ جانو اسے یہہ سخن دلنشین
کہ ہی گوشت گردن کا خوب و گزین

بھی بولا ہی وہ خلق کا تاج سر
کہ ہی پشت کا گوشت بھی خوب تر

بھی آیا ہی یون در حدیث ضعیف
کہ گدیان کو نکھایا نہین وہ شریف

کہ ہر دو مثالے ستی ہین قریب
نکھایا اسے اس لئے وہ حبیب

روایت ہی جو نار پر گوشت تھا
وہ سالار دانتون سے کرتا جدا

نہین کاتتا تھا چھوری سے اُسے
بھی ارشاد وہ یون کیا ہر کسے

نہ کاتو تم اُس گوشت کو جو پکا
چھوری سے کہ یہہ طور ہی فارس کا

مگر ہووینگا کوئی ٹکڑا بڑا
تو جایز ہی کرنا چھوری سے جدا

بھی کھایا ہی شہ لحم بریان کتین
بھی کھایا کلیجی کے ڈلیان کتین

بھی کھایا قدید وہ معلی جناب
کہین جسکو دکھنی مین سوکا کباب



بھی کھایا ہی وہ اونٹ کے گوشت کو
سفر ہور حضر مین یہہ سن بات کو

بھی لحم و حباری و مرغی کتین
وہ سالار کھایا ہی دیکھا ہو مین

بھی خرگوش کا گوشت کھایا ہی شاہ
احادیث اس بات پر ہین گواہ

بھی کھایا ہی وہ گوشت از گور خر
بھی دریا سے ماہی و کی جانور

خصوص اُس سے جو تھا عظیم و عجب
کہ کہتے تھے عنبر جسے سب عرب

اتھا بہوت پیار اسکا کدو اوپر
اُتھا لیتا اُسے ظرف سے چون کر

ہی حب کدو سنت ای نیکنام
کہے یہہ سخن شافعیہ تمام

چغندر بھی کھایا ہی وہ پاکذات
ولیکن پکایا ہوا جو کے سات

وہی دو دکھایا ہے بھی اوبشیر
بھی کھایا ہی وہ سرور دین پنیر

بھی کھایا ہی وہ بسر و تمر و رطب
بین کرتا ہون تفصیل اسکی اب

اہے بسر سے کچے کجھورای پسر
پکے خرمے کا نام ہینگا ثمر

رطب کو کہین ہند کجھورای گمہیر
بھی کھایا ہے خرمے کا بنکو پنیر

بھی کھایا کباث وہ امام اجل
بہی نام اسکا ہند مین پیلو کا پھل

بھی ککری و خربز کو کھایا ہی شاہ
اتھی خربزے کے اوپر اسکی چاہ

وہان مبارک کو خوشہ لگا
وہ انگور کے دانے کھاتا اتھا

فایدہ

[illegible]
بھی ہمیشون تھا اسکا [illegible]

تناول کئے تھے سو وہ پاکذات
[illegible]

یہہ تعداد کا کچھ نہی اعتبار
سراسر غلط ہو جو اسکا شمار

دربیان آمیختن خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام طعام را باچیز دیگر و دیگر احکام



تو اُس [illegible] نو قربان جاؤ
کہ بولیا ہی روتبا انکے چھوٹے بناؤ

برکت ہوینگی تب اُسمین زیاد
یہہ بات [illegible]

نہ کھاتا تھا دو قسم کا وہ طعام
عمل اسکا ایک نوع پر تھا مدام

نہ رکھتا تھا کھانے اوپر کچھ وہ عیب
نہ کرتا تھا فرمایش اور غیر ریب

اگر من کو بھاوے تو کھاتا اتھا
و گر نہین تو وہ ہات اُٹھاتا تھا

کبھی روٹی کھاتا اتھا گوشت سات
کبھی ساتھ بہر کے کئی ہی پاکذات

کبھی ککری ساتھ کھاتا کھجور
ہوین دو نو تا معتدل بالضرور

کبھی خرما کھاتا تھا مسکے کے سات
دبے اسکی گرمی کے تا کچھ صفات

کبھی جو کے نان ساتھ کھاتا کھجور
کہ بارد ہی جو اور خرما حرور

مدینے کا جب میوہ لاتا تھا بار
نہ کرتا تھا پرہیز وہ شہریار

بل اسکو وہ کرتا اتھا نوش جان
کہ اسباب صحت کا ہی یہہ نشان

دربیان کیفیت خوردن آنحضرت طعام را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآداب آن

ہی اجماع اسباب اوپر کہ شہ
شروع کرتا کھانے کو بسم اللہ کہہ

بھی آگے سنی اپنے کھاتا اتھا
سبھون کو یہہ سنت سکاتا اتھا

بھی کھاتا اتھا او تین انگلیون سے جان
بجز خنصر و بنصر یہہ بات مان

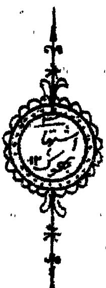
کبھی پانچ انگلیان سے کھایا ہی شاہ
بنادر رکھا اسبات کیتین نگاہ

نچھے کہلنے انگلیان جو لس کر
دلون سے تکبر کو کرتا بدر

بھی کھاتا تھا پاسنکو پونچ او شرف
ولیکن حدیثان ہین اسکے ضعیف

بھی بولیا کہ لقمہ و ریزہ اگر
گرے تو اٹھانا اُسے سربسر

کبھی پیٹ بھر کر نہ کھایا طعام
مگر گاہ گہہ یاد رکھ یہہ کلام



بھی ہے ایسی سیری کستی یہہ مراد
کہ کھایا ہی معمول سے کچھ زیاد

بھی جب قوم کے سات کھاتا اتھا [illegible]
تو آخر کو اُٹھتا تھا ای اہل دل

مبادا اُچھے کسکتین اشتہا
اتھیگا وہ خجلت سے جب شہ اُٹھیا

بھی امت کو بولیا وہ شاہ انام
کہ آخر اُٹھے سبکے سیر طعام

بہا کھانے کے وقت اپنے یاران سنگات
وہ سالار کو ہین کرتا تھا بات

بھی جلسہ وہ سرور کا وقت طعام
اتھا اسطرح سمجھ یہہ کلام

بیٹھے دونون پاون کے انگلیان اوپر
ویا اکڑو بیٹھے سمجھ یہہ خبر

کہا اسلئے وہ امام الہدیٰ
نہ کھاتا ہون ہرگز مین تکیہ لگا

ہے دوسری حدیث اسطرح اے امام
میں بیٹھونگا جون بندہ بیٹھے مدام
ہیں کھاتا ہون جون بندہ کھاوے غذا
کھاتا ہون تکیہ لگا میں سدا

کہے اہل تحقیق یہان یہہ بیان
مراد ان حدیثون کے یون ہیں عیان
نہیں بیٹھتا ہون میں کھانے اوپر
دو زانون پہ یا پالکھت مارکر

فراغت تھی بیٹھنا نہیں ہوتین
کبھی ذوق کھانا کھانے کتنین
ہے جلسہ سرالسلئے سرسری
نہین کھانے سے مجھکو الفت ذری

دگر عالمون سے کہے یہہ خبر
ہے محمول ظاہر کے تکیہ اوپر
لگا بیٹھ کو تکیہ یا پات تل
ہے مگر وہ کھانا سمجھ اے نول

کہے بعضے تکیہ سے ہی یہہ مراد
کہ یک شق یہ ہونگی کہے اعتماد
خبر ہے کہ نزد شہ ارجمند
کوئی ہدیہ بھیجا یکا گوسپند

سرزانو پہ بیٹھ کے بیٹھے شاہ
لگا کھانے او گوشت بے اشتباہ
کہا ایک بدوی کہ حاضر تھا
یہہ کیسا ہے جلسہ امام الہدے

کہا حق کیا مجھکو بزم و کریم
نہ جبار و سرکش میں ہی استقیم
وہ سرور سے یون حکم ہی در خبر
نہ کھاوے کوئی اوندھے مون لیٹ کر

نہیں تکیہ [illegible] یہ دو سر ناخنہ کو
زمین پر تو رکھہ یا داس بات کو

در بیان آنچیزہا کہ بخوردن سرور ہر دو سرا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مشرف نشد

سن اسبات کو تو ای شاہ انام
نہ کھایا کبھی گرم ہرگز طعام
نہ کھایا کبھی دودھ وہ پاک ذات
نہ کھتے نہ انڈے نہ مچھی کے سات

دو مسہل دو قابض دو گرم و دو سرد
نہ کھایا کبھی وہ شہنشاہ فرد
اچھے حسین بد بو سے مشک پیاز
یوین مولی شو لہسن اے اہل راز

نہ کھایا اسے ہرگز او شاہ دین
نہ کچا نہ پکا سمجھ بالیقین
نہ کھایا کبھی میز پہ بیٹھ کر
نہ تنہا مگر نادر اے باخبر

الٰہی نہ سے مجھکو کھانے کا حرص
مجھے دے سدا اپنے پانی کا حرص
سب احوال میں اے قدیر قوی
مجھے دے وہ سالار کی پیروی

در بیان کیفیت آب و شربت سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

لا آتے تھے اس سرور دین پہ جل
بہت دور سے آب شیرین نخل
جو پانی کہ ہو سرد و شیرین و صاف
تھا مرغوب سرور کے نہ بخلاف

نہ پانی تو پھونکا شہ دین دم
کبھی پیتا تھا اسکو لے تین دم
نہ یکبار کی اسکو پیتا تھا
یہی حکم امت کو دیتا تھا

بق سب حال میں در سفر در حضر
وہ پیتا تھا پانی کتنین بیٹھ کر
بہ ندرت برائے بیان جواز
پیا ہے کھڑا ہو کے وہ سرفراز

کبھی شہد خالص کو پانی میں ڈال
وہ شربت کو پیتا تھا وہ باکمال
کبھی ڈال پانی میں شیر حلیب
کبھی کرتا تھا نوش جان حبیب

بھگاتے اچھے بہر خیر الانام
کبھی رانکو پانی سے وقت شام
وہ پیتا تھا اسکو وقت سحر
کبھی شبکو بھی وقت روز دگر

ہوا تا تھا تین روز جب
نہ پیتا وہ شربت کو شاہ عرب
پلا داکہ وہ شربت اے خوش نصیب
ہوا ہونگا کیف اسے تک قریب

کوئی باندی کو وہ پلاتا تھا
وہ یا پھین یہ اسکو ستاتا تھا
پیالہ تھا ایک شیشے کا صاف
وہ سالار دین پیتے بے اختلاف

تھا دوسرا قدح چوب کا اے گرامی
لگی تھی اسے ایک لوہے کی کری
کبھی رنگ اسکا مائل تھا زردی پر
تھا چھاوہ یا نبع کا یا دھر

دو پتھریان اچھے رپے کے اوپر
تھا سرور نے بیچے ابن مالک کے گھر
وہ چاہا لگا دے سونے کی کڑی
ابو طلحہ نے لیا اسے اس گھڑی

یہہ تبدیل کرنا ادب سے ہی دور
کہ تھی وہ کری شاہ دین کے حضور
کہا ابن سیرین سے اہل کمال
تبرک سو پیتے تھے اصحاب آل

لکھا ہون بخاری کہ بصرے میں میں
پیا اس پیالے میں پانی کتین
بھی تھا یک قدح نزد شاہ انام
اٹھا اسکا ای بھائی ریان نام

یہہ سیرت کے صدقے سے اے ذو العطا
مجھے عشق کا اسکے شربت پلا
پلا دے اسے یون مری من میں
سرایت کرے آب حیون تن میں

در بیان لباس سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

لباس اس شہنشاہ کا اے میان
تھا اوسط نہ ارزان بہت نہ گران
نہ ہرگز وہ کپڑیان میں وسعت کرے
بقدر ضرورت اوپر میں دھرے

تھا اوڑھتا اکثر وہ دن رین
بڑی چادر ایسی کہ ڈھلپنے بدن
اور یا دھوپ کے وقت وہ نامور
تہبند یا چادر کو سر کے اوپر

کیا اکتفا اکثر اور اہبر
بھی پہنا ہی پشم کے کپڑوں کو شاہ
تھی آستین اسکی پہنچے تلک
لیا پائے چادر کنیں شہ خریدہ
تھا چار گز اسکی لنگی کا طول
تھی یک چادر اسکی مرحّل لقب
بھی تھی ایک چادر ہری نزد شاہ
بھی عیدین و جمعہ کی کرتا نماز
جدا اور لنگی کہ تھے ہر دو سخت
کہے جابر و ابن عازب بھی عون
تھا اسپہ تب حلہ سرخ خط
تھا ایک جبہ خسروانی اسے
وہ جبے میں پایا ہی سرور وفات
مریضان بہت اسکے آتے تھے گھر
خبر ہی کہ تھی کوئی نذر کسر
وہ جبہ کو پہنا حبیب صمد
اتھا دور کا نکالا اسے
بھی بندھا اتھا ناف پر اسکے تین
اتھے گندیان تکمے جبے اوپر
گریبان پہ اسکے ڈال پینا مات
کہے ہین اتھا سات گز اسکا طول
لپیٹا اتھا شاہ پگڑی کنیں
کبھی سکو بندتا اتھا ٹوپ پر
حدیثوں سے ثابت ہی یہہ تا بھہر
پڑا خطبہ سکے کو جب فتح کر
بھی یک پگڑی تھی نزد شاہ انام
نہ اوچے تھے او توپیان سر بسر
لگاتا تھا جب تیل وہ خوش سیر

بیک چادر و لنگ موئے اوپر
بھی پینا ہی کتان وہ دین پناہ
دراز اسکا دامن اتھا سا تولک
یہہ بھی تحفے میں تھا اک سعید
دو و نیم گز عرض تھا کر قبول
لگا و نکے شکال تھے اسپہ سب
دو ہی عرض و طول اسکا تھا کھہ لگا
اسے اوڑھ کر آتو شہ سرفراز
کبھی اس مین مرگی شہ عرش تخت
کہ تھے سب یہہ یاران سلاار کون
نہ تھا جاند واللہ اسکے نمط
کہ تھا چاک جیب کا دیباج
تھا وہ عایشہ پاس ای نیک ذات
وہ جبے کو دھوتی تھی وہ خوش سیر
اسے ایک جبہ ہو وقت سفر
کہ کرتا تھا اسکے بدلے کو رد
بھی یک شخص کو جلد بخشا اسے
حدیثا مین یہہ بات دیکھا ہون
لگاتا تھا اسکو وہ ناموس
مین مہر نبوت چھپا خوبد تھا
کرا سبات کو جان دل سے قبول
وہ کیون کر لپیٹا سو معلوم نین
لترایان مین وہ سرور نامور
کہ گردن پہ لپیٹا تھا پگڑی کچھیر
تھی پگڑی سیہ اسکے تب سر اوپر
رکھا تھا وہ سرور سحاب اسکا نام
ولے سب وہ جیبان اتھے سر اوپر

بھی پینا ہے بہتر ہیں او مستطاب
بھی پہنا ہی وہ شاہ کہنہ لباس
درازی بھی تھی لنگ کی اسکی یون
ہی قول اصح یون کہ پینا او نین
چھے گز اسکی چادر کا تھا طول جان
وہ چادر بنی تھی سیہ پشم سو
جماعات عرب کے آتے تھے جب
روایت کیا اشعری یون بسوز
بھی شہ کن تھے یک چادر و پیرہن
ہمین دیکھے یکجا نہ دن رات کون
یہہ حلے کی معنی کو کہتا ہوں مین
گریبان کے بھی روبرو ای عزیز
لئی تھا ان اپنے اسحاب اسے
پلاتی وہ پانی کنیں جون دوا
اتھا خوب اسکا تمامش اور رنگ
وضو کا کیا قصد جب شاہ دین
بینا کو ہی لنگی کنیں شاہ نے
دراز اسکو رکھتا اتھا زور برد
کبھی چھوڑ دیتا اتھا اسکو تین
بھی پگڑی وہ سرور کی باندھتا
نہ شکل اسکی آئی کہین در نظر
کبھی صرف دستار بندتا تھا شاہ
بھی شملے کنیں چھوڑتا شاہ نے
عربی مین تحنک ہی اسکا نام
اتھا فتح کے وقت ٹوپی اسکے
بھی تھی شاہ کو ایک ٹوپی سفید
خبر مین یون آیا ہی ای حق شناس

اتھا اسکے او احب الثیاب
بھی ہو بند تھا اسیوا حق شناس
ہی لازم کریں سب کیا شاہ جون
حضور اسکے سینے بہت آستین
تتہ گز اسکا تھا عرض یہہ تا بیان
لبادہ بھی تھا صوف کا شاہ کو
شہنشاہ اوڑ اسکو آتا تھا تب
کہ لائی بہر عایشہ ایک روز
کہ دو تو بنے تھے ملک مین
رنجہا اس تحلّی اول کا موں
کہ کہتے ہیں لنگی و چادر کنیں
اتھا رقعہ دیبا کا کر یہہ تمیز
گئی آپ کے جی مین جاگا اسے
تو سارے مریضان کو ہوتی شفا
ولے آستین تھے بہت اسکی تنگ
تو ہر گز جبے مین ہی آستین
کہ ہوتا اتھا کھڑ کھڑات اس منے
چڑھاتا تھا اسکو پیچھے سے اور
کہا ایک صحابی کہ یک روز مین
تھی جھوٹ کو ناہ نالی دراز
ولیکن یون آیا ہی در یک خبر
بھی توپی یو بندتا اتھا گاہ گاہ
مبارک دو دونوں اپنے شانیان
بھی یون باندہ مین حفاظت تمام
کئے ہیں یہہ تحقیق اہل خبر
دکرتین توپیان تھے ای با امید
کہ اور ایک کپڑا اتھا سر کے پاس
اسے ڈالتا آپنے سیس پر



اٹھا بستر ہیں شہ کنے دو دستر / بھی کپڑے سفید ای گرامی گہر
بھی کہتا تھا اکثر وہ کل کا امید / کرو لازم اپنے پو کپڑے سفید

ہی پاکیزہ و خوبتر وہ لباس / پہنو تم بشام و سحر وہ لباس
بناؤ اسے اپنے احیا کتین / بھی تکفین کرو اسمین موتی کتین

بھی پاکیزہ کپڑے اچھے دو دستر / نہ ہو میل کا اسمین ذرہ اثر
نہ ہوتا تھا میلا کبھی وہ لباس / نہ جون کو گذرا اتھا اسکے پاس

خبر ہے کہ فرمائے ہین مصطفیٰ / کراہت سے مومن کے نزد خدا
ہی پاکیزہ رکھنا وہ اپنا لباس / بھی تھوڑے پہ راضی رہنا بایاس

خبر ہے کہ یک شخص کو تمام / دیکھا اسکے کپڑے ہین میلے تمام
کہا تب کہ آیا بنایا ہے تو / کہ کپڑان سنو اپنے ستے میل کو

در بیان آب آن ہادی اناس نزد پوشیدن لباس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھی جب پہنتا تھا وہ کپڑے نوا / تو نام اسکا رکھتا قمیص یا ردا
بھی کرتا تھا اسوقت وہ یہہ دعا / احادیث مین دیکھ یہہ مدعا

بھی پگڑی کے کھولے وہ یک ایک پھیر / نہ جلدی وہ کرتا تھا اسمین دیر
کھڑے رکھوندتا تھا ستار کو / کہا بیٹھ کر پہنو شلوار کو

بھی شورون کتین میتھہ کر پہنتا / یو ہین اپنے نعلین وہ مقتدا
سیدھے پاؤن کے بیچ پہنے اول / نکالین وہ داوین سنی ای نول

خبر ہے کہ وہ حق تعالیٰ کا دوست / تیامن کتین بھوت رکھتا تھا دوست
یعنے سیدھے جانب سے کرنا شروع / سبہی خوب کامان کو ای باخشوع

جو کامان کہ نا ہووے جسمین شرف / اتھا واسطے اسکے داوان طرف
بھی فرمان کیا یون وہ امت کتین / کہ لاوین بجا سب یہہ سنت کتین

تصدق سنو اس خو کے ای دادگر / مجھے دے قناعت ضرورت اپر
مرے دل مین اسکی محبت بہتا / کرے جی سے دنیا کی خواہش اٹھا

در بیان خاتم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انگوٹھی تھی سرور کی روپے کی جان / اتھی کم ز مثقال یہہ بات مان
نگینہ اتھا اسکا روپے سے بھی / یہہ باتان حدیثان مینے ہین سبھی

اتھا اس نگینے کا نقش اے میان / محمد رسول اللہ سن یہہ بیان
تھا اللہ یک سطر و دیگر رسول / محمد تھا سطر سیوم کر قبول

لکھا نامہ سالار شاہان کو جب / کیا ختم اس مہر سے اپنو تب
وہ خاتم تھی بعد اسکے صدیق پاس / وہ کرتے اتھے مثل جان اسکا پاس

بھی لکھتے تھے جب بادشاہان کو خط / تو مہر اس سے کرتے اتھے خوش نمط
وہ خاتم تھی عثمان کنے چھے برس / خلافت کو اسکے تھا قوت سرس

یہہ مدت پیچھے وہ انگوٹھی نفیس / پڑی چوک ستی بئیر اریس
تمام آب کھینچے وہ مقصد جہد کر / وہ خاتم کا ہر گز دسیا نین اثر

ہوا تب سے امت مین شر و فساد / اتھا فتنہ ہر روز در ازدیاد
مگر اسم اعظم تھا منقوش جان / ہوا اسکے جانے سے فتنہ عیان

سلیمان کی خاتم سے تھی وہ بری / نکیون اسکے جانے سے ہو گر بری
مسلط ہوئی دیو و غول عنید / کہ آخر عثمان کتین شہید

یہہ قصے کا طومار ہی بس دراز / مین کہتا ہون اب اصل مطلب کو باز
بھی سالار عالم کے پاس ای پسر / اتھی روپے کی یک انگوٹھی دگر

نگینہ وہ خاتم کا تھا از عقیق / لکھا ہون مین تحقیق کر ای رفیق
خبر ہے کہ بندتا تھا از بہر یاد / انگوٹھی پو یک رشتہ ای باوداد

بھی ہے یک روایت مین ای باخبر / کہ بندتا او رشتے کو انگشت پر
وہ خاتم کے صدقے سے ای دادگر / مرا خاتمہ کر تو ایمان پر

در بیان موزۂ آنجناب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

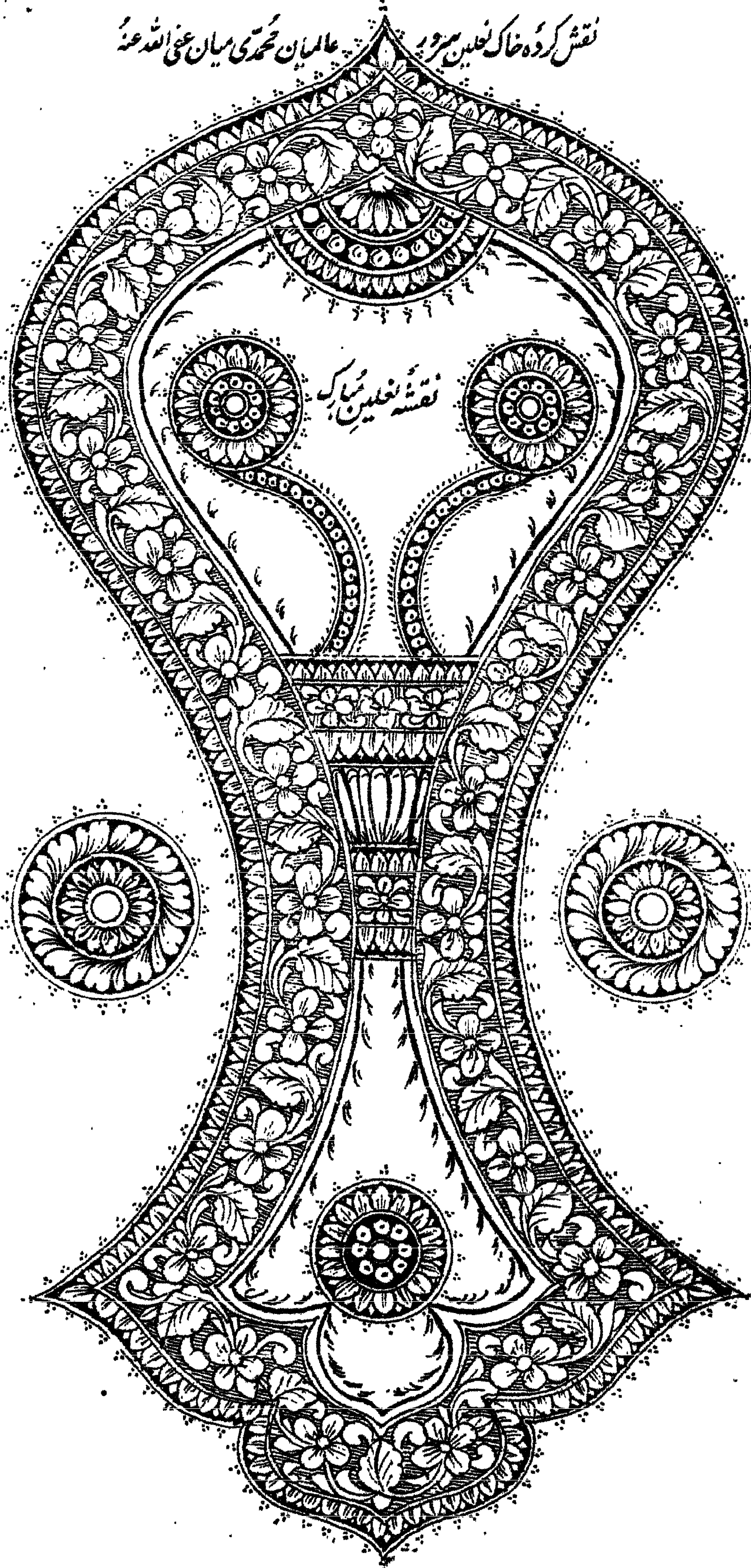
بھی سرور کنے تھے دو موزے سیاہ / دیا بھیج حبش کا اسے بادشاہ
اسے پہنتا تھا وہ خیر البشر / بھی کرتا تھا مسح اسکے اپر

دو موزے تھے بھی شہ کنے ای سرفراز / کہ دحیہ کیا انکو اسکے نیاز
بہت انکو پہنا وہ ہادی الانام / پو اسنے ہوا آخر پھٹے وہ تمام

سوای انکے تھے چار موزے دگر / احادیث سے ہی یہہ ثابت خبر

در بیان نعلین آنصاحب قاب قوسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھے نعلین اس شاہ کے بے مثال / ہی لایق رگ جان کی انکو دوال
کہ تھا حسن خوبی مین انکے یہی / کیا ماہ نو غم سے قالب تہی


نقش کردہ خاک نعلین سرور عالمیان محمدی میان عفی اللہ عنہ
نقشۂ نعلین مبارک



در بیان کیفیت جلسۂ سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیثون مین آیا ہی اس طرح — کہ جلسہ وہ سرور کا تھا اسطرح
کہ مجلس مین جا کالے اسکو جان — تو وہان بیٹھ جاتا اتھا در زمان
کبھی احتبا کر کو وہ پاک ذات — بیٹھے مسجد و گھر مین یاران نکات
کبھی احتبا اُسکا تھا ہاتھ سون — کبھی تھا چادر سون اس بات کون
بد لکھی زبان معنے احتبا — کہے ہین بچنگ مار کر بیٹھنا
کبھی باندھ کپڑا دو زانو اوپر — رہے بیٹھ وہ ہاتھ کو چھوڑ کر
کبھی تکیہ کرتا تھا دیوار اوپر — کبھی تھام پر یاد رکھ یہہ خبر
کبھی ایک جانب اوپر تکیے شاہ — کرے تکیہ کوئی تو بھی گاہ گاہ
کبھی وہ امام ملک نور بشر — اتھا تیکتا ہات تکیے اوپر
کبھی رکھ وہ یک پاؤن دوسرے اوپر — اتاتا ہو لیتا ہی ای باخبر
تعجب مین جب شاہ اتا تھا — کف دست اپنا پھراتا اتھا
یہہ سب سیرت کے صدقے ہستی ای کریم — مجھے رکھ وہ آداب پر مستقیم

در بیان مزاح آن زبدۂ اجسام وارواح صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کبھی کرتا تھا وہ سرور دین مزاح — مزاح اسکی تھی محض حق ہو صلاح
انس کا اتھا یک برادر صغیر — اتھا بو عمیر اسکا نام ای خبیر
اسے ایک دن سرور باکمال — کہا کیا ہوا تیری چڑیہ کا حال
کہا ایک بڈھی سے شہ یہہ سخن — نجاوینگی جنت مین کوئی پیرزن
لگی رونے وہ یہہ سنی بات جب — کہا اسکو بولو کہ قرآن مین رب
کہا یون کہ بڈھیان کہتین کر جوان — کرونگا مین جنت کے اندر روان
سب اصحاب سرور کے ای باسرور — بھی کرتے اچھے طیبت اسکے حضور
تبسم وہ طیبت پو کرتا تھا شاہ — کہ تالیف پر اُنکے رکھتا نگاہ
تصدق سے یارب اس اوضاع کے — مرا قبض کر دور ہو بسط دے



در بیان فراش سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

بچھانا وہ سرور کا ای باشعور — اتھا بے تامل بقدر ضرور
کبھی عایشہ یون کہ سرور کا فرش — کہ سوتا اتھا جس پو وہ شاہ عرش
اتھا پوست کا اور اسکے بھتر — تھا خرمے کا مارہ تو سن یہہ خبر
کبھی یون عایشہ سے ہی دوسری خبر — کہ آئی یک انصاریہ میرے گھر
بچھانے کو سرور کے وہ دیکھ کر — بھیجی یک نہالی اُنے جلد تر
بھرائی اتھی نرم صوف اُس مینے — شہنشاہ جب آئے میرے کنے
کہا کیا ہی یہہ مین کری عرض تب — فلانی مرے پاس آئی تھی اب
بچھانا ترا دیکھ کر وہ سندر — دئی بھیج یہہ توشک ای نامور
کہا شاہ ای عایشہ کر نہ دیر — یہہ توشک کتین اُسکنے بھیج پھیر
قسم ہے خدا کی اگر چاہو مین — تو سونے روپے کے پہاڑان کتین
روانہ کرینگا مرے ساتھ رب — مجھے فقر سے کام ہی روز و شب
کہی حفصہ وہ مادر مومنان — کہ یک فرش تھا ٹاٹ کا شاکیان
بچھاتی تھی مین اسکو دو تاہ کر — وہ سالار سوتا اتھا اُس اوپر
بچھای اُسے چار تہ ایک رات — سویا اُسپہ وہ سرور پاک ذات
کہا صبح کو مجھ سے اس بات کون — بچھائی تھی کیا مجھ پہ ل رات کون
کہی مین یہی فرش ای دین پناہ — مگر یہہ کہ اسکو کری چار تاہ
کہا پھر اُسے حال اول پہ لاؤ — مرے واسطے مثل سابق بچھاؤ
کہ اُس کی آوستر کی ای بانیاز — مجھے شکو رکھتی تھی باز نماز



عمر ابن خطاب ای نامور — شہنشہ کے آیا تھا یک روز گھر
وہ مختار لیٹا اتھا بر حصیر — نشان اسکا پہلو اوپر تھا کثیر
عمر دیکھ بولیا کہ ای شاہ کاش — تو لیتا اپس واسطے یک فراش
کہا مجھکو دنیا سے نسبت ہی کیا — مجھے اُسطرف میل و الفت ہی کیا
مرا اور دنیا کا نین ہی مثل — مگر جون وہ راکب گھر سے نکل
چلا دھوپ مین پھر وہ ماندہ ہوا — وہ تنک جھاڑ کے سایہ مین کھڑا
روانہ ہوا اُسکے بعد اسکو چھوڑ — تو ای بھای اسبات سے منہ نہ موڑ
کبھی یون ابن مسعود سے ہی خبر — کہ یک دن مین آیا شہنشہ کے گھر
اٹھا شاہ تب اپنے حجرے سے جھتر — کہ مانند حمام تھا گرم تر
ہوا اُسوقت لیٹا تھا حاطر اوپر — اٹھا اُسکے پہلو پو اسکا اثر
مین رونے لگیا تب کہا شہ مجھے — رولاتی ہی عبداللہ کیا شی تجھے
کیا عرض مین ای رسول خدا — اٹھو تجھ پہ مان باپ میرے فدا



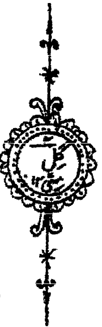
بہی کسری و قیصر کو فرشِ حریر
کہا رو کے انکو دنیا ہی یہاں
کہی عائشہ یوں کہ سن یہ بات تین
بچھائی تھی اُسپر گلیم سیاہ
بچھا اُنکے جب سرور کے
تجھے یہ پلنگ اور ایسی گلیم
کہا شاہ وہ فرش ہے نار مین
خبر ہی کہ وہ خازن گنج غیب
وگرنہ تو سوتا تھا بر زمین

تو سوتا ہی اس طرح برین حصیر
ہی عقبی ہمارے لئے جاودان
کہ یک چارپائی بھی تھی شاہ کو لن
بھری تھی بھی بردی کا اُسمین گیاہ
وہ دیکھے کہ اُس کے پہلو پہ نشان
بہت دیتے ہو مجھکو رنج ای کریم
مرا فرش جنت کے گلزار مین
رکھا مین کبھی کوئی بچھانا پہ غیب
فدا خاک پر اُسکے چرخ برین
تصدق ہوں اس خو کے ای ذوالعطا

اٹھا ہی وہ حاصر کا نقش دار
بھی تکیہ تھا سرور کو یک پوست کا
بھی اُسکو یک پات کو بانٹ کر
شہنشاہ سوتا تھا اُس اُپر
نمایان ہے کثرت سی نقش پان
بہی کسری و قیصر کو سونے کے تخت
روایات ایسے بہت آئے ہین
بچھاتے اگر واسطے اُسکے فرش
بھی اور ای او سرور دین لحاف
مجھے فرش کر رہ مین اُسکے سدا

ترے نرم پہلو مبارک اُبر
اٹھا اُس مین حصیر کا نار ابھرا
عرب مین بھی نام سکا بڑی مگر
مگر آیا ابوبکر مل با عمر
کہی تب کہ ای خسرو انس و جان
بھی ریشم کے ہین انکو فرش اور تخت
کہتا یا نہین اہل خبر لائے ہین
تو سوتا اُپر اُسکے وہ شاہ عرش
نہین اس سخن مین ذرا اختلاف

دربیان حجرات نہ گانہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



مین کہتا ہوں اب اُسکے گھر کا بیان
یہہ دونوں بدل وہ شہ نامور
بنایا ہی باقی گھران اُسمین تب
بنے حجرے کے اُن کہ تھے سقف
بہر اُن گھران کے اٹھا ایک دے
ریاست مین اپنے وہ باشور و شور
لگے رونے اہل حرم زار زار
کہ تا دیکھتے اُسکتین خاص و عام
وہ رہتا اٹھا اُسمین با زیب و زین
الٰہی ہمیشہ بشام و سحر

سنو جیسے اُسکو ای دوستان
بنایا ہی مسجد کے بعد از دو گھر
اٹھے نہ مکان تو وہ حجرات سب
بھی باندھے اٹھے اُسکوتا ای ببر
اٹھا پردہ یک تا ٹکا اُس اُپر
کیا اُنکو مسجد مین داخل بزور
تھا ہر گھر مین ماتم کا شور و پکار
کیا اُسمین کیوں زندگی وہ ہمام
لے بی بی کو ساتھ اپنے بنت حسین
مرے دلکو کر شوق کا اُسکے گھر

کیا شاہ ہجرت مدینے کو جب
تھے دیوار اکثر کے از گل تمام
بلندی تھی ہر گھر کی ای نیکذات
ولید وہ کہ مردان کا تھا پوترا
وہ بدبخت حجریان کو توڑا ہی جب
کہا یوں حسن وہ جو بصری اٹھا
بھی حجریان کے نزدیک زہرا کا گھر
وہ گھر اُنسے بھی چھین لے وہ بچیا
سدا رکھ مجھے دل کے تعمیر مین

تھی سودہ و صدیقہ اُس پاس تب
کیا نذر اُس شہ کے اپنی زمین
تھے دیوار بعضوں کے از خشت خام
بمقدار یک قامت و ایک ثلث
ضلالت مین فرعون تھا دوسرا
اٹھا شور محشر مدینے مین تب
کہ کاش وہ یہہ حجریان کو نا توڑتا
حسن بن حسن باپ تھا ای پسر
بجز اُسکو مسجد مین داخل کیا
پھنسا مت مجھے گل کے زنجیر مین

دربیان منام حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام



نہ سوتا تھا بجھوت سراج الانام
بھی سرمہ لگاتا تھا سالار تب
کہ دو سرمہ لازم تم اپنے اُپر
وہ کرتا تھا ذکر حق جو بھک
کہ ہی دل کتین جانب جیب مقر
کہ سونا بھلا جانب جیب اُپر
بھی سوتا تھا وہ سرور نامور

نہ کرتا تھا ترک اُسکو بالکل تمام
مین کرتا ہوں سن اُسکی تفصیل اب
کہ دیتا ہی سرمہ جلا بصر
بچھانے اُپر نیند آئی تلک
متعلق وہ رہتا ہی یوں سوئے پر
کہ آتی ہے نیند اسطرح خوب تر
زمین پر کبھی سو کبھی فرش پر

کرے میل جسوقت شہ خواب کا
اول سیدھے انکھی سے تین بیر
اول شب مین شروع کر وہ خیر البشر
ہو خالی شکم از طعام و شراب
نہین خواب آتا ہی خوب اس لئے
بھی رکھتا تھا سونے کے وقت لوٹا
بھی تو شک پوخم رکھے ہو کھات پر

وضو کر کو بیٹھے وہ کپڑے جدا
یوں وا دین مین ہو کہا سب کو پھیر
اٹھا جاگتا دو پہر تا صبح سحر
وہ کرتا اٹھا راست پہلو بخواب
حکیمان اسی واسطے کہہ گئے
سیدھے ہاتھ کو سیدھے رخسار تل
کبھی بر حصیر اور کبھی تاٹ پر

بھی کرتا تھا اسوقت وہ کی دعا
میں یہاں حاشیہ پر اسے کچھ لکھا

بھی پڑھتا تھا قل ہو اللہ احد
بھی پڑھتا تھا و قل اعوذ او سند

پیچھے اسکے کرتا تھا ہاتھ ہو دم
پھراتا تھا انکو ز سر تا قدم

کبھی گھومتا تھا وہ تک نیند میں
اگرچہ دل اسکا تھا دیدہ میں

بھی سوتا تھا جب نیند میں مشتغل
تو بیدار رہتا تھا اسکا دل

نہ ٹوٹتی تھی سونے سے اسکے وضو
اسی واسطے تو ج ای نیک خو

اترتا تھا کر رات کو وہ سفر
تو سوتا تھا جانب راست پر

اترتا اگر صبح کے وہ قریب
تو کوہنیاں کتیں ٹیک کر وہ حبیب

کف دست پر اپنا رکھتا تھا سر
کرے تا جن وہ نماز سحر

بھی کرتا تھا قیلولہ وہ دین پناہ
بہت کم رکھے اسبات کو در نگاہ

ہی سوتا تا سنے ہو مگر وہ جان
ہو را اوندھے ہو مگر وہ نہ اسکو کان

خبر ہی کہ گذرا یاوہ یک مرد پیر
کہ سوتا ہی اوندھا وہ مسجد بھیتر

کہا مار پاؤں اسکو اٹھ بیٹھ اب
کہ اس نیند میں دوزخی کا ہی ڈھب

کیا منع بھی سبکو وہ جگ پتی
معا کھانا کھانے کے سونے ستی

بھی بیداری خواب ای ذو العطا
چلن پر مجھے اسکے رکھ تو سدا

دربیان عادت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بہ بیت الخلا دارد

وہ جب پائخانے کو جاتا اٹھا
تو رکھتا تھا داواں قدم ابتدا

جب آتا تھا بیت الخلا سے بہر
تو رکھتا تھا سیدھا قدم پیشتر

نکل اسکے غایت کو جاتی زمین
تھی خوشبو سے وہاں ملکاتی زمین

وہ غایط کو دیکھا نہیں کوئی بشر
ہی ثابت احادیث سے یہہ خبر

کہا یک صحابی کہ میں بر طریق
اٹھا یک سفر میں نبی کا رفیق

میں یک وقت دیکھا کہ شاہ رسل
گیا ایک جا گے میں غایط بدل

کیا جا کو جب اپنی حاجت قضا
شتابی سے میں دیکھنے وہاں گیا

نہ غایط کا ہرگز تھا وہاں نشان
اٹھا بوئی خوش سے بھرا وہ مکان

و لے بول پاک اسکا دیکھے میں جوت
دیئے اسکے پینے ستی دلکو جوت

تلے چار پائی کے اس شاہ کن
رہتا ایک لوٹا دھرا ہر رین

کیا تھا وہ لوٹے میں یکرات بول
کہا ام ایمن کو صبحی یہہ قول

نجاست جو کچھ ہے سو لوٹے بھتر
کبھی وہ کہ ای سرور بحر و بر

قسم ہے خدا کی اٹھی مجھکو پیاس
پیئی میں وہ سب بول کو بے ہراس

ہنسا اور کہا وہ شہنشاہ فرد
نہ ہرگز کریگا ترا پیٹ درد

بھی دوسری تھی برکہ نام ایک زن
پیئی بول کو اسکے وہ خوش لجن

کہا تو نہ ہو وینگی تو ن دردمند
کبھی اسکو پہنچا نہیں کچھ گزند

بھی یک شخص شہ کے پیا بول کون
اٹھی مکتی خوش باس اس شخص سون

بھی خوش باس تھی اسکے اولاد میں
یہہ پایا ان میں ثابت احادیث میں

و لے بول کرتا تھا جب خاک پر
تو ہرگز نہ دستا تھا اسکا اثر

ہی وہ غایط و بول پاک و طہور
کہے یہہ سخن عالمان بے قصور

وگر اسکے عادات کا تک بیان
بلا شبہ اسکو عبادات جان

کیا ہوں بشوق دل ای باصفا
شمایل ہو اخلاق میں جا بجا

تصدق سے یا رب اس عادات کے
عمل کی مجھے اسپو توفیق دے

مجھے محو کر اسکے آداب میں
رکھ اس پاس بیداری خواب میں

دربیان خاتمۂ کتاب سراسر صواب ومناجات بدرگاہ مجیب الدعوات جل شانہ

ہیں اخلاق و آداب شہ کے اپار
کرے کوئی کیونکر انوں کا شمار

لکھیں سو کتابان گرای نیک نام
وہ اخلاق و آداب نا ہوین تمام

عدد انکا کرنا ہی طاقت سے بہار
میں اسواسطے یہاں کیا اختصار

یہہ نسخے کا آسان کیا ہوں بیان
کر تا اسکو سمجھیں سکل امیان

نہ دقت ہی کچھ اسکے بیان میں
نہ فہم اسکا دشوار ہی کس کنے

یہہ نسخہ کہ اس فن میں نادر ہوا
نبی کے تصدق سے آخر ہوا

ہی شکر و سپاس اسکو ہر صبح و شام
کر بخشیا یہہ نسخے کتیں انتظام

کیا اسکے بیتوں کو میں جب عدد
ہوئے یکہزار و چہار و دو صد

ہزار اور ایک سو پو ہشتاد و پنج
تھے ہجر کے برس تا ہوا تب یہہ گنج

پڑھیگا جو کوئی اسکو یہہ خدا
کرے مجھ بچارے کے حق میں دعا

محمد کے صدقے سے ای ذو الجلال
دے باقر کو ہر وقت اسکا خیال

دل اسکا دو عالم سے آزاد کر
اسی یاد سے اسکے نت شاد کر

نبی کے محبت کا دے راج اسے
نہ کر کسکا دنیا میں محتاج اسے

دل اسکا ہی اس فکر میں جو پھور
نکال اسکو اس غم ستی ای شکور

۱ یہ چھوٹی دعا ہے اللّٰہم باسمک امسینا و باسمک اصبحنا و باسمک نحیی و باسمک نموت و الیک المصیر ۱۲



شفا ہور قوت دے اسکو بہ تن — مسرت سے بھریو یہ کھ اسکا من
الہی طفیل محمد نبی — نکر کسکا محتاج مجھکو کبھی
الہی بحق صحاب رسول — کرم سے مری یہہ دعا کر قبول
بحق سر اولیا محی دین — بحق ہمہ اہل کشف و یقین
کمی کیا ہی تیرے خزانے بھتر — کہ مجھکو پھراتا ہی لوگاں کے گھر
کہا تو میں بندے ستی ہوں قریب — دعا گر کیا تو ہوں اسکا مجیب
اگرچہ گنہ پر گنہ میں کیا — ولے لطف و احسان ترا کاں گیا
خدایا تو کر ہر طرف سب بلا — و یا تیرے رحمت سے پردہ اٹھا
اگر تن اگر دل اگر جان ہے — اد ہر یک ستی مجھپہ طوفان ہے
الہی لطف و رحمت ستی ای غفور — پریشانیاں سب مری کر توں دور
مرا خاتمہ کر تو ایمان پر

نکر کسکے احسان میں اسکو بند — سدا رکھ اسے سب میں سربلند
بحق بنی فاطمہ ای خدا — مرا قوت بیواسطے کر عطا
بحق اماماں اثنا عشر — لجاجت مجھے کیں نتو محتاج کر
دے اپنے خزانے سے مجھکو زکات — نکو لکھ مری کسکے اوپر برات
خزانے زمین اور اسمان کے — ترے ہت میں ای مدعا جان کے
میں دن رین کرتا ہوں یارب دعا — ولیکن نہ دستا ہی کیں مدعا
ترے بحر رحمت کو نت جوش ہی — ولے ہم نو غفلت کا سرپوش ہی
اچھے تا کی مجھپہ یہی پیچ و تاب — اچھوں کب تلک یوں میں رنج و عذاب
جدہر دیکھتا ہوں میں حیرت سے دے — بجز تیرے یہہ حال بولوں کسے
الہی بحق نبی الہدے — مجھے عافیت بیچ رکھ تو سدا
بحق محمد سراج البشر

چھٹے رسالے کا نام راحت جان ہی اس رسالے میں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خصایص کا بیان ہی



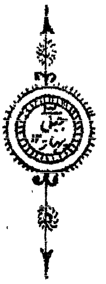
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن | در حمد حضرت حق سبحانہ تعالی جل جلالہ | چھٹویں رسالے کے بیتوں کا وزن ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد ہور ثنا بے عدد — ہی سزاوار خداوند صمد
جس کا ہر مخلوق ہی سر عظیم — کیا کرے کوئی وصف اسکا ای سلیم
حکم جسکا سن عدم موجود ہوئے — ناؤں جسکا سن جبل نابود ہوئے
جسکے ہیں وصفاں میں حیران انبیا — ہم سو کیونکر ہو سکے اسکا ثنا

عرش و کرسیات دہر و ساکہم — علم میں جسکے ہی یک ذرّہ سو کم
جسکا دریائے ثنا ہی بے کنار — کیوں کرے وہاں اس قلم کا خس گذار
وصف اسکے ذات کا کوئی کیا کرے — انبیا یہاں عاجزی سو سر دھرے
وصف اسکا نا کرے کوئی اس بنا — جب کہا احمد کہ لا احصی ثنا

در نعت سید عالم و سرور بنی آدم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم



جوں محمد کے احمد میں حیران ہی عقل — یوں نبی کے نعت میں ناداں ہی عقل
وحدت مطلق کے گھر کا آفتاب — خلق جسکے نور کا ہی ایک تاب
اس سو عالم پایا جب حق کا سراغ — حق کہا اسواسطے اسکو چراغ
اسکے اہل بیت اور یاران اوپر

احمد مرسل شہنشاہ رسل — سرور عالم امام جزو و کل
جب خلایق کو ہوا اس سے ظہور — اس سبب حق رکھا نام اسکا نور
حق سو ہر دم سو درود و سو سلام — بیت اچھو تربت پو اسکے صبح و شام
اسکے جتنے اولیا ہیں سربسر

در منقبت سید مقربان و سند محبوبان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ و ارضاہ

خاصۂ دلبند شہ لولاک پر — ولولہ جس کا ہی نہ افلاک پہ — ہر ولی کے سر پہ ہیں جسکے چرن — حکم میں جسکے ہیں یہہ سب جھون

جسکے در کا جھاڑنا ہر صبح و شام — جانتے ہیں سروران عالی مقام — جسکو سارے اصفیا پر راج ہے — خاک جسکی اولیا کی تاج ہے

جان گیا ہی احمد مرسل کا نام — وحان گیا ہے نام اسکا والسلام — محی دین سلطان عالم شیخ کل — مظہر اوصاف سلطان رسل

حق کا رضوان اور تحیت صبح و شام — اسپو اور اسکے مریدان پر تمام

در مدح شیخی و قدوتی حضرت سید ابو الحسن قربی قادری قدس سرہ

خاص شیخ دین و دنیا ابو الحسن — جسکے تھی ہر بات میں شوعم لگن — معرفت میں تھا وہ بحر بے کنار (دریا) — ہر سخن (بات) اسکا تھا در شاہوار

گرچہ تھا اسکو مقام بایزید — مارتا تھا نعرۂ ہل من مزید — مقتدای وہ مرا عرفا میں — آشنا مجھکو کیا ہی گیان سیں

خلد میں نت جیو اسکا شاد ہو — ذکر سے اسکے جہاں آباد ہو

در بیان شرف ذکر حضرت رسالت مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسبب تالیف این کتاب

بہترین ذکر و طاعت ای پسر — ہی نبی کا ذکر ہر شام و سحر — ذکر اسکا عین ذکر حق ہے جان — طاعت اسکی طاعت حق ہے پہچان

علوی و سفلی ہی اسکے ذکر میں — جزو و کلی ہے اسکے ذکر میں — انبیا کو ورد تھا نت اسکا یاد — ذکر سے پاتے تھے اسکے شو کشاد

دیکھہ کر اسکے مقاموں کو رسل — کرتے تھے درخواست از خلاق کل — کر تو ہمکو ای خداے مہربان — امت پیغمبر آخر زمان

ہمکو ہے امت ہونے کی لی ہوس — یہہ شرف ہمکو دونوں عالم میں بس — ای مسلمانان کرو شکر خدا — کہ کیا وہ تم کو یہہ دولت عطا

روز و شب منگتے تھے جو خیر انبیا — فضل سے اپنے خدا تم کو دیا — امت احمد ہوے ہو جیتے ہو کیا — انبیا کے رشک ہو کہتے ہو کیا

روز و شب اپنے نبی سے لاو لو — اس برابر کون سی طاعت ہی کہو — جو اتھے احوال اس شہ کے تمام — یاد کر کر انکو ہو تم شاد کام

تھے کا لاان شاہ کے کئی بچا پر — یاد انکا ہی فرو ای خوش سیر — ہیں عقاید میں کیا ہوں ای سجان — اسکے احکام رسالت کا بیان

اور من دیکہ میں ہولا حال نور — منہہ من اندر بشارات ظہور — ہور کہا مولود من ہو ہیں کے بیچ — اور باقی ذکر جگ ہو ہیں کس بیچ

ہور کہا آرام دلمیں اے میان — اسکی شکل و خلق و عادت کا بیان — بولتا ہوں فضل سے حق کے ابتا — جو خصایص اسکو بخشا تھا خدا

نیں دیا اسکو کسی مرسل کتیں — خاص تھے اس سرور اکمل کتیں — تھے خصایص اسکے چار اقسام — سن بیان انکا تو دل کے کان سے

قسم اول جو اتھے فرض اس اپر — ہیں اتھی امت کو شرکت اس بھتر — قسم ثانی جو اتھے شہ پر حرام — ہور تھے امت پو جایز ای ہمام

قسم ثالث جو اتھے اسپر حلال — ہور تھے امت پر حرام ای جگ جمال — قسم چوتھے میں فضایل ہو جان — کہ دیا ہی حق اسے کرامتیان

بعضے اسمیں خاص تھے اس شاہ پر — شرکت ہی امت کو بعضوں کے بھتر — کوئی خصایص آج لگ بولے نہیں — نظم میں اسکے زبان کو بولیا نہیں

ہی عربی میں خصایص کا بیان — فارسی میں بھی ہے ای روشن روان — عو تمان ہور امیان سب ای فنا — نیں ہے ان دو تو زبان سے آشنا

اس سبب دکھنی کیا یہہ نظم میں — فایدہ تا اسکا ہو بچے سب کتیں — اس رسالے کا بیان ای خوش سیر — ہی اسو فوج سے کہ ہی بس معتبر

راحت جان اس رسالے کا ہی نام — اہل دل کو اس سے راحت ہی مدام — ای خداوند کریم کارساز — لطف سوں اپنے تو ان عاجز کو نواز

دمبدم اسکو تو اپنے ساتھہ رکھہ — ولیکن اسکے اپنا عشق ذات رکھہ — مصطفے کی پیروی دے اس کتیں — عشق کا جذبہ قوی دے اس کتیں

ظاہر و باطن کو اسکے کر فنا — مصطفے کے عشق میں ای ذو العطا — رکھہ اسے با صحت و قوت سدا — رکھہ اسے با عزت و حرمت سدا

مت لجا اسکو کسی کے در اپر — مت کسیکا اسکو تو محتاج کر — روز و شب بستا ہی مجھہ دل میں یہہ راز — کہ نجاؤں کسکے گھر ای کارساز

روز و شب اس فکر میں گلتا ہی دل	روز و شب اس غم سوں تلملاتا ہی دل	ای خداوند زمین و آسمان	حکم میں تیرے ہی پیدا و نہان
لطف سے اپنے مجھے مت کیجیو جدا	روز و شب منگتا ہوں تجھ سے یہہ دعا	یا الٰہی از طفیل مصطفےٰ	گر کرم سے اپنے یہہ حاجت روا
گوشۂ خلوت میں کر جا گا مرا	تا رہوں میں روز و شب شاغل ترا	خاتمہ آخر مرا ایمان پو کر	از طفیل مصطفےٰ خیر البشر
اب خصائص میں شروع کرتا ہوں بیان			شوق دل سے سن اسے ای مہربان

در بیان خصایصے کہ بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض بودند

فرض تھی شہ پر نماز چاشت جان	بھی تہجد فرض تھی یہہ بات مان	تھی نماز وتر بھی فرض اس پر	فجر کی بھی سنت ای نیکو سیر
بھی اتھی مسواک اس شہ پر تو فرض	جون اتھی قربانی اس سرور پو فرض	ثابتی بھی جنگ میں ای باصفا	گرچہ ہووین کافران بے انتہا
مشورت کرنا اپن یاران سنگات	فرض تھا بھی شاہ پر ای نیک ذات	کوئی گر مرتا ادا نا کر کو قرض	تھا ادا دینے کا شہ پو فرض
گر شروع کرتا نفل او نیک نام			فرض تھا اس پر اسے کرنا تمام

در بیانِ چیزہائیکہ بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرام بودند و بر امت حلال

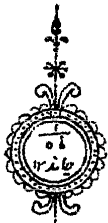
مال کفاری کا تھا شہ پر حرام	یو بچہ صدقہ اور زکوٰۃ ای نیکنام	مین یہہ تینوں چیز اسکے آل پر	بھی حرام اور نا روا ای خوش سیر
جس میں بدبو آچھے مثلِ پیاز	اور مولی اور لہسن ای اہل راز	شاہ پر کھانا اتھا اسکا حرام	سب کتابان میں لکھے ہیں یہہ کلام
شعر اور لکھنا نتھا اسکو روا	سب کتابان بیچ ہی یہہ مدعا	واسطے اتنے کے جب بند تھا سا	کھولنا ہین تھا اسے بے جنگ جدال
بھی نظر دنیا کی راحت کے طرف	تھی حرام اس شاہ پر ای باشرف	تھا حرام ای قابل فہم و خطاب	شاہ پر کرنا زن اہلِ کتاب
اسپہ تھا تریاق کا کھانا حرام	باندھنا تعویذ کا بھی ای ہمام	ہدیہ کافر کون بھی کرنا قبول	استعانت اس سے بھی ای باحصول
ہور غنیمت میں کوئی تھا ہین اگر	ہور جو ہووے قاتل النفس ای پسر	ہور جو رکھتا ہی بدی میں اہتمام	زشت کہتے ہیں اسے سب خاص و عام
ہور ہووے جسپر قرض ای اہل نیاز	تھے حرام اسکو یہہ چار دو پر نماز	جب ہوئی اس شہ کو وسعت ای خبیر	ہو گیا منسوخ یہہ حکم اخیر
آپ ادا کرنا قرض او سرفراز			ہو رہے اسکے جنازے پر نماز

در بیان چیزہائیکہ بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباح بودند و امت حرام

بیٹھنا مسجد کے بھیتر ای سجان	در جنابت شہ کو جایز تھا بچھان	اسکی ہین تھی بھی شہ نے سے وضو	زن کے تجھنے سے بھی ای پاکیزہ خو
چار عورت پر زیادہ بھی نکاح	تھا بلاشک اس شہنشہ کو مباح	تھا بلا شاہد نکاح اسکو جواز	بھی بلا مہر ای رفیق دل نواز
بھی اتھا جایز اسے ای خوش مجھن	دیکھنا عوراتِ نامحرم کدن	بھی اتھا جایز اسے صوم وصال	ہور روا اتھا اسکو [illegible]
بھی میانِ عورتان ترکِ قسم	نیک او کرتا تھا قسمت از کرم	غیر کے دختر کو کر دینا نکاح	تھا علی ہو سو تی او سرور کو مباح
بخشنا جاگیر و دینا مال کا	فتح کے اول تھا سرور کو روا	واسطے اسکے کہ رب العالمین	ملک میں اسکے دیا ہی سب زمین
ہور یوں میں دیتا تھا بات او نگمان			جنت الماوا میں باغان او گھران

در بیان خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از فضایل وکرامت

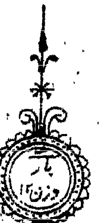
حق اسے پیدا کیا سب سے اول	ہور دو عالم کو کیا اسکے بدل	عہد الست و ربکم کا ای نول	اس شہنشہ سوں لیا سبکے بدل
ناؤن اسکا حق اپسکے ناؤن سات	عرش و کرسی پر لکھا ای نیک ذات	بھی لکھا سا تو گگن پر اسکا نام	خلد میں بھی اللہ اسکا ہر مقام
عہد سب پیغمبران سے حق لیا	کہ جب آوینگا جہاں میں مصطفےٰ	تم سب اس سلطان اوپر ایمان لاؤ	جان و دل سے اس اوپر بلہار جاؤ



دل سے اسکے دوستداری بین ہو / روز و شب نت اسکے یاد مین ہو
جب ہوا پیدا وہ شاہ کاف و نون / ہوگئے دنیا کے سارے بت نگون
بھی کیا سب حق کو سجدہ شاہ دین / بھی اٹھایا تھا وہ انگشت یمین
جان اشارت سکو کرتا تھا وہ شاہ / اسطرف جاتا تھا فی الحال ماہ
ورنہ آسمانون اپر جاتے تھے / وہان کے باتان کو خبر لاتے تھے
جب ہوا پیدا جہا نین شاہ دین / رہ گئے جانے سے وہان کے سب لعین
اگ گبران کی ہوی اسوقت جل / جیو گبران کا گیا اس غم سے جل
سینہ پاک اس شہ عالم کا جو تھا / دل بچائے اسکی ہاتت مین ای گھنبر
جسم پہ جنت ستی لا صاف نیر / اس دل و تن کو دھوئے ای گھنبر
ابر شہ کون سایہ کرتا تھا سر / سایہ نین پڑتا تھا اسکا بھین اپر
بیٹھتی نین تھی مکھی شہ کے اپر / نا تھا اس تن پو مچھر کا گذر
بھی نتھی کچھ بوی ناخوش اس منے / بوی مشک کی تھی اس سو سب کنے
دیکھتا تھا راتکون وہ خوش سیر / دیکھتا تھا جون اجالے کی بھتر
بھی جو کچھ آواز سنتے شہ کے کان / کانین کسکے نا آتا ای سجان



نین دیا ہر گز جمائی بھی نبی / احتلام سکو ہوا نین بھی کبھی
بھی لعاب اس شاہ کا کرتا اثر / کھارے پانیکو میٹھا بات سار
مشک اذفر سے تھی خوشبوئی زیاد / خوے اس سرور کی ای ہوش نہاد
تھے فرشتے اس شہ عالم کے سات / پیٹھ پر چلتے تھے اسکے دن رات
بھی دیا حق اسکو قرآن کریم / جس کا ہر ہر حرف ہے بحر عظیم
بھی رکھیا تحریف سے اسکو متین / آپ ہوا اسکا نگہبان ذوالمنن
تا کرین تغیر و باطل اسکے تین / بل کرین دنیا سے زائل سکتین
ذکر سے قرآن کے عالم پو بھو / تب دل انکا غم سے جلنا بچو
حق دیا اسکو سخن مین اختصار / کہ اچھے لفظ ایک معنی بیشمار
قسم اول وحی تھی سو خواب ہے / جو نہ کچھ ہوتا تھا نقصان کا



پھر کبھی لاتا تھا وحی اچھی جبیل / آدمی کی نے کو صورت جبرئیل
یہ دو وش شہ پر ابھی دشوار تھو / دل اپر ہوتا تھا اسکے بار بھوت
زید بن ثابت کہا سرور اپر / اسطرح کی وحی آتی تھی اگر
بھی کہا او نے اس سرور کی ران / ران پر میرے اتھی ای اہل گیان
بوج میرے ران پر بے حد ہوا / روز میرے پاون کا بالکل گیا

جو کتابان کو کیا ہی حق نزول / انہیں تو لیا ہی سکل ذکر رسول
شاہ جب پیدا ہوا تھا پاک و صاف / بھی اتھا مختون او مقطوع ناف
اسکا گہوارہ ہلاتے تھے ملک / بات کرتا اس سے تب تا وہ فلک
جب ہوا پیدا وہ سرور خلق مین / دور ہوئے شیطان سب اسمان مین
کاہنان کو بولتے تھے اکو سب / خلق مین سب بات کا غوغا تھا تب
ہور گری کسری کی محل ای سجان / ہور سکی ساوی کی ندی ور زمان
عمر اس سرور کی جب ہوی چار سال / دو فرشتے آئے تب ای جگ اجال
نقطہ کالا جو تھا اس دل بھتر / کاڑ کر اسکو دئے ست جھین اپر
بھر رکھے اس دل کتین سینے بھتر / ہو گیا جون تھا اول بہتر خوبتر
پاؤن سے سر لگ تھا وہ نور پاک / نور کا سایہ پڑے کیوں کر بخاک
بھی تھے نعلان مین اس سرور کو پا / نا سیاہی نین تھی ای جگ اجال
دیکھتا تھا روبرو سے شاہ جون / دیکھتا پیٹھ کے پیچھے سے وون
شاہ کا آواز جہان جاتا تھا / کسکا نین جاتا تھا آواز ای فتا
گر انکھیان رہتے تھے شہ کے نیند مین / دل رہتا بیدار حق کے دید مین
کوئی کچہ گرجاتا تھا شہ کا تھوک / مین اسے لگتی تھی اسد یا اس بھوک
رانکون ستوتا بھوکا گرا و امام / حق کھلاتا اسکو جنت سے طعام
لوگ مین چلتا تھا جب اقا ارجمند / سارے لوگان بیچ رہتا تھا بلند
ساتھ اسکے ہوائے کفار سون / ولین اپنے یاد رکھ ین بات کون
معجزے باقی کیا بنیک اسے / اس سخن مین ہین ہے اندیشہ کسے
سب یہود و ملحد و نصرانیان / واسطے اسکے کئے کوشش بجان
مین سکے یکحرف کرنے اس سے دور / دل ہوا اس غم سے انکا چور چور
اب گیا اسکو یہی ستا و بیچ / ہی سنا ماتھے سے انکے پہہ پیچ
وحی سب انواع سے اسپر کیا / باے مین یہ مرتبہ سب انبیا
قسم ثانی وال تھا جبرئیل / وحی شہ کے دل منے بے قال و قیل
پھر کبھی ہوتے اتھے ای من ہرن / وحی آئی آواز گھانٹی کے نمن
اونت پر اسوقت رہتا شاہ اگر / بیٹھ جاتا اونت بیٹھا قت بوجھ کر
خوے کرتا تھا وہ سرور بیشمار / گرچہ تھا جاڑا مدینے مین اپار
آئی وحی اسوقت پیغمبر اپر / نہ آئی خوے اس سرور اپر
مین کہا اسوقت اپنے دل بھتر / چل سکون گا نین مین ہرگز ناپتر

وہی بھی لاتا تھا شہ پر ای خلیل
بھی کیا حق وحی اُسے بے جبرئیل
بھی خصیصہ شہ کا تھا ای یار صاف
معجزات اُسکے ہین بیحد و شمار
سر کے انکھیان سے دیکھا حق کا جمال
عمر پہ اُسکے خدا کھایا قسم
دوسرے پیغمبران کون سر بسر
ہین پکارا اُسکو ای صاحب قبول
بھی کیا اُمت اُپر اُسکے حرام
یا رسول اللہ کہو تعظیم سون
رزق ظاہر رزق باطن خلق کون
ہی محبت افضل از خلّت پچھان
رحمت اُسکی عام ہی سب خلق پر
بھی اتھا مرسل ملک اور جن کون
اور اُسکے روضۂ پر نور کن
جو کرے اُسپر سلام ای مستطاب
اُنکو استغفار وہ کرتا ہی نت
ہور رہتی درمیانے یک مہینے کی راہ
گر مصلی کون پکارے وہ جناب
تھا حرام آواز کا کرنا بلند
تا ابد توبہ نہین اُسکا قبول
بدگمان ہوتا ہی کافر وہ شقی
وہ نہین مانگیا اجازت کوئی نہان
اور یا نا عزت اُسکے نام سین
ہور جنازے پر ترا اُسکے نماز
بھی ہوا جایز اُسے ای نامور
جون کیا صدیق پر لطف اسقدر
اور شہ اُس سے کیا دور یہہ خطر
ہور حزیمہ کے شہادت کون دو فرد

صورتِ اصلی سے اپنے جبرئیل
آسمان اور بہشتین اُپر بے قال و قیل
کہ سرافیل اُسکو اُترا بے خلاف
بھی خصایص اُسکے ہین گننے سے بہار
کان سے سر کے سُنیا حق کا مقال
کوئی مرسل پر کیا نین یہہ کرم
ناؤن لے لیکر پکارا یا ای پسر
حق بغیر از یا نبی و یا رسول
کہ پکارین اُس شہنشہ کو بنام
یا نبی اللہ کہو تکریم سون
پوچھتا ہی روز و شب اُس شان سون
بول گئے ہین یہہ سخن سب اہلِ گیان
عرش سے تحت الثری لگ ای پسر
بلکہ اُمت اُسکے تھے سب [illegible]
یک فرشتہ ہی موکّل دن رین
اُسکون وہ سالار دیتا ہی جواب
لطف بیحد اُنپو وہ دھرتا ہی نت
بھاگ جاتی ڈر سے سب اُس وبا
فرض ہے اُسپر اُسے دینا جواب
روبرو اُس شاہ کے ای ارجمند
یاد رکھ اس بات کون ای باحصول
اتفاق اس بات پر ہے ای تقی
پیشتر اُسکے کسی سے بدگمان
نافع و میمون ہے کونین مین
یعنی لی رحمت کیا ای بانیاز
حکم کرنا ظاہر و باطن اُپر
کہ دریچہ یک رکھے مسجد بھتر
کہ جنابت سے رہے مسجد بھتر
کر دیا مثلِ گواہی دو مرد

تھے اُسے چھپے سو پران ہر ایک پر
بھی کیا حق وحی اُسکون روبرو
بھی کیا حق اُسکو ختم الانبیا
حق لیجایا اُسکو با جسم ای پسر
بھی کیا قرآن سے حق سو بسر
نین پکاریا اُسکو بھی حق نام سین
بس کہا یا آدم و یا نوح کر
یا مزمل یا مدثر بھی کہا
مت پکارو نام لے اُس شاہ کا
جان تلک گنجان ہین پیدا و نہان
بھی خدا اُسکو حبیب اللہ کیا
بھی کیا حق رحمتِ عالم اُسے
سب بنی آدم طرف تھا شہ رسول
سرورِ اولاد آدم تھا وہ شاہ
تا اُسے پہنچاوے صلوٰۃ و سلام
بھی ہوے ظاہر مفصل اُسن اُپر
کافران آتے تھے جب کرنے جدل
بھی کیا تائید حق اے باصفا
گر کہے لبیک یا شہ پاس جاے
اور کہنا جھوٹ اُسپر ای سجان
بھی کرے وہ شاہ دین کوئی حکم اگر
اور عزرائیل ای صاحب فتوح
بالیقین اُسکے حدیثون کی قرات
جب تلک پوری ہو سرور کی رضا
ہور پڑے اُس پر نماز ای باشرف
بھی تھا جایز اُسکو ای با اختصاص
یو بچہ وہ حیدر کون بخشیا امتیاز
در نمازِ میت اہل بدر کون
ہور کیا جایز ابو بردہ عدل



مشرق و مغرب کون گھیرا ای پسر
راتکون معراج کے ای پاک خو
ہوئی رسالت ختم اُسپر ای فتا
آسمان ہور عرش و کرسی کے اُپر
اُسکے ہر ہر عضو کا ذکر ای پسر
یا محمد کر کہین قرآن مین
یو نچہ سب پیغمبران کو ای پسر
یہہ لقب اُسکا ہی نا ناؤن ای فتا
ہی ادب اُسکا مرے درگاہ کا
ہاتھ مین اُسکے ہین اُسکے کنجیان
گرچہ ابراہیم کون خلّت دیا
نین دیا یہہ مرتبہ ہرگز کسے
فرض تھا سب پر اُسے کرنا قبول



ہی تمامی خلق کون اُسکا پناہ
اُسکی اُمت ہے سدا ای نیکنام
اُسکے سب اعمال اُمت ای پسر
یا غزا کون آپ شہ جاتا تھا چل
اس شہِ عالم کون از بادِ صبا
اُسکی نا توتے نماز ای نیک رای
اکبر عصیان بل دت ہی جان
اور کوئی راضی نہووے اُس اُپر
حکم ہن اُسکے کیا نین قبضِ روح
مثلِ قرآن ہی عبادت اور نجات
تب تلک اُسپر کرینگا حق عطا
سب ملایک بے تردد صف بصف



کہ کرے یک حکم سے اوکیک کون خاص
کہ رکھے مسجد مین یک دروازہ باز
چار تکبیر دگر کرنا فزون
بچہ بکری سے قربان ای [illegible]

عبد رحمٰن کے لئے لبس حریر
ہور ہے پہنا وہان ربّ صمد
عورتان سب شاہ کے ای اہل دین
فاوف انکا ہی سزاوار عذاب

دختر انکو اسکے مہر مثل نین
ہر ولادت مین اسے ای خوش سنا
بھی نہین جایز اہی ای خوش سیر
شہ کی بیٹی جب تلک ہو و حیات
نام اُسکا تھا جو بریہ کسکر
جنت الماوا کے سار عورتان
سب تمھاری قوم ای شاہ زمن
دختر بوجہل کرتا ہی علے
مین دیا نسبت نہین بوالعاص کون
جو کرے خوش اسکو مین ہون اس سے خوش

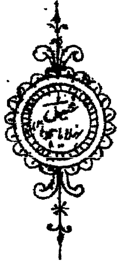
یہہ سخن سنکر علے باکمال
بولتا تھا یون کہ ہاشم کے پسر
نا دیو نگا نا دیو نگا مین رضا
پس نکاح مین لاوے اس دختر کتین
ہی خوشی مجھکو خوشی سے اسکے جو
ہو پشیمان ہور خجل گئے گھر کدن
ہر نسب ہور ہر سبب روز جزا
ہی عیان معنی نسب کا ہو سبب
شیخ و شیخانی کو دیوینگا خدا
آل پاک آن رسول الثقلین و جان

جو رکھیگا بغض اُنسے ای میان
جو کرے اُنسے سلوک ای باصفا
پہنچتی ہے انکو یہہ بات ای تمام
گر کیا کوئی اُنستی باندیکو بیاہ
ہین وہ سب اخیار وارباب صفا

واسطے سالم کے ارضاع کبیر
چار جوزا سے کیا اُسکو عدد
ہین مسلمانان کے ماوان بالیقین
حکم اُسکا قتل ہے بے ارتیاب
کہ نہین عورت مین مثل انکتین
تھا بلا وسواس یک ساعت نفاس
بیٹیان پر اُسکے شادی کر
ہین اتھا جایز نکاح دونے کے سات
اہل ایمان تھی وہ زن ہور خوش سیر
ہین اصیلان جسکے بیشک و گمان
بولتے ہین یون حسینی یہہ سخن
یہہ سخن ہین ہی خفی پس جلی
وہ رکھا خوش مجھکون ہے طور سون
جس ستی وہ ہی ترش ہین ہون ترش
دھوستا خواطر سے اپنے وہ خیال
آ منگے مجھ سون اجازت حیدر
تین بار یہہ بات بولیا مصطفٰے
ورنہ ہرگز کام یہہ ہوویگا نہین
ناخوشی اُسکی ہے میرے دل کو غم
ہی کتابان بیچ ثابت یہہ سخن
کچھ نہ کام آویگا ای [illegible]
ہی قرابت بیاہ کی ای باد
اس سبب سے روز محشر کون نفا
سب رسل کے آل سے افضل ہین جان
ہوویگا دوزخ مین داخل بیگمان
جدّ پاک انکا دیوے اسکون جزا
کہ کرین نا کسکو تعظیم و قیام
تو ولد اسکا ہی حر بے اشتباہ
ہی عدد انکا قریب انبیا

ہور انکو تحقیق طلاہر برا
دو ہین میکائیل جبریل امین
ہی حرام انکا نکاح امت اپر
انکون ہور بیٹیان کو اسکے ہی روا
ہور نہین ہوتا اتھا عذر زنان
ہی خبر مین یون کہ زہرا بتول
جو اتھا دامادِ اس سلطان کا
صاحب دلدل شہِ عالی مقام
حضرت خیر النسا بنت رسول
یہہ سخن لوکان کے منہہ سے جب سنے
کہ تجھے بیتان کی اپنے چار نین
یہہ سخن سن جلد اتھا شاہ جہان
بیگمان ہے فاطمہ میری جگر
ہی قسم حق کی نہ ہوگی ایک جا
مسور ابن مخرمہ بولیا کہ مین
نا دیون بیٹی اپسکی جلد تر
مرتضی کون گرچہ شوق و اشتیاق
فاطمہ بیٹی مری میری ہے جز
لوگ جو آتے تجھے منگنے کون رضا
بھی خصیصہ شہ کا تھا ای باشرف
کام آویگا وہان اُسکا نسب
کوئی کیا گر بیاہ سیدانی کتین
بلکہ اور دو نو بھی اہل بیت مین
یکرتے جو دامن کو اُنکے خوب تھا
دوست انکو نا رکھیگا بشر جو
جو کرینگا اُن ستی جنگ و جدل
کفو انکا کوئی نین ہے در نکاح
بھی سب اصحاب امام حزو کل
جو رکھینگا دوستی انکی نگاہ

انینے خاص احکام ہین بے انتہا
دو ابوبکر و عمر فاروق دین
یہہ سخن ظاہر ہے قرآن کے بھتر
کہ جنابت مین کرے مسجد مین جا
اُسکے بنت پاک کیتین بیگمان
آدمی اور جو رہی ای باقبول
تھا حرام اُسپر نکاح دوسرا
دختر بوجہل کون بھیجا پیام
ہین غلامان جسکے سب اہل قبول
انکو بولے آپہے بابا سکنے
نا کبھی کرتا ہی پشتی ان کتین
کر اعل حمد خدا بولیا بزان
بلکہ میرے چشم دل کی ہی بصر
فاطمہ ہور دختر خصم خدا
ایک دن منبر او دیکھا شہ کتین
حیدر کرار کے تین بیاہ کر
دیوے بیٹی کو جسے اوّل طلاق
راحت دل نین ہی مجھکون انن سخن
یہہ سخن سن سرور کونین کا
کہ نچے بیٹی سے پوچھین اسطرف
تھا یدہ و بویگا وان اسکا سب
پا کیا سید نے شیخانی کتین
ہوو ینگے محشر جت کے فضل سین
دین ہور دنیا مین وہ پاوے نجات
نا ہوا اسکے دل مین ایمان کو گذر
ہوویگا وہ ہمرہ دجال ضال
شک نہین ہے سب ائمتین ای باصلاح
ہین بلاشک خیر اصحاب رسل
جنت الماوا مین او پاویگا رہ

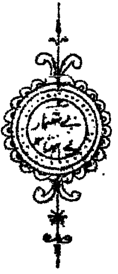


جو رکھینگا بغض انکا ایک رتی — وہ پڑینگا نار دوزخ پرستی
کوئی نوح و کوئی ابراہیم وار — کوئی موسیٰ کوئی ہی عیسیٰ کے سار
اور ہی کوئی انمیں ایسا با وقار — رہ دئی دریا جسے موسیٰ کے سار
شوق میں آکر گیا ای اہل راز — اسکے روحِ پاک خاطر اہتزاز
کوئی ایسا ہی کہ لیگئے ہیں ملک — معرکے سین لاش اسکی بر فلک
دین انکا ناسخِ ادیان ہی یار — ہور قیامت لگ ہی بیشک پایدار
اسکا شہر افضل ہے شہر و نگر تمام — ہور غبار اسکا شفا ہی از جذام

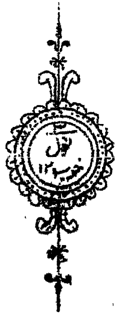
کوئی ہی انمیں شبیہ جبرئیل — کوئی میکائیل ہے بیشک مثیل
کوئی ہی رتبے میں ہارون منزلت — کوئی ہی صورت میں یوسف صنعت
کوئی انمیں ہی ملایک کا غسیل — کوئی ایسا ہی کہ عرشِ بے عدیل
کوئی ایسا ہی کہ اسکے نعش پر — از ملک ستر ہزار آئے اتر
ہور ہیں ازواج اسکے سب ای نیکنام — خیر ازواجِ رسولانِ کرام
امت اس سرور کی ہی خیر الامم — ہور کتاب اسکی کتب سے محترم
ہور ہوی طاعون وحمیٰ اس سے دور — ہور نہوی دجال کوں اسمیں عبور

دربیان خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تعلق باآخرت دارد

حشر میں جب خلق اٹھینگے بالیقین — قبر سے اول اٹھینگا شاہِ دین
سب پیادہ ہو اٹھیں ای باوفاق — وہ اٹھینگا ہو کر راکب براق
ہور پنہاویگا اسے ایسا لباس — کہ نہو ویگا کسے ای حق شناس
ہور لواء الحمد اسکا نامِ خاص — حامل اسکا ہی علی با اختصاص
ہیں جہاں لگ امتاں ای با نوید — ہو کو سب پیغمبران سے نا امید



دیونگا انکو تسلی وہ امام — ہور شفاعت کو اٹھینگا والسلام
وہ مقام یہہ ہی کہ شاہِ حق گذار — حق کے تعریفاں کرینگا بے شمار
ہور نہیں جانیا تھا دنیا میں کبھی — اس ثنا ہور حمد کوں وہ شاہ کبھی
سارے امت کو چھڑاونگا وہ شاہ — اس سخن میں ہے ذرہ نا اشتباہ
بلکہ سب ذراتِ عالم کے بدل — ہو ویگا حق کن شفیع او بدل
رحمت سب خلق تھا جب وہ نول — ہور ہوا سب خلق پیدا اس بدل
سارے عالم حشر میں اس شاہ کوں — اس رسالت کے لگن کے ماہ کوں
ہو ویگا بیشک عیاں تب ای پسر — فضل اس سرور کا سب عالم اپر
جان تلک میں منکران اس شاہ کے — ہو وینگے حسرت سے صورت آہ کے
ہور وہ سرور کی شفاعت ای ہمام — حشر کے سارے مواقف میں ہی عام



سارے اصحابِ کبایر کے بدل — مانگینگا حق سے خلاصی ای نول
بھی کرینگا وہ شفاعت بیگمان — واسطے کفار کے سن یہہ بیان
حشر کے سارے مواقف کے بھتر — جو ملایک میں ہیں موکل کام پر
ہور بدن میں اسکے جتنے ہیں مسام — اتنے ہیں انوار اسکوں لا کلام
جملہ اہلِ موقفِ حشر ای میاں — ہو وینگے مامور حق سے بیگمان
جاونگا جنت میں وہ شاہِ نول — انبیا و رسل سے بیشک اول

ہو وینگا محشور سب وہ تاجدار — ہوں گے ساتھ اسکے ملک ستر ہزار
نام کو اسکے خداوندا جل — اہلِ محشر کوں سناونگا سکل
اصفیا ہور انبیا ہور مرسلان — اسکے جھنڈے تل رہینگے بیگمان
ہو وینگا اول کھڑا وہ با شرف — لی وہ جھنڈا عرش کے سیدھے طرف
آونگے خدمت میں اسکے یک بیک — ملنگے اس سرورِ دین کے کمک
ہی یہی بے شبہ محمودی مقام — سن تو کچھ تفصیل اسکی ای ہمام
ایسے تعریفاں کہ کوئی عالمے — انکتیں دیکھے نہیں ہور نیں سنے
ایسے تعریفاں ادا کر شاہِ دین — کھولینگا بابِ شفاعت بالیقین
بھی بدل سب امتاں کے وہ کریم — حق سے مانگینگا سلامت ای سلیم
ہی شفاعت اسکی سب عالم کو عام — جوں ہی رحمت اسکی ہر خاص و عام
واسطے سب کے شفاعت ہی ضرور — اس سبب عالم اپر ای باشعور
سب کرینگے مدح و نعت بیشمار — جانتا نیں کوئی بعد از کردگار
دوستاں اس شہ کے ای دشمن بداغ — ہو وینگے خوش طرب سے باغ باغ
ہیں مفصل تر لکھا ہوں یہہ بیان — در عقاید جائی ہیں دیکھ ہاں
بھی شفاعت اسکی ہرگز ایک نہیں — بلکہ ہے چندین شفاعاتِ گزین
بھی کرینگا وہ شفاعت ای ہمام — از برائے رفعِ درجاتِ کرام
تا ہوئے تخفیف کچھ انکا عذاب — ہور اٹھاوے ان کے طفلاں سے عقاب
حکم یوں ہو ویگا انکوں از خدا — کہ جو شہ فرماے سب لاویں بجا
ہر نبی کو حشر میں ہو وینگے دو نور — ہی خبر میں اسطرح ای باشعور
کہ سب اپنے آنکھ موچیں سر بسر — تا صراط اوپر کرے زہرا گذر
اسکے پیچھے اسکی بنتِ لیشان — فاطمہ جسکا ہی نام ای جگ جمال

ہووینگا بے شبہ طوبیٰ کا شجر
شیخ اکبر قدوۂ اربابِ حال
مصطفیٰ اور اولیا کے درمیان
اُس وساطت کو یہان ہی اختتام
کل کرینگا خاتۂ زہرا سنی
ہور سب اہل بیت سالارِ انام
بھی گواہی دیوے شاہِ کاف و نون
ہووینگی یہہ عرض مقبولِ خدا
جب کرینگا اگ سے حق امتحان
واسطے اُسکے کہ شکلِ آدمی
جتنے ہین جنت کے درجات ای سجان
ہی صحیح اخبار ہین یہہ مدعا
مرتبون کو اپنے سب جا وینگے ہول
دیو نیگا بھی شہ کتین قیوم حی
ہووینگا دعاوۂ شہ روشن ضمیر
جس کو جو چاکرین گا وہ عطا
بولتا ہون مختصر اب بھائی جان

اُسکے دختر کے محل مین ای انیس
اور وشطوطی کہ تھا صاحب کمال
واسطہ ہی رُوح خاتونِ جہان
ہووینگی ظاہر وہان پر خاص عام
عرش ہے عظمت مین جسکے بکرتی
ہووینگے جنت مین وہ اعلیٰ مقام
کہ رسل پہنچائے حق کے امر کون
جب شہادت کو کرینگا شہ ادا
وہ کرینگے سب اطاعت ای میان
شکل سے شہ کے رکھی ہے محرمی
ہین وہ سب مقدارِ کلماتِ قرآن
اُس پو تون بے کیفیت ایمان لا
آرزو اُسکی کرین نا ہو ملول
ایک درجہ کہ وسیلہ نام ہے دگیرنے
حق تعالیٰ پاس مانندِ وزیر
سلطنت بھی اُسکے وصلان انتہا

پہنچیگی شاخ اُسکی ہر مومن کے گھر
یون کئے معنی کہ وہ زیبا شجر
بے وساطت اُسکے ہرگز کوئی ولی
یعنے عرفانِ خدا اے نامور
ہور علی جو مصطفیٰ کا عین ہے
ہونگے سب اصحاب جنت کے امیر
یعنے جب بولینگے سارے انبیا
بھی اقارب اُسکے سارے ای رفیق
ہور جتنے کفار ہین درکات مین
بات اُسکی اہل جنت کی ہی بات
بھی مٹھا دیگا خداوند کریم
سب ملایک ہور رسل ہور انبیا
حوضِ کوثر دیوینگا مولا اُسے
ہی وہ سب جنات سے برتر مقام
جنتان ہور جو ہین سب جنتا تین
اس خصیصے پاس جب پہنچا کلام

اسطرح ثابت ہوا ہی در خبر حدیث
معرفت کا ہی مثال ای نامور
پوچتا نین ہے بحق ای مہبلی
ہو ممثل در لباسِ آن شجر
بیگمان جنت مین ذوالقرنین ہے
حق کے نزدیک انکو ہی شان کبیر
اُمتون کو ہم کہے جو حکم تھا
کہ مرے ہین وقتِ فرقت وہ فریق
مسخ ہووینگے شکلِ حیوانات مین
یعنے بولینگے عربی خوبد صفات
سا تھا اپنے اُسکو بر عرشِ عظیم
دیکھ کر یہہ عظم و شانِ کبریا
وسعت و خوبی مین نہین کچ کا جسے
ہووینگا اُسکا مقام اُسمین مدام
ہووینگے بے شبہ اُسکے ہاتھ مین
مین کیا شہ کے خصایص کون تمام
اُسکے اُمت کے خصایص کا بیان

در بیانِ خصایصِ اُمتِ آنحضرت ختمیت مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاص ہوی اُنکو وضو ای باشعور
بھی خدا کے فضل سے اُنکے بدل
حکم اگلے اُمتان پر یون اتھا
بھی ہی جایز اُنکو استنجا بسنگ
بھی کئے گئے جمع ای گنجور راز
بھی عشا ہور بھی اقامت بھی اذان
ہور ادا کرنا نمازان باندصف
عیدِ اضحیٰ ہور نمازِ ہر دو عید
بھی سفر کے بیچ کم کرنا نماز
روزۂ رمضان بھی ای ارجمند
بھی ہے روزہ دار کی بو نی ختن

ہوئے تا روزِ قیامت انکون نور
ہوئی زمین سب مسجد ای بانزول
کہ کرین شہری ادا مسجد مین جا
جمع کرنا اُسکون بھی پانی کے سنگ
واسطے اُنکے ہمیشہ پنج نماز
اپنے یہہ تینو ہوئے مخصوص جان
مثل صفہای ملک ای باشرف
اور بھی وتر و تہجد ای سعید
بھی نمازِ خوف ای اہلِ نیاز
بھی شیاطین اُسمنے ہیں تا بہ بند
جو تسکے خوشبو تر از مشکِ ختن

بھی تیمم انگتین جایز ہوا
یعنے جس جاگے ہوا وقتِ نماز
گر مسافر ہو دیتو لیجائے سات
ہور نجاست پڑنے سے آب کثیر
اُنکے فیما بین جو ہوتے گناہ
بھی ہوئے تکبیر و آمین در رکوع
بھی نمازِ صبح ساعت اُسکے بھی
بھی نمازِ چاند اور سورج گرہن
جمع کرنا بھی دو وقت اندر سفر
بھی بہشتان اُسمین بازیب تو زین
ہور ملک کرتے دعاے مغفرت

کوئی اُمت کو نہین تھا یہہ روا
وصلان ادا کرنا اُنوکون ہی جواز
یک مصلا دین رہے یا ہو ورات
نین نجس ہوتا ہی اُن پاس ای خبیر
محو کرتے ہین اُسے بے اشتباہ
خاص اُن پر یاد رکھ ای باخشوع
رد نہین ہوتی دعا جسمین کچ بھی
اور استسقا کی خاطر ای سجان
ہور یہہ بیماری و از عذرِ مطر
ان پو یہہ سب خاص ہین بے ریب و شین
تا کرے افطار وہ ای خوش صفت

اور بخشے جاتے ہیں اُسکے گناہ — وقتِ افطار و سحور ای نیکخواہ
روزے میں جایز ہوا اُنکو کلام — ہور ہوا صوم وصال اُنپر حرام
صوم عمر سے کیا اُنکو نہال — بخشے جاوین جستی جرمِ دو سال
ہو مصیبت میں رجوع کرنا بحق — ہر دم استرجاع کا پڑنا سبق
اور بخشا اُنکو قربانی صمد — ہور دیا اموات کون اُنکے لحد
جلد تر پڑھنا نمازِ صبح و شام — ہور ادا کرنا عقیقے کو مدام
بھی کیا حق اُنکے تئیں خیر الامم — بھی کیا آخر سبون سے اکرم
نہیں ہوی ہرگز وہ رسوا مسخ سے — تا صباح و قلب غرق و فسخ سے
قومِ نوح و آلِ فرعون ای رفیق — ہو گئے طوفان و دریا مین غریق
قومِ صالح اور سب انطاکیان — نعرۂ جبریل سے پاے زیان
یو نچہ ہر ہر اُمت ای نیکو خصال — ہو گئے قہرِ خدا سے پایمال
پاے بھی اسلام سے وہ اتصاف — بھی خطا ہور سہو سب انکون معاف
بھی غنیمت اُنکے اوپر ہوی حلال — کوی اُمت کو ملا نہیں یہہ کمال
بھی ہوی چربی و بط اُنپر حلال — بھی دو خون اول جگر دو سر طحال
دین پاک اُنکا بہت آسان ہی جان — کچھ حرج اُسمین نہیں سے بھائی جان
دیوینگا دس اجر سے تا سات سو — حق تعالی فضل سے ای راہ رو
گر کرے عزمِ بدی کو ای امین — ہور عمل مین اُسکتین لایا نہین
قتل کرنا توبہ عصیان مین — کاٹنا جانے نجاست ثوب مین
بیٹیونکو آزاد کرنا ای نول — ہور خصی ہونا عباد کے بدل
اُنسے یہہ چیزان کیا حق برطرف — بھائی میر و بلکہ عز و شرف
روزِ جمعہ فضل و احسان سے خدا — رحم کر ہمسے اُٹھایا یہہ بلا
صاحبِ وہ مال بیشک ای ہمام — جو رسکے تئین آپنا کرتا غلام
رحمت و احسان سے اپنے کردگار — دور ہمسے سب کیا یہہ رنج و عار
بھی ردا حایض سے انکون اختلاط — وطی سے اُسکے کرین گر احتیاط
بھی کیا اُنپر حرام ای نیکذات — کشفِ عورت اور اکل مسکرات
ظرف سونے ہور روپیکے ہور حریر — اور نوحہ میت او پر ای خبیر
بھی ضلالت سے ہوے معصوم او — اہلِ باطن کے نہیں محکوم او
بھی شہادت اُنکو طاعون و وبا — اگلے اُمت پر تھے یہہ دونو بلا
کھاوینگے صدقات اپنے بیگمان — اجر اُنکا پاینگے بھیان اور بیان

۱ انا للہ و انا الیہ راجعون ۱۲

بھی ہوا مغرب سے تا وقتِ صباح — اکل و شرب و وطی سب اُنکو مباح
لیلۃ القدر اُنکون بخشا ہی خدا — جسکون الف شہر سے افضل کیا
خاص ہے اُنکی تحیت السلام — اور دھونا ہر دو کف بعدِ طعام
بھی دیا پروردگارِ عرش و فرش — انکتین لا حول جو ہی گنجِ عرش
اور فرق شعر یعنے موی سر — دان آدھے ادھر آدھے اودھر
اور رہنا ہو خموش اندر قراۃ — ہاتھ کون نا ٹیکنا اندر صلوۃ
سُن تون گوشِ ہوش سے ای ذوفنون — مِن نحن الاخرون السابقون
دوسرے کل اُمتان اے نیکنام — ان عذابان سے ہوے رسوا تمام
بعضے قومِ لوط پر برسے پتھر — بعضے اوپر ہوی زمین زیر و زبر
مال و زر کے ساتھ قارونِ لعین — ہو گیا زیرِ زمین خلوت گزین
اور اُس اُمت کو نہیں ای مردِ راہ — مسلم و مومن ز اسماءِ الٰہ
گر ملے گنج اُنکون ای عالی صفات — ہی مباح اُنکو دئے بعد از زکات
ہی حلال اُنکون شترِ مرغ و شتر — بھی خرِ دشتی بھی قاز ای مردِ حر
بھی دو مردے یعنے مچھی ہور جراد — یاد رکھ اسبات کون ای مراد
گر کرے کوئی قصد نیکوئی اگر — ہو اُسے لاوے عمل مین ای پسر
ہور اُو قصد اور کیا نہیں گر عمل — تو اُسے دیوینگا یک اجر ای نول
تو اُسے دیوینگا مولی ایک جزا — گر کیا اُسپر عمل تو یک سزا
چھوڑنا انکھو نکتین ای باشرف — دیکھنے سے اجنبی عورت طرف
ہور سیاحت ہور بکر بیراگ مین — روز و شب کرنا وطن در کوہ مین
ختنے کون کرتا یہودی کوی گر — کام دنیا کا تو چڑنا دار پر
اور اگلے اُمتان مین ای پسر — مال کون کسکے چُراتا کوئی اگر
اور اُنپر شاہ نو ہوتا تھا جب — شرط لیتا یون کہ وہ بندے مین سب
بھی ہوا ہی چار عورت سے نکاح — حکم سے حق کے اُس اُمت کو مباح
بھی دیا رحمت ستی پروردگار — اور قصاص و دیت اُنکو خیار
اور آلات ملاہی و سماع — اور تصویران بنانا ای شجاع
سجدہ غیرِ حق نہیں اُنکون مباح — ہور دو خواہر جمع کرنا در نکاح
حجتِ اجماع اُنکا ای سجان — اختلاف اُنکا ہی رحمت بیگمان
حج بیت اللہ وہ کرتے ہیں مدام — دور نہیں ہوتے ہیں اُس سے یہہ کرام
یعنے دیونگے جو خیرات اغنیا — اُنمین جو فقرا ہیں کھاوینگے سدا





برخلاف سب امر ای نیک نام … کہ انوپر ہوا اسکا کھانا حرام

دہو وے جو ہوا انکا وضو ای بو فراز … پہنچ رہے انکو ثواب ہر نماز

جب انو با ذکر حق ای باشعور … بر و بحر و کوہ کرتے ہین عبور



بھیجتا ہی بھی درود اون پر خدا … یعنے رحمت انکو کرتا ہی عطا

فرش پر مرتے ہین اپنے وہ کرام … ہور شہید انکا ملے انکون مقام

بھی جب وہ کبر تکون اپنے تہہ لاتین … اسکو نہین جھتکے تلک وہ بخشتے جاتین

گر ہو مقبول نزد کردگار … ہی وہ نا مقبولیت در ہستار

انہین جو صدیق ہے مولا کنے … نیکمان افضل ہے صدیقان منے

انکتین ازبس بزرگیان حق دیا … تھے قریب اسکے کہ ہووین انبیا

مومنان پر نرم و آسان کار ہین … کافران پر سخت ہور دشوار ہین

تا کرے دشمن سے استیصال انھین … ہاتھ سے نا غیر کے پامال انھین

بھی دیا انکون تصنیف مین خدا … رحمت و صلوات بے حد ہو ندا

بھی دیا اسناد و انساب انکتین … ہور دیا تصنیف و اعراب انکتین



بھی دیا تفریع و تاصیل انکتین … بھی دیا تبئین و تفصیل انکتین

بخش کر ہر علم مین پورا سواد … انکون بخشا ہے کمال اجتہاد

نیکمان یہہ ہادیان جزو کل … ہین رسولان شہنشاہ رسل

ہر سر صد سال برای باصفا … بھیجتا ہے یک مجدد کون خدا

انمنے یک ہووینگا عیسی کا امام … مقتدی ہووینگا عیسی لا کلام

ہور کرین دجال سے بیشک جہاد … دیوین دین حق کا جون دنیا بی باد

ہر بلندی پر کہین تکبیر کون … ذکر پستی مین کرین تسبیح شون

اور جب آتے ہین وہ اندر غضب … بولتے ہین جلد تر تہلیل تب

جب وہ ہوتے ہین سوار ای اہل خیر … حمد مولی کرا دا کرتے ہین سیر

مہر و مہ کون دیکھتے ہین دو نیرات … ازبراے حفظ اوقات صلات



حق ملایک ساتھ دہ ہفت آسمان … انسے کرتا ہے مباہات ای میان

اور سارے امتان کیتین جدا … یا مساکین کر کیا بیشک ندا

کم ہین وہ سب امتون سے در عمل … عمر مین بھی کم ہین سب سے ای بغل

اور اکثر ہین سبون سے در عدد … پی بہ پی ان پر ہے مولا کا مدد

انکے پیغمبر ہین تھے جتنے کمال … انکتین وہ سب ملے بر قدر حال

لیکن ہے وصال کسی الحمل کتین … تا ملک ہونا کوئی مرسل کتین

رکھتے تھے خیرات و قربان کو وہ سب … آلجاتی اسکون آتش ای بسر

ہی جزا انکے عمل کا سب وہان … با وجود اسکے بھی ملتا ہی یہان

ہوتے ہین خوش انسی سنگ و شجر … بھی ملک ہوتے ہین مسرور ای بسر

ہور فرشتے واسطے انکے سدا … مغفرت چاہتے ہین اور کرتے دعا

جب بچھے سفرہ انوکن خوش صفت … نین اٹھتے تک وہ ہو انکون مغفرت

ہر زمان قربانی انکی ہے نماز … کیا بروز و کیا بشب ای باتیاز

ہوتے تھے رسوا جو گذرے پیشتر … انکے قربان کون کھاتی آگ کر

ہین وہ حکما اور علما ہوشیار … علم و دانش کون نہین انکے کنار

پاس حکم حق ہے لیندان انکے پاس … کوئی ملامت گر سے نین رکھتے ہراس

مطمئن ہین وعدہ حق پر مدام … کہ کرے او نا ہلاک انکون تمام

ہور گواہی دیوے ان سے دو اگر … جسکون جنت کی تو دہان یا دین مقر

اولین و آخرین کا علم سب … انکون بخشا ہی خدا ہت کر عجب

بھی دیا تحریر و تدقیق انکتین … ہور دیا تہذیب و تحقیق انکتین

بھی کیا انکو نگہبان حدیث … کہ سمجھے ہین وہ وضع ہر خبیث

ہین وہ اس امت مین ای اہل صفا … آل اسرائیل مین جون انبیا

یک جماعت انمنے ہروقت ای ہمام … حق اپر قایم ہین تا روز قیام

کہ او اس امت نبل اے نیک نام … دیوے قوت دین کون بر وجہ تمام

بعضے انمین جون ملک از حکم رب … کھانے پانی سے غنی ہووینگے سب

سب ہین محدث حق فی کل حال … ہی نظر مین انکے نت اسکا جمال

قصد جب کرتے ہین وہ کوئی خیر کا … بولتے ہین تب اگر چاہے خدا

اور جب چاہتے ہین کرنے کوئی کام … استخارہ کرتے ہین ای نیکنام

ہین کتابان انکے سینو مین تمام … یعنے انکو یاد ہی حق کا کلام

جب او کرتے ہین جہاد اگر ملک … حکم حق سے انکی کرتے ہین کمک

ہور پکارا رب انوکون در کتاب … الذین آمنوا سے کر خطاب

ہین وہ سب حق کے گواہ ہی عدول … کر تو مت اسبات سے ہرگز عدول

ہین وہ لیکن اجر مین سب سے زیاد … فضل حق دایم ہے انپر مستزاد

جو بزرگیان پائے حق سے انبیا … وہ بزرگیان سب خدا انکو دیا

خاص ابرار و موزان مقام … جسکتین قرآن مین اور نبی نام

وہ مقام عالی و با اختصاص … اسپہ ہور اسکے غلامان پر ہی خاص

کچھ اُسے سمجھے گا تو ای اہلِ حب
ای گروہ انبیا اور رُسل سب
ای عظیم الجاہ او ادنی مقام

گر تر پڑیگا تو حقایق کے کتب
تم دئے گئے ہین نبوت کا لقب

اس لئے بولا وہ محبوبِ قدم
ہم دئے گئے ہین وہ چیزان جاودان

اولیا کے سر پہ ہین جسکے قدم
کر دئے گئے ہین تم انکون بگیان
دے مجھے اُس راز مین بہرہ تمام

در بیانِ خصایصِ اُمّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ تعلق باخرت دارد

بھی خصایص اُنکے در یوم القیام
سب وہ آثارِ وضو سے ای سجان
ہو کھڑے یک تیکٹ ای ارجمند
بھی اُنونکے منہہ پہ سجدے کا اثر
اور صحیفونکو وہ سیدھے ہاتھ مین
اُن سے تی ہوتی ہے صادر جو گناہ
بعضے استغفار سے اور از دعا
آوینگے جب حشر مین ای نامور
بھی ثواب اُنکو ملیگا بے گمان
اور بھی اُنکا پلۂ میزان گران
بے شہادت اُنکے ای فرخندہ رای
بعضے ہر عاصی کون فیاضِ ازل
اُنمین جو ہین سابقان مستطاب
ہین جو واسطے اُنکے ای کامیاب
بھی جتنے نیکان ہین اُنمین ای شفیع
کیا کہون اُنکا شرف ہین ای خلیل
ہونینگے چالیس صف سب اُمتان
متفق اُس پر ہین سب ای صاف سینہ

ہین بہت کچھ اُسکون ای نیکنام
ہونگی غُرِّ محجّل بے گمان
ہونگے سب اُمتان سے وہ بلند
ہونیگا رخشندہ مانند قمر
پاوینگے کچھ شک نکر ایسا تمین
اُسکا یہان پاتے سزا بے اشتباہ
بعضے درد و غم سے بعضے از بلا
نا رہیگا جرم کا اُن پر اثر
واسطے اُنکے کرین گر دیگران
مرتبہ اُنکا بڑا ہے ہو مکان
اُمتان کی بات کچھ نا پیش جاے
بولینگا رو زِ جزا یون ای نول
ہونینگے جنت مین داخل بیحساب
جاوینگے جنت مین دیکھو بیحساب
ہون گے بدکاران کے یہ شفیع
جب اُولو العزم اُنکے صفہین جیل
ہونگے اَسّی صف یہ اُمت بیگمان

وہ اُٹھینگے قبر سے سبکے اوّل
یعنی مون ہو ہاتھہ ہو پاؤن اُنکے سب
ہونینگے ہر سر کتین مشک و لوز
ہین جہان لگ اُن کے اولادِ صغار
اور وہ گذرینگے صراط اوپر صحیح
یعنی بعضے جرم اُنکے ای میان
ضغطۂ قبر اور اُسکا پیچ و تاب
بھی ہے اُنکے واسطے ای باصفا
لعز شان سب اُنکے ہووینگے معاف
اور سارے اُمتان پر بر ملا
اُنکے مذہب پر کرین گا بھی خدا
یہہ یہودی اور یہہ نصرانی خام
سابقان ایسے ہین کل ستر ہزار
جو اُنو مین ظلم سے مشہور ہین
ہونگے ابراہیم والیاس و مسیح
اوّلین و آخرین ای باشرف
ہو تجلی وہان کرینگا اُنپو رب

اس سخن مین نہین ہی ہرگز کچھ خلل
ہونینگے تابان زِ انوارِ عجب
جسطرح ہے انبیا کون بے قصور
رو برو اُنکے چلینگے نور یار
مثلِ برقِ خاطف و مانندِ ریح
محو ہوتے ہین عبادت سے یہان
کھوتے ہین باقی گناہانکو شتاب
جو عبادت خود کئے ہین وہ ادا
پاوینگے سب فضلِ حق سے انصاف
وہ گواہی دیوینگے نزدِ خدا
ایک ترسا اور یہودی کو فدا
فدیہ تیرا ہو کرے دوزخ مقام
ہونگے ہر ہر سات ستر الف یار
سب خدا کے فضل سے مغفور ہین
صف مین اس اُمت کے محشور ای فصیح
ہونینگے جنت مین یکسو بیس صف
دیکھہ کر اُسکون کرینگے سجدہ سب
رویتِ دیگر اُمم مین ہے خلاف

در بیانِ اختتام این رسالۂ بابرکات و مناجات بحضرت قاضی الحاجات

ہین خصایص سب کے اُمت کے اپار
اُسکے صدقے سے کریم ذو الجلال
لیکن وہ شیخ الحدیث نامدار
اصل و فرعِ دین مین ای با التحاف
سب علومِ دین مین تھے بے ہمقرین
اُسکو نعمت ملا اتھا ای باشرف

لیکن اُنکون مین لکھا با اختصار
اُن خصایص سے کیا اُنکون بحال
مقتدا حفاظ کا اور افتخار
ہین کتابان جسکے چھ سو سے زیاد
قرن تاسع مین کیا تجدید دین
سرورِ عالم کے رویت کا شرف

فی الحقیقت یہ خصایص بھای جان
ہین حدیث و فقہ کے سارے کتاب
ہی جلال الدین جیسے زیبا لقب
سالکانِ شرق و غرب بحر و بر
با وجود اس علم کے وہ مقتدا
رحمت و رضوانِ خلّاقِ انام

اس خوشہ کو ہین کے ہین نیکمان
یو اُنکے ذکر سے ای باصواب
جو طرف اسیوط کی ہین منتسب
جسکے تصنیفات سے ہین بہرہ ور
تھا تصوف مین جنیدِ دوسرا
ہووے اُسکے روح پر فایض مدام

جاودان — ہمیشہ

گران — بھاری

آبار — بہوت

وہ خصائص میں لکھا ہی وہ کتاب
یک مطول ہور دگر لب لباب
ہیں وہ دونوں عجیب و خوب تر
نہیں ہے مانند ان کے کوئی نسخہ دگر

مختصر میں یوں کہا ہی ای حبیب
نام جسکا ہی نموفج ای لبیب
سالہا تفتیش کر میں لے حساب
لامطالعہ میں ہزاروں سے کتاب

ان خصائص کو لکھا ہوں باسند
ہی ہزار و آٹھ سو ان کا عدد
میں جو اس دکھنی میں بولا ہوں بیان
ہی سند میرا نموفج ای میان

بھی جو نسخے تھے شمایل میں سند
وہ بھی ہیں یہاں در نظر ای مستند
از فتوحات و لواقح بھی ای جان
بھی کچھ اس نسخے میں لایا ہوں بیان

لیکن اس نسخے میں جو ہی ماجرا
ہی نموفج سے تمام ای باصفا
جو عوام الناس ہور عورتاں کون
تھے قریب الفہم چار و قسم سون

اس رسالے میں لکھا ہوں بھی صاف
تا اسے ہرکوئی سمجھے نہ بخلاف
اس کتاب خوش کے ہیں بیتاں تمام
تھے سو اوپر ایک دو ای نیکنام

سب خصائص اسکے ای عالی نہاد
تین سو نود ہیں رکھ یہ بات یاد
جو پڑے اسکون کرے بہر خدا
مجھ پریشان دل کے حق میں یک دعا

یا الٰہی اس خصائص کے بدل
ہور بدل اسکے کہ تھا وہ بے بدل
اسکے اہل بیت و یاران واسطے
اسکے سارے دوستاران واسطے

محی دین غوث معظم کے طفیل
ہیں جگت کے اولیا سب جسکے خیل
کر کرم سے اس رسالے کو قبول
ہور اسے مقبول کر نزد رسول

ہور کر اپنے لطف سے ای کارساز
با قر آشفتہ دل کون سرفراز
صحبت دنیا سے مجھکوں دور رکھ
فیض سے اپنے مجھے معمور رکھ

غیر کی صحبت سے مجھکوں دے نجات
تلخ ہے اس دکھ سے میری حیات
جو مرے دل پر ہی محنت کیوں کہوں
سب تجھے ظاہر ہے یارب کیا کہوں

کیا کہی تیرے آگے ہی ای پروردگار
کر منکو نہیں دوسرے سوں ہت بسیار
گرچہ ہوں جرم و گنہ میں مبتلا
لطف کر مجھ پر بحق مصطفیٰ

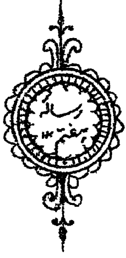
مصطفیٰ کے واسطے ای کارساز
مصطفیٰ کے واسطے ای بے نیاز
اس شفیع المذنبین کے واسطے
رحمۃ للعالمین کے واسطے

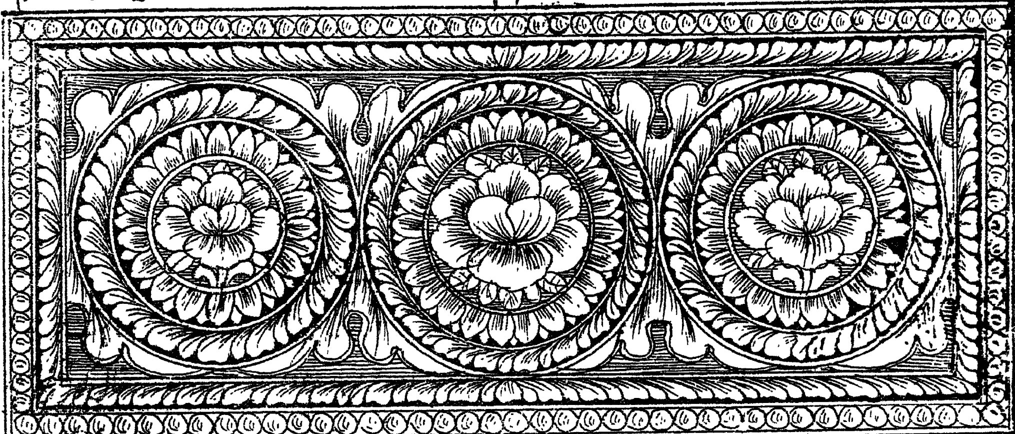
اس پناہ بیکساں کے واسطے
اس دوا خستگاں کے واسطے
واسطے اسکے کہ جس کا لطف عام
عاصیاں کا زاد ہی روز قیام

کر کرم اور لطف سے ای کارساز
صحبت دنیا سے مجھکوں بے نیاز
دل کو میرے کر تری الفت نصیب
تنکوں میرے قوت و صحت نصیب

ہو شہادت پر مرا انجام کر
ہور مدینہ بیچ میرا کر مقر
راحت جاں یہاں ہوا پورا تمام
از طفیل مصطفیٰ شاہ انام

فہرست مطالب رسالہ من درین بہ تفصیل ذیل است





ساتوین رسالے کا نام من درپن ہی اس رسالہمین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقسام معجزات بیان ہوئے

در حمد حضرت باریتعالیٰ و نعت سید ہر دو سرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و منقبت خلفاء راشدین و اہل بیت کرام و اصحاب عظام رضی اللہ عنہم اجمعین

ساتوین رسالے کا وزن یہہ ہے: فعولاتن فعولاتن فعولن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی کیا کہوں اوصاف تیرے / کہ عقل و فکر یہاں حیران ہیں میرے
ہی کیا طاقت مری عاجز زبان کو / کہ کہوے حمد میں تیرے زبان کو

کہاں ہمت ہی کلک نارسا میں / کہ بولے یک سخن تیرے ثنا میں
دل افسردہ یہہ قدرت نپاوے / کہ تیرا شکر اندیشے میں لاوے

تری عظمت کا دریا جب ہو زخار / زبان گنگی ہو ساحل پر صدف وار
جگر کاغذ کا ہووے موج سے چاک / ارے اوسان قلم کے مثل خاشاک

نہیں تری عنایت کون کنارا / تو کیونکر شکر کا اسکے ہو یارا
نہیں ہے نعمتوں کو تیرے غایت / یہ یک نعمت ہی تیری بے نہایت

کہ ہمکوں امت احمد کیا توں / عجب عز و شرف ہمکو دیا توں
اگر عمر ابد ہم سب کریں صرف / ادا اس شکر سے ناہووے یک حرف

ہم اس نعمت سے پائے نعمتاں سب / ہم اس رحمت سے دیکھے خوبیاں سب
غرض ہم اس سے وہ کچھ فیض پائے / کہ گنتی میں حساب اسکا نہ آوے

تو جیسا ای خداوند سبب ساز / کیا ہی ہمکوں اس نعمت سے ممتاز
تو ویسا ہی عطا کر شوق اسکا / کہ جان و تن کوں ہو جاں ذوق اسکا

شناسائی دے اس نعمت کی ہمکوں / قدر دانی دے اس رحمت کی ہمکوں
جہاں پاویں ہم اسکے کچھ اثر کوں / ملیں واں اپنے ہم چشم و سر کوں

اگر ہم اسطرح ہو ویں عجب کیا / کہ یکسر اصفیا ہیں اسکے شیدا
ملایک مقتدا کر جانتے ہیں / رسولاں پیشوا کر مانتے ہیں

اسے ملک و ملک اوپر ہی شاہی / رسالت اسکی ہے مہ تا بماہی
ہی گنج غیب کا مفتاح اسرار / ہی بیت القدس کا مصباح انوار

بہار حسن کا ہے صبح اول / فروغ عشق کا ہی نور اکمل
ہی حسن و عشق کا وہ رق منشور / کہ جس کا عرش ہے یک آیت النور

ہی وہ ام الکتاب و نور قدسی / کہ جسکی آیت الکرسی ہے کرسی
حروف اسکے ملایک ہور رسل ہیں / نقاط و صفر اسکے جزو و کل ہیں

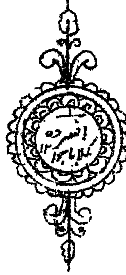
ہی جسکا خوابگاہ خاص وحدت / ہی بار عام جسکا واحدیت
مقام خاص او ادنیٰ ہے جسکا / خدا بن کوئی نہیں دانا ہی جسکا

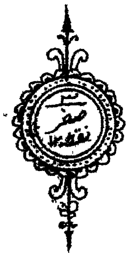
تھے جسکے پیشکاران انبیا سب / تھے جسکے مژدہ گویاں اصفیا سب
ملایک جسکے تھے فوج معظم / نقیب اس فوج کا جبریل اکرم

تھی جسکی دختر فرخندہ اختر / ملاذ اولیا در قرب داور
تھے جسکے آل پاک و صحب اکرم / اولو العزموں سے مانند و ہمدم

اول صدیق اکبر یار جانی / کہ تھا ہر باب میں سرور کا ثانی
امین وحی حق فاروق اعظم / شیاطین جسکے سایے سے کریں رم

خلیل العصر ذو النورین عثمان / فرشتے شرم سے جسکے ہیں نہاں
علی وہ علم حق کے شہر کا در / ہوا جنت کا ذو القرنین اکبر





جوانمردان جو ہیں حضرت میں یاران / سو ہیں سلطان کے خدمتگذاران
بھی ہیں علمائے امت جسکے ای خوب / شبیہ انبیا ہے آل یعقوب
بھی سر بسر شیخ اپنے قوم اندر / تھے اگلے انبیا میں جیوں پیمبر

در منقبت سید اولیا و سند اصفیا حضرت ابو محمد محی الدین عبد القادر حسنی الحسینی جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ

خصوصا پیر پیران میر میران / ہوا جس کا لقب محبوب سبحان
سر محبوبیت کا درۃ التاج / قدمبوس اسکا محبوبان کا معراج
کھرے ہیں اولیا سب پیر جسکے / قدم ہیں اصفیا کے سر پہ جسکے
تھے ولیان سب رسولان کے قدم پر / قدم تھا اسکے جد کا اسکون منبر
ہی یون محبوبیت میں اسکا پایا / کہ ہرگز کوئی غوث اسکو نپایا
قسم دے حق اسے کپڑے پنہاوے / قسم دے اسکون کھانا کھلاوے
طریقت میں جو اسکا ابتدا ہی / وہ سارے اولیا کا انتہا ہی
وہ دیکھے اپنے مقامات عجب کون / کیا اس حرف سے آگاہ سب کون
کہ ای پیغمبران از بخشش رب / ہوے ہیں تم نبوت سے ملقب
ولیکن ہمکون وہ بخیران دیا حق / کہ نین تم کو دیا کچھ اس سے مطلق
سن اس ارشاد کی معنی تو مجمل / کہ خاتم کے جو ہیں اتباع کمل
طفیل اسکے بباطن ہور بظاہر / ملے انکون فیوض خاص نادر
کہ نین پایا وہ نعمت کوئی مرسل / اگرچہ ہیں رسل بے شک افضل
کئے اسواسطے وہ سب تمنا / کہ ہوتے کاش اس امت میں پیدا
ہیں اب مقصود سے ہمکون ہمدم / کہ قطب ہر دو عالم غوث اعظم
بلاشک یوں ہیں سب ہو نمین ممتاز / ہی جیوں جد اسکا سب نبیوں میں ممتاز
کرامات اسکے ہیں بیحد و بسیار / مثال معجزات احمد ای یار
جہان لگ اولیا ہیں سلاسل / کئے ہیں اس سے بیشک فیض حاصل
مدام اسکے مریدان سے بھرجا / نظر آتا ہے قدرت کا تماشا

در مدح شیخی و قدوتی سید ابو الحسن قربی قادری قدس سرہ

اتھا بھائی ابو الحسن گنجینۂ راز / شریعت ہور طریقت بیچ ممتاز
کیا یون جمع او دونوں کو باہم / کہ ہر دو ہو گئے مانند توام
قلم اسکا تھا نخل شعلۂ طور / دم اسکا پرتو نور علی نور
طریقت میں اتھا او شیخ میرا / ہی احسان اسکا میرے پر گھنیرا
ز انوار فروغ جلوۂ ذات / اچھونت قبر اسکی چاندنی رات

در ذکر تصنیف این رسالۂ بابرکات کہ در بیان معجزات است

سچ اس بات کون ای باسعادت / کہ ہی ذکر نبی افضل عبادت
نہیں اسکے برابر خوب کوئی کام / ہی خوبی اسکی در آغاز و انجام
ہی ذکر پاک اسکا ذکر حق کا / ہمیشہ کر تو تکرار اس سبق کا
ہمیں کیا چیز ہیں جب رب علام / رکھا ہی اسکا ذکر العالمین نام
زبان کو ذکر میں کر اسکے جاری / کرے ہی عرش جنت و بہاری
قلم ہور لوح ہور جنات و کرسی / سبھی کرتے ہیں اسکا ذکر قدسی
فلک انجم کی لے تسبیح رخشان / ہی اسکے ذکر میں سب سجدہ گردان
ملایک ذکر پر اسکے ہیں قایم / رسولان ذکر میں اسکے ہی دایم
عرض ملک و ملک میں جو ہیں اشیا / ہیں اسکے ذکر سے سرمست و شیدا
ہیں جب اسطرح سب ذرات آفاق / ہی اسکے مہر سے بیتاب و مشتاق
ہمیں لق ہیں غلامان اسکے گھر کے / یہاں ہور وہاں بھکاری اسکے در کے
ہی واجب ہم پو رہنا اس پہ قربان / نثار اسکے اپر کرنا دل و جان
رہنا دن رات اسکے ذکر کے بیچ / ہونا سرشار اس ہی فکر کے بیچ
سب اشغال جہان سے ہاتھ دھونا / ہور اسکے عشق میں اپنے کو کھونا
ہمیشہ دیکھنا اسکے سیر کون / جلا اس نور سے دنیا نظر کون
ہیں من جملہ میں ای یار نکوفال / لکھا ہوں اندک اسکے نور کا حال
لکھا ہوں من ہرن میں ای برادر / بشارات تولد اسکے خوشتر
لکھا ہوں اسکے بعد ای باسعادت / ہیں من موہن میں احوال ولادت
ہیں جگ سوہن میں بعد اسکے اجمال / لکھا ہوں اسکے بچپن سال کا حال
کیا آرام دلہین با صد شوق / بیان اسکے شمایل اور اخلاق
لکھا ہیں اسکے پیچھے راحت جان / خصایص کا ہی اسکے جسمین بیان
دل و جان شوق سے کر کر مرتب / بیان کرتا ہوں اسکے معجزات اب

تمامی معجزات اُسکے ہیں بے حد
کسے طاقت ہی کرنا انکتیں عد

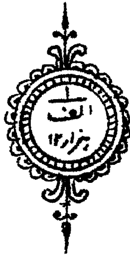
دیا تھا معجزے نبیوں کو کر بار
کسے یک دو کسے تین اور کسے چار

کسے پانچ اور کسے چھ اور کسے سات
دیا موسی کتیں نو تسع آیات

ہمارے شاہ کوں از بس عنایت
دیا حق معجزات بے نہایت

سب ایجادِ حدیث ای نیک کردار
لکھے ہیں انکوں کر تحقیق بسیار

علی التخصیص سیوطی و سبکی
کر اس بحر صفا میں مار ڈبکی



جواہر معجزوں کے بھار لائے
اُسے سلکِ کتابت میں پرائے

ہوا ہی تین الف انکا عدد جان
جزائے خیر دیوے انکوں رحمان

بھی یہہ سب معجزے قرآن سوا ہیں
کہ اُسکے معجزے بے انتہا ہیں

بحولِ و قوتِ پروردگار اب
ہیں لکھتا ہوں اُسے با اختصار اب

بترتیبِ لطیف و حسن اسلوب
کہ جو دیکھے سو بولے ہیں بہت خوب

اگرچہ معجزوں کے ذکر اندر
ہیں نسخے جھوٹ دکھنی ای برادر

ولے اکثر غلط اُسکا بیان ہے
محدث پاس جھوٹ اُنکا عیان ہے

حدیثوں میں نہوئے جسکو ٹھکانا
حرام ہے اُسکا پڑھنا اور پڑانا

لکھا ہوں اس لئے یہہ نسخہ خوب
بآئیں بہیں و وجہِ مرغوب

ہیں من درپن رکھا ہوں نام اُسکا
جلا دیا ہی دلکوں کام اُسکا

جب اس سے حسن مطلق ہی نمودار
ہوا یہہ نام اُسکے تیں سزاوار

کتاباں جو سند تھے در شمائل
سنو وہ ہیں جہاں سندای یارِ عاقل

سوائے انکے کتاباں معتبر بہوت
نجھایا خوب سے شام و سحر بہوت

نکالی اُنکا خلاصہ ای برادر
لکھا ہوں اس رسالے میں سراسر

جو اُس میں ذکر اُس سالار کا ہی
بلا شک ترجمہ اخبار کا ہے

جب یہہ نسخہ کہ بس نادر ہوا ہے
عوام الناس کے خاطر بنا ہے

بطورِ صاحبانِ علم و تحقیق
کیا نیں اسمیں ہیں کچھ بحث و تدقیق

کہ وہ تدقیق و بحث ای اہلِ خلاص
عربی فارسی کے بیچ ہی خاص

ہیں صاف اسواسطے اسکوں لکھا ہوں
کہ تا معلوم ہووے خوب انکوں

پڑے تا اُمّیاں ہور عورتاں سب
بہ با دقت اُسے ہر روز و ہر شب



کرے لفظوں کوں اُسکے اپنا گلہار
رکھیں محکم پو اُسکے دل سے بلہار

کریں تعویذ بازو اس بیان کوں
تسلی اس سے دیویں اپنے جان کوں

کریں اُس سے بیاباں جان کا گلشن
کریں اس سے چراغ ایمان کا روشن

لگا دیں اپنے پیغمبر سے نت دھیان
کہ ہی یہہ دھیان اصلِ دین و ایمان

در بیان آنکہ ہر معجزہ کہ از پیغمبران پیشین ظاہر شد مثل آن زیادہ ازان از پیغمبر ما صلی اللہ علیہ و آلہ و علیہم و سلم بوقوع آمد

سمجھ اس بات کوں ای بھائی میرے
کہ بخشے حق گنہ میرے و تیرے

کہ ربّ العالمین اپنے کرم سوں
دیا جو معجزے سب انبیا کوں

ہمارے شاہ کوں وہ سب دیا حق
عجب فضل و کرم اس پر کیا حق

اگر آدم کتیں قیوم دادار
سکھایا علم سب اسما کا ای یار

ز ذاتِ علم و اسرارِ حقایق
ہمارے شاہ کوں بخشا ہی خالق

کہا اسواسطے وہ شاہ بیچون
کہ علم اوّل و آخر ہے مجھکوں

گیا گزر اسکوں مسجودِ ملایک
تو بیشک حق نہیں تھیں مشارک

ہمارے شاہ پر بھیجا درود اب
ہمیشہ اسکوں دیتا ہی یہہ جو اب

بھی فرمایا ملک کوں ربِ عالم
کہ بھیجیں اس اُپر صلوات ہر دم

بھی بھیجیں حق اُمت پر درود آن
دعا انکی کریں حق میں بہر آن

اُسے بھی بھیجتا ہی اُنپو ہر دم
درود اُن فضل سے خلاقِ عالم

وہ تشریف و عنایت ای نکوکار
کہ جسمیں آپ داخل ہووے کرتار

بھی اس تشریف سے بے شبہ اولی
کہ واصل اُس سے تا ہووے تجلی

ملایک کا سجود اندر حقیقت
اُتھا سجدہ تحیت نا عبادت

تھا آدم مثل کعبہ یا چو محراب
وہ سجدہ حق کوں تھا یہہ مرد یاب

سجود اسطرح کا بھی ای صفا کیش
اٹھا نوری نبی کوں بے کم و بیش



کئے ہیں بھی ملک اس شہ کی خدمت
سپاہی ہوئے ہیں اُسکوں نصرت

اگر ادریس کوں خلاق اکبر
لیجایا زندگی میں آسمان پر

ہمارے شاہ کوں ربّ السموات
لیجایا عرش پر اس جسم کے سات

دعا گر نوح کی کر حق اجابت
کیا کفار کوں طوفان سے غارت

ہوا اُسکوں یا توابع او تعالی
جو چڑھا کشتی میں طوفاں سے بچایا

ہمارے شہ کی دعوت کر اجابت
دیا ہی قوم کوں اُسکے ہدایت

جو اینن سرکشی سے سر اٹھایا
سو آبِ تیغ میں اُسکوں ڈبایا

بھی سنگِ کلاں کو حق تعالی
ترا کر آب میں اس پس لا یا

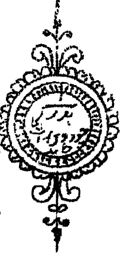
ٹھہرنا چوب پانی پر ہی معمول
نہیں ہے تیرنا پتھر کا معقول

دیو بوتر ہود پیغمبر کا منقاد
دیا گر عاد کے خرمن کو برباد

اگر اس شہ کی صبا خدمتگذاری
دیا ہی دشمنان کون اسکے خواری
اگر ہو آتش نمرود سے یار
خلیل اللہ کے اوپر سرد و گلزار

ہمارے شہ کے خاطر حق کرم سون
بجایا تار جنگ کا فران کون
اگر موسیٰ عصا اپنا کیا مار
ہمارا شہ کیا لکڑی کون تلوار

دکھایا خصم کے تئین اژدہا ایک
وہ ملعون خوف سے بھاگا ہی بیشک
اگر اسکون ید بیضا تھا جون نور
کیا شہ چوب کون جون شعلہ طور



تجلی ہوی اسے گر طور اوپر
تجلی ہوی اسے بر عرش انور
اگر اسکے بدل پھٹ کر سکے نیل
کہ تا اسیر چلیں آل اسرائیل

پھٹا اسکے لئے بدر جہان گیر
تو انشق القمر کی بوجھ تفسیر
ہوا اسکے چاکران خاص اوپر
بلا اسکے نکے ہونگی بحر جون بر

اگر اسکے لئے از سنگ خارا
نکل آئے جھرے پانی کے بارا
ہمارے صاحب کے انگلیوں سے ابل آب
ہزاروں کو کیا کی بار سیراب

اگر یوسف نے نصف حسن پایا
لیا ہی حسن کا سب اسکون مایا
بدل داؤد کے گر تھا لہا نرم
یہہ سرور کے لئے پتھر ہوا نرم

پکارتے تھے اگر اس سے ہم آواز
پتھر تسبیح سے اس کن تھے دمساز
ملے اسکے قدم کے کوہساران
ہوئے ہیں جد مین جون شقیران

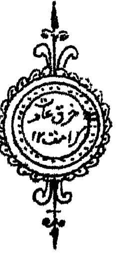
اگر سمجھا سلیمان منطق الطیر
بھی تھے فرمان مین اسکے سب سیر
مرے مولیٰ کے بھی تھے سب وہ منقاد
کئے اونٹ و ہرن اسپاس فریاد

سنا وہ شاہ دین چڑیہ کی زاری
کیا مطلب کون اسکے جلد جاری
اور ایمان لائے اس پر جن ہو شایق
اطاعت مین اتھے سب اسکے صادق

سنائین تون سفینہ کی حکایت
کہ بانگ اسکی کیا تھا کیون اطاعت
اگر عیسیٰ نے مردون کو جلایا
بھی سبکون غیب کے باتان سنایا

ہوراندھون کے دیا آنکھو نکو وہ نور
کیا کی کوڑیون کو کوڑ سے دور
مرا مولا بھی مردون کو دیا جان
خبر سے غیب کے سبکے بھرا کان

ہزارون سے مریضان کو یکدم
کیا انواع بیماری سے بے غم
یہان یہہ معجزے بولا ہون مجمل
ہین آگے انکو بولون گا مفصل



در بیان تحقیق معجزہ وکرامت ومعونت واستدراج واہانت

تو بوجھ اب معجزے کی معنی یار
رکھ اسکون یاد دلمین کر کو تکرار
لغت مین معجزے کا لفظی معنی
ہی عاجز کرنے والا ای مصفا

تو معنی اصطلاحی اسکے سن اب
نبوت کا کرے دعویٰ نبی جب
ہوا اس دعوا پر لاوے وہ حجت
تحدی سے بطور خرق عادت

کرے یعنے خلاف عادت کا یک کام
کہ کوئی نا کر سکے اسکا سرانجام
اور یہہ دعویٰ کرے اس کام کی سات
کہ کوئی دوسرا کرے یہہ کام اسدھات

نہ ویسا کام ہووے سر ستی تب
کبھی ہووے جون کہے پیغمبر رب
یہہ چارون شرط جب اسمین ہیں یکجا
تو اسکون معجزہ کہتے ہیں علما

جیسا مہتاب کا ہونا دو پارا
نکلنا اونٹ کا از سنگ خارا
پھرانا سورکا غایب ہوئے پر
ابلنا نیر کا (پانی ۱۲) انگلیون کے اندر

اگر ہووے ولی سے خرق عادت
تو اسکا نام ہی بیشک کرامت
اگر صالح سے صادر ہووے یہہ کام
تو بے شبہ معونت اسکا ہی نام

اگر یہہ فعل ہے اہل مفاخر
ہوئے کافر سے یا فاجر سے صادر
ہی گر برحسب خواہش اسکے وہ کام
تو بے ریب اسکا استدراج ہے نام

ہی برعکس اسکے گر وہ خرق عادت
تو اسکون بولتے ہینگے اہانت
ہوئے تھے جون مسیلم کون اہانت
خبر ہے اسطرح ای بادیانت

کہ وہ ملعون سنا تھا یہہ سرور
ستیا یک چہ مین اپنا تھوک اطہر
وہ پانی ہو میٹھا تھا جوش میانے
لگیا بھی بوجوش سے ملکمکانے



خبر یہہ سنکو وہ کذاب بے باک
ستیا یک چہ مین اپنا تھوک ناپاک
ہوا آب اسکا گندا اور کھارا
بھی سکنے کون لگا مانند بارا

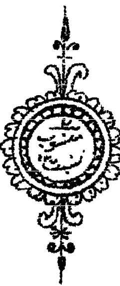
کیا کانے کے خاطر وہ دعا جب
تو دوسری آنکھ بھی اسکی گئی تب
ہین یہہ احکام تو لیا مختصر بیان
عقاید مین ہے تفصیل اسکی بیان

در بیان کیفیت اعجاز قرآن مکرم کہ اعظم معجزات سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در قرآن مجید ہفتاد ہزار معجزہ است

بہت ہیں معجزات شاہ عالم
ہی افضل سب سے قرآن معظم
ہی لازم ایک تمہید اسکے اول
کہ تا معلوم ہو سبکون مفصل

تھی عہد ہر پیمبر بیچ یک چیز
کہ تعظیم اسکی کرتے اہل تمیز
اتھا جون دور مین موسیٰ کے جادو
مقدم سب کمالان مین سحر سو

بہت کرتے اتھے سب اسکی تکریم
بھی رکھتے اس سے سب امید و بیم
کرم سے اپنے قیوم مسبب ساز
دیا موسیٰ کو تین ویسا ہی اعجاز


عصا کو اُسکے وُہ اژدر بنایا
مسیح اللہ کے وقت ای نکوکار
جو کوئی اُس فن مین ہوتا خوب ماہر
کیا کوڑہی کیتین وُہ کوڑ سے دُور
دبیر اُسوقت کے تھے بس مُؤدب
تھی دو نو فنمین پوری اُنکون قدرت
سلاطین مدح کے اُنکے تھے خواہان
رہے مدت لگ اُوساتو معلق
بنا ابیات کا اُسکے تھا بالا
متانت مین تھے گرچہ کوہ والا
کبھو عشر کتاب اللہ سے سرور
غرض جسوقت وُہ تُسر آنکو لایا
زبان پر تھے خطبہ اور ابیات
کرے اُنکے تُتان کو ذم سے معیوب
اول کہتا تھا یون اُسکے وُہ نادان
کہ تا مانند قرآن وُہ کہین کچھ
اگر قرآن سخن لاتے ہنین ہو
فصاحت آپنی گئے سب عرب بھول
پڑے حیرت مین داوان دل ہوے
عرق اُنکے خجالت کا ہو گرداب
مقابل ہو نسکے اسطرح روئے
کئے صرف آپنے مقدور کیتین
مجال اسبات کی جب وُہ نپایے
کیا حق جنگ مین بھی اسکون منصور
ہوے کوئی ہیبت و دہشت سے روپوش
بہت اسطرح کے باتین بکے ہین
اول ہے اُسکا اعجاز و بلاغت
ہین لفظان اُسکے سب جانِ فصاحت
دوم نظم بدیع و حسن اسلوب

کہ سانپیان سحر کے یکدم مین کھایا
طبابت کا ہوا تھا گرم بازار
تو تعظیم اُسکی کرتے سب اکابر
دیا نابینیت کے اندھے کیتین نور
عطارد کون سمجھتے طفلِ مکتب
بیان اُسکا ہی خارج از عبارت
مذمت سے اُنو کے تھے ہراسان
جواب اُنکا کہا ہین کوی مطلق
کیا ویسے کو جون مکری کا جالا
اُڑا یا اُنکیتین جون روئی کا گالا
کیا مُہر اُن فصیحون کے زبان پر
عجب محشر کی دُہوم اُنپر مچایا
یکس لیتو ایک کرتے تھے مباہات
کرے سبکون ضلالت سا منسوب
کہ ہو لو در فصاحت مثلِ قرآن
تو ہرگز اسطرح کہہ نا سکین کچھ
تو دس سورون کے مانند اُسکے بولو
پڑی اُنکے دہن مین قہر کی ہول
قیامت کی گھڑی اُنپر گھڑی تب
ڈبایا اُنکیتین مانندِ غرقاب
کہ اپنے آبرو سے ہاتھ دہوئے
مثال سورۂ کوثر کہے نین
حسد ہور بغض سے لڑنے پہ آئے
ہوے آخر وہ سب مخذول و مقہور
کہے کوئی ہوش تجھ پر مین گر گوش
ولے عاجز ہوا آخر سب تھکے ہین
کہ نین ہی اُسکیتین حد و نہایت
ہی ترکیب اُسکی در محض ملاحت
کہ نین کوئی شعر و نثر اسطرح مرغوب

بھی سارے معجزات اُسکے تھے اسطور
حکیمون کو ہوئی تھی تب عزت
دیا عیسیٰ کون حق اعجاز ایسا
ہمارے شاہ کے وقت ای گرامی
اُٹھے جو شعر مین اُس وقت ماہر
اثر اُنکے سخن مین اسقدر تھا
بلاغت سے قصاید سات کہکر
دیا وُہ معجزہ احمد کون کرتار
وُہ ساتو کا تھا محکم گرچہ پایا
کمندِ حبل المتین کی لیکو سالار
کبھو لے مدِّ بسم اللہ سے شمشیر
اُٹھے عربان کون تب کعبتک سے سم
ہمیشہ شاہدین وہان آپ جاوے
بھی فرماتا کہ مان کے جدّ و آبا
بھی فرماتا تھا یون وُہ جانِ عالم
کہا لبو اُسکے وُہ سالارِ اکوان
کہا لبو ای عرب مبدا ابن آو
رہی نین عقل کچھ اُنکے ٹھکانے
نصیبت کے پڑے ظلمت مین سارے
بہا کر چشم سے حسرت کے نالے
فصیحان عرب سارے بہر حال
ہین اُسکے گرچہ تین آیات موجز
سبھی کرتے ہوے افسوس ہیہات
لگے مجنون صفت کوئی بر برانے
کہا کوئی حیا سے اپنے عربان
تو سُن قرآن کا اب وجہ اعجاز
ہین الفاظ اُسکے کم معنی ہی بسیار
مطالع اُسکے ہین نور علی نور
نہ اس ترتیب کا بھی کوئی جریدہ

ذرا اسبات مین ای بھائی کر غور
جہا مین ہر طرف تھی اُنکی شہرت
کہ وُہ کرنے لگا احیاے مُوتا
بلاغت ہو فصاحت ہوی تھی نامی
نہین لاتے تھے شعرا کون بخاطر
کہ ہر گز سحر مین نین وُہ اثر تھا
وُہ لٹکاے اُٹھے کعبے کے اوپر
کہ نظم و نثر کون اُنکے کیا خوار
زمین پر اُسکون جون آنسو گرایا
کیا طوق اُنکے گردن بیچ ای یار
کیا گردن کشی کا اُنکے سر زیر
کہ سب اُسوقت ہوتے جمع باہم
کلام حق کہین اُنکون سُنا دے
ضلالت مین پڑے تھے سب رایا
کہ گر ہو وینگے جن و انس باہم
کہ ای جمع بلیغان و فصیحان
تجھو تو سورے کے مانند اُسکے لاؤ
زبان اُنکی لگی ہے لت پٹانے
لگے وُہ دیکھنے دن کون ستارے
وُہ دفتر شعر کا پانی مین ڈالے
پا ہین بغض و حسد تا بست و سہ سال
ولے کوئی نین کہا مثل اُسکے ہرگز
سفاہت سین سُتے شمشیر برپا
لگے مینڈک طرح کوئی ٹر ٹرانے
اگر چاہون تو بولون مثل قرآن
کہ جس سے سب کتابان مین ہی ممتاز
بلاغت اُسکی ہی مقدور سے بہار
مقاطع اُسکے حسن و لطف سے پور
نہ خطبہ نار سالہ نا قصیدہ

بطرز خاص ہو دمساز ای یار / عرب ہور فارس کے ہے فصیح بھار
سیوم اخبار دنیا اسکا از غیب / ہوے ظاہر خبر سب اسکے بے ریب

دیا تھا جوں خبر وہ ای نکوکار / کہ بھاگینگے جماعت ہائے کفار
ہوی یہہ بات واقع بے کم و بیش / کہ بھاگے بدر میں وہ سب بد کیش

دیا تھا وہ خبر بھی ہے برادر / کہ ہوں گی روم غالب فارس اوپر
ہوی یہہ بات عیاں ای حق کے طالب / کہ فارس پہ ہوئے ہیں روم غالب



دیا تھا بھی خبر ڈالینگا کرتار / دلوں میں کافران کے رعب بسیار
ہوی گی جنگ میں یہہ بات ظاہر / کہ بھاگے رعب سے سرور کے کافر

دیا تھا بھی خبر قرآن بہ معجز / نہ مانگینگی کتابی موت ہرگز
یہہ آیت سنکو خاموشی لئے او / نہ ہرگز موت کی خواہش کئے او

دیا تھا بھی خبر ای باسعادت / کہ ہوں گے مومنان اہل خلافت
ہوا یہہ امر بے شبہ ہویدا / ہوے یاران نبی اللہ کے خلفا

ہی یوں اخبار غیبی اسکے بسیار / لکھا ہیں مختصر بیان انکوں ای یار
چہارم وجہ اعجاز اسکا بے قیل / ہی رسل امتان کی اسمیں تفصیل

یہہ باتاں میں اچھے ہر کس پو ظاہر / مگر یک دو کتابی پر بنا در
ہی پنجم وجہ اعجاز اسکا ای سور / کہ اس میں سب علوم و فن ہیں مذکور

علوم اسکے ہیں افزون از عبارت / رموز اسکے ہیں بیرون از اشارت
ہی ششم یہہ کہ قاری اسکا ای یار / تلاوت سے نہیں ہوتا ہی بیزار

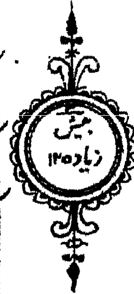
نہوتی ہے اسے ہرگز ملالت / پڑے جتنا تو لذت ہو زیادت
نہ ہرگز کوی کلام ایسا دسیاں ہیں / تو رکھ جامی کی یاد اس بیت کیتیں

مکرر گرچہ سحر آمیز باشد / طبیعت را ملال انگیز باشد
ہی ہفتم یہہ کہ ہنگام تلاوت / ہو قاری کوں اسکے رعب و ہیبت

پڑے بھی بیت اندر اسکا سامع / نہیں ہے اس سخن میں کوی منازع
ہی ہشتم یہہ کہ حق پیدا و پنہان / ہوا اعدا سے آپ اسکا نگہبان

بہت ملحد کئے ہیں یہہ ارادہ / کہ تا اسمیں کریں کچھ کم زیادہ
رکھا تصحیف سے محفوظ اسے حق / کیا تحریف سے محفوظ اسے حق

نکرنے پائے کچھ اسمیں کم و بیش / جگر انکا ہوا اس غم ستی ریش
ہے نوان یہہ کہ حق ای یار جانی / کیا اس معجزے کوں جاودانی



کیا ہر وقت ظاہر اسکا اعجاز / کیا تا حشر ہمکوں اس سے ممتاز
کہا اسواسطے وہ سرور نیک / دیا حق ہر نبی کوں معجزہ ایک

کہ لاوے دیکھ اسے ایمان مردم / وہ معجز ہے نے آخر کوں ہوا گم
ہی میرا معجزہ سنو وحی بر حق / کہ بھیجا ہی اسے میرے اوپر حق

میں رکھتا ہوں امید از فضل داور / کہ میرے تابعان روز محشر
سب اتباع رسل سے ہوں زیادہ / خدا یہہ اسکا بر لایا ارادہ

ہی دسوان یہہ کہ رب از فضل و احسان / کیا ہے حفظ اسکا بہوت آسان
عوام الناس ہور اطفال نوخیز / ہی فیض حفظ سے سب اسکے لبریز

یہی قرآن اور اعجاز اسکا ای حر / ہی سبکے پاس ثابت از تواتر
کرے گر کوی یک آیت کا انکار / دھرے اعجاز ہیا اسکے اقرار

تو کافر بیگمان ہوتا ہے وہ خر / ہی امت متفق اسبات اوپر
بھی قرآن کچھ نہیں ہے معجزہ یک / ہزاران معجزے ہیں اسمیں بیشک

شمار ان سبکا ہی طاقت ستی بہار / میں کرتا ہوں یہاں کچھ اسکا اظہار
کہ علما پاس سب کلمات قرآن / ستہتر الف ہیں گنیا ہی جان

ہیں لفظان سورہ کوثر کے سب دس / تو کر اسکوں تمیز ای مرد باحس
کریں جب انکو قسمت خوب آئین / تو ہوویں ہفت الف حصے تحقیق

ہی ان حصوں میں یک حصہ یہہ سورا / دل و جان میں تو رکھ یاد اسکوں پورا
کلام اللہ کے ہیں سو وجہ اعجاز / سنا توں انکوں سب ای صاحب راز



دو دس تو الف کہتیں ہے برادر / کرے گر ضرب توں اس دس کے اندر
تو ہو ستر ہزار ای یار عاقل / تجھے اس ضرب میں بے شبہ حاصل

شمار معجزات خاص قرآن / ہوے ستر ہزار اسکوں یقین جان
سوائے انکے بھی ہیں وجہ دیگر / کہ انسے وہ عدد ہوتا ہی اکثر

فضایل میں ہے اسکے عقل حیران / میں اب لکھتا ہوں وے معجزے بہان

در بیان معراج سرور موجودات علیہ الصلوۃ والتسلیمات کہ بعد قرآن مجید اعظم معجزات است معجزۂ معراج متضمن معجزات بسیار است

کلام اللہ کے بعد از سبہی کا معراج / ہی سارے معجزوں کا درۃ التاج
ہی یہہ اعجاز ارضی ہور سماوی / ہی قرآن و احادیث اسکے راوی

بھی ہی وہ لامکانی ہور مکانی / بھی ہی وہ لازمانی اور زمانی
دیکھا یکرات بیداری میں تن سے / تماشے سر بسر ہفت آسمان کے



چلا کعبے سے جب وہ شاہِ اکمل / گیا بیت المقدس میں سحر اوّل
امامت وہاں کیا سب انبیا کون / دیا عزّ و شرف سب اصفیا کون

براق اوپر چڑھا وہاں سے بلا کر / شتابی سے گیا ہر آسمان پر
کیا یک آن میں طی سب سموات / کیا پیغمبران سے وہاں ملاقات

بھی چھوڑا عرش ہور کرسیکوں وہاں / گیا تب لامکان کے بیچ جولان
جمالِ حق کون ان آنکھوں سنے دیکھا / ہوا دیدہ بدن اُسکا سراپا

کلامِ حق سُنیا اُس کان سیں او / پھر آیا گھر کتیں یک آن میں او
جو کچھ وہاں نعمت اپنے رب سے پایا / مزا اُسکا بھی اُمت کون چکھایا

نہیں یک معجزہ معراج ای یار / بل اُسمیں معجزے ہیں درج بسیار
ہی در کار اُسکتیں لکھنے کون دفتر / لکھا اسواسطے میں مختصر تر

لکھا ہی اسمیں میرا شیخ والا / بہت تفصیل سے دکھنی رسالا
توں پڑ اسکوں اگر چہتا ہی تفصیل / نکر پڑنے میں ہرگز اُسکے کچھ ڈھیل

در بیانِ معجزاتِ کلیۂ حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیہ

سُن اُسکے معجزاتِ کلیات اب / تو رکھ یاد اپنے دلمیں نکات اب
یہ ہر ہر قسم میں ہے معجزہ یک / بہت ہیں معجزے درج اُسمیں بیشک

در بیانِ جمال با کمال سیدِ اہلِ شہود صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ در حقیقت معجزہ بود

جمالِ بے نظیر اُسکا تھا اعجاز / کہ تھا وہ حُسن میں عالم سے ممتاز
نہ تھا اُس وصف میں کوئی اُسکا ہمسر / اتھا نور اُسکا چہرہ ماہِ پر نور

اندھیرے میں جب آتا شاہِ والا / تو اُسکے نور سے پڑتا اُجالا
اگر کوئی چیز ظلمت میں نہاں ہوے / تو اُسکے روئے انور سے عیاں ہوے

تھا آئینہ نورِ الٰہی / نظر آتے تھے وہاں اشیا کماہی
نہ ملتی تا مکھن نا جوں نہ مچھر / گذر پاتے تھے اُسکے پاک تن پر

تھا یوں وہ جسمِ انور نور مایا / کہ نیں پڑتا تھا دھرت اُسکا سایا
تھی یوں اُس تن میں خوشبوی بسیار / کہ مشک و عطر میں نہیں ہے وہ مہکار

لکھا اُس چہرۂ تاباں کا جھلکار / بہت کفار ایمان لائی یار

در بیانِ اخلاقِ سیدِ انفس و آفاق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ بیشک معجزہ بود معجزاتِ کلیہ ہشت

بھی سالارِ رسل کا خلقِ اکرم / بلا شبہ اتھا اعجازِ اعظم
کرے اُس خُلق کی کیا کوئی تعریف / خدا جسکی کیا عظمت سے توصیف

نہ بخشا اُسکتیں رسل و ملک کون / دیا خاص اُس شہ ارض و فلک کون
جب اُسکے خلق کون بے مثل پائے / بہت کفار ایمان اُس پہ لائے

سبھی آداب ہور عادات سالار / اتھے بے شبہ خرقِ عادات ای یار
میں مجمل یہاں لکھا تینوں کو بے تفصیل / تو دیکھ آرام و لیکن اُن کی تفصیل

در بیانِ فصاحت و بلاغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ بتحقیق معجزہ بود

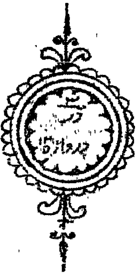
فصاحت اُسکی تھی اعجاز دیگر / نہیں تھا کوئی انسان اُس کا ہمسر
اتھی اُسکی فصاحت بے نہایت / بلاغت اُسکی تھی بے حد و غایت

اتھا یہ اختصار اُسکے سخن میں / کہ نیں آتا تصور اُسکا من میں
بلا شک اُسکے ہر ہر بات اندر / ہزاروں سے ہیں معنی ای برادر

تھا اِس حرفِ مجمل پر توں قانع / پڑ اُس سرور کے کلمات جوامع
پڑینگا انکوں جب توں اہلِ دیں / تو ہوویگا اُسے عین الیقین سے

عرب کے منشیان ہور شاعران سب / کہ نظم و نثر میں تھے ماہران سب
بیان اُس شاہ کا کرتے تھے جب گوش / تو سب ہوتے اتھے حیران و مدہوش

کئی کافر سن اُسکا حُسنِ گفتار / کئے بے معجزے ایمان کا اقرار



در بیانِ حشمت و مہابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی الواقع معجزہ بود

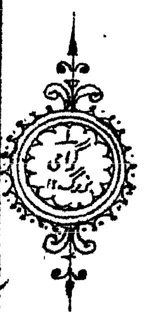
بھی تھی سرور کی حشمت اور ہیبت / بلا انکار اعجاز و کرامت
مہابت اُسکی آنکھوں میں بھری تھی / دل و جان بیچ اُس سے تھرتھری تھی

اگرچہ سلطنت ظاہر کی وہ چھوڑ کر / اتھا فقر اختیاری سات گجوتر
نہ در پر اُسکے در بیروہ نہ دربان / تجمل کا نہ کچھ تھا پاس اُسکے سامان

بھی رہتا تھا وہ شاہِ عالم دل / ہمیشہ اپنے یاران سات اہلِ دل
غرض اور دُر امور حشمت و جاہ / اتھا سب اہلِ فقر و زہد کا شاہ

ولیکن اُسکی ہیبت یوں تھی غالب / کہ نیں کہنے میں آتے وہ مراتب
جنو شاہان کے صحبت میں بیٹھے تھے / بھی جنگوں کی مشقت سب سہے تھے

رسول حق کی جب خدمت میں آتے
تو سب تھا کو سارے تھرتھراتے



در بیان قوّت جسمانی آنجناب نورانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در نفس الامر معجزه بود

بھی قوت اسکا تھا ای بھائی معجز
کہ نہیں تھا اسمین کوئی مثل اسکے ہرگز
اتھا بیشک عدائے شاہ عالم
ہمیشہ بے تکلف او بہت کم

نہ تھا کھانے کا ہرگز اسکون جھانسا
کہ دایم اسکون تھا حق سے دلاسا
دلے پایا ہیں وہ سالار معظم
اتھا قوت منے مشہور عالم

عرب میں پہلوان تھا ایک نامی
تھا نام اسکا رکانہ ای گرامی
اتھے اس عصر میں جو پہلوانان
تھے عاجز اسکنے جیون ناتوانان

کوئی کشتی میں نہیں اس سے بر آیا
کہ تھا قوت میں برتر اسکا پایا
کہ مانتے سے سنا ہیں یہہ حکایت
کہ تون ایمان طرف کرتا ہی دعوت

گراوینگا مجھے کشتی میں تون گر
تو میں ایمان لاؤنگا ترے پر
تب اوہر قوت و قدرت کا مایا
رکانہ کو زمین اوپر گرایا

ہوا وہ یہہ سمایا دیکھ حیران
بھی لایا جلد اس سرور پہ ایمان

در بیان مزید اشتہار سرور ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بے ریب معجزه بود

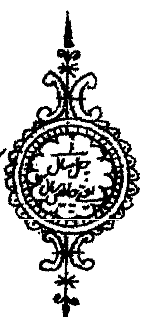
بھی اس سرور کی شہرت ای برادر
اتھی بے اشتباہ اعجاز اظہر
لکھا اسکے مبارک نام کون رب
بعرش و کرسی و لوح و قلم سب

لکھا سا تو نگین پر اسکا ناؤن
بھی جنت میں لکھا وہ نام ہر ٹھاون
ملک ہور حور کے سینے کے اوپر
لکھا ہے بھی اسے خلاق اکبر

خبر ہی یوں کہ جنت بیچ ہر تھار
ہی نام عبد الکریم اس شہ کا ای یار
ہی اہل عرش کن عبد الحمید او
تا ایک پاس ہی عبد المجید او

ہوا ہی عبد وہاب انبیا پاس
تو بوجھ اس بات کون بے ریب و سواس
ہی نزد اہل دوزخ عبد جبار
ہی نزدیک شیاطین عبد قہار

ہی عبد القادر اسکا نام در بر
جبل میں عبد خالق ای برادر
ہی دریا بیچ او عبد المہیمن
کہیں عبد الرحیم اس شاہ کون جن



کہیں عبد السلام اسکون درندے
پکارین عبد مومن سب چرندے
پرندے اسکون بولیں عبد غفار
کہیں عبد الغیاث حشرات ای یار

وحوش اسکون پکاریں عبد رزاق
کہ ہی وہ شاہ دین مفتاح ارزاق
کہیں ہیں عبد قدوس اسکون ماہی
کہ ہی مہ تا با ہی اسکون شہی

اور اسمائی کتب میں ای نکوکار
ہیں نام اس سرور عالم کے بسیار
یہہ اسکا اشتہار معنوی ہے
بھی شہرت اسکی ظاہر میں قوی ہے

سچ ای بھائی میرے رب تعالی
دیا اسکون نبوت بعد چل سال
ہوئی ترسٹ برس کی اسکی سن جب
وفات اس سرور دین کا ہوا تب

اتھی سب عمر اسکی بعثت و سال
وہ اس عرصے میں ای یار نکو فال
بھرا نور ہدایت سے جہاں کون
دکھایا راہ ایمان گمرہان کون

دیا عالم کون یکسر روشن آباد
کیا دنیا کا گلشن گلشن آباد
سنے جب زمزمہ اسکے اذان کا
ہوا اہل وجد میں کروبیان کا

سنے جب اسکے قامت کے شہانے
لگے ہیں عرشیان سب چہچہانے
سنے جب اسکے خطبون کے ترانے
لگے افلاک یکسر چرخ کھانے

تھے جتنے خلق میں محراب و منبر
ہوئے سب ذکر سے اسکے معطر
خدا کا نام اقدس جان گیا تھا
مبارک نام اسکا وہان گیا تھا

غرض دنیا و عقبی بیچ ہر جا
ہی نام اسکا قرین نام مولا
لکھا جب بادشاہا نکو قرآئین
رکھے سر پر زمین سب بندہ آئین

بہت تعظیم سے انکو لئے ہین
بجان و دل ثنا اسکی کئے ہین
ہوئے بعضے مسلمان گران سب
اطاعت کر کو بھیجے پیشکش تب

ادب سے اسکے مونھ پھیرا جو کجرو
خرابی میں پڑا مانند خسرو

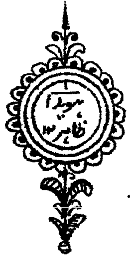


در بیان علم بے حد و معرفت بے نہایت سید اہل رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بے شبہ معجزه بود

بھی علم بے حد اسکا ای برادر
قسم مولا کی ہے اعجاز اکبر
نہیں ہرگز پڑا ہور نہیں لکھا کچھ
نہیں علما کے صحبت میں رہا کچھ

بھی تھی اس قوم میں جسکی سکونت
کہ نہیں تھا انکون علم و فضل و حکمت
ہور اپنے ملک سے باہر گیا نہیں
کسی عالم ستی ہرگز ملیا نہیں

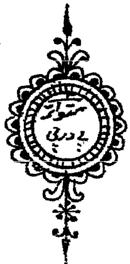
دیا ہی باوجود اس حال کے حق
اسے پیدا و پنہان علم مطلق
دیا ایسے حقایق ہور معارف
کہ املاک و رسل میں اسنے واقف



غرض وہ علم کا دریای مواج / کہ جسکے علم کے عالم مین امواج
کیا ایسے شریعت کون ہویدا / کہ ہے جسمین صلاح دین و دنیا
کیا یون وضع احکام و مسایل / رکھا ایسے قوانین و دلایل
کہ وہ دونون جہانمین کام آوے / قیامت لگ خلل دھارہ نپاوے
تھے ظاہر اسیمو ہر امت کی اخبار / تھے معلوم انبیا کے اسکون آثار
بھی ہر ہر کی شریعت اسکون معلوم / سب احوال جہان تھا اسکون مفہوم
و وادین عرب سب جانتا تھا / لغت ہر قوم کی پہچانتا تھا
بھی اخبار نسب ہور علم امثال / تھا اس ہر ور پو ظاہر خوب منوال
بھی علم طب و تشریح کتابت / اتھا اس شاہ دین کوں بے نہایت
فرایض ہور حساب اور علم تعبیر / بھی اسکون با علوم دیگرای میر
ہین اسکے شرع مین ای یار مشتاق / مفصل اسکے آداب اور اخلاق
بھی ہین ایسے ضوابط ہور قواعد / کہ ممکن نہین وہان کم اور زاید
جتنے حکمای کامل در زمین ہین / وہان سب عجز سے سر بر زمین ہین
ارسطو اور بقراط و فلاطون / اگر ہوتے تو ہوتے اسکے ممنون
یہہ قانون پر فدا کرتے دل و جان / رہتے خاک عرب ہو چھوڑ یونان

در بیان انکہ کرامات اہل بیت کرام واصحاب عظام واولیاء امت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام معجزات آنجناب بودند

بھی اسکے آل اطہر کے کرامات / ہور اسکے صحب انور کے کرامات
ہور اسکے اولیا سے جو کرامت / ہوے یا ہووین تا روز قیامت
خصوصا جو کرامتہا ہے نادر / ہوے لخت جگر سے اسکے ظاہر
امام ہر دو عالم عبد قادر / محی الدین لقب جسکا ہی فاخر
وہ ہین سب معجزے شاہ رسل کے / ہین حجت اس دلیل جزو کل کے
کہ ہی جو کچھ شرف تابع کون حاصل / سو ہی متبوع کا ای مرد عاقل
سنا تون معجزات کلیات اب / سن اسکے معجزات جزئیہ سب
ہی قسم اول انسے ای مفاخر / ہوے ہین جو بسایط بیچ ظاہر
ہوا یعنے بر افلاک و عناصر / ظہوران سبکا ای پاکیزہ خاطر



در بیان معجزات سید موجودات علیہ الصلوۃ والتسلیمات کہ تعلق بر بسایط دارد واشہر واکبر شق قمر ست این معجزات بسیط بیست و یک ست

اول ان سبتی شق القمر ہے / کلام اللہ مین اسکی خبر ہے
احادیث اسکے ہین متواترائی / نہین سبائین شبہے کتین بار
روایت یون کئے اصحاب ابرار / کہ مکے بیچ یکدن بھوت کفار
ابو جہل و ولید و ابن وایل / بھی نضر و اسود اور انکے ماثل
ہو سب جمع شاہنشاہ کے پاس / کئے تب عرض یون وہ اجہل الناس
اگر دعوے مین اپنے ہی توں صادق / ہمارے واسطے کر توں قمر شق
نہین تیری نبوت مین اگر چوک / تو کر اب چاند کوں جلدی سے دو ٹوک
کرینگا توں اگر اسکے موافق / تجھے جانینگے ہم بے شبہ صادق
یہہ باتان سنکو شہ جمع عرب سے / کیا شق القمر درخواست رب سے
ہوا فی الفور شق ماہ منور / بھی اترا یا آسمان سے ای برادر
رہا یک ٹکرا کوہ حرا پہ / رہا ٹکرا دگر بر کوہ دیگر
جب اس اعجاز کون کافر بچھاے / حسد سون اپنے دلین تلملاے
لگے کہنے کون تب یون وہ بدخو / کہ ہی بیشک محمد کا یہہ جادو
پھرے کر سحر کا ہم پہ سمایا / دو ٹکرے چاند کے ہمکون دکھایا



کہے بعضون نے گر ہمکون کیا سحر / نہین کچھ سارے عالم کون کیا سحر
جب آوینگے مسافر ہو کدن سے / عراق و روم ہور شام و یمن سے
تمہین کھوج اس سخن کا ان سے پوچھو / اگر اسبات سے دیوین خبر او
تم اسکا معجزہ یہہ راست جانو / وگرنہ سحر ہی کر اسکو مانو
مسافر جو طرفسے آئے ہین جب / کئے تحقیق انسے کافران تب
کہے وہ یون کہ بیشک در فلان شب / دو ٹکرے چاند کو دیکھے ہمین سب
یہہ دیکھے ہور سنے لیکن وہ کفار / نہین ایمان لائے شہ پو زنہار
گریبان مین نبی کے چاند جاتا / ہور اسکے آستین سے بہار آتا
بھی جانا ساحری کا ازملیتوار / جناب مصطفی مین دیکھ یہہ کار
لکھے ہین گرچہ بعضے قصہ خوانان / ولیکن بالیقین اسکون غلط جان

در ذکر معجزہ رد شمس کہ وقت مراجعت از فتح خیبر آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بظہور آمدہ

روایت اسطرح کرتی ہی اسما / کہ یک جاگے ہی جسکا نام صہبا
کیا تھا خواب وقت عصر سرور / سر اپنا رکھ علی کے زانو پر



اٹھا نین لگ سرور لشکر خواب ۔ گیا مغرب مین خورشید جہان تاب
اطاعت سے علی تھی جب طاعت رب ۔ کیا مین مرتضی تیار رستے تب
اس اتنا مین ہوا شہ آپ بیدار ۔ کہا تب مرتضی کون ای نکوکار
پڑا یا نین نماز عصر کون تون ۔ کہا ای شاہ عالم نین پڑا ہون
کہا اُسوقت ای خلاق عالم ۔ علی ہیر ہے اطاعت مین تھا اسدم
بھی تھا تیرے نبی کے زیر طاعت ۔ پھرا تون سور کون از محض قدرت
کیا جب یہہ دعا وہ نور اکبر ۔ دوبا شو سور آیا آسمان پر
بجھایا مرتضی یہہ معجزہ جب ۔ نماز عصر جلدی سے پڑھا تب

معجزۂ دیگر

وہ سرور پاس یکوقت آ بیٹھین ۔ رہے خدمتمین اسکے تا ہوے رین
کیا جب والدہ پاس انکون رخصت ۔ بہت شدت سے تھی اسوقت ظلمت
یکایک نور یک جون برق چمکیا ۔ رہا پہنچے تلک ڈونو بہ زہرا

دربیان جوشیدن آب از انگشتان فیض نصاب آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اشہر معجزات است

اور اُس سرور کے انگشتان سے ای یار ۔ زلال صاف نکلا ہی بہت بار
ہین اخبار اسکے نزدیک تواتر ۔ نکر اسبات مین کچھ شبہ ای حر
ملا نین کوی پیمبر کون یہہ اعجاز ۔ ہمارے شہ کون تھا خاص ای سرفراز
کہے علما کہ یہہ پاکیزہ پانی ۔ ہی ہر پانی سے افضل یار جانی
انس بولا کہ شاہ عرش پایا ۔ طرف اہل قبا کے یکدن آیا
اتھی تصدیع پانی کی انو پر ۔ لے آئے یکقدح پانی کا صغر
رکھا چار انگلیان تب سرور اسمین ۔ کہ نین باقی تھی انگشت اسمین
نین دیکھا خوب اپنے انکھیان سے ۔ ابلتا تھا جل اسکے انگلیان سے
ہوے سب پیکر اسکون خوب سیراب ۔ پیالے مین ابلتا تھا یون آب

دو معجزۂ دیگر

بھی کہتا ہی انس از بخت و نجوا ۔ تھا در جنگ تبوک اس شہ کے ہمراہ
مشقت سب کی سب پر عیان تھی ۔ کہ تھی آئی قرآن مین بیان بھی
اتھی تب دھوپ گرم اور دن تھی زراہ ۔ تھا دشمن سخت اور توشہ نہ ہمراہ
غرض اس جنگ مین سرور کے یاران ۔ کئے ہین عرض ای سالار اکوان
پیاسے ہین ہمین ہور سب جناور ۔ تون ای باران رحمت اب ہو یاور
کہا شہ کچھ بھی ہی آب اس محل مین ۔ لے آیا کوی ذرا پانی چھگل مین
وہ پانی یک قدح مین ڈال سرور ۔ رکھا اپنا کف دست اسکے اندر
مین دیکھا انگلیو نسے شہ کے ای یار ۔ ابلتے تھے جھرے پانی کے بسیار
ہمین سب آپ سے سیراب ہو کر ۔ کئے سیراب سب اپنے جناور
کہا تمکون کیا پانی کفایت ۔ کہے ہم بس ہے ای عین ہدایت
اٹھایا تھا اپنا ظرف سے تب ۔ وہ پانی کا ابلنا رکگیا سب
وہ عسکر تھے پیچ اس سالار کے سات ۔ اٹھے ستر ہزار ای یار سن بات
بھی کہتا ہی او مین یکبار دیکھا ۔ کہ انگشتان سے شہ کے نیر ابلا

معجزۂ دیگر

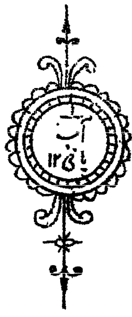


روایت اسطرح کرتا ہی جابر ۔ مین در جنگ ہوا اُس کن حاضر
تھا لشکر نے اسوقت کچھ آب ۔ تھا مردم ہور دواب اوپر بہت تاب
کہا وہ سرور بے مثل و ثانی ۔ مجھے جا ڈھونڈ کر لا کچھ بھی پانی
مین لایا ڈھونڈ کر پانی ذراسا ۔ کہ چھوٹی یک چھگل مین نیر تھا
بھی بولا لا تون لشکر کا تغارا ۔ رکھا شہ پاس جلدی مین اسے لا
مبارک لب کتین اپنے ہلاکر ۔ رکھا دست مبارک اسکے اندر
رکھا تغر نوتی سے انگلیان کتین تب ۔ مین ڈالیا جو چھگل مین نیر تھا سب
لگیا آب اسکے انگلیان سے نکلنے ۔ جھرے چشمے کے لکتے جون ابلنے
بھرا پانی سے یکدم مین تغارا ۔ کیا تب حکم نون سرور ہمارا
کہ اس پانی کو پیوین لوگ آکر ۔ پئے سب ہو کے ہو سیراب یکسر
بھی فرمایا تب او کوثر کا ساقی ۔ کہ ہی پانی کی حاجت کسکو باقی
کیا مین عرض کہ ای سالار امت ۔ نہین ہی آب کی اب کون حاجت
اٹھایا ظرف سے تب دست پر نور ۔ تھا پانی سے تغارا جیو نکا تیون پور

معجزۂ دیگر



بھی کہتا ہی کہ مین از بخت بیدار ۔ حدیبیہ مین تھا ہمراہ سالار
تھی پانی کی بہت لشکر مین قلت ۔ ہتی کیا بی سے اسکے بہوت شدت
سب تے ملکو اس سالار کے ڈھیر ۔ دیکھے تھا یک چھگل تھا مین کچھ نیر
کہے اسطرح اس بحر کرم کون ۔ ہی پانی کی بہت تکلیف ہمکون



نہیں کچھ آب کوئی ہمراہ کے پاس ۔ مگر یہہ آب جو ہی شاہ کے پاس
سنا جب اُنے سرور شکوہ جل کا ۔ لیا اُس قاب مین آب اُس جھگل کا

ہوا اُس وقت وہ ملاذ ہر دو عالم ۔ رکھا اُس قاب مین دست مکرم
جھرے یون انگلیون سے اُسکے نکلے ۔ کہ کاریزے منے جون آب اُبلے

کہا تب شاہ بسم اللہ پیو و ۔ یہہ پانی خوب سیر اُس سے پیو و
پیے ہم الغرض وہ باصفا آب ۔ ہمارے سب کیا لشکر کون سیراب

پوچھا یک شخص یون جابر ستی تب ۔ کہ کس مقدار تھے اُس وقت تم سب
کہا جابر اگر ہوتے ہمین لاک ۔ تو بس تھا سب کتین وہ چشمۂ پاک

ولیکن ہم اتھے اُس وقت ای یار ۔ ہزار اور پانچ سو مین اُسین تکرار

معجزۂ دیگر

کہا یون ابن مسعود ای برادر ۔ اتھے یکوقت ہم ہمراہ سرور
نتھا اُسوقت بالکل آب ہم پاس ۔ کہا تب ہمکون یون وہ سید الناس

کہین سے بھی ذرا سا لاؤ تم نیر ۔ رکھے پیدا کر اُسکون شاہ کے ڈھیر
وہ پانی ڈال کر یک ظرف اندر ۔ رکھا دست مبارک اُسکے بھیتر

معجزۂ دیگر

تب اُسکے انگلیون سے باصفا نیر ۔ لگیا میٹنگ اُبلنے کر نہ تاخیر

کہا یون جبر امت لب اصحاب ۔ کہ شہ یکروز مانگیا از بلال آب
کیا تب عرض یون وہ یار گیانی ۔ قسم حق کی نہین پایا مین پانی

کہا ہی کوئی جھگل تجھ پاس ای یار ۔ وہ لایا یک جھگل نزدیک سالار
رکھا اُس وقت وہ دوجگ کا سرور ۔ دو دست پاک اپنے اُس جھگل پر

تب اُسکے ہاتھ کے نیچے سے ای میر ۔ ہوا فی الفور پیدا چشمۂ نیر
لگیا پینے کون اُس سے ابن مسعود ۔ وضو کرنے لگے ہین دوسرے زود

ہوا ہی ظاہر القصہ یہہ اعجاز ۔ وہ سرور سے بہت بار ای سرفراز



در بیان باریدن باران و باز ماندن آن از دعای سید اکوان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کحل آن

بھی اُس سرور کے فرمانے سے کی بار ۔ پڑا مینہ ہو رکھلا ای نیک کردار
انس بولا کہ اندر عہد سالار ۔ ڈکال آیا تھا سب لوکان پو یکبار

بروز جمعہ وہ عالم کا ماٗمول ۔ اتھا خطبے کے پڑنے بیچ مشغول
سواتنے مین یک اعرابی اُٹھا ہان ۔ کہا ای بادشاہ جن و انسان

ہلاکی پائے ہین کھیت اور جناور ۔ ہوے بھوکے عیال و اہل یکسر
خدا سے مانگ تون اپنے دعا اب ۔ کہ وہ پانی کرے ہمکون عطا اب

کرم سے وہ دوجگ کے سر سایا ۔ دعا کے واسطے تب ہاتھ اٹھایا
پھرایا نین تلک وہ ہاتھ منہ پر ۔ ہوا پیدا سحاب کوہ پیکر

ابھی منبر ستی اُترا نتھا شاہ ۔ کہ مینہ پڑنے لگا اُس وقت ناگاہ
مین دیکھا مینہ کون آنکھوں سے اپنے ۔ کہ داڑی سے لگا شہ کے ٹپکنے

غرض تا جمعہ دیگر وہ برسات ۔ برستا تھا بہت ہر روز خوش ذات
اتھا اُس روز شہ بالاے منبر ۔ وہی بدوی کہا ای جگ کے داور

گرے اِس مینہ سے دیوار و گھر سب ۔ ڈبے پانی مین کھیت اور جناور سب
ہمارے واسطے کر تون دعا اب ۔ کہ تا ہو دفع ہم سے یہہ بلا اب

اٹھا تب سرور دین ہاتھ اپنا ۔ حوالینا کہا اور لا علینا
خلاصہ یہہ کہ ای خلاق اکبر ۔ ہمارے گرد برسا تون نہ ہم پر

پھرا کر تا اتھا سر و اشارت ۔ اُدھر جاتا تھا ابر از اطاعت
مدینے سے گیا وہ ابر تب ہانک ۔ ابھی برسات کی جا ہر طرف ہانک

معجزۂ دیگر

ہوی وادی قنات یکماہ جاری ۔ جو آیا سو کہا بارش سے بھاری



پوچھا یک شخص اگر یون عمر سے ۔ تون ہمکون وقت تنگی سے خبر دے
ہمی دو کر ساعت عسرت بتو کان ۔ تون کر تفسیر اُسکی ہم پو آسان

کہا جنگ تبوک اوپر چلے ہم ۔ اتھا شدت مین گرمی کا موسم
ہم اُترے ایک منزل بیچ اگر ۔ بہت پیاسے اتھے ہم سب سراسر

ہوا یون ہمکون ظن غالب اُس دم ۔ کہ ہو وینگے ہلاک اِس راہ مین ہم
اگر کوئی بھاگ کے ڈھونڈنے کو جاوے ۔ تو ہو تو یہہ گمان پھر کر نہ آوے

یہان لگ تشنگی کا سخت تھا گھات ۔ کدا سے اونٹ کتنین آدمی کاٹ
سب اُسکے آنت ہور معدہ نچوڑے ۔ دہی سینین پر رطوبت کچھ نچوڑے

رطوبت اُسکی وہ پینکر سراسر ۔ رکھے اُسکو تب اپنے سینے اوپر
امیر خاص اُسکا بیٹے صدیق ۔ کہا ای مرجع اصحاب تصدیق

بجھے ہو لاسے ہر دم تشنہ عطا ہی ۔ قبول اُسکیان تیری دعا ہی
دعا کر تون اب [illegible] ۔ کہ مشکل [illegible]

کہا شہ اسکون تم جیتے ہو بہ بات
کہا ہاں ای امام کامل الذات

دعا کے واسطے شہ ہاتھ اٹھایا
ہوا فی الفور تب یک ابر پیدا

برسنے او لگیا لشکر کے اوپر
ہوئے سیراب مردم ہور جناور

بھرے لشکر کے سب مشک و چھاگل
اٹھا ستر ہزار ای جان و دل سب

عمر بولے گئے لشکر سے ہم بھار
تیا سے میہوں کا ہم دیا کچھ آثار

تیا او میہوں سب لشکر کے اوپر
نہ یک قطرہ پڑا بھار ای برادر

معجزۂ دیگر

کہا ابن عبید سلمی ای یار
پھرا جب غزوہ عسرت سے سالار



تب از قوم فزارہ یک جماعت
مسلمان ہوکو آئے نزد حضرت

شتر انکے بہت لاغر تھے سب
کہ انکے سرزمیں میں قحط تھا تب

رسول کردگار از لطف و افضال
پوچھیا انکے زمیں کا ان سے احوال

کہے او یوں کہ ای دو جگ کے والی
ہمارے ملک کے میں ہے قحط سالی

سکے ہیں کھیت اور باغان ہمارے
ہیں ننگے اہل ہور یاران ہمارے

گئے ہیں مر ہمارے جانور سب
تو بول اپنے خدا کوں پانی ہاب

سنے تا وہ ہماری آہ و زاری
کرے تا دور یہہ کلفت ہماری

تو کر رب پاس ای شہ تو شفاعت
کرے تجھ پاس بھی حق تا شفاعت

کہا تب کہہ کے سبحان اللہ سرور
کہ واویلا تمھارے دانش اوپر

شفاعت میں کرونگا اسکے نزدیک
شفاعت وہ کریگا کسکے نزدیک

نہیں مانند کوئی اسکے خدا ہے
وہ قدرت میں عظیم الکبریا ہے

کہا بعد اسکے ای قوم فزاری
ہنسی ہے حق تمھاری دیکھ زاری

ابھی کرنے سے تمھارے جلد فریاد
تب انے ایک بدوی یا دلشاد

کیا عرض ای حبیب حقتعالی
آیا ہنستا ہی بیشک رب ہمارا

گیا اندر سے کہا تب وہ عرابی
جناب خاص میں عرض یہ شتابی

ہم اس رب سے کہ کرتا ہی تبسم
کرینگے خیر ہور خوبی کون ناگم

یہی مقصد یہ کہ اپنے رب سے ہر آن
ہمیں دیکھینگے دایم فضل و احسان

جنا اس بات کون سن اسکے سرور
اٹھا تب ہور چڑھا منبر کے اوپر

پڑا تب آپ نے کیتیک کلمات
اٹھایا اسکے بعد از ہاں نکات

کہ رنگ اس شاہ کے دونو بغل کا
نظر آنے لگا لوکاں کو پورا



دعا کرنے لگا سرور بر وقت
اٹھا تب بولبابہ کو سرعت

کہا خرما مرا ہی سب اتری میں
مرا بند بیچ لینے مجھو نیری میں

کیا سالار پانی کی دعا جس
کہا وہ تین بار یہ مدعا پھر

کہا تب سرور عالم خدایا
تو یوں پانی کتیں قوت سے برسا

کہ تیرسے بولبابہ ہو کو عریان
بہے ننگی ستی مرد کے چھندیان

کہا ہی راوی مولا کی قسم کھا
تھا اسوقت کچھ بھی ابر پیدا

کیا جب یہ دعا سالار خیار
ہوا ایک ابر تب ظاہر سر وار

جب آیا آسمان کے بیچ پھیلا
رکھانے تھا اسے سب لوک ہوا

برسنے یوں لگا وہ ابر پر آب
کہ یک ہفتہ نہ دیکھے سور کا تاب

کھڑا ہو بولبابہ برہنہ تن
کیا ننگی سے بند مرد کے روزن

کہ تا خرمانہ نکلے اس ستی بھار
بھی پانی کون بہوے ہمیں کچھ یار

وہی بدوی نے بعد از ہفتہ آیا
کہا ای رب پہ تجھ رحمت کا سایا

بلا کی پاسے سب اموال دلبند
سبھی راہاں ہو گئے ہیں یکقلم بند

چڑھا منبر اپر تب شاہ اکمل
اٹھایا ہاتھ اپنے مثل اول

خدایا اسیا اسکون تون بہا
نہ ہیم پڑا ای تیرا عالم کون آسا

شتابی یہ دعا کیتے ہی سرور
مدینے سے نکلا وہ ابر یکسر

سفر میں اور حضر میں شہ سے ای یار
ہوا یہ معجزہ ظاہر بہت بار

معجزۂ دیگر

روایت ہی کہ بو طالب ہو پیاسا
کہا سرور کون ای دو جگ کے آسا

میں ہوں اب تشنگی سے سخت رنجور
تو میری یہ مشقت جلد کر دور

سنا تب یہ شکایت اس سے سرور
مبارک پاؤں مارا تب زمیں پر



ہوا فی الفور واں یک چشمہ پیدا
کہ آب اسکا اتھا صاف اور میٹھا

ابو طالب ہوا اس پانی سے سیراب
کہا ای مجھ سے دین و دل شاداب

کئی بار انکھیاں دیکھے میں ...
کرے تیرا اطاعت جن و بشر

جواب اسکو دیا یوں شاہ عالم
دو گھر اس بات کون یاد ای عم

اگر تو بھی کریگا حق کی طاعت
تو وہ تیری کریگا بھی اطاعت

یہی مقصد یہ کہ قوم مرد عالم
مطیعوں کی اطاعت میں ...

معجزۂ دیگر

سنا ہی یہہ خبر جب وُہ صحابی
لکھا سالار دین یُون نامہ سکون
معاذ یہہ حسکم جب سکون سنایا
عرب مین ایک تھا سردار مشہور
بھیجا اُس پاس سرور یک جماعت
خبر دیو وُہ محمد کے خدا سے
عظیم اسکے سخن کون پوچ اصحاب
کہے جو ماجرا گذریا اتھا ہان
کہا مین اسکے رب کون جانتا نہین
کہے ای بادشاہ ارض و افلاک
یہہ جا اُس پاس اُسے کرتے تھے دعوت
لگیا تھا وُہ گھٹا کر گر گرا لے
چلا جس وقت وُہ ملعون ابتر
لے رہ مین انو کون اور خیار
خداوند دو عالم وحی بھیجا
ہی قرآن و خبر سے ثابت ای یار
لرایان مین کیا سرور کی یاری
زمین سے اسکے دیرونکون اکھاڑا
اڑایا اُنکے سر ہور چشم پر دھول
بعزم عمرہ وُہ سالار ابرار
وُہ ہی یک جا خوشی ای با ہدایت
جماعت لیکو وہان فرمای سرور
کہا یون ابن مسعود ای نکوکار
جہان آگی پر ہوی تاریک پر دود
پھرا معراج سے جب او مجدد
اور اپنے کاروان کا حال پنہان
تب اپنے پر اپر جبریل افعل
محمد کہنے کون او سالار دین تب
[illegible]

لکھا یہہ ماجرا شہکون شتابی
کہ بول اُس آپ کون میرے طرف یون
وُہ بانی شاہ پر ایمان لایا

یہان یک نیر ہی ای شاہ ابرار
ہوے ہین لوگ وہان کے سب مسلمان
ہور ایمان لائے بعد از وہ پاک بانی

معجزۂ دیگر

کرین حق کے طرف تا اسکون دعوت
کہی روپے ستی یا ہی طلا سے
پھر سرور کنے با صد تب و تاب
کہا پھر جاؤ تم اُس پاس یاران
نہ دیکھا اسکون ہور پہچانتا نہین
کہا اول ستی بتر وُہ ناپاک
وُہ کرتا تھا بہت تندی و شدت
لگے تھے اسکے بجلیان کر کرنے
اُٹھے بیٹھے ہوئے یاران سرور
کہے انکون چلا او زشت اطوار
اُسے ہمکون سنایا شاہ والا

سنا جب اُن سے حکم شاہ لولاک
ہی وُہ تا سینے ستی پایہی اُسے
کئے یون عرض ای سالار فاخر
کئے جب سکون دعوت بار دیگر
کر دن کیون اسکی دعوتکو اجابت
شہنشہ انکون بولا پھیر جاؤ
ہوا ایک ابر تب ناگہ نمودار
بدان او شعلۂ آتش کون برسا
سب آسے دور کر در خدمت شاہ
وُہ بولے یہہ خبر تمکون دیا کون
وُہ آیت جسمین یہہ مضمون ہی مضمر

معجزۂ دیگر

ہمیشہ حکم مین اسکے تھا جاری
ہور اوندھے کر کو دیگون کو چھیارا
لگایا انکے دلمین ہول کی ہول

خصوصاً غزوۂ احزاب اندر
کیا لشکر کی اُنکے دھول دھانی
غرض وُہ کافران ہو گھار سے

معجزۂ دیگر

ہی جیسے کوس اک کے مسافت
کہ باران بھی منداوین اپنا سر

وُہ شاہ دین کتین کفار ابتر
خدا کے حکم سے یک باد آیا

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

کئے کفار تکذیب اسکی بے حد
کہ ہین سب کہان آئینگے جہان
اتھا یا قطعۂ بیت المقدس
نشانیان اسکے اہل شرک سے
[illegible]

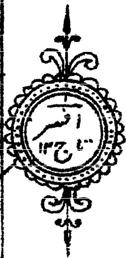
لگے پوچھنے وُہ سارا ابتر
ہوا اُس شاہ کا خاطر مکدر
ہور سکون شاہ کے نزدیک لاکر
اور اُس سے وُہ رسول مستعجال
[illegible]







کہ مرد ہم اُس سے تب ہین گرفتار
کہ تو بھی جلد لا میرے پو ایمان
دیا نین سکون آزار و گرانی
اتھا مانند شیطان رند و مغرور
کہا اسطرح وُہ ملعون بے باک
گیا گمراہ با تان بہوت ایسے
نہین دیکھے ہم ایسا سخت کافر
لگیا بکنے او خرا اول سے بدتر
پھرے لاچار ہو اہل ہدایت
طرف مولا کے تم اسکون جاؤ
کھڑا آ سر پو اُن کے سایبان وار
دُہ کافر کون کیا ہی کوئلے سا
کرین تا اسکون اس حالت سے آگاہ
کہے وُہ یون کہ اب بر سرور کون
سو ہی ور سورۂ رعد ای برادر
کہ تھا باد صبا منقاد سالار
کیا کفار کا لشکر تل اُوپر
دیکھایا انکون محشر کی نشانی
شتابی سے گئے ہین بھاگ کر تب
حدیبیہ تلک آیا تھا ایک بار
نہین آنے دیتے مکے کے اندر
وُہ باران سب حرم اندر لجایا
قریش اسکون دیکھے جب بہوت آنکھ
ہوے بھی قحط مین سب مبتلا زور
نشانیان بیت مقدس کے سراسر
کہ دین پھے وُہ نشانیان جکون انہ بہ
دیکھا تا خوب دیکھے او نظر بھر
سب اُنکے کاروانون کا کہا حال
لگے تھے دہونڈنے سکون سراسر



قدح تھا ایک اُس منزل مین اُن پاس
پیا اُسمین پانی مجھکون تھی پیاس
جب آئے ہوند اُنکون قافلے پھیر
تھا باقی اُس پیالے بیچ کچھ نیر

جب آونگے تو پوچھو اُنسے یہہ بات
کہے کفار ہی یہہ یک علامات
بھی فرمایا وہ شاہ نور افسر
کہ گذرا مین فلانے قافلے پر

اتھے یک اونٹ پر اُسمین دو سمدم
وہ اُشتر تیرے آنے سے کیا رم
زمین پر یک کون اُن دو سے گرایا
شکست اُس کرنے سے ہاتھ اُسکا پایا

جب آونگے تو پوچھو اُنسے یک یک
کہے دوسری نشانی ہے یہہ بیشک
کہے تب قافلہ خاصہ ہمارا
کہان ہی بول اُسکا حال سارا

کہا تب اُنسے شاہ عرش دیہیم
کہیں وہ کاروان دیکھا ہی تنعیم
دو اونٹ اُسمین اتھے خاکستری رنگ
اتھے وہ قافلے کے پیش آہنگ

اتھے دو خرجیان جو دو اُپر بار
مخطط تھے وہ سب یعنی پٹی دار
تھے کس مقدار مردم کاروان مین
تھے کیا کیا مال اُنکے اشتران مین

سو آوینگا یہان وہ قافلہ کب
کہا سب ور مفصل اُنکنے سب
ہوے مبہوت و حیران سب یہہ سنکر
کہے تب پیشوا وقت مقرر

کہ گر وہ قافلے آوے سُدھم
جھوٹا لین شاہ کون سب ہو کو باہم
کہا کوی صبح کے ہوتے یکایک
کہ پہنچے قافلے کے اونٹ بیشک

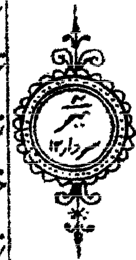
وہ دو اُشتر کہ تھے خاکستری رنگ
تھے آگے قافلے کے پیش آہنگ
پوچھے اُن قافلے والون سے اُسدم
نشانیان جو کہا تھا شاہ عالم

وہ سب بولے کہ ہی تحقیق یک یک
کہے مشرک کہ ہی یہہ سحر بیشک
تو آن سنگین دلان راہ بین کہ دیدند
بتائید آلہی نگرویدند

معجزۂ دیگر

طرف موتہ کے جب شاہ یگانہ
کیا اصحاب کون اپنے روانہ

ہوے زید اور عبد اللہ و جعفر
سوا اُن کے کتنیک اصحاب دیگر
وہ غزوے مین شہادت سے مکرم
گئے فردوس مین ہو شاد و خرم



ہوا اُسوقت خالد میر لشکر
کیا برپا قیامت کافران پر
کیا اُس روز ایسی جانفشانی
کہ محشر تک ہی باقی وہ کہانی

تھی تو تیغ اُسکے ہاتھ کے بیچ
پڑے کفار سارے گھات کے بیچ
مسلمان پائے آخر فتح بے قیل
کتب مین ہی سیر کے اُسکی تفصیل

زبان سے شہ کے خالد ای مودب
ہوا اُسدن یہہ سیف اللہ ملقب
غرض اُس روز سالار دو عالم
شہادت سے ہوا یاران کے پُر غم

خبر اُس جنگ کی وہ شاہ اکمل
دیا اصحاب کون اپنے مفصل
ہی وارد یون حدیث ای اہل ایقان
کہ لیگئے تھے ملک از حکم یزدان

زمین معرکے کیتین اٹھا کر
ہو سر کون لا رکھے نزدیک سرور
اُسے شہ دیکھ کر کہتا تھا سب حال
تو رکھ یہہ معجزے یاد ای نکو فال

ہین ایسے معجزے سرور کے بسیار
ولے مین مختصر تو لاہون ای یار
تو سن ای بھائی دیگر معجزات
کہ تھا انکا علاقہ با مرکب

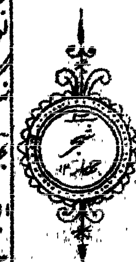
ہوے وہ معجزات خاص و نادر
موالید ثلاثہ سے ہیچ ظاہر
ہی معنی موالید ای سخندان
جمادات و نباتات اور حیوان

در بیان معجزات سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بجبال و احجار دارد درینجا نوزدہ معجزہ مذکور ہست

یون آیا ہی بہت اخبار اندر
کہ کرتے تھے سلام اُس شہ کو پتھر
علی مرتضی کہتا ہی ای یار
کہ تھا مکے مین مین ہمراہ سالار

نہ آگے اُسکے آیا کوئی پتھر
مگر کیتا سلام اُس شاہ اوپر
ہی جابر سے روایت یون کہ سرور
گذرتا تھا اگر سنگ و شجر پر

تو کرتے تھے اُسے سجدے فی الفور
بھی دوسری یک حدیث آئی ہی اسطور
کہ فرمایا ہی وہ سالار یہہ قیل
کہ جب لایا نبوت مجھ پو جبریل



نہ گذرا مین کوی سنگ و شجر پر
مگر یون بولتے تھے مجھکون یکسر
ہمیشہ تجھ پو ای پیغمبر حق
ہو صلوات و سلام از رب مطلق

معجزۂ دیگر

بھی وارد ہی یہ روایت یونکہ یکروز
اتھا کوہ احد پر وہ دل افروز

ابو بکر و عمر عثمان و ذی شان
اتھے خدمت مین سرور کے اُس آن
قدم سے شاہ دین کے وجد مین آ
ہوا ہی کوہ جنبش مین سراپا

قدم مارا اُس اوپر شاہ جہان تب
کہا ساکن ہو ای کوہ اُحد اب
کہ مین تجھ پو مگر پیغمبر رب
بھی صدیق گزین و دو شہید اب

معجزۂ دیگر

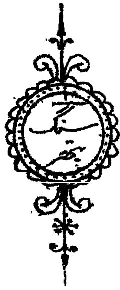
ہوا وہ کوہ تب فی الحال ساکن
بھی ہے دوسری روایت یونکہ یکدن

اتھا سرور یہہ خلقون یا کہ حضرات
ثبیر اوپر کہ ہی یک کوہ خوش قدرت
طرب سے وہ جبل جنبش مین آکر
بہت پتھر گرے اُسکے زمین پر

شہنشہ مارہا یوں اسکوں کہا تب / کہ ساکن ہو توای کوہ ثبیر اب
کہ ہیں تجھ پر مگر ہادی ثقلین / بھی صدیق و صفاکیش و شہیدین
بہار اسوقت ہیں ساکن ہوا ہی / بھی دوسری یک خبر ان سو ظاہی

معجزۂ دیگر

کہ تھا کوہ حرا اوپر شہنشاہ / اٹھے چار و خلیفے اسکے ہمراہ
بھی طلحہ و زبیر اسکے تھے ہم سنگ / ہلا اسوقت یک اسکا برا سنگ
کہا جب ای حرا ہیں تجھ پہ اس آن / نبی اللہ و صدیق و شہیدان
بھی مروی کہ تھے اس کوہ اوپر / بغیر بو عبیدہ دہ مبشر
روایت ہی کہ از ایذای کفار / ثبیر اوپر چڑھا تھا شاہ ابرار



معجزہ

کہا او سرور عالم سے اسدم تب / اتر میرے سے جلدی کامل الذات
ہیں ڈرتا ہوں کہ کفار قریش اب / تجھے مارینگے ہو کر متفق سب
معاذ اللہ اگر یوں ہووے تو رب / کرینگا قہر سے مجھکوں معذب
کہا کوہ حرا تب یوں ندا جلد / کہ چڑھ میرے اوپر ای خیر الوری جلد
ہوا سرور کا اعدا سے نگہبان / بہار ان ہیں ہوئی سکی بری شان

معجزۂ دیگر

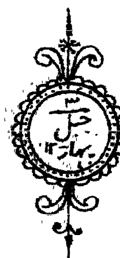
ابو ذر یہہ خبر سبکوں سنایا / کہ ہیں یک روز سرور پاس آیا
اتھا اسوقت تنہا او بیک گھر / ہیں تو جا یوں کہی او وحی اندر
شتابی اسکی خدمت ہیں گیا ہیں / سلام اس سرور دیں کوں کیا ہیں
دیا مجھکوں جواب او یوں کہا تب / تجھے کیا چیز لائی ہے یہاں اب
کہا ہیں یوں خدا او اسکا رسول / مجھے لائے یہاں ای شاہ مکمل
کہا تب بیٹھ جا ہیں جلد بیٹھا / نکچھ پوچھا ہیں وہ بھی کچھ نہ بولا
بہورا آیا بعد یکساعت بعجلت / ابوبکر اس کنے ای باسعادت
سلام اسکوں کیا ہور وہ مکمل / جواب اسکا دے بولا مثل اول
کہا سرور کوں قیم ہیں جن کہا تھا / بھی فرمایا ہی بیٹھ اسکوں وہ بیٹھا
عمر بعد اسکے آیا ہور وہ سالار / کہا بھی اسکوں مثل اول ای یار
تب او صدیق کے بازو نے بیٹھا / تجھے اسوقت کے عثمان آیا
وہ آبیٹھا ہی تب فاروق کے پاس / تجھے اس حال کے وہ سید الناس



لیا یکمشت سنگریزوں کو درست / کئے تسبیح وہ جوں عاشق مست
اتھائے یوں برکت ذکر کا شور / کہ گویا تھا وہ شور آواز زنبور
اگرچہ شاہ کے نزدیک تھا ہیں / مجھے چھوڑ او دیا بوبکر کے تئیں
کئے بھی ذکر اسکے ہاتھ ہیں یوں / کئے تھے ذکر شہ کے ہاتھ ہیں جوں
وہ سنگریزوں کیتیں اسوقت سرور / رکھالے ہاتھ سے اسکوں ہیں تب
ہوئے ہیں ذکر سے خاموش سب وہ / رکھا انکوں عمر کے ہاتھ ہیں تب
کئے تسبیح اسکے ہاتھ ہیں یوں / کئے بوکر کے وہ ہاتھ ہیں جوں
رکھالے اس سے وہ کنکر زمین پہ / ہوئے اسوقت وہ خاموش یکسر
رکھا بعد اسکے وہ سالار اکوان / وہ سنگریزوں کیتیں در دست عثمان
ابوبکر و عمر کے ہاتھ ہیں جوں / کئے تھے ذکر یہاں سب بھی کئے یوں
لیا اس بعد انکوں ہور کہا او / زمین پر تب رہے سب بے صدا ہو

معجزۂ دیگر

روایت یوں کئے ہیں اہل اخبار / کہا عباس کوں یکروز سالار
نکل مت کل توں ہرگز گھر سے باہر / بھی سب اولاد کوں رکھ اپنے حاضر
کہ ہی مجھکوں غرض یک اسمیں ای عم / بجالایا وہ حکم شاہ عالم
بمیعاد مقرر وقت اشراق / سدھارا اسکے گھر کوں شاہ آفاق
کیا ان پر سلام اور وہ کئے سب / جواب اسکا کہا یوں شاہ دیں تب
کئے کس حال ہیں تم صبح یکسر / کہے باخیر ہیں از فضل داور
کہا تم آؤ سارے اب مرے پاس / گئے کھستے ہوئے کر حکم کا پاس
ارا انکوں مبارک اپنی چادر / کیا ہی یوں دعا ای رب اکبر
ہی یہہ میرا چچا ہور ثانی اب / ہور اولاد اسکی میرے اہل بیت سب
تو انکوں نار دوزخ سے بچا یوں / ہیں ڈھانپا ہوں چادر سے انکیں جوں
در و دیوار اس گھر کے خوش آئین / لگے کہنے کوں سب آمین آمین



معجزۂ دیگر

عقیل اس شاہ سے یکدن ہو پیاسا / منگایا پانی تب او عالم کا آسا
کہا یوں حکم اس یار نبول کوں / کہ کہہ میرے طرف سے اس جبل کوں
پلا پانی توں جب الحکم شہ کے / کہا تب وہ جبل اس طرح اس سے
تو کر میرے طرف سے عرض ای بھائی / کہ جب سے اتقوا النار التی آئی
ہیں رویا خوف سے یوں ہو گیا ہیں / کہ نہیں باقی رہا میرے ہیں کچھ آب
ہی مقصد سکا یوں سن ای برادر / کہ اس آیت ہیں فرمایا ہی داور

کہ شعلہ اُس اگن کا ہی ترا تیز … کہ در روزِ قیامت سنگ و مردم

معجزۂ دیگر

کنارے پر تھا ایک پانی کے سرور … کہا تب عکرمہ با شاہِ عالم
تو بول اُس سنگ کیتیں اِس موافق … کہ آوے تیر تا مانند ماہی
اُکھڑ جاگے سے اپنے سنگِ خارا … چلا ہی تیر تا نزدیک سالار

معجزۂ دیگر

لگے جب کھودنے خندق اصحاب … نکل آیا ہی ایسا ایک ترا سنگ
دئیے جا کر خبر سرور کوں آخر … تب او سالارِ دین خود آپ جا کر
ہوا اُس تیشے ستی چمکیا ہی یک نور … کہ شام و روم کوں دیکھا اُس سے سرور
دیا اُمت کوں خبر روم ہور شام … کیا یک ضرب اُس پر پھیر سالار
نظر آیا ہی اُس سے مُلکِ مشرق … کہا سلطانِ دین اللہ اکبر
پھر اُس خارا کو مارا ایک کدالی … ہوا بالو منن وہ سنگ سب چور
کہا اصحاب سے اللہ اکبر … دیا مُلکِ یمن اُمت کوں میرے

معجزۂ دیگر

شب و روز اُسکا بت کرتا تھا پوجا … کہا ایک روز وہ بت اُسکوں اصحاب
کتاب اللہ کوں لایا ہی محمد ﷺ … وہ اب مکے منے کرتا ہی دعوت
نہیں اُسکے سخن میں جھوٹ کوں بار … ذباب اِس بات کوں سن کر اُسی آن

معجزۂ دیگر

کہ نیکی ہوی عیاں اور شر ہی مستور … ہوا ظاہر مقر سے یک پیمبر
پرستش سے بتوں کے لینے کہ تور … تو ایمان لا بچا اپنے کوں از نار

مقر

معجزۂ دیگر

کہ ای جمع بنی عذرہ سنو بات … کہ حق ظاہر ہوا ہی اور ضمام اب
ترا بعد اُسکے وہ بت ہوگوں سیر … زبل اِس معجزے کوں جب سمجھایا

معجزۂ دیگر

سنایا وصف میں اُس شہ کے ابیات … وہ فی الفور اُس گھڑی ایمان لایا

معجزۂ دیگر

سنایا ہی عمر کوں جھوٹ اشعار … گیا اسلام پر جھوٹ اُسکوں رغبت

معجزۂ دیگر

وہ قوم اُس بت ستی ابیات سیار … ہیں الشئے معجزات اُس شہ کے لیایا

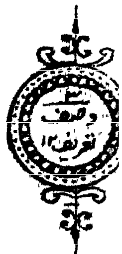
کہ ای لوکاں کرو دوزخ سے پرہیز … دو قود اُسکے ہیں یعنے خور و ہیزم
بہاراں آیتوں ہیں اُس آتش سے گریان … تجھے کچھ خوف اُسکا نیں ہی یک آن
بھی جاری ہی خبر توں ای برلوم … کہ اُس کرتے کے پوجو ہی سنگ اعظم
اگر پیغمبری میں تو ہی صادق … نبوت پر ترے دیوے گواہی
کیا اُسکے طرف تب شہ اشارا … رسالت پر کیا ہی اُسکے اقرار



ہوا ایمان عکرمہ لایا ہی بے قیل … سیر میں اُسکے ایمان کی ہی تفصیل
مدینے پاس اندر جنگ احزاب … کہ اُسکے توڑنے میں سب ہوئے تنگ
نہ توڑا کوئی اُس پتھر کوں آخر … لگایا یک کدالی اُس پتھر پے
تب اُسکا تیسرا حصہ ہوا چور … کہا یاراں ستی اللہ اکبر
خداوند جہاں کر فضل و انعام … تو تا اُس سنگ کا یک حصہ ای یار
بھی چمکیا اُس ستی تب ایک بارق … دیا مشرق مری اُمت کوں داور
پچھے اُس حال کے وہ جگ کا والی … ہوا اُس سے اُس گھڑی چمکیا ہی یک نور
یمن کا ملک دیکھا اُس سے سرور … کیا وہاں شہر ملت کوں منیرے
عرب کے ملک میں تھا ایک نامی … ذباب اُسکا اتھا نام ای گرامی
کہ اپنے دل منے یک بت کے پوجا … کہ سن تو ای ذباب اب یہ عجب بات



نبوت حق سے پایا ہی محمد ﷺ … نہیں کرتے ہیں لوک اُسکی اطاعت
ہی صادق اپنے دعوے میں سالا … گیا مکے میں ہور لیا ہی ایمان
کہ تھا ایک بت ترا در قومِ مازن … کہا مازن کوں وہ اِس طرح یکدن
کہ سن اِس بات کوں ہور ہو توں مومن … کہ لایا ہی او دین ربِ اکبر
تو اب جیسلے ہوے پتھر کیتیں چھوڑ … مسلمان تب ہوا ہی مازن ای یار
بنی عذرہ میں تھا ایک دیو شہیر … ضمام اُسکا اتھا نام ای برادر
کہا اُس قوم سے یکدن وہ اسد حات … ہوا خوار او رکھو یا ننگ و نام اب
اُٹھایا شرک کوں اسلام ظہر … شرف اسلام کا جلدی سے پایا
تھا ایک دیو نزدِ ابنِ مرداس … کہ رہتا تھا شب روز اُسکے وہ پاس
دیا وہ بھی خبر سرور سے اسد حات … بھی جلدی شاہ کے خدمت میں آیا

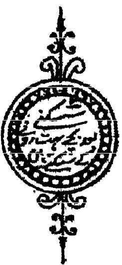


اتھا قوم سلیم اندر بھی یک دیو … دیا او بھی خبر سرور سے بے ریو
ثنا میں شاہ کے او ای نکوکار … اتھا ایمان کا اُسکے یہ باعث
بنی خثعم کیتیں بھی یک بت ای یار … نبوت سے کیا شہ کے خبردار
سنی تعریف میں سرور کی کی بار … کہی تعریف تھا ہور سے جا

در بیان نالیدن استن حنانہ در فراق سرور عالم یگانہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ از اشہر معجزات است



یون آیا ہی سیر مین ای برادر — کہ مسجد مین نتھا جس وقت منبر
ہمیشہ خطبہ جب پڑتا تھا سرور — تو تکیہ اس اپر کرتا تھا سرور
بناتا ہون ترے خاطر مین منبر — کہ تون خطبہ پڑے نت اسکے اوپر
پسند اسکی کیا یہہ عرض سالار — کیا تب جلد وہ منبر کون تیار
چڑھا جب اپ سو شہ اس جذع کون چھوڑ — بہت رونے لگا چلا کو وہ کھوڑ
ہوا اسطرح وہ حسرت سون گریان — کہ مرنے سے بیکس کے روے جون مان
کیا یون شوق سے نالے وہ باول — لگی مسجد گرجنے مثل بادل
خبر ہی دوسری اسکی صفت مین — پکاری او تھی جیسا جنت مین
کہ اس سے اسکے بچے کون کرین دور — بھی دوسری یک خبر مین یون ہی مذکور
غرض یون دیکھ کر اسکا تب و تاب — لگے رونیکون ہو بیتاب اصحاب
وہ آیا شہ کنے اٹھتا و پڑتا — زمین کون چیرتا غم سے تڑپتا
دیا جوش و خروش اس کھور کا تب — اسکنے کون لگیا ہی طفل سا تب
تو رہتا حشر تک وہ جذع حیران — ہمیشہ اسطرح نالان و گریان
ہووے سر سبز تا تون مثل اول — لگین تجکون بہت سے پھول پھل
ترے کہائے مین تا سب اولیا آئین — ترے میویان کون تا اصفیا کھائین
کہا سرور سے تب وہ کچھ نکر دیر — مجھے جنت منے ای شاہ دین بیر
کہا سالار دین یہہ جذع گیانی — لیا باقی کون تجھ کردار فانی
حسن کرتا تھا جب یہہ روایت — تو روتا تھا بہت بیحد و غایت
جدائی سے کیا اسکے فغان یون — ہوا اس غم سے بیتاب و توان یون
بھرے آنسو کے کرونے سو سو کے — بہاوین چشم سے چشمے لہو کے



ترا ایک کھور کا خرمے کا تھا نخل — یہی نام اسکا عرب مین جذع نخل
کہا سرور سے یکدن یک صحابی — اگر چہتا ہی یون ای شہ شتابی
سنگے وعظ تیرا خاص ہور عام — تجھے بھی ہوویگا ای شاہ آرام
تھے درجے مین اسے اچھن ہی معمول — ہوا شہ پاس یہہ کام اسکا مقبول
جدائی سے ہوا اسکے سوگواری — بلانے کون لگا بے حد بزاری
وہ بھجرون یہان تلک اس غم سے کلیا — کہ آخر تاب نالا اسکا تڑکا
خبر یک اسطرح آئی ہے رکھ یاد — کیا ہی گاو کے مانند فریاد
یہی دوسری یک روایت ای خردمند — کہ چلایا وہ اس بلتے کے مانند
لے مثل طفل ہیبت سے سینہ پھوڑ — لگا ہنک ہونک کر رونے کو وہ کھوڑ
اتر منبر ستی سالار آیا — ہور اسکون پاس اپنے تب بلایا
کرم سے شہ گلے اسکون لگایا — اور اوپر اسکے ہاتھ اپنا پھرایا
کہا اسوقت یون وہ سرور دین — ندیتا مین اگر یون اسکو تسکین
کہا تب اسکتین چہتا ہی گر تون — تو تھا جس باغ مین ہان تجکو پہونچین
رضامندی اگر ہی تیری اسیر — تو ہوئیگا تجھے جنت کے اندر
یہہ حکر شہ کہا اسکے طرف گوش — کہ تا کہتا ہی کیا بارے وہ باہوش
جو تھے نزدیک شہ اصحاب اخیار — سنے جب اس ستی یہہ بات ای یار
کیا دفن اس شہید عشق کون شاہ — یہی بات اسکی بہت پرسوز و پرآہ
بھی فرماتا تھا سب کون یون نکرا — محبت اسطرح سرور سے پکڑا
تمین ای مردمان اولاہین سارے — کہ ہوین ہجر سے اسکے دکھیارے
روایت اس خبر کی ای برادر — گئے ہین بھوت اصحاب پیمبر
بلا شک ہر محدث پاس ای یار — تواتر مین نہین کچھ اسکے تکرار

در بیان معجزات سرور اخیار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق باشجار دارد در معجزہ ذکر استن حنانہ [illegible]



دئے ہین یون خبر سب اہل اخیار — کہ کرتے تھے سلام اس شہ کون اشجار
لکھا ہون تھوڑے ورقون مین اول — احادیث اس بیان کے بھوت مجمل

معجزۂ دیگر

گیا طایف کون جب سالار ابرار — بہت پایا وہان اندوہ و آزار
پھر اوتھان آکیا غم کے ہمراہ — بیٹھا ماندہ ہو ایک جا شاہ
کیا وہ سرور دین کون تسلی — نہ کچھ غم کھا تو ای سر تجلی
ترے نزدیک حق عظمت بڑی ہے — تجھے آگے ترقی ہر گھڑی ہے
دلیل اس بات کی دیکھ ای مکمل — بلا اس جھاڑ کون تا ہی وہ چل
تب آیا جبریل از حکم مولا — جفا اس قوم کا شہ اس سے بولا
یہہ اندیشے کا فران نا شناسا — نہ سمجھے قدر تیری گر ہوا کیا
ہین موجود سب تجھ امر کے بیچ — نہین شک کسکون تیرے قدر کے بیچ
بلایا شاہ دین اس جھاڑ کون جب — وہ آیا جلد تر چلتا ہوا تب

ادب سے اسکے خدمت میں کھڑا تب
وہ روح پاک سرور سے کہا تب

تون بول اس جھاڑ کون تا جاوے پھر
شہنشہ اسکون فرمایا بلا دیر

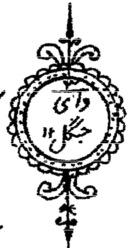
گیا وہ جھاڑ آیا تھا جہاں سے
ہوا مسرور سرور اس نشان سے

ہوا فی الجملہ تک اسکون دلاسا
ہوا دور اسکا قبض دل ذرا سا

معجزۂ دیگر

کہا ابن عمر یہہ حرف دل خواہ
کہ تھا میں ایک سفر میں شہ کے ہمراہ

ملا وہاں ایک بدوی آ کو شہ سون
کہا سرور اسے جاتا کہاں تون



کہا کرتا ہون اپنے گھر طرف سیر
کہا رکھتا ہی تون کچھ خواہش خیر

کہا وہ کیا ہی وہ خیر و سعادت
کہا شہ بول تون کلمہ شہادت

کہا اس بات پر ہی کوئی شاہد
کہا وہ جھاڑ ہی میرا مساعد

اٹھا وہ جھاڑ وادی کے کنارے
بلاے اسکتین سرور ہمارے

اشارہ شہ کا جب وہ جھاڑ پایا
زمین کون چیرتا خدمت مین آیا

کھڑا خدمت مین آ مانند چاکر
گواہی اس سے شہ چاہا مکرر

زبان صاف سے وہ جھاڑ سہ بار
کیا پیغمبری پر اسکے اقرار

معجزۂ دیگر

شجر کی جب سنا بدوی گواہی
ہوا فی الفور ایمان سے مباہی

بریدہ جو تھا نامی صحابی
کہا شہ پاس آکر ایک عرابی

کہا دکھلا نبوت کی نشان ایک
کہا اسکون کہ بول اس جھاڑ کون بیگ

بلاتا ہی تجھے پیغمبر رب
اکھڑ چارو طرف سے جھاڑ وہ تب

زمین کو زور سے کرتا اٹھا چاک
بھی ڈالیان کھینچتا تھا اپنے بر خاک

شتابی شاہ پاس آکر کھڑا ہی
ادب سیتی سلام اسپر کیا ہی

کہا بدوی شہ عالی گہر سے
کہ بول اسکون تو جا آیا جدھر سے

کیا تب حکم اسکون شاہ اکوان
وہ آیا تھا جہان سے پھر گیا وہان

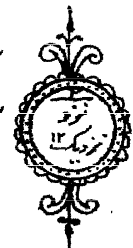
اجازت شاہ سے مانگا عرابی
کہ تا اسکون کرے سجدہ شتابی

کہا شہ اسکون فرماتا اگر مین
کرے تا سجدہ کوئی شخص کے تئین

تو کرتا بے توقف حکم تون مین
کرے زن سجدہ اپنے مرد کے تئین

معجزہ

کہا یون ابن عباس ای برادر
کہ آیا ایک عرابی نزد سرور



کہا کس چیز سے بوجھون مین یہہ بات
کہ بھیجا ہی تجھے رب السموات

کہا سرور اگر یہہ شاخ خرما
کرے تصدیق پہ میرے زبان وا

رسالت پہ مرے دیوے گواہی
تو سمجھینگا مجھے خواہی نخواہی

وہ ڈالی کو بلایا جب وہ سرور
اتر آئی شتابی سے زمین پر

دئی اسکے نبوت پر شہادت
کہا تب اسکون شاہ باکرامت

کہ پھر جا تون وہ گئی یہہ دیکھ بدوی
مسلمان ہو ہوا سرور کا فدوی

معجزۂ دیگر

سنایا سب کتین یعلی نے یہہ بات
کہ تھا مین یک سفر مین شاہ سات

ہم اترے ایک منزل بیچ آکر
کیا وہان خواب مولا کا پیمبر

یک آیا جھاڑ نزد شاہ مطلق
زمین کو زور سے کرتا ہوا شق

کھڑا خدمت مین اسکے ایک ساعت
کیا بعد اسکے وہ جلدی سے رجعت

اٹھا جب استراحت کر شہنشاہ
کئے ہم اسکون اس حالت سے آگاہ

معجزۂ دیگر

کہا یہہ جھاڑ مانگا اذن داور
کرے تسلیم تا مجھ پاس آکر

روایت اسطرح کرتا ہی جابر
ہوا ہمراہ سرور مین مسافر

جب اترے ایک منزل بیچ ہم
چلا غایط بدل سالار عالم

چلا مین لیکو بدنا اسکے ہمراہ
نپایا کوئی جاگا ستر کا شاہ

وہ میدان کے کنارے تھے دو اشجار
گیا نزدیک ان کے شاہ اخیار

پکڑ یک جھاڑ کی ڈالی کہا تب
باذن حق اطاعت کر مری اب



درخت اس وقت ہو سرور کا منقاد
چلیا ہمراہ اسکے اونٹ کے ناد

کیا دوسرے شجر کے ساتھ بھی یون
چلیا او بھی اول کے جھاڑ کے تیون

گیا جب انکون لے میدان کے بیچ
کیا حکم انکتین اس آن کے بیچ

ملو باہم باذن رب عالم
وہ دونون مل گئے اس وقت باہم

کیا حاجت کتین اپنے قضا جب
کیا انکون روانہ تھے جہان سب

۳ سہ معجزہ

کیا ہی بھی اسامہ یون روایت
سفر مین سرور اہل رسالت

نپایا ایکدن ایسی جگا او
کرے تا اپنی حاجت وان قضا او

نظر آئے ہین تب یک جا کئی شجر
شجر تھے کئی ہو جو پتھر

کہا مجھکون کہ جا بول انکون تو اب
کہ ہووے جمع یکجا گر سب

کرے تا اپنی حاجت کو قضا او
کیا مین حکم انکون جیسن کہا او

قسم حق کی کہ صاحب کبریا ہی — اُسے پیغمبر برحق کیا ہی
کہ سارے وہ درختان اور پتھر — لگے بابکد کر ملنے سراسر

وہ جھاڑان مل گئے سب ایکجا ایک — وہ پتھر چڑھ گئے سب ایک پر ایک
ہوئے یک تیک کے مانند وہ سب — قضائے حاجت اپنی کیا شہ کیا تب

مجھے بعد اسکے فرمایا وہ اکمل — کہ بول انکون جدا ہوویں مثل اول
قسم حق کی کہا مین جا کو یہہ جب — لگے ہونے جدا از یکدگر سب



گئے سارے درختان اور پتھر — شتابی اپنے اول کے مکان پر
بھی دو یار نبی یعلا و غیلان — کئے ہین دو روایت ایسے اعیان

بھی دوسری یک روایت یون ابی یار — کہ جب آئے ہین جن نزدیک سالار

معجزۂ دیگر

کیا دعوت مین انکے شاہ دین جب — کہے اس بات پر ہی کون شاہد
کہا یہہ جھاڑ ہے میرا مصدق — کہ دعوی مین رسالت کے ہون صادق

بلایا اس شجر کون شاہ مطلق — وہ آیا تب زمین کرتا ہوا شق
بھی شاخان کھینچتا تھا اپنے کر زور — اٹھا تھا اسکے چلنے سے بہت شور

اکھڑ آ او برو مرو سکے وہ جھاڑ — دیا ایمان اوپر جنون کستین تار
سنے جب جھاڑ سے جن یہہ شہادت — ہوئے اسلام سے سب با سعادت

خبر ہی جنگ طایف بیچ یکرات — چلا تھا سیر کرتا وہ نکو ذات

معجزۂ دیگر

تھا ایک جانب کا ایسا برا جھاڑ — کہ آنے جانے والونکو اتھا آڑ
اندھارے مین یکایک شہ گیا وہان — ہوا فی الفور وہ دو ٹوک اس آن

وہ دو نو بھانک نکلے تھا ہین بہت دور — ولیکن یک ابھی جڑ انکی ای سور
سلامت سے گیا سالار انام — ہوا اس جھاڑ کا سدرۃ النبی نام

بھی وارد ہی کہ سرور کر غزارا — ستا یک جھاڑ پر وہ آب سارا

معجزۂ دیگر

تھا خرمے کا بہت سوکھا شجر او — تری کا کچھ نہ رکھتا تھا اثر او
وہ پانی پڑتے ہی سرسبز ہو کر — ہوا ہی پھول و پھل سے بار آور

خبر ہی یون کہ عکاشہ کی تلوار — بجنگ بدر ٹوٹی ای نکو کار

معجزۂ دیگر



دیا سرور اسے یک خشک لکڑی — وہ صورت سیف کی اسوقت پکڑی
ہوئی خوش طرح کی شمشیر نادر — رہتی ہر جنگ مین اس پاس حاضر

وہ تیغ باصفا کا عون تھا ناون — حکایت اسکی ہی مشہور تھاون

معجزۂ دیگر

بھی عبد اللہ کون بخشا شاہ والا — تھی جب سیف اس کن شاخ خرما
ہوئی وہ شاخ اسکے پاس تلوار — کیا تھا وہ حمایل اسکون ای یار

قتادہ وہ رفیق خاص حضرت — اندھارے مین ہوا سرور سے رخصت

معجزۂ دیگر

دیا شاخ کھجور اسکون وہ اکمل — چمکنے کون لگی وہ مثل مشعل
اجالے بیچ اسکے وہ صحابی — اپس کے گھر کون آیا بی شتابی

جو سلمان شاہ کا تھا یار شاطر — اتھا اول غلام ایک کافر

معجزۂ دیگر

کیا صاحب سے اپنے اسطرح ہو تر — کہ بیڑے تین سو خرمے کے جو ہوت
وہ کہوے انکے آلے آپنے ہات — کرے خدمت انوکی خوب دن رات

کہ تا وہ موت کے بالید ہو کر — ہوین جون چاہئے خوش بار آور
بجا لاوا اگر خوبی سے یہہ کام — کرے آزاد اسکون وہ بد انجام

کیا وہ آکے ظاہر شہ سے یہہ بات — کہا اصحاب کون سالار اسد ہات
کرو اپنے برادر کی اعانت — بجا لاا وہ دل سے حکم حضرت

بہت جلدی ستی انصار والا — دئے اسکون نہالان بمقدار لا
کہا شہ اسکون یار انکو بلا لے — شتابی تون کھود ان کے آلے



جب آلے ان کے سب ہوویگے تیار — مجھے اسوقت آکر تون خبردار
بجالایا وہ حکم خاص سرور — گیا جلدی شہ تب اس مکان پر

وہ سب بوتونکو وہ قدر لگایا — مبارک ہاتھ سے اپنے لگایا
لگی جیسون مین وہ سب بوتوای یار — ہوئے سرسبز و شاداب ثمر دار

کیا آزاد تب سلمان کون کافر — ہوا وہ ذات وہ شہ پاس حاضر

معجزۂ دیگر

خبر ہی شہ پڑا منبر نوا یکبار — وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدرِہٖ ای یار
کہا اسوقت خود جبار اکبر — ثنا کرتا ہی اپنے ذات اوپر

کہ مین ہون بیگمان جبار متعال — سن اس ارشاد کون سرور فی الحال
کیا ہی وجد سے منبر حرکت — ہوا ہی رقص مین جون اہل حالت



گیا کعبے مین بعد فتح سرور تھی یک لکڑی تب اُسکے ہاتھ اندر
بتان دیوار مین گاڑے تھے کفار حق آیا اور گیا باطل ہی یعنی
لگی جس بت کون وہ چوب ای برادر گرا فی الحال اوندھا ہو زمین پر
کہا یون ابن مسعود یگانہ بھی دوسری یک خبر مین یون تصریح
کہ شاہ دین ہوا یکبار بیمار کہ انگور و انار اُسمین تھے بھرپور
وہ دونو کو کیا جب شاہ دین نوش ولے مین مختصر لولا ہون ای یار

معجزۂ دیگر

لگا ناتھا وہ چوب اُن سبکو سالار پڑا ہی ایک آیت اسکی معنی

معجزۂ دیگر

کہ جب کھاتے تھے ہم شہ ساتھ کھانا تو ہم سنتے اٹھے کھانے سے تسبیح
تب آیا جبرئیل اُس پاس ای یار لے آیا ایک طبق از عالم نور
کئے تسبیح وہ جون صاحب ہوش ہین ایسے معجزے سرور کے بسیار

در بیان معجزات سید اکوان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بحیوان دارد درینجا سی و چہار معجزہ است [۳۴]



کہے ہین اسطرح اہل روایت سخن کرتے اٹھے با شاہ والا
بھی کہتی تھی کہ مین ایسی ہون ایسی اگھر کر گھاس جلد اُس پاس آوے
بہوش اُسکا ادب کرتے تھے سارے وہ دہوئی کھانے اور پینے ستی ہات
نہین کھائی وہ کچھ ہو نین ہی کچھ گئی مر جلد بعد اُسکے بچاری
کرم ہو لطف سے ای داور فرد بل اُسکے نہ مین اپنے کون بسارون
مدینے کون چلا جس وقت سرور قبا سے ہو سوار اُس اونٹنی پر
بفال خوش مدینے بیچ آیا تو لوگ اُس گھر کے آ کہتے ہو نزدیک
ادب سے دور ناقے کی پکڑتے ہمارے گھر کتین بیت الشرف کر
کیا تب شاہ دین یون انکون آگاہ جہان ہی حکم وہان بیٹھیگی یہ
وہ گذرا اسطرح یک ایک گھر پر ہوی انصار مین قدر اسکی عالی
شہنشاہ دو عالم تب رہا وہان سیر مین دیکھ تون اسکون مفصل

کہ حیوان اُسکی کرتے تھے اطاعت خبر ہی ناقہ خاص اسکی عضبا
بھی عقل و ہوش مین وہ آدمی سی جہان چرنے کتین وہ ناقہ جاوے
رسول حق کا ناقہ کر پکارے کیا ہی جب وفات وہ کامل الذات
اٹھی دیدار شہ کے غم مین جون ہجھ جدائی سے ہو سرور کی دکھیار
وہ ناقہ کی قدم کی کر مجھے گرد کہ تا جان و تن اپنا شہ پو وارون

معجزۂ دیگر

تجلی طور کی سب کون دکھایا وہ شتر آتا اٹھا جس گھر کے نزدیک
بشوق جان و دل یون عرض کرتے نگاہ لطف و احسان ہم طرف کر
کہ چھوڑ تو اُسے ناقے کی اب راہ کہ وہ مامور ہے از عالم الغیب
وہ ناقہ بیٹھ گئی مالک کے در پر ابو ایوب اٹھا اُس گھر کا والی
کیا حجرات و مسجد کون بنا وہان حکایت اُس بیانکی ہی مطول



گیا سالار دین جب فتح خیبر ملیا ہی اُستین وہان یک جناور
کہا شہ اُسکون کیا ہی نام تیرا کہ چڑتے تھے اوپر انبیا سب
مین رکھتا تھا امید ای شاہ عالم نہین پیغمبران مین کوئی تجھ بن
اٹھا مین یک یہودی پاس اول لگیا تھا وہ یہ غم سے ہو چرنے
مجھے غصے سے مجھو کا مارتا تھا ہوا اُس نام سے وہ جگ مین مشہور
بلاتا کوئی صحابی کون اگر او سر اپنا مارتا تھا اُسکے در پر
جب آتا بہار گھر سے صاحب ہوا ہی زندگی سے اپنے بیزار
اُداسی ہو کو بیحد ہجر شہ مین کیا اپنے کون ضایع ایک چہ مین
بھی تھا سرور کے گھر مین ایک بکرا تو ہوتا تھا اُسے آرام و تسکین
وگر جاتا تھا باہر شاہ کونین تو یک لحظہ نہ پڑتا تھا اُسے چین
گیا جب لیکو شتر اونٹ سرور کرے تا ذبح شہ اپنے کون اول

معجزۂ دیگر

کہا وہ ہی یزید ابن نام میرا مرے اجداد مین تھے ساٹھ مرکب
کہ ہون تیری سواری سے مکرم نہین وسمین مرے اب کوئی تجھ بن
تھا مین ہرگز اُسکا رام یک پل نہ دیتا تھا اُسے اپنے پو چڑنے
بھی سر دم مجھکون بیجا مارتا تھا رکھا سالار دین نام اسکا یعفور
تو اُسکون بھیجتا تھا اُسکے گھر او وہ جاتا تھا شتابی اُسکے گھر پر
بلاتا اُسکون وہ گردن ہلا کر جدائی سے وہ سرور کے دل افگار

معجزۂ دیگر

محبت بھوت وہ حضرت سے بکرا اگر رہتا اٹھا گھر مین شہ دین

معجزۂ دیگر

ہدی کے واسطے مکے کے اندر ہر اُشتر دوڑتا تھا ہو کو بیکل

خبر ہی یون کہ او حق کا پیارا
اٹھا اُس باغ اندر گوسفند ایک
بھی دوسری یک روایت یون ہی ای یار
اچھے ساتھ اُسکے تب اصحاب والا
اگر تیری رضا سے ہم ہون آگاہ
اگر ہوتا وہ جایز غیر رب کون
بھی آئی ہی روایت ای اکرم
قریشیان پاس کر وہ عہد و سوگند
وہ کچھ تب لبے زبان و روح خوشحات
ہوا پیدا یہان یک مرد ناصح
کہ سارے خلق کا اللہ یک ہی
یقین جانو کہ دعوی اسکا نبی است
وہان سے بھاگ کے گھر کو گیا او
ہوا ایمان سے اُسکے دین کو قوت
انس کہتا ہی یون از قوم انصار
یکایک وہ شتر تند یہین آیا
ہمارے پاس تھا یک اونٹ ہموار
ہوا اب وہ سرکشی مین دیو کردار
کہا اصحاب سے سرور اٹھو اب
چلیا نزدیک اُسکے جب وہ سالار
ہمین ڈرتے ہین ای سالار امت
شتابی دوڑ کر آیا بخدمت
کیا تب اُسکون مالک کے حوالے
اگر وہ جانتے ہین تجھکون برحق
کہے اصحاب شہ یہہ جانور ہی
کرین گر ہم تجھے سجدہ بجا ہی
کہ زن سجدہ کرے شوہر کون مطلق
کہا اعلی کہ ہم یکدم خوشحالت
گیا تھا ہی وہ اشتر شاہ کون جب

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

کہ یکدن بھار نکلا شاہ ابرار — منڈا ایک بکریون کا رہ مین آ پیش
رہے جون چاند کے اسپاس ہالا — کہے تب اُسکون ای شاہ معلی
کرین سجدہ ہمین نت تجھکون ای شاہ — کہا سالار انکون غیر خالق
تو مین اسطرح کرتا حکم سبکون — کرے سارے زنان مردانکو سجدہ

معجزۂ دیگر

چلا سرور کے قصد او پر او کمربند — دیکھا اثنای رہ مین وہ نکوکار
فصاحت سے کہا ہی سبکون بہات — کہ آیا ای عرب یک امر محمود
کہ سکھلاتا ہی سبکون وہ مصالح — فصاحت سے وہ کرتا ہی نصیحت
نہین سیاتا مین یک ذرہ شک ہی — محمد اُسکا پیغمبر ہی سب پر
ہی ارشاد اُسکا بیشک بےکم و کاست — سنا جب یہہ سخن فاروق اعظم
کلام حق تعالی وہان سنا او — وہان سے شاہ کی خدمت مین آیا

معجزۂ دیگر

انتھا ایک گھر سے یک اونٹ ای یار — کہ وہ لاتے تھے پانی اُس شتر پر
اطاعت سے اُنھون کے منہہ پھرایا — نہین کرتا تھا ہرگز انکی یاری
معیشت کا ہمار اُسپہ تھا بار — ہمیشہ اُسپو لاتے تھے ہمین آب
ہمارے حکم سے بالکل گیا بھار — ہمین بیٹھے ہین اب ہو بخت برگم
وہ انصاری کے گھر گیتین چلو اب — گیا اُس باغ مین وہ دافع الضر
کئے عرض اُسکی خدمتین اصحاب — کہ ای پیغمبر بے مثل و ہمتا
مبادا تجھکون پہنچاوے مضرت — کہا مین تجھکون ہرگز اُسکا کچھ ڈر
کیا سجدہ اُسے وہ باسعادت — پکڑ بال اُسکی پیشانی کے سرور
ہوا نرم و ملایم تر از اول سے — کہا اُسوقت شاہ اہل تمیز
کہ ہون پیغمبر خلاق مطلق — مگر یہہ عاصیان جن و انسان
نہ عقل و ہوش سے اسکون خبر ہی — وہ یون کرتا ہی سجدہ تجھکون ای شاہ
کہا سجدہ بشرکون نہین روا ہی — اگر ہوتا بشر سجدے کا لایق

معجزۂ دیگر

چلے تھے سرور کونین کے سات — دیکھے یک آب کش اشتر کتین ہم
رکھا گردن کو اپنے بر زمین تب — لگیا کرنے وہ زاری مصطفی پاس

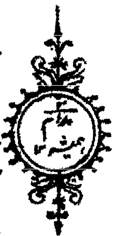
طرف یکباغ کے یکدن سدھارا
کیا وہ جلد سجدہ شاہ کون دیکھ
کیا سجدہ رسول حق کون جا پیش
ہم ان بکرون سے ہین سجدے مین اولی
نہیں سجدے کا ہرگز کوئی لایق
وہ سب کرتے ہین جون یزدانکو سجدہ
کہ ایمان کے آول فاروق اعظم
کہ کچھ ہرا گائی کا کاتے ہین کفار
کہ اسمین ہی تمھارا سود و بہبود
طرف اس بات کے کرتا ہی دعوت
ہی سارے مسلمان کے سر کا افسر
کیا ہی داعیہ ایمان کا محکم
شرف اسلام کا فی الحال پایا
سیر مین ہی مفصل یہہ حقیقت
وہ پانی ڈالتے کھیت و شجر پر
کئے وہ لوگ آشہ پاس زاری
ہو اُس سے باغ کون رکھتے تھے شاداب
تو ہو فریادرس ای شاہ عالم
اٹھا کونے مین وہان وہ مست اشتر
ہوا ہی یہہ شتر دیوانہ کتا
وہ اشتر شاہ کون دیکھا جب نظر بھر
اُسے داخل کیا پھر کام اندر
کہ مین ارض و سما کے بیچ کوئی چیز
اطاعت سے مرے ہین روگردان
ہمین تو عقل و دانش سے ہین ہمراہ
تو فرماتا مین سبکون اسموافق
کہ مردان کا زنان پر حق ہی برا حق
کہ لیجاتے تھے پانی اُسپو اُسدم
کھڑا سالار اُسکے سر کے جا پاس

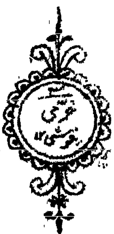












کہا مالک کہاں ہی اس شتر کا
ولیکن یہہ شتر ای شاہ والا
کھلاتے مُوا سے چارا بہت کم
روایت یوں کیا ہی ابن جعفر
اتھا اس باغ مین یک اونٹ ای یار
پھرایا ہاتھ اسکے پیٹھ اوپر
کہا ای شاہ یہہ اشتر مرا ہے
کیا یہہ اونٹ میرے سے شکایت
تمیم اسطرح کرتا ہی روایت
یکایک دوڑتا یک اونٹ آکر
تجھے اس صدق کا آخر خبر ہے
ہمارے پاس جو آتا ہی کر آس
کہا سرور کہ اسکے والیان سب
کہا راوی کہ تھے اسبات مین ہم
کہے ای تجھ سے عربونکی تری جاک
کہا تب سرور اہل رسالت
کہ پایا وہ تمھاریاں پرورش خوب
ہوا اسپر توجہ کس کر در زمستان
ہوا جب وہ بڈھا اسکوں چھوڑے
کئے تم ذبح کا اسکے ارادہ
کئے تب عرض وہ ای شاہ عالم
کہا سرور کہ جھوٹ اب بولتے ہو
کہ رحمت اپنی قیوم مہیمن
شہ کونین ان سے یہہ سخن بول
وہ اشتر خرمی سے ہوکو مسانہ
کہا آمین پھر وہ بغبغایا
کہا بولا کہ از اسلام و قرآن
تری امت سے وحشت روز محشر
بچاوے یوں تری امت کوں مولا

وہ آیا دوڑ کر نزدیک بولا
چلاتا ہی معاش اب ایک گھر کا
کرو احسان تم اسکے ساتھ ہر دم

کہا سرور کہ بیچ اس اونٹ کستین
کہا یہہ اونٹ کرتا ہی شکایت
بہت چارا کھلایا تو اسے غم

معجزۂ دیگر

دیکھا جب شاہ کوں رونے لگا زار
تسلی ہوی اسے تب ای برادر
کہا شہ تجھکوں نہیں خوف خدا ہے
کہ ظلم اسپر ہی تیرا بے نہایت

لگا برسانے اشک از چشم پرنم
کہا یہہ اونٹ ہی کس یار کے پاس
نہیں دیتا ہی تون اس اوگر کون
تو بھوکا اسکتیں [illegible]

معجزۂ دیگر

پھر اسالار دین کے پاس جاکر
وگر کاذب ہی تو تجھکوں حیف ہے
نہیں ہوتی اسے ہرگز کبھی باس
کئے ہیں ذبح کا اسکے خیال اب
کر آئے والیان دوڑ اسکے ہمدم
گیا ہی تین دن سے یہہ شتر بھاگ
بہت کرتا ہی وہ تم سے شکایت
مدام اسکوں کھلاتے تم خورش خوب
جو منزل گرم تھی جاتے تھے تم وہان
خبر گیری سے اسکے منہ کو موڑے
کہے یہہ سب ہی سچ بے کم زیادہ
نہ کاٹینگے نہ بیچینگے اسے ہم
کہ مدت لگ تمھارے پاس تھا او
منافق کے لیا ہی دل ستی چھین
دے سو درہم لیا اس اونٹ کو مول
گیا نزدیک سرور کو آواز
یہہ سنکر شاہ دین رونے مین آیا
جزا اسے خیر دیوے تجھکوں رحمان
کیا تون دور جون مہر ستی ذر
عذابان سے سدا ای شاہ والا

کہا ای حضرت مت ہوویوں تون مضطر
جو لیتا ہی پنہ آکر ہماری
کہے ہم ای رسول رب ہر شی
انھوں کے قید سے وہ رم کیا ہے
وہ اشتر جب طرف انکے بچایا
بہت ڈھونڈے نہیں پائے اسے ہم
کہے کیا عرض کرتا ہے ترے سے
ہوا اسپر لاد ڈھیکالے مین لیجا
جوانی مین ہوا جب وہ قوی تر
ہوا جب سبز جنگل یہہ اس سال
کہا تب انسے شاہ با صفا یون
سلوک اس سے ہمیشہ ہم کرینگے
سنے مین حال تم اس بے زبان کا
ہوا اس رحمت کوں اپنے حق تعالی
کہا تب اسکوں ای اشتر تو دل شاد
کہا آمین شہ پھر وہ پکارا
کہا راوی کئے ہم عرض یوں تب
کہا آمین ہین پھر وہ کہا تب
کہا آمین ہین پھر وہ کہا یون
کہا آمین ہین پھر یوں وہ بولا

وہ بولا نذر کرتا ہوں ترے مین
کہ لیتے ہو تم اس سے بہوت محنت
تکو تحت میں یوں ڈالو اسے تم
گیا یک باغ انصاری مین سرور
گیا نزدیک اسکے شاہ عالم
گیا انصاری تب آ سالار کے پاس
کہ بخشا ہی تجھے اس جانور کون
تھکاتا ہی اسے دے رنج و آزار
کہ بیچے تھے ہمین نیک حضرت
اگر صادق ہی تو تجھکوں نہیں ترس
اسے امن و امان دیتا ہی باری
ترے سے بہشت کیا یوں ہی
وہ میرا آسرا کر لیا ہی
بہت گھبرا کو سرور پاس آیا
مگر نزدیک تیرے ای معظم
کہا یوں بولتا ہی وہ مرے سے
تجھیں جاتے تھے جان تھا لگا انس و دانا
لئے تم اس سے بچہ مادہ و نر
ہوا وہ چر کو تک فربہ و خوشحال
نہیں سلوک صالح کی جزا یوں
خبر گیری تو اس کے من دھرینگے
ہیں ہوں رحمت مین تیرے تم اولی
کیا ہی مومنان کے دل سے جا
کہ مین تجھکوں کیا للہ آزاد
کہا آمین مین پھر ہانک مارا
یہہ کیا کہتا ہی ای پیغمبر رب
کرے لطف و کرم سے ہر طرف
بچایا مجھکوں خونریزی سے یوں جوں
کرم ہو فضل سے مولی تعالی

اٹھاوے اختلاف امت سے تیرے
ہون جنگ آپین تھوڑے ناگھیرے

یہہ سنکر اسلئے رونے لگاتین
کہ وہ چیز انکون جب حق سے منگاتین

وہ سب چیزان کیا مجھکون عطا حق
ولے کرنے دیا نین یہہ دعا حق

بھی لایا وحی یون جبرئیل پیر
تلف ہونگی مری امت بہ شمشیر

ہوا ہی یون قضا کا حکم مبرم
نہین ہوتا ہی آپسین پیش ہو کم

معجزۂ دیگر

تبھی غیبان یون سنایا سبکون یہہ بات
کہ تھے ہم یک سفر مین شاہ کے سات

ہمین سرور دیکھے وہان عجب ایک
کہ آیا اسکے خدمت مین عرب ایک



کیا عرض ای رسول رب رحمان
ہی میر ملک مین یہان ایک بستان

معیشت میری ہی اس باغ اوپر
علایق میرے ہین ای شاہ اکثر

دو اشتر آب کش رکھتا ہون بھی مین
کہ دیتے تھے وہ پانی باغ کیتین

وہ اب یون ہوگئے ہین تند و بدمست
کہ نین انپر انیر تاہی مرا دست

ادہو کر سرکشی مین مثل شیطان
سدا اس باغ مین کرتے ہین جولان

نہ کسکون باغ مین دیتے ہین آنے
مین اس غم سے لگیا ہون پیچ کھانے

کوئی ہم سے مجال ایسی نپاوے
کہ اس گلشن مین یا پاس انکے جاوے

اٹھا اسوقت پیغمبر خدا کا
مع اصحاب اس گلشن کو آیا

کہا مالک کو کھول اب باغ کا در
کہا ہی انکے تندی کا بہت ڈر

کہا کھول او لگیا کرنے کو در باز
سنے جب کھولنے کا اسکے آواز

وہ اونٹان غنغا کر در پہ آئے
بہت غوغا کئے دھومین مچائے

نبی اللہ کون دیکھے جب نظر بھر
وہ دونو مست اشتر در کھلے پر (دروازہ ۱۲)

ادب سے بیٹھ زانو پر گئے ہین
رسول اللہ کون سجدہ کئے ہین

تب انکے موئے سر شہ ہاتھ مین لے
کیا ہی انکون مالک کے حوالے

کہا اب کام مین کر قایم انکون
رکھلا تون خوب چارا دایم انکون

کہے اصحاب ای شاہ عوالم
تجھے کرتے ہین سجدہ یون بہایم



ایا دیتا نہین تون ہمکون رخصت
کہ سجدہ کرنے تجھے پاوین سعادت

کہا اسوقت سالار خلایق
نہین ہی سجدہ غیر حق کو لایق

کسیکو حکم فرماتا اگر مین
کرے تا سجدہ وہ کوئی شخص کیتین

کہ فرماتا کہ اپنے مرد کون رن
کرے سجدہ ہمیشہ ای سو لکھن

کہے زید اور عبداللہ ای یار
کہ آیا ایک عرابی نزد سالار

معجزۂ دیگر

کیا تب وہ سلام اس شاہ دین پر
کہا اسوقت آیک شخص دیگر

کہ ای پیغمبر حق یہہ عرابی
چرایا ہی یہہ اشتر کو شتابی

کہا سالار ہی کوئی شاہد اسپر
لگے کہنے کون ہان کئے شخص دیگر

علی مرتضی کون شاہ والا
کہ کر تحقیق اس بدوی کو لیجا

اگر ثابت ہو چوری از گواہی
تو جاری اسپو کر حکم الہی

اگر ثابت ہو پھر لا مرے پاس
وہ سر نوڑا کھڑا ادہان ترو سہاس

کہا تب اس کون سرور ای عرابی
بجا لا حکم حق کون تون شتابی

اگر تیرے کنے ہی کوئی حجت
تو کہہ تیرے سے ہرگز خوف کرمت

وہ اشتر جلد دروازے کے آپاس
پکارا شاہ کون ای اکرم الناس

قسم اسکی کہ کر احسان و منت
کیا مبعوث تجھکون دے نبوت

یہہ بدوی نین چرایا مجھکون اصلا
مرا مالک نہین بن اسکے دوسرا

تب اسکون شاہ بولا ای عرابی
قسم دیتا ہون تجھکون اس خدا کی

کہ وہ اس اونٹ کیتین کر کو گویا
یہہ بہتان سے کیا تجھکون مبرا

کیا ہی کیا دعا تون بول جواب
کہا وہ تجھہ پو بھیجا یہہ درود اب



کہا دیکھا ملایک کون مین اس آن
کہ کرتے تھے یہان گلیون مین جولان

کہ تا اسکے ثوابان کو لکھین سب
تو پڑ تیرے نبی پر لئی درود اب

صراط اوپر ترا منہہ روز محشر
پنم کے چاند سون ہوویگا انور

معجزۂ دیگر

کہا جابر کہ یکدن شاہ ابرار
گیا تھا حرۂ واقم مین ای یار

وہ ہی نزد مدینہ ایک جاگا
وہان یک اونٹ سرور پاس آیا

بہت سالار عالم سے قرین ہو
لگیا کرنے کو آواز حزین او (بمعنی ۱۲)

کہا یہہ اونٹ ہو مالک سے ناشاد
جفا کی اسکے اب کرتا ہی فریاد

کہے ہی صاحب اپنا بہت مدت
لیا اپنے ستی کار زراعت

ہوا جب لاغر وہ بوڑھا زیادہ
کیا ہی ذبح کا اپنے ارادہ

کہا تب شہ مجھے جا نیک جابر
کر اسکون جلد میرے پاس حاضر

کہا کھوج اسکی نہین معلوم مجھکون
کہا سرور بتا ویگا یہہ تجھکون

اٹھا جابر وہ اشتر بھی اٹھا تب
بطور رہنما آگے چلا تب

اسے گردن سے بتلاتا اتھا راہ
گیا لے اسکون یک مجلس مین ناگاہ

بنی حطمہ کا تھا وہ سب محلا
اُٹھا فی الحال وُہ تب ساتھ میری
ہُوا جسدم وُہ بوڑھا اور دُبلا
کہ سچ بولا وُہ تب سرور کہا یوں
پیچھے اس حال کے وُہ جاکٹ داور
اگر ہوتا تھا کوئی اونٹ بیمار



بھی آیا ہی روایت بیچ ای یار
[illegible]
کہی یہہ بات سچ ہی ای مطہر
سن ای یار اب تو ہرنی کی حکایت
کہ تھا یک روز صحرا مین بیدارا
بھی دیکھا خوب وُہ جب بار دیگر
کہی وُہ ای رسولِ حق تعالی
کہی ای دادرس ایذ وُہ کے بیچ
چھوڑا اس بند سے ای شہ مجھے زود



کرے دایم عذاب اس شخص کے سات
دیا کھول اسکون شاہِ جہان شتابی
وُہ اعرابی ہوا اسوقت بیدار
بر آئی اسکی جب اُمید یون ٹھیک
بھی آیا ہی روایت بیچ ای یار
سیصد اصحاب تھے تب ساتھ اسکے
کچھوڑا آپ اسکا دو دو سالار
بند یا رافع نے اسکا پاؤن محکم
کہا ابن عمر سالار یک روز



تب از قوم سلیمی یک عرابی
کہا اصحاب سے سرور کے وُہ تب
کہا سرور سے تب وُہ بے ادب آ
تو کرتا قتل ہین تجھکون بسرعت
کہا سرور اُسے ہی حلم والا

کہا جابر ہی کون یہہ اونٹ چالا — کہی یہہ شخص ہی اسکون کہا مین
گیا مین اسکون لے سرور کے ڈیرے — کہا یہہ اونٹ مجھ سے یون حال
کیا تون قصد اسکے کاٹنے کا — کہا اوہی قسم اب رب کی مجھکون
نہین سلوک صالح کی جزا یون — بھی فرمایا کہ بیچ اس اونٹ کون اب
دیا چھوڑ اسکتین بیمنے کے اندر — وُہ اشتر محنت و کلفت سے چھوٹا
مہاجر پاس یا نزدیک انصار — تو اسکیان اس شتر کو بھیجتا شاہ

معجزۂ دیگر

[illegible] — بلا اس قوم کون وہ کامل الذات
ہمین یون نا کرسینگے بار دیگر — ہیں اونان کی حکایات ایسی بسیار

معجزۂ دیگر

اُسے کوئی یا رسول الله پکارا — پھر اگردن کون سرور تب پھرایا
تو یک ہرنی اچھی وہاں قید اندر — یک اعرابی کیا تھا صید اسکون
نوازش کر میرے نزدیک تو آن — نبی الله پاس اسکے گیا ہی
ہین دو بچے مرے اس کوہ کے بیچ — مین دو دانکون پلائی ہین بہون الشا
مین آتی ہون شتاب انکون پلا دود — کہا آوینگی سچ تون او کہی تب
کہ تیرا نام سن بھیجے نہ صلوات — بھی بولی یون کہ روزِ حشر قہار
چلی او ماری چھلانگان شتابی — بلا کر اپنے بچون کیتیں دود
کہا کیا ہی تیری حاجت ای سالار — کہا دے چھوڑ اس ہرنی کو تون اب
گئی گرتی ہوی وُہ ٹھیک پر ٹھیک — بھی پرتی تھی وُہ رہ مین ای برادر

معجزۂ دیگر

ہوے یکروز وُہ بھوکے پیاسے — تب آئی ایک ہرنی نزدِ سرور
صحابہ کون پلایا دو دو سالار — پئے اس دود کیتی تب سب اصحاب
ہوی وُہ غیب وہان سے بعد یکدم — کہا سرور سنا جب یہہ سمایا

معجزۂ دیگر

شہنشہ کے حضور آیا شتابی — لے آیا گھوڑ پھوڑ یک اپنے سنگ
ہوئے کس واسطے تم جمع یہان سب — کہی ہم شاہ کی خدمت مین ہین کھان
نہ دیکھا کوئی جھوٹا مین تیرے سا — نہ ہوتا گر مجھے یہہ خوف و ہراز
عرب کے دل کون بھرتا از مسرت — محمد بولا کہ ای پیغمبر رب
قریب اسکے کہ ہوئے انبیا سا — وُہ اعرابی کہا پھر شاہ سے تب

اجابت کر نبی الله کیتین
کہ تون اس سے لیا ہی کام کر سار
کہ بھیجا ہی رسالت دیکر مجھکون
وُہ پہنچا شاہ دین کے پاس اُسے تب
ہوا رستے میں چر خوب موٹا
وُہ کرتا جا کون کا کام دل خواہ
کہ آیا یک شتر نزدیک سالار
سنایا ان کیتین اس اونٹ کی بات
ہوئے ہین وارد اسمین بہوت اخبار
انس ہور زید کرتے ہین روایت
اثر آواز والے کا نپایا
کیا تھا خواب کر کر قید اسکون
کہا اسکون کہ حاجت تیری کیا ہی
تیری ہون بند مین بد بخت ناگاہ
اگر مین پھر نہ آون تو تجھے رب
کرے مجھکون معذب مثل عشار
پھر آئی شاہ کے نزدیک وُہ زود
دیا چھوڑ اسکیتین فی الفور وُہ تب
طرب سے کلمۂ طیب کون اکثر
گیا تھا ایک غزوی بیچ سالار
شتابی یک پہاڑی سے اُتر کر
ہوئے سب سارے سیر و سیراب
جو لایا تھا اُسے یہان پھر لجایا
تھا یاران ساتھ لیے مجلس افروز
رکھا تھا آستین مین اسکون سنگ
ہوئے ہین جان و دل سے اُسپہ قربان
کہ تو لینگے عرب مجھکون جلد باز
دے اسکے قتل کی رخصت مجھے اب
قسم ہی لات و عزا کی مجھے اب

کہ میں تیرے پہ نالاؤں کا ایمان
نہ تیرے حکم کوں مانوں گا یک آن

مگر لاویگا جب ایمان یہ گھوبھوڑ
دیا تب آستین سے بجار اُسے چھوڑ

اگر تیرے پہ ایمان لاوے یہ ضب
تو میں تیرے پہ ایمان لاؤنگا تب

سنا یہ بات شاہ باصفا جب
کہا گھوبھوڑ کیتیں توں بول اب

عربی بات سے اُس دم وہ حیوان
کہ سمجھے اسکوں جو حاضر اچھے وہان

کہا لبیک ای پیغمبر رب
کہا ہی بندگی میں کسکے توں اب

کہا کرتا ہوں اُس رب کی عبادت
کہ ہی عرش اُسکا بالائے سمٰوات

زمین میں اُسکی حجت ہی سراسر
سبیل اُسکی ہی ہر دریا کے اندر



ہی جنت میں عطا و رحمت اُسکی
ہی دوزخ میں بلا و لعنت اُسکی

کہا سرور پھر اُس حیوان کیتیں
کہ بول ای گھوبھوڑ اب کون ہوں میں

کہا توں ہی رسول ربّ عالم
بھی سارے انبیا کا توں ہی خاتم

ترے پیرو کیتیں ہی عیش جنت
ترے دشمن کیتیں ہی طوق لعنت

سنا اس بات کوں جب وہ عرابی
پڑا ہی کلمہ طیّب شتابی

بھی بولا میں جب آیا پاس تیرے
تو دشمن ترا تھا نزدیک میرے

قسم مولا کی ہی تو دوستر اب
مرے کن مجھ سے ہو اولاد سے سب

مرا اب جان و دل پیدا و پنہان
ترے پر بیگمان لایا ہیں ایمان

مرا تن مونجہ کا گوشت کیا پوست
ہوئے ہیں سر بسر نزدیک تیرے دوست

کہا سرور نے اُسے الحمد لله
کہ دکھلایا تجھے اپنے طرف راہ

سکھایا اُسکوں تب احکام دین کے
بتایا اُسکتیں ارکان یقین کے

سنا حکم زکات او جب کہا تب
ہیں میرے قوم میں مجھ سا فقیر اب

کہا سرور کہ اُسکوں دیو کچھ مال
کئے اصحاب تب اُسکوں خوشحال

دیا یک اونٹ اُسکوں عبدرحمان
دعا اُسکوں کیا سالار کوان

وہ اعرابی گیا تب ہو کر رخصت
کہا جا قوم سے یہ سب حقیقت

سنُنے جب قوم یہ اعجاز و برہان
ہزار آدم ہوئے اُنسے مسلمان

حدیث اس ماجرا کی بھی مطول
ولیکن میں کہا ہوں اُسکوں مجمل

معجزۂ دیگر

روایت اسطرح کرتا ہی اہبان
کہ تھا جنگل میں میں با گوسفندان

تب آیک لانڈ کا بکرے کوں نیکرا
چھوڑایا اُس سے میں کر جھوٹ جھگڑا



وہ بیٹھا ٹیکری پر ایک جاکر
فصاحت سے کہا مجھکوں ندا کر

جو روزی لطف سے مجھکوں دیا حق
لیا توں چھین کر میرے سے ناحق

کہا اہبان نہ دیکھا نا سنا ہوں
سخن کرتا ہوا یوں لانڈگے کوں

کہا کرتا ہی توں اس سے عجب کیا
کہ ہی اس سے عجب تر یہ سمایا

کہ اس خرمیکے جھاڑان میں پیمبر
کہ ہی سب انبیا کے سر کا افسر

گذر گئے ہیں ہوا آن بولتا ہی
بھی آئندہ کا دفتر کھولتا ہے

طرف مولا کے وہ کرتا ہی دعوت
کرو کہتا ہی حق کی سب عبادت

نہ تم اُسکوں نبی کر جانتے ہو
نہ کچھ اُسکے کہے کوں مانتے ہو

کہا اہبان کہ سن یہ بات کیتیں
گیا حضرت کنے جلدی ستی میں

گیا خدمت میں اُسکے ظاہر یہ راز
ہوا فی الحال ایمان سے سرفراز

کہا تب مجھکوں شاہ باکرامت
کہ کر لوگان سے ظاہر یہ حکایت

لقب اُسکا ہوا مُتکلِّمُ الذِّئب
ہی اُسکے اس لقب کی سن یہ تقریب

بھی ابن اکوع و رافع کوں ای یار
دیئے دو لانڈ کے اسطرح اخبار

معجزۂ دیگر

وہ دونو جلد کر ایمان کو حاصل
ہوئے اصحاب میں سرور کے داخل

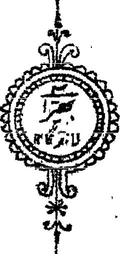
معجزۂ دیگر

بھی یک جرو سے کیتیں لانڈ کا ایک
دیا اسطرح بتا یہ رہ نیک

معجزۂ دیگر

بھی یک راعی سے یوں بولا ہی بھیڑا
لیا جب چھین کر وہ اُس سے بکرا

ترا حال ای چرانے والے اُسن اب
سخن کرنے ستی میرے ہی اعجب



ترا ہی تو یہاں بکروں سے دل جوڑ
رفاقت اُس رسول پاک کی چھوڑ

کہ بھیجا ہیں کبھی خلاق عالم
کوئی مرسل کوں ہرگز اُس سے اعظم

ہی مولا پاس اُسکی قدر برتر
کھلے اُسکے لئے جنت کے سب در

ملک ناظر ہوا اُسکے صحت اوپر
بجھاتے ہیں جدل اُنکا سراسر

نہیں تیرے ہو اُس سرور کے میانے
مگر یہ کوہ حایل ای سیانے

تو چل اب اُسکی خدمت میں ہو واصل
جنود اللہ میں ہو جا توں داخل

کہا راعی کہ بکرے ہیں میرے یہاں
ہوینگا کون اب اُنکا نگہبان

کہا گرگ اُسکوں حافظ اُنکا میں ہوں
تو آیا لگ چراتا ہوں میں اُنکوں

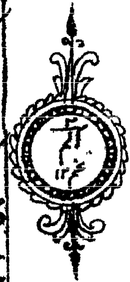
دیے اُسکے پاس بکرے آپنے سب
چلا سالار کے خدمت میں وہ تب

یہ قصہ شاہ دین کوں سب سنایا
ہو اُس سرور پہ جلد ایمان لایا

کہا شہ نے اسکون جا اب بکریان پاس
وہ یک بکرے کیتین تب ذبح کرکر
بھی آیا ہی خبر مین ای برادر
سے تھے حاضر اتفاقاً اُس مکان پہ



کہا اُوہ لاند گا دونون کون تب یون
بلاتا ہی طرف جنت کے تمکون
ابوسفیان کہا صفوان نے سے اسی بات
ہوا آیا خبر مین ای برادر
نشان اُس ہاتھ کا یک خوب نادر
خبر ہی ایک دن گھوڑے سے سالار
کہا اُسکون کہ ہرگز مت کہین جا
کہا ہی ابن مسعود ای برادر
وہان یک شخص جنگل مین گیا تھا



کہا سرور دیا کون اُسکون آزار
وہ لایا تھا جہان سے لے گیا وہان
خبر مین دوسرے آیا ہی ای بھای
کیا یک شخص تب یون عرض آکر
روایت ہی حنین اندر شہنشاہ
یکایک امتحان کا وقت آیا
وہ ٹوٹا یا ہی جلدی اپنا سر
گئے کفار سارے بھاگ کر تب
خبر ہی ایک دن وہ شاہ والا
ہوا مین اُسکتین اوندھا کیا ہی



کیا مکے کتین جب فتح سرور
کبوتر سب حرم کے اکو یکسر
ہین مکے کے حرم مین جو کبوتر
مدینے کون کیا جب شاہ ہجرت
بھی مکڑی ایک وہان جلدی سے آکر
گیا خیبر مین جب وہ اکرم الناس

کہ کرتا ہی وہ گرگ انکا بہت پاس   سب انکون پاویگا تون اپنے دلخواہ

معجزۂ دیگر

کیا یک لاند گا حملہ ہرن پر   ہرن جلدی حرم مین بھاگ آیا
ابوسفیان وصفوان ای برادر   نہین اسلام لائے تھے وہ اُسدم
تئین کرتے ہو میرے سے عجب کیون   ہی اُس سے یہہ عجب مکے کے اندر
ڈراتا ہی سدا دوزخ سے تمکون   تم اُسکے بات کون ناکرو باور
قسم ہی لات وعزی کی کہ یہہ بات   اگر مکے منے ہو وینگے اشہر

معجزۂ دیگر

ہوا ہی کان اُوپر اُسکے ظاہر   ہمیشہ کان پر اُسکے رہا ہی

معجزۂ دیگر

برکت دیوے تجھکون حق تعالی   وہ ہرگز کوی اعضا نہین ہلایا

معجزۂ دیگر

وہ اندے ایک چڑیہ کے لیا تھا   وہ چڑیہ اُس الم سے ہو کو مضطر
کہا وہ شخص تب ای شاہ ابرار   لیا مین اُسکے اندے شہ کہا تب

معجزۂ دیگر

کہ پھر اور ایک چڑیہ شہ کنے آئی   تھرکتی تھی اُو ہو کرتی تھی زاری
کہ نیچے اُسکے پر آئین سراسر   کہا تب اُسکون لیجا جلد اُسے پھیر

معجزۂ دیگر

شکست اُس شاہ کا لشکر نے پایا   کیا تب حکم اُس خچر کون اپنے
لیا یک مشت سنگریزون کو سرور   پر اُس حالت منے چھوتی دعا ایک

معجزۂ دیگر

کیا تھا قصد موزے پہرنے کا   وہ موزہ ایک کوا لا پاوی حبیب

معجزۂ دیگر

ہوا داخل بدو پہر مکے اندر   اٹھا نا لے پہ تب شاہ فلک تخت
کے سایہ مبارک اُسکے سر پر   برکت کی کیا شہ اُنکون دعوت

معجزۂ دیگر

کبوتر تب کیا اُسکی حمایت   شتابی غار کے در پر گیا ہی
تنی ہی ایک جالا اُسکے در پر   ہوے کفار سے اُسکے نگہبان

معجزۂ دیگر

گیا ہو اُنکون پایا جون کہا شاہ
کھلایا ہی وہ بھیڑیے کون شکم بھر
وہان سے گرگ منہ اپنا پھرایا
لگے کرنے عجب یہہ دیکھا ہم
محمد ابن عبد اللہ ہو رہبر
طرف دوزخ کے جاتے ہو سراسر
بکر جاوینگے وہان کے لوک یکسر
کہ بکرا کان یک بکریکا سرور
بھی اُسکی نسل مین ظاہر ہوا ہی
ادا کرنے نماز اُترا ہی ای یار
نماز اپنی کرے لک شاہ والا
سفر مین یک جگا اُترا تھا سرور
تھرکتی اگھری نزدیک سرور
ترحم سے کہ لیجا پھر اُسے اب
گئی اُسوقت وہ چڑیہ ہو شادان
کہا اُسکون کیا کن نے تو دکھیاری
گیا وہ لے شتاب اُسکون بلا دیر
تھا دُلدُل پہ سوار ای یار آگاہ
کہ ٹوٹا وہ شتابی سر کون اپنے
طرف دشمن کے وہ کنکر دیا پھینک
ہوا سالار کون فتح وظفر تب
گیا کوا لے موزہ دوسرا تب
نکلا ایک سانپ اُس سے گرتا ہی
اُٹھی اُسوقت مین گرمی بہت سخت
بہت ہوی نسل مین اُنکے برکت
ہین اُنکے نسل سے سب ای برادر
ہو اُس حالت مین وہ اندیکھا ہی
سیر مین ہی مفصل اُسکے بیان
گیا بیرا وہ یک قلعے کے آپاس

تب اُس کن یک غلام اسود آیا / ہور اپنے ساتھ بکرے بہوت لایا
کیا عرض اے رسول رب علام / مجھے تلقین کر اب جلد اسلام

سکایا شاہ اسکون حکم ایمان / ہوا وہ شوق سے دل کے مسلمان
کہا ای دین و دنیا تجھ سے پر نور / اٹھا ہون یک یہودی پاس مزدور

امانت ہین یہہ بکرے اسکے مجھ پاس / کرون کیا انکو مین ای اشرف الناس
کہا سالار نے یک مشت کنکر / تو مار ان بکریون کے منہہ پو یکسر



وہ سب جاوینگے مالک پاس اپنے / کیا وہ جسطرح بولا ہی شہ نے
کہا بکرون کتین وہ مار کنکر / کہ جاؤ اُس یہودی پاس یکسر

نہ تم سے پھیر مین ہرگز ملون گا / نہ پھر تمکون چرانے لے چلون گا
کہا راوی وہ بکرے جمع ہو تب / دئے چل آپنے مالک طرف سب

گویا کوئی اٹھا ان پر محصل / ہوے تا سب وہ جا قلعے مین داخل
تبھی وہ شخص ہوکر پیش آہنگ / کیا جون چاہئے کفار سے جنگ

لگایا پتھر اسکون سخت اُس دم / شہادت سے ہوا تب وہ مکرم
کیا تجہیز شاہ سرفراز اب / جنازے پر پڑا اسکے نماز اب

بھی فرمایا وہ یون ابن یقین کون / مین دیکھا اسکنے دو حورعین کون
کہ منہہ سے گرد اسکے کر جدا وہ / تپاک دل سے کرتے تھے دعا وہ

کہ جو تجھکون کیا ہی خاک آلود / ملاوے اسکو مٹی مین خدا زود
جو مارا تجھکون مارے اسکون قہار / ہین ایسے معجزے اے دوست بسیار

فائدہ

حدیث فاختہ ہور باز ای یار / کہ پڑھتے ہین فقیران اسکون ہر ٹھار
بغیر و شبہ بے اصل و غلط جان / کتابان مین سند نین اسکون ای جان
حدیثون مین نہو جو بات ہرگز / نہین پڑھنا و سننا اسکا جائز

در بیان معجزات سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علاقہ بجن دارد درینجا هشت معجزہ است

ہین جتنے جن سکے بھی وہ خرق عادات / علاقہ جن کتین جنون کے ہی سات
روایت یون کئے ہین ایک اژدر / کھڑا تھا روبرو سرور کے آکر

گئے بھاگ اُسکون لوکان دیکھ کر سب / کھڑے ہو دور سے دیکھن لگے تب
کہا سالار عالم تب کہ یہہ جن / ہی ان جنون سے جو آئے ہین یکدن



مرے پر لا کے جان و دل سے ایمان / بھی میرے سے سنے ہین سب وہ قرآن
ہوا وہ اس لئے مجھ پاس واصل / کہ تا میرے سے پوچھے کچھ مسائل

تمھارے پر وہ کرتا ہی سلام اب / سنو ای زمرۂ اصحاب تم سب
تحیت بھیجیو تم سب سراسر / عباد اللہ اُسے ہر شخص اوپر

کرو یعنے سلام ای اہل اسلام / عباد حق اپر کیا خاص کیا عام
لکھے بعضون نے جیوکون اجیو / ہی بیشک یہہ غلط ای یار خوش خو

معجزۂ دیگر

تھا کاہن اور شاعر ابن قارب / جن اسکے پاس آیا کئی مراتب
اٹھایا نیند سے کئی بار اسکون / کیا اس وعظ سے بیدار اسکون
کہ سونا کیا ہی اٹھ ای ابن قارب / سمجھ تون گر سمجھنے کا ہی طالب

کہ آیا ہی رسول رب رحمان / نبی غالب ستی با عظمت و شان
طرف توحید کے کرتا ہی دعوت / بھی کہتا ہی کرو حق کی عبادت

سنایا اسکو وہ بعد اسکے خوش ذات / شہنشہ کے ثنا مین چند ابیات
وہ شاعر یون لکھا ہی اسکے تئین تب / تجھے تون چھوڑ دے ہی مجھکون نیند اب

پھر آیا ہی وہی جن دوسرے رات / اُسے بیدار کر بولا اسی دھات
پڑا اُس شہ کے ثنا مین اور اشعار / کہا وہ اسکون سونے دے تون ای یار

پھر آیا ہی وہی جن تیسرے بار / کیا مانند سابق اسکون بیدار
خبر اُس شاہ کی بولا اسی دھات / پڑا اسکی ثنا مین بہوت ابیات

وہ جلدی شاہ کی خدمت مین آیا / یہہ سارا ماجرا اسکون سنایا
بھی لا اُسوقت وہ سرور پہ ایمان / کہا اسکی ثنا مین بہوت بیتان

معجزۂ دیگر



وہ سرور ہور صحابہ اسکے اُس دم / ہوے اُس کیفیت سے بہوت خرم
کہا عبد اللہ مین ہمراہ سرور / گیا تھا ایک دن کوہ صفا پر
کیا کفار کون اُس وقت دعوت / وہ ملعون سب لگے کرنے اہانت

وہان اُسوقت یک شیطان ابتر / تھا مسعر نام جس کا ای برادر
شکم مین ایک بت کے ہوکو پنہان / کہا ہی ناسزا سرور کون اُس آن

ابو جہل و ولید ابن مغیرہ / بھی دیگر کافران مست خیرہ
ہوا دل سے زیادہ تند و سرکش / خوشی آمیز کرنے کون عش عش

ثنا خوانی کئے ہین اُس صنم کون / بہت بوسے دئے ہین اُس صنم کون
کہا راوی کہ بعد اسکے یک رات / ہمین بیٹھے تھے سرور پاس خوش ذات



کہا ای تجھ سے دین و داد بلیج · سنا ہیں شعر مردودِ ناپاک
صبا ای شاہ پھر اُس کوہ پر چل · کہا راوی کہ سرور روز دیگر
کیا دعوت کلام حق سنایا · اسے تھے امیدوار اُسکے وہ ناساز
بڑا التعریف ہیں سرور کے اشعار · بھی بولا کل کیا شعر کا ہیں خون

معجزۂ دیگر

کہا یک جن حریم با صفا سات · کہ حق بھیجا ہی یک صاحب رسالت
دکھاتا ہی وہ سبکو معجزات اب · تو جا جلدی سے ہور لا ہے ایمان

معجزۂ دیگر

بھی دوسرا ایک ہوا اُسکون ندا تب · ہوا اسلام ظاہر کفر باطل

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

سنائے شاہ کے اوصاف بسیار · ولیکن وہ شقی بے سعادت

معجزۂ دیگر

ہور اُس جنگل کے مہتر کے پنہ میں · کہے جن لے پناہ اللہ کا تون
پڑے ہیں اسکے پیچھے ہم نماز اب · گیا جنّون کا مکر و پیچ و تاب
بصدق جان و دل ایمان لا رے · رہے خواری سے تا تون دایم امین
تھا یک راہب وہاں ہر علم میں خوب · یہہ قصّہ میں کہا اُس باخرد سات
بھی ہجرت اُسکی ہی بیشک حرم میں · کریگا یعنے وہ مکّے سے ہجرت
ہی خیر الانبیا بیشک وہ سالار · وہ سنکر یہہ سخن شہ پاس آیا

کہ آیا ایک جن نام اُسکا سمحج · کیا تیر نیسے گستاخی ہو بیباک
کیا ہیں قتل اُس ملعون کتین کل · گیا تشریف لے اُس کوہ اوپر
بھی اُن کفّار کیتین وھاں بلایا · کہ آوے مثل اوّل بت سے آواز
تب اُس بت کے بھتر جا وہ نکوکار · کہ وہ ملعون کیا تھا ہجو شہ کون
یہہ سنکر کافران وحشت سے بھتکے · ہور آ غصّے منے اُس بتکون پتکے
بھی یون اخبار سے ثابت ہی یہہ بات · مدینے بیچ اُو کرتا ہی دعوت
خدا کے راہ کی کرتا ہی تا آب · وہ آیا ہور ہوا ہے سبگی مسلمان
بھی یک جن عمر کون اسطرح بولا · کہ ظلمت بھتگئی ہور نور چمکیا
ہوا مبعوث ختم انبیا اب · کیا شہ پاس جا ایمان وہ حاصل
خناقر نام تھا وہان ایک کاہن · کئے دعوت اُسے شہ کے طرف جن
شتابی کر گیا سرور طرف اُو · ہور ایمان کا کیا حاصل شرف اُو
ابو عامر کون بھی جنّون نے یکبار · کیا ہیں سرور دین کی اطاعت



تمیم داری یون کرتا ہی ظاہر · ہوا ہیں شام کے جانب مسافر
بطور مشرکان بولا ہیں رہ میں · کہ دیتے ہیں پناہ اب ہم کسیکون
ہوا ظاہر رسول سرفراز اب · بھگائی اُنکتین تیر شہاب اب
شتابی اُسکے خدمت میں تون جا رے · کہا وہ جب ہوئی تھی صبح روشن
گیا میں جلد سوئے دیر ایوب · کہا وہ سچ کہے تیر نسے یہہ بات
ظہور اُس شاہ کا ہی یک حرم میں · مدینے کے طرف با فتح و نصرت
تو پاویگا اُسے مکّے میں ای یار · بشوق جان و دل ایمان لایا

در بیان حفظ و حمایت سبحانہ تعالی حبیب خود را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از اعدا اکر اشہر معجزات است در ینجا سی دو معجزہ است

کہ اعدا سے بچایا اُسکتین حق · روایت ہی کہ اُسکے دوستان
کہا اصحاب سے شاہ عوالم · کہ جاؤ اپنے گھر کون تم ہو مسرور

معجزۂ دیگر

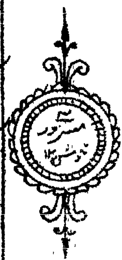
تعب سے سیر کچھ پایا ہے راحت · ابھی بستر تو نہیں لیتا تھا سالار
کہ تجھکون ہاتھ سے میرے بچاوے · کہا سرور مجھے اللہ بس ہے
گری تلوار اُسکی تب شتابی · وہ مارا جھاڑ پر تب ایک ٹکر

معجزۂ دیگر

اتھا نام اُسکا غورث ای برادر · وہی حال اُس پر اُسوقت گذریا

معجزۂ دیگر

بھی تھا اُس شاہ کا اعجاز مطلق · محافظ اُسکے تھے کیا روز کیا شب
جب اُتری آیت واللہ یعصم · کہ حق مجھ سے کیا اعدا کا شر دور
خبر ہی یک سفر میں شاہ اکمل · گیا دوپہر کون یک جھاڑ کے تل



کرے تا اُسکے نیچے استراحت · کہ آیا ایک بدوی کھینچ تلوار
کہا ہی کون یا اب کون آرے · مجھے اُسکی حفاظت کی اُمس ہی
لگا ہی تھرتھرانے وہ عرابی · پھٹیا اُس کافر بدبخت کا سر
لگا بہنے کون جون ریت کا بھیجا · کیا دوزخ میں فی الحال آنچا
یون آیا شہ کنے یک مرد دیگر · شہنشہ عفو سے اُسکون نوازیا
وہ جا کر قوم کون اپنے سنایا · ہیں خیر النّاس کی خدمت میں آیا

روایت یون کے ہین اہل اخبار
گیا شمشیر بران ہاتھ مین لے
گرا وہ بیت پر چھوڑ اپنی اوسان
بھی جنگ بدر مین شاہ ابرار
ہوا آیا شاہ کے نزدیک یکبار
کرے تا قتل سرور کون دغا سے
خبر ہی اسود ابن طلاطل
تمسخر اس ستی کرنے اٹھے بھوت
اتر روح الامین حکم خدا سے
وہ بیٹھے سامنے اسکے تب آیا
ہوا جلدی سے وہ دوزخ مین واصل
لکھا یا قہر سے جبریل وہان تب
وہ ڈالا ایک ہر ایک اسکے منہ پر
کیا سر کے طرف اسکے اشارت
کہا حق یون کہ تجھ سے ای پیمبر
ہو اتری سورۂ تبت یدا جب
کہا اسنے کہ ای سالار ابرار
مبادا کچھ کہینگی سخت تجھکون
کہا صدیق وہ نہین شعر کہتا
مگر تجھکون نہ دیکھی یہہ بدکار
خبر ہی بو لہب بوجہل سیہ کار
تھا ان کا بیٹھنے والا مسافر
قریش اسکون کہے ہنستے ہوے تب
گیا تب اس شقی کے گھر کون سالار
کہا تب اسکون شاہ با جلالت
کہے تجھکون نہ دیکھے ہم کبھی یون
مرا دل خوف و دہشت سے ہوا پر
بھی کرتا ہی روایت ابن رومان
بھی کفار قریش اسوقت بھی ہان

سدار یا عزوۂ عطفان مین سالار
کہ سرور کون دغا سے مار ڈالے

وہان شہ پاس آیا ایک مغرور
فرشتہ روبرو یک اسکے آکر

معجزۂ دیگر

حکایت ایسی یک گذری ہی لیکن
بھی گذرا ہی نشان لکھا ہون خبر مین

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

ولید ابتر و عاص ابن وایل
جفا پر اسکے من دھرتے اٹھے بھوت
کھڑا باز و سے سالار جہان کے
نشان پر جبریل اسکے لکھا یا
تب آیا بعد اسکے ابن وایل
ہوا ہی زخم کاری وہ نشان تب
ہوا وہ کور ہو جلدی گیا مر
لگیا پیپ اس سے بہنے ہو جرجت

یہہ چارون نابکاران ہو گئے تھا
گیا کعبے کون یکدن شاہ لولاک
اٹھا ابن مغیرہ کے کف او پر
لہو اس سے ہوا اسوقت جاری
جب اسکے پاؤن مین پکڑ کانٹا
لجائی اسکو دوزخ مین وہی ریش
پیچھے اس حال کے ابن طلاطل
گیا دوزخ مین جا کا جلد اپنا

معجزۂ دیگر

زن بولہب لیکر یک پتھر تب
بہت غصے سے آئی ہی یہہ مردار
کہا سرور نہ دیکھینگی وہ مجھکون
شعار اسکا نہین ہی ہجو کس کا
کہا ہین واسطے اسکے کہ کرتار

شتابی آئی پیغمبر کے نزدیک
بہت کلے دراز اور بنچ ہی
کہی صدیق کون آیا ہے تیرا
گئی جب پھر کو وہ صدیق اکبر
فرشتہ ایک بھیجا تھا وہ بر

معجزۂ دیگر

پھرا وہ بھوت دن قیمت کی خاطر
یہہ کیفیت محمدؐ کون سنا اب
ہوے ہو سرور کے آنے سے خبردار
لگے دینے سو قیمت تو اونٹ کی قیمت
اطاعت کرنے والا اب کیا جون
بھی دیکھا اس کنے یک مست اشتر

نہ اونٹ ان اسکو دیتا تھا قیمت
دلاوینگا تجھے وہ اونکی قیمت
بہوت گھبرا کے نکلا بھاگ ملعون
دیا اسوقت سب پیسے بحرمت
کہا میرے ملامت سے رہو باز
کہ رعب اسکا ابھی لگ نین نکلا

معجزۂ دیگر

تب آیا ایک زبیدی ہو کو نالان
کہا سنو قریش اب تک یہہ گفتار







کہ تھا عزّیٰ اسکا نام مشہور
کیا ایک ضرب اسکے سینے اوپر
ہوا بیدم شاہ پر لایا وہ ایمان
سنایا ایک ایسا یک سفر مین
زنا ولد مغیرہ ایک بدکار
ہوا کور اس گھڑی قہر خدا سے
ہمیشہ شاہ کا کرتے تھے ٹھٹھا
طواف اسوقت کرتے تھے پیغمبر پاک
نشان زخم نیزہ ای برادر
ہوا بیدم نیا وہ زخم کاری
اثر کچھ اسکا وہان باقی رہا تھا
تب اسود آگیا جبریل کے پیش
ہوا اس روح اعظم کے مقابل
تب اتری آیت انا کفینٰک
کئے ہم دور ہنسنے والون کا شر
اٹھا صدیق تب سرور کے نزدیک
اس ابتر سے یہان ہونا بجا ہی
سنی ہون مین کیا ہی ہجو میرا
کہا سالار سے ای حق کے داور
چھپایا ہی مجھے اسکے نظر سے
لیا تھا تین اشتر مول ای یار
وہ مسکین کھینچتا تھا رنج و کلفت
کہا سرور کہ وہ آیا حقیقت
ہوا تھا زرد کچھ اسمین تھا خون
لگے کرنے قریش اسکون ملامت
کہ مین اسکا سنا جس وقت آواز
مین کرتا تھا اگر مجھکون نکلتا
حرم مین شاہ بیٹھا تھا بہ یاران
تمھاریان کسطرح آوینگے تجار



مسافر کا ہے کو تم پاس آوے
بھی کیونکر بیچنے کوئی چیز لاوے
جو کوئی آتا ہی سرحد مین تمھارے
تمھین کرتے ہین اُس پر ظلم سارے

وہ یون کہتا ہوا ہر ہر پو گذریا
ولیکن کوئی حال اُس کا نہ پوچھا
وہ آیا بولتا یون سب کے آخر
جہان بیٹھا تھا سالارِ فاخر

کہا اسوقت اُس سے سرور کون
کہ تیرے پر کیا ہی ظلم یہان کون
کہا لایا مین تین اُشترای سرور
کہ سب اونٹان مُنے میرے تھے بہتر

ابو جہل اُنکی قیمت کم سُنایا
مین راضی نہین ہوا وہ پھر نہ آیا
نہ اب اونٹان کو میرے مول لیتا
نہ دوسرے شخص کون وہ لینے دیتا

میرے پر ظلم کرتا یون وہ ستم گر
مجھے نقصان مین ڈالا ہی سراسر
کہا سرور کہان ہین اونٹ وہ اب
کہا نخاس مین اونٹان کے ہین سب

اُٹھا سالارِ دین لے ساتھ یاران
اُن اونٹون کو بکھایا جا کو اُس آن
نظر مین لیئے خوب اُنکون لایا
خوشی سے اُسکے مول اُنکا چکایا

زبیدی کون دلایا اُنکی قیمت
کیا اُسکون روانہ با مسرت
وہ تینو اونٹ کون پیغمبر رب
بکایا بھیجکر بازار مین تب

دو اُشتر مین ملی تینو کی قیمت
ایک اُشتر نفع تھا ای با مروت
جو آلِ مطلب مین تھے غریبان
دیا بانٹ اُسکی قیمت اُنکو اُس آن

وہان خاموش بیٹھا تھا ابو جہل
یہہ سب احوال کون دیکھا وہ نا اہل
شہ دنیا و دین اُس پاس آیا
بہت تہدید کر اُسکون سُنایا

وہ ملعون کو کہا ہشیار ر
نکر تون پھیر ایسا کام زنہار
کریگا پھر اگر یہہ سرکشی تون
تو دیکھیگا مرے سے ناخوشی تون

لگیا کہنے کون تب وہ یون مکرر
کہ پھر یون نا کرون گا بار دیگر
سدارِیا گھر کون اپنے شاہِ عالم
کہے کفار اُسکون جا کو اُس دم

محمد کن ہوا ہی تون ذلیل اب
ہوا تون کھا برا ابتقال و قیل اب
تو یا کھایا ہی بیشک اُسکی ہیبت
دیا کرتا ہی تون اُسکی اطاعت

کہا نا پیرو ہی اُسکی کرون گا
نہ ہرگز اُسکے دین پر مین دھرونگا
ولیکن مین سمجھا یا خوب اُس آن
دو نو بازو پہ اُسکے بہوت مردان

اٹھے ہاتھون مین اُنکے تیر بھالے
ڈراتے تھے مجھے وہ عیب والے
خلاف اُسکا مین کرتا کچھ اگر تب
تو بھالون سے مجھے وہ مارتے سب



کہا اسطرح عباس ای برادر

معجزۂ دیگر

کہ تھا مین ایک دن مسجد کے اندر

ابو جہل لعین اُسوقت آیا
مجھے یہہ حرف ناخوش وہ سُنایا
کہی اپنے اُپر سوگند و پیمان
کہ دیکھے وہ محمد کون اگر یہان

تو کھندلے اُسکی گردن سن یہہ عباس
دیا جا کر خبر سالار کے پاس
یہہ سنتے ہی غضب مین آ کو سرور
گیا مسجد طرف تشریف لیکر

تھی دروازے سے اُسکے راہ کچھ دور
گیا دیوار اُوپر چڑھ کے وہ سُور
کہا راوی مین اپنے دلمین یون لا
مین اس فتنے کے در کون آج کھولا

غرض سالار دین مسجد مین آیا
بہو اُسکون سورۂ اقرا سنایا
وہ پہنچا جب بہ کَلّا اِنَّ الانسان
کہ اُس بدبخت کا ہی آمین تبیان

کہا کوئی اُسکتین ہی یہہ محمد
کدھر گئی وہ تیری سوگند مجید
کہا تم دیکھتے نین مین جو دیکھا
قسم اُس رب کی جو ہی سب سے اعلا

جو طرفان آسمان کے در نظر مین
بھرے اُسمین ملایک سر بسر ہین
میرے پر سب کھڑے ہین وہ ہجوم اب
ہلون گر مین کرین میرے تو دھوم اب

کیا جب شاہ دین سورے کون اتمام

معجزۂ دیگر

بجا لایا سجود رب علام

بھی بولا اپنے یاران سے وہ اجہل
کہ لاتا ہون بڑا ایک سنگ مین کل
کرینگا جس گھڑی سجدہ محمد
تو کچلون گا سر اُسکا اُس ستی بد

مجھے اُسکے اقارب سے بچا لیو
کسی صورت ستی اُنکون منا لیو
وہ ملعوناں کہے اُسکون قسم کھا
نہ تجھکون مار دیوینگے اصلا



تو کر اُسکام کون جلدی بہرحال
نہ کچھ ہو دینگا تیرے جی پہ جنجال
وہ ملعون لے بڑا سا ایک پتھر
گیا ہی صبح کون مسجد کے اندر

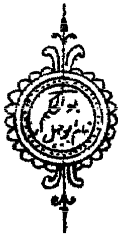
بھی تھے ہمراہ اُسکے اُسکے یاران
اٹھے وہ منتظر سرور کے ہر آن
بوقتِ صبح بر طورِ مقرر
گیا تشریف لے مسجد کون سرور

کیا ہی سجدہ شاہِ انس و جان جب
لے پتھر ہاتھ مین بوجہل اُٹھا تب
قریش اُسوقت کرتے تھے نظر سب
کہ کیون ہوتا ہی انجام عمل اب

وہ ملعون جب گیا نزدیک سرور
پھر اگھبرا کے رجع القہقری کر
اُڑا ہیبت سے اُسکا رنگ سارا
چمٹنے تھا اُسکے اندر سنگ خارا

ہوئی تھی زندگانی اُسپو بھاری
گیا سرور کے نزدیک آگو زاری
کیا ہی التجا شہ سے دعا کی
نظر اُسپر کیا سرور عطا کی

جھپٹا تب ہاتھ سے اُسکے وُہ پتھر — وہ ملعون کھول کر اُنسے کہا تب
شتابی کر طرف اُسکے چلا ہین — تو دیکھا ایک نادر اُونٹ کیتین
ترا تھا یون کہ کہتے ہین آوے — لیا یہہ شکل ہیبت ناک جبریل
اگر نزدیک تر آتا وہ ملعون — تو کرتا پاش پاش البتہ اُسکون



بھی بولا اپنے وہ ہر آشنا سے — دسئے اُسکون رفیق اُسکی خبر جا
عجب آیا وُہ لعین نزدیکِ سرور — لگا پچھہ پاؤن ہٹنے ایڑیان پر
سوال اُس سے کئے تب اُسکے اقران — وہان یک آگ کی خندق کون پایا
مین آگے گئے اپنے چلا ایک قدم گر — تو کرتی راکھ مجھکون وُہ جلا کر
روایت ہی کہ با صدیق و عثمان — ہُوسے گستاخ نا بوجھ اُسکا رتبہ
سُنائے اُسکون وُہ ملعون مُکرّر — چادر سالار کی پکڑا سے آکر
لگا یا تھا پ اُسے سینے پہ عثمان — گرا یا مار یک کھڈی زمین پر
ہُنو عقبہ کون شہِ دنیا و دین آپ — کہا اُنکون امامِ انس و جان تب
تہین یہہ طور نا چھوڑ سینگے یکسر — خوشامد کرنے لگے شہکون سرانے
بھی وارد ہی کہ تھا شاہِ دل افروز — طوافِ خانۂ مولا مین یک روز



دسئے آزار اسے کیتیک شیطان — کئے جب شاہ کون وُہ بہوت بیزار
کہا سُنیو قُریش ہیو فا سب — کہ لایا ہون تمھارا ذبح مین سات
سُنے جب یہہ سخن کُفّار ابتر — قدم پر اُسکے سر دھرنے لگے ہین
روایت ہی ابو سُفیان بکینہ — دیا بھیج ایک بدوی تا مدینہ
کرے تا وُہ دغا سے قتل سرور — دغا چیتا ہی کرنے یہہ عرابی
اُسید اُسکے کمر مین تھی ال کرامات — کہ تیرا اُسکون کیا تھا بھوت وہ خبر
فضالہ فتح کے دن ای مُکرّم — کیا بر قتل شہ عزمِ مُصمم
وُہ آیا جس گھڑی نزدیک سرور — گیا کینہ کپٹ بھاگ اُسکا سارا
ارادت صدق سے سرور پہ لایا — شرف ایمان کا فی الفور پایا
سب انبای نضیر ای اہلِ ایقان — تھا اُنکون ایک قلعہ تو بہت عال



بدل یک کام کے سرور ہمارا — وہان کے عہد ون سے کرتا تھا بات
گئے اُس مشورت کا وہ لعین تھا — اُٹھا اُسوقت جلدی کچھہ نکر تعجیل
ہُوا داخل مدینے مین شتابی — ہُو آئے اُسکے پیچھے سب صحابی
روایت ہی حکم مروان کا باپ — کہ ہوئے شاہ جب مشغول صلوٰت
تب اپنے ہاتھ مین تلوار لینا — گئے ہاتھو مین لے سب تیغ مصقول

قُریش اُسکون کہے نزدیک آ کر — ہوا کیا حال تیرا بُو الحکم اب
کہ تا لاؤن عمل مین جو کہا ہین — ہوا نزدیک اُسکے جب گھر مین
کیا قصد اُو کہ مجھکون پچھاڑ کھاوے — کہا سالارِ دین یاران سے یہہ قیل

معجزۂ دیگر

کہ سجدے مین جھکے گردن پہ شہ کے — پڑا مسجد مین سرور جب نماز آ
لگیا ہی بھاگنے کون ہوش کھو کر — رکھے اپنے ہاتھ دونو انکھیان پر
تو کیون اسطرح بھاگا چھوڑ ارسان — کہا نزدیک مین جب اُسکے آیا

معجزۂ دیگر

طوافِ کعبہ کرتا تھا شہِ جان — ابو جہل و اُمیہ اور عقبہ
سخن اُنسیا کہ ہُوا اُس سے مُکدّر — طواف چار وین مین وہ ستمگر
پڑا بیہوش ہو وُہ یارِ شیطان — اُمیہ کے تئین صدیقِ اکبر
گرا یا خاک مین یا اُسکون یک تھاپ — کھڑے تب دُور ہو سے سرور وہ
مگر جب قہر نازل ہووے تم پر — لگے ہیبت سے سارے تھر تھرانے

معجزۂ دیگر

سُنائے اُسکنین مکرُوہ باتان — لیا مُنہہ پھیر اُنسے شاہِ ابرار
قسم ہی مجھکون اُس کرتار کی اب — کہ بیشک ذات میری اُسکے نبی ہت
ہُوے حلقوم بند اُسکے سراسر — تملق شاہ سے کرنے لگے ہین

معجزۂ دیگر

مدینے کون وُہ پہنچا راہ طی کر — کہا جب اُسکون دیکھا یہہ شتابی
کہا تو دُور ای ملعون بد ذات — نکالا اُسکے تب کپڑون سے خنجر

معجزۂ دیگر

کیا کشف اُسپہ شہ وہ بھید یکسر — بھی سینے پر تب اُسکے ہاتھ مارا

معجزۂ دیگر

تھے انصارون کے ہم سوگند و یار — اُٹھے وُہ سب ہو دیا نہہ چال
طرف اُس قوم کے یکدن سدھارا — تلے یک برج کے وُہ کاملِ الذات
کہ ڈالین شاہ پر چکّی کا یک پاٹ — دیا آ کر خبر سرور کون جبریل

معجزۂ دیگر

کہ سر پاؤن لگ اُسمین تھا پاپ — کیا یون عہد اپنے ہمران سات
شتاب اُسوقت اُسکون مار لینا — نماز اندر ہوا جب شاہ مشغول

گئے جسوقت وہ نزدیک سرور — زمین پر گر پڑے بیہوش ہوکر
نماز اپنی ادا کر جب پھر آشاہ — ہوئے ہیں ہوش سے اپنے تب آگاہ

ہوئے وہ متفق اسطرح یکبات
معجزۂ دیگر
کہ اس حالت میں سرور پر کرین گھات

اکیلا شاہ کون اُسوقت پائے — طرف اُسکے بہت خوشدل ہواتے
ہوئے نزدیک جب تب وہ جاہل — صفا مرہ ہوے درمیانے حایل

بہت دور پھرے ہر سو بجھاے
معجزۂ دیگر
یہہ دونون کے سوائے کچھ نپائے



تھا اربد نام یک بدبخت کافر — کہا یکروز وہ ملعون بعامر
محمد کون لگاتا ہوں سخن میں — تو کر قتل اسکو جلدی اُس زمن میں

جب عامر قصد پر سرور کے آتا — تو آتا اُس شاہ کے اربد کون پاتا
یہی احوال گذرا اُسپو کئی بیر — ہوئی وہ مجلس آخر جب لگی بیر

روایت ہی حدیثن ایک اوبات
معجزۂ دیگر
نتھا کوئی نبی اللہ کے سات

کیا ابن شہب اُسوقت یہہ عزم — کہ مارے سرور عالم کون بالجزم
جب آیا وہ رسول حق کے نزدیک — ہوا اندھا جہان ہوئی اُسنپہ تاریک

خبر ہی یون کہ در جنگ ہوازن
معجزۂ دیگر
کیا عثمان شیبی قصد یک دن

کہ پیچھے آ نبی اللہ کے زود — لگاوے وار اُوپر شاہ کے زود
یہہ نیت کر وہ جب نزدیک آیا — وہان یک شعلۂ آتش کون پایا

اٹھا تھا بھوت اُس آتش سے بھڑکا — پڑا عثمان کے سینے میں دھڑکا
اٹھا جلدی میں وہ بجلی سے گلا — ہوا حال اُسکا اُسکون دیکھ بتلا

وہ بھاگا تب اُسے سرور بلایا
معجزۂ دیگر
وہ آیا ہو شتاب ایمان لایا

بھی ابن اخطب ملعون بدذات — کیا تھا عزم تا شہ پر کرے گھات
خبر شہ کون دیا جبریل آکر — اٹھا تب یک بہانہ کر کو سرور

ہوا جلدی مدینے بیچ داخل
معجزۂ دیگر
ہوا ہی تب پشیمان وہ سیہ دل



پھر اجب جنگ عسرت سے شہنشاہ — یک آیا گھاٹ مشکل وقت میں راہ
کیا یون حکم سبکون وہ مکمّل — کہ کوئی جاوے نہ اُسپر اپنے اوّل

حذیفہ اور عمار ابن یاسر — اتھے اُسوقت ہمراہ پیمبر
حذیفہ یون کہا دیکھا تب وہان — کہ آئے گھاٹ پر چودہ سواران

کہ سب تھے وہ سوار آتے تھے ہم پہ — دیا میں یہہ خبر سرور کون جاکر
کیا یک بانگ سرور اُنکے اوپر — وہ بھاگے اُس گھڑی ہو سخت مضطر

کہا تب ہمکون سالار دوعالم — کہ سمجھے تم اُلوکون میں کہے ہم
کہا یہہ لوگ ہیں وہ ناموافق — کہ محشر لگ رہینگے سب منافق

گئے تھے یہہ ارادہ دل میں اکثر — کہ اُشتر کون بھگاوین ہیں آکر
زمین پر گر پڑو تم اُونٹ سے جب — کرین تب قتل محکون اکو وہ سب

کہا تب شاہ عالم اُن دونو سے — اسامی اُن کے ہو آیا کے اُنکے
کیا تاکید اُن دونو کون سالار — کہ کس پرنا کرین یہہ بھید اظہار

نہوتیں تا وہ لوکان میں فضیحت
معجزۂ دیگر مشتمل بر معجزۂ چند
بجالائے یہہ سرور کی نصیحت

گئے تھے جب قریش اجماع یکسر — شہ دنیا و دین کے قتل اوپر
تب اپنے گھر سے سرور بہار آیا — لے مٹی یک مٹھی اُن پر اُوڑایا

کہا شاہ الوجوہ اُسوقت سرور — پڑی وہ خاک ساری اُن کے سرپر
کیا آنکھون کون اُنکے کور منولا — کیا [illegible] شور منولا

رکھا اسکون نہان یک غار اندر — کیا خاطر سے اُسکے دور ہر ڈر
تنا کر اُسپو یک مکڑی کا جالا — نظر پر کافران کے جال ڈالا



لگا کر اُسپہ تب کینکر کا یک جھاڑ — کیا ہی اسکون اُن غار کا آڑ
کبوتر نے نکالے اُسوقت انڈے — بٹھایا مار اُنکون اپنے بنڈے

گئے جب غار میں جانیکا وہ عزم — اُمیہ یون کہا تب سے بالجزم
جو جالے یہان تنے گئے ہیں کم و بیش — محمد کے تولد سے بھی ہیں پیش

لے یار غار کون ساتھ او یگانہ
معجزۂ دیگر
ہوا جب غار سے آگے روانہ

کہے کفار با سوگند و پیمان — کہ لاوے کوئی پکڑ انکون یہان
دیا دونو کون جو میں مار ڈالے — کرینگے سو شتر اُسکے حوالے

طمع سے اشتران کے بہو اشرار — چلے تھے پوچھتے دونو کی اخبار
سراقہ نام تھا یک شخص نامی — بنی مدلج سے تھا وہ گرامی

سنا جسوقت وہ لوگان سے یہہ بات — چلا جلدی سے کراونتان کی شورات — بلایا راہ مین سرور کون آکر — دعا اسپر کیا اسوقت سرور

ہوئے گھوڑے کے اسکے چار پاون — زمین مین تا شکم فی الفور پنہان — بہت زاری سے سرور کون کہا تب — کہ شاید تون کیا ہی بد دعا اب

دعا کر تا مین اس مشکل سے ہو پار — کہ پھر تجھکون ندیونگا مین آزار — کسی کون نا خبر تیری کرون گا — وفاداری تو تیرے من دھرونگا

کیا سرور دعا چھوٹا وہ گھوڑا — وہ پیچھا شاہ کا اسوقت چھوڑا — ہوا کئے سال بعد از وہ مسلمان — اچھو راضی ہمیشہ اس سے رحمان

خبر سے ایک چرو نے درراہ — **معجزۂ دیگر** — ہوا سرور کی کیفیت سے آگاہ

وہ دوڑا جھوٹ جلدی دیکھ کر یہہ — کہ دیوے تا قریشونکو خبر یہہ — وہ داخل جب ہوا مکے کے اندر — ہوا ہی غیب سے پھر اسکے دل پر

گیا اصحاب کون وہ بھول مطلق — گیا یثرب تلک پیغمبر حق — ہین ایسے معجزے بہوت ای برادر — لکھا ہون کچھ بین وہ بھی مختصر تر

در بیان معجزات آنجناب مستطاب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعلق بکثیر آب دارد درینجا ھفت معجزہ است

بھی تھا اعجاز اس سرور کا ای یار — کہ تھوڑے نیر کون کرنا تھا بسیار — حدیبیہ مین یک جاگے وہ ذوالعذر — اترنے کا کیا اصحاب کون امر

کہے ای واقف سر نہانی — مین اس منزل منے یک بوند پانی — نکالا تیر یک ترکش سے سرور — کہا ڈالو اسے کوئی چاہ بھیتر

پڑا لی تیر آیا یک کوے بھیر — کہ سب اسکے بھرے تھے بہوت کم نیر — وہ گاڑا تیر اسکے درمیانے — لگیا اسوقت پانی جوش کھانے

ہوئی وہ چاہ پانی سے لبالب — پئے آب اس سے جو لشکر مین تھے سب — کئے سیراب سب اپنے جناور — لئے مشکان کتین بھی آپنے بھر

ہوا نین آب اسکا یک رتی کم — **معجزۂ دیگر** — وہ چہ مدت تلک پانی سے تھی ہم

معاذ ابن جبل سے ہی روایت — کہ جب سرور پھرا از جنگ غزوت — کہا اترینگے یک وادی مین کل ہم — ہی وہان یک چشمہ آب اسمین بہت کم

مرے یسے کوئی اوّل وہان نجاوے — اگر جاوے نہ ہاتھ اسکو لگاوے — کہا راوی کہ ہم دو مرد دیگر — وہ منزل بیچ اترے جا سراسر

تھا چشمہ یک وتلا جون مثل کاجل — بقدر دو سوار اسمین اتھا جل — دو مرد اسوقت اول جا گئے تھین — ہو اس چشمے ستی پانی لئے ہین

شہنشاہ دو عالم وہان گیا جب — کہا کون اس ستی پانی لیا اب — کہے یاران فلانہ ہور فلانا — کیا غصہ انھون پر وہ یگانہ

اتر گھوڑے ستی اسوقت سرور — رکھا انگلی وہ پتھر کے چھرے پر — برا آہستہ کچھ انسے دم وہ اکمل — شگاف سنگ سے جاری ہوا جل

لیا تب یک چلو نیر وہ معلّا — بجر پر اس پتھر کے اسکو چھڑکا — معاذ اسطرح کہتا ہی کہ واللہ — سنے ہم آپنے کانون سے ناگاہ

مثال رعد اس پانی کا آواز — کہا میرے سے تب شاہ سرفراز — کہ تم سے اس قدر جیوینگا ہر یک — کہ دیکھیگا یہان جاری ہر ایک

یہہ وادی ہونگی یون سبز و خوشتر — کہ کوئی وادی نہووے اسکے برابر — کہے بعضے سلف یون ای نکو نام — کہ سرحد مدینے سے لے تا شام

نہین ہی کوئی وادی اس برابر — **معجزۂ دیگر** — تر و سرسبز و خوب و دلکشا تر

خبر ہی جب چلا شہ اس سفر مین — دھویا منھ تھا اپنے یک نہر مین — اتھا اس نہر کا پانی بہت کم — مبارک ہاتھ لگتے ہی ہوا یم

کفایت سب کیا لشکر کون قلیلے — **معجزۂ دیگر** — رہا باقی وہان ندی ہو جون نیل

بھی آئی ہی روایت یونکہ مردم — گئے تھے یک سفر مین انکون گم — وہ سب لالے سکے خدمت مین آئے — شکایت بہوت پانی کی سنائے

علی کے ساتھ دیک شخص دیگر — دیا بھیج آب لانیکون پیمبر — وہ دو لوٹے مین یک عورت کون پائے — اسے سرور کی خدمت بیچ لائے

تھا پاس اسکے جھگل کا ایک جوڑا — کہ ان دونمنے پانی تھا تھوڑا — وہ پانی ظرف مین یک ڈال سرور — رکھا دست مبارک اسکے اندر

کہا پیو اسے ہو لیو سب سیر — **معجزۂ دیگر** — پئے ہو پھر لئے سب اہل لشکر

کسی شخص آئے شہ کن از بنی سعد — کہے ای سرور ہر قبیل ہر بعد — ہمارے قوم مین ہی باوڑی یک — کہ پانی ہے نہایت اسکا اندک

شکم: پیٹ ۱۲

جل: پانی ۱۲



نہیں کرتا ہی ہمکوں وہ کفایت ہی ہم پر اسی سبب سے بہوت کلفت

تو کر ای سرور عالم دعا اب کہ پانی سے بہرے تا وہ کوا اب

ہوئے تا ہمکوں عزت اور آرام ہمارے دشمنان سب ہوئین ناکام

تب ان سے یک کتین بولا ہی سرور کہ لاوے چنکو وہ کیتیک کنکر

وہ لایا تین کنکر جلد جا کر دیا تب ہاتھ مین سرور کے لاکر

مل انکون ہاتھ مین سالار ابرار دیا اس قوم کون بولا یہہ گفتار

کہ ڈالو اوس کوے مین تم یہہ کنکر بجا لائے انو حکم پیمبر

پڑے ہین اوس کو یمین وہ کنکر جب ہوا فی الفور پانی سے لبالب

معجزهٔ دیگر

جب آئے شہ کنے قوم صدائی کہی ای تجھ سے عربونکی ترپائی

ہمارے سرزمین مین یک کوا ہی کہ پانی ہمکون مین اسکے سوا ہی

کفایت ہمکون کرتا ہی بسر ما وہ سک جاتا ہی ہنگام گرما

ہمارے قوم مین مومن ہین کمتر اگر پانی سے لیکین تو ہی ڈر

ہمارے واسطے کر تو دعا اب کہ پانی سے بہرے تا وہ کوا اب

کہا تب اسکون شاہ نور افسر کہ لا تون پاس میرے سات کنکر

وہ لایا انکتین سرور لیا تب ہتور انکون ہاتھ مین اپنے ملا تب

کہا اسکون خدا کا نام لیکر تو ڈال اس چاہ مین یک ایک کنکر

وہ ڈالا وہ کنکر اس چاہ مین جب ہوی فی الفور پانی سے لبالب

معجزهٔ دیگر

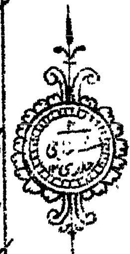
کہا راوی کیا جب یہہ روایت کہ اب لگ ہی وہ پانی بے نہایت

بھی کہتا ہی یہی میر صدائی مین شہ پاس آکو جب پایا رہائی

سفر مین تھا شہ کون مکان تب کیا یکبار سرور سیر در شب

بوقت صبح فرمایا مرے سے کہ ای یار صدائی تو اذان دے

دیا مین اونٹ پر اپنے اذان تب کہا میر لیسے پھر شاہ جہان تب



کہ پانی کچھ بھی ہی اسدم ترے پاس کہا کچھ اس جنگل مین ہی مرے پاس

کہا لا مین شتابی اسکون لایا وہ پانی قاب مین اوسوقت بہا یا

رکھا دست مبارک اسکے اندر لگے آنے کون تب اصحاب سرور

کہا راوی مین دیکھا خوب اوس آن کہ اس سرور کے دو انگلیان درمیان

ابلتا تھا پرا سا یک جھرا تب کیا اس سے وضو خیر الوری تب

کہا مجھکون کہ لشکر مین سناوے جسے پانی کی حاجت ہو سو آوے

سب آئے ہور وضو جلدی کئے تب بلال آیا اقامت کے لئے تب

کہا اوسوقت اسے پیغمبر رب کہا ہی یہہ صدائی نے اذان اب

کہا ہی جون اذان اسکو اقامت کہا مین تب کیا سرور امامت

بہت ہین شاہ کے ایسے کرامات لکھا یون مختصر مین ای نکو ذات

در بیان معجزات سید انام علیہ الصلوٰة والسلام کہ تعلق بتکثیر طعام دارد درینجا بیست و دو [٢٢] معجزه است

وہ تھوڑے سے بہتر کون کرتا تھا بہوت طعام کم کتین کرتا تھا یون بہوت

کئے ہین یون روایت ای برادر کہ اسکی دختر فرخندہ اختر

مبارک نام جس کا فاطمہ ہی عجب کون جسکے حسن خاتمہ ہی

پکا کر ایک دن کھانے کا یک دیگ بلائی سرور عالم کتین بیگ

کہ کھانا صبح کا آکھاوے اس جا پس سدا رہتا اس اسکے دہ اکرم الناس

کیا تب حکم اوس روشن جبین کون کہ بھیجے امہات المومنین کون

بچھے وہ شیر یزدان کو کھلاوے پچھے سب گھر کے لوگانکون کھلاوے

بجا لائی کیا جون حکم سرور وہ کھانا جون کا تیون تھا دیگ اندر

معجزهٔ دیگر

بھی وارد ہی خبر یون ای حق آگاہ کہ زہرا کا کیا جب شاہ دین بیاہ

کتا یا یک شتر سالار ابرار پکایا چار مد یعنے سنہ آثار

بحکم شاہ دین اصحاب آئے سب اس کھانیکو کھائے او اکھائے

معجزهٔ دیگر



رہی وہ گوشت روٹی اسب کر دیا بھیج اسکنین ازواج کے گھر

روایت اسطرح کرتا ہی جابر کہ تھا مین غزوهٔ خندق مین حاضر

صحابہ ساتھ مل پیغمبر حق لگیا تھا کہودنے اوسوقت خندق

اتھا یک روز بھوکا بہوت سرور بندا تھا بھوک سے پتھر شکم پر

بھی تھا وہ حال بے طاقت ہوا تین شتابی گھر کتین اپنے گیا مین

کہا عورت سے جا کیا ہی ترے پاس کہی تین سیر اب جو مرے پاس

بھی تھا یک بکا بچہ ایک گھر مین سوا اسکے نہیں تھا کچھ نظر مین

مین اس بچے کتین کاتا شتابی کری وہ جو کتین آتا شتابی

ہوا سرو طرف مین برو انہ کہی مہرے ستی یون اہل خانہ

کرینگا جا کوں تون جب دعوت شاہ
بلایا شاہ دین اصحاب کوں تب
کہا جابر کوں تب وُہ کامل الذات
نہ چولے سے اتارے دیگ ہرگز
بھی بولا یہہ کہ وُہ سالار فاخر
وُہ بولی جب ہُوا ہی شاہ آگاہ
کہا تب لا خمیر اُسکوں رکھا لا
کیا تب حکم تا روتیاں پکاوین
بھی ہانڈی جوش مین چولے کے اوپر
کہا اِن روزوں مین ہی لوگاں پہ عسرت
جلایا اُن کتین سالار آکر
انس بولا ابو طلحہ نے یکبار
ہی کچھ بھی جنس کھانے سے میرے پاس
گیا لے انکوں جلدی کر کوں بسیار
کہا مین ہان کہا شہ روتیاں سات
ہمارے گھر کوں شہ لے سبکوں آیا
نہین ایسا طعام اسوقت ہم پاس
گیا ابو طلحہ آگے دوڑ کر دُور
کہا ما ان کتین تکرے کرین سب
ہور سدم آستے کچھ بول مُولا
یوین کھانے تھے روتی اگو دس دس
بچے اُس گھر کے سب لوگاں کو لے سات
ہوا یہہ معجزہ اُسکے گھر مکرر
روایت اسطرح کرتا ہی جابر
وُہ نت کھاتا تھا اپنے اہل کے سات
وُہ گھر شاہ کی خدمت مین آیا
ابو ایوب کہتا ہی کہ جب شاہ
طعام اتنا پکایا اُس گھر مین
بلایا انکوں جا مین وُہ سب

تو کر مقدار سے کھانیکے آگاہ
کہ جابر نے ضیافت یک کیا اب
کہ اپنے اہل سے تون بول بہات
نہ روتی کوں پکاوے بیگ ہرگز
لے ساتھ اپنے کل انصار و مہاجر
ہمارے دل مین اندیشے کوں نین راہ
لعاب پاک اپنا اُسمین ڈالا
بلا دس دس نفر کیتین کھلاوین
تغاری مین تھا آٹا ای برادر
ہین سارے بھوک سے در رنج و محنت

معجزۂ دیگر

کہا مادر کوں میرے ای نکوکار
ہی کچھ جو کے روتیاں مین میرے پاس
تھا یاران ساتھ تب مسجد مین سالار
کہا ہان ای شہ ارض و سموات
مین آگے جا کے یہہ مژدہ سنایا
رکھین تا اُسکوں اُس بحر کرم پاس
کیا شہ اُسکے گھر کوں مطلع النور
موافق حکم کے تکرے کرے تب
کہا دس شخص کوں گھر مین بلالا
ہوے وُہ روتیاں اُن سب کتین بس
بچا سفرے اُپر وُہ کامل الذات

معجزۂ دیگر

کہ ہو یک شخص سرور پاس حاضر
کھلاتا تھا بھی جا ما کو خوشنود ہات
جو گذرا ماجرا اُسکوں سنایا

معجزۂ دیگر

کہ ہو بس اُسکوں ہور ابوبکر کتین
ہور اُس کھانیکوں کھائے ہور اُکھائے

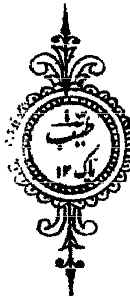
ہوے ہمکوں تا کچھ شرمساری
اٹھو تم ہور چلو سب اُسکے گھر اب
کہ مین جب لگ آون گھر مین میرے
وُہ کہتا ہی کہ جلد آول گیا مین
ہور اُنکے ساتھ جتنے ہین سارے
نبی اللہ سب یاران کوں ہمراہ
کیا اسطرح بھی وُہ دیگ کے سات
سب اہل خندق کھائے ہین بس
کہا سالار سب کوں خوب کھالیو
لکھے بعضون نے جابر کے پسر دو

سنا ہوں مین نبی اللہ کا آواز
لپیٹے دامنی مین اپنے انکون
کہا سرور مجھے جس وقت دیکھا
کہا یاران سے تب پیغمبر رب
کہا ابو طلحہ ای ام سلیم اب
کہے اللہ ہور اُسکا پیمبر
کہا تب لا توں ای ام سلیم اب
لے آئی گھی کی بدلی وُہ نکھن
دس آئے ہور وُہ روتی کھا گئے
اٹھے ہفتاد یاران شہنشاہ
ہوے بین سیر وُہ بھی کھا وُہ نعمت

منگا ہی کچھ طعام اُسوقت دیر
وُہ دیا چوک سے یکروز وُہ جو
کہا ما پتے اُسکوں اگر تم

گیا جب لے اُسے فرمائے سالار
وُہ کھانا جیتوں کا بیتوں مثل اگر تھا

یہہ کیفیت کہا مین شہ کوں ساری
کہ کھانا اُسکا ہی بسیار طیب
رہے وُہ منتظر آنے کی میرے
یہہ ارشاد اپنی عورت سے کہا مین
لے ساتھ آتا ہی منزل مین ہمارے
دیا ہی گھر کوں اُسکے عزت و جاہ
بھی مانگا حق سے تا ہوئین برکات
وُہ روتی گوشت ہور اُن سب کتین بس
بھی سب ہمسایگان کوں آپنے دیوے
کئے ہین ذبح اپنے کوں نہان اُو
یہہ قصّے کوں نہین اصل ای برادر
ہوا ہی بھوک سے با ضعف و مساز
مرے ساتھ انکوں بھیجی شاہ کون
ابو طلحہ نے مجھے مجھ پاس بھیجا
اٹھو تم ہور چلو وُہ اُٹھ کہے سب
لے یاران ساتھ آیا وُہ کرم اب
ہین وانا تر توں ہر گز خوف مت لا
اُنے لائی وہی روتیاں کہ ہین تب
کرے اُن روتیاں کا اُسکو نسالن
ہور آدس شخص کھائے پیت بھر بھر
وُہ تکرون سے ہو سب سیر دلخواہ
اٹھے سفرے پُر وُہ تکرے آیات
حدیثان اُس کرامت کے ہین اکثر

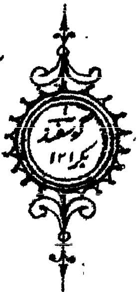




کیا اُسکوں عنایت جو کئے سیر
وُہ سارے بہوت جلدی سیر گئے تو
ہمیشہ اُس سے کھاتے سرسبز تم
مدینے کوں دیا ہی عزت و جاہ
بلالا تین تیس مرد کوں ز انصار
کہا پھر ساتھ شخص ان کوں بلالا



بلالایا ہیں انکوں کچھ نکر دیر
بلایا انکوں جا ہیں وہ آپ سے
روایت یوں کیا ہی عبدرحمان
کہ تھے سالار کی خدمت میں یکبار



میں اس بکرے کو کاٹا ہور پکایا
مجھے قیوم کی سوگند ہی رے
کیا کھانے کا تب شہ حکم بے دیر
بھی ہجرہ اسطرح کرتا ہی اظہار
ہمیشہ یک تغاری سے بلا ریب
تھی ایسی اس تغاری میں برکت
تو کیا کرنا تعجب اس بیان سے
انس کہتا ہی یوں یک حرف دلخواہ
گیا ہیں لے اسے سالار کے گھر
بلالا توں فلاں کوں ہور فلاں کوں



رکھا اپنا دست پاک اس ظرف اوپر
پس اس باتن پو دس دس کوں بٹھا کر
وہ کہتا ہی ہیں سفرہ جب اٹھایا
کہا فاروق کوں سالار عالم
ولا ان چارسو راکب کیتیں زاد
ہور اس کثرت ستی انکوں دیئے سیر
علی مرتضی سے ہی روایت
تھے بعضے ان میں ایسے زور آور
بھی پیتا تھا وہ نو دس سیر پانی
ہوئے وہ سیر اس کھانے سے یکسر



وہ کھانا پانی تھا جیسے کا ویسا
روایت بوہریرہ یوں کیا ہی
کہ ای تیر تیسے روشن چشم تیرہ
کرم ہور لطف سے اپنے دعا کر
کہا جس کن ہی جو کچا و پکا

انو بھی اس سے کھا کر سب ہوتے سیر	پھر اس دم مجھکوں فرمایا ہی سالار
ہور اس کھانے کیتیں سر پیسے کھائے	تھا باقی وہ طعام بابرکت

معجزۂ دیگر

رفیقاں اسکے کیشو تیس ای یار	تھے میر پا صاع جو یعنے سہ آثار
کلیجی کے تئیں اسکے بھنایا	وہ جو پیسوا کے ہور اسکی پکایا نان
کیا ہی اس جگر کے اتنے ٹکرے	کہ ہر ہر کوں ملا ہی ایک ٹکرا
وہ روٹی گوشت کھا کر سب ہوئے سیر	رہا وہ سب تغاری میں ابر کر

معجزۂ دیگر

صبح سے شام لگ کھاتے تھے ازغیب	ہونبت اس ستی کھاتے اٹھے دس
کہ کرتی تھی ہزاروں کو کفایت	کہا بعد اسکے ہمرہ ہمنشینیات

معجزۂ دیگر

کہ زینب سے کیا جب شاہ دین بیاہ	کہیج را اور گھی کو ماں میری ملا کر
کہا بھیجی ہے تجھکوں میری مادر	سلام او عرض کرتا ہی تیرے پیر
بھی جبس سے راہ کے اندر تو لے توں	بلالایا میں جنکا شہ لیا ناؤں
ترا اسوقت کچھ آہستہ سرور	کہا تب سبکوں لیکر نام اللہ
کھلایا ہی ہونبت سبکوں سرور	ہوئے سب سیر کھا کر بیت بھر جب
بلا شبہہ اسے میں بھوت پایا	میں میں نے بھجا کہ لانے وقت تھا ہوت

معجزۂ دیگر

بجالایا وہ حکم شاہ امجاد	وو توشہ سب سواروں کوں دلایا

معجزۂ دیگر

کہ یکدن سرور اہل رسالت	کیا ہی جمع آل مطلب کوں
کہ ہر ہر شخص ان سے ای برادر	تناول گوشت یک بکرا کا کرتا
غرض سالار ملک جاودانی	طعام انکے سٹے یک مد پکایا
منگا تب یک قدح پانی کا سرور	بلایا اس گھری اس قوم کوں آپ

معجزۂ دیگر

کہ سرور جب تبوک اوپر گیا جی	اتھی اس جنگ میں تکلیف نجد
نہیں لشکر میں بالکل اب غیرہ	ہی تصدیع سب اوپر بیا ہیتاب
کرنا اسمیں برکت دلو جا و در	جواب اسکوں یا سرور کہی جب
دھرے وہ اس کنندوری اپر لا	لے آیا تب مٹھی بھر باجرا کوئی

بلا لا ستر انصاروں کوں ای یار
وہ ایمان لا سکئے فی الفور بیعت
کہ ہی صدیق کا فرزند ذیشان
بھی تھا ایک گوسفند ای نیک کردار
گیا لے شاہ کی خدمتمیں اپس آن
وہ سالن دو تغاری بیچ ڈالا
گیا میں لے اسے سب اوپر ات اوپر
کہ ہم سالار کے خدمتمیں ای یار
گئے دس کھا کو جب آتے تھے دیں
کیا جب وہ تعجب سنکو یہہ بات
مدد آتا تھا ہمکوں آسمان سے
دئے میں تے اسے تھے بھی نزد سرور
کہا سرور اسے آگے میرے دھر
بھی لایا میں جیسے پایا ہوں سر تھا وان
کرو سکوں تناول اپنے دلخواہ
کہا سرور انس کیتیں اٹھا تب
طعام اویا اٹھا نے وقت تھا جوت
کہ اسکی سیر خرمے سے توں اس دم
بہت جسطرح انکے منکوں بجایا
رہا باقی وہ خرما ہوت ابر کر
اٹھے چالیس تن اسوقت سن لوں
کہ اسمیں سے ذرا بھی نیں ابرتا
ہور اس چالیس تن کیتیں کھلایا
ہوئے سب سکوں نیکر خوب سیراب
گویا کوئی ان ستی ہرگز نہ خرچا
عمر سالار عالم سے کہا ند
ہی توشہ جس سکئے اسکوں منگا اب
بچھا کر سفرہ تب حق کا محبوب
لے آیا نان کا ٹکرا دو سرا کوئی

کوئی لایا ہی کچھ اور دوسرا کچھ
کرلیو آپنے ظرفون کو بھر اب
بھرا تھا جو طعام اُس خوان اوپر
اتھی ستر ہزار وہ فوج ای یار
بھی کرتا ہون شہادت یہہ ادا آ
ضباعہ دختر عم پیمبر
وہ باسن شہ دین آپ کھایا
سب اپنے لوگ اور جہان کولے سات
رواحہ یک پسو خرمے کتین لے
وہ بچی لے چلی تب جتہ خرما
کہی خرما ہی ای دو جگ کے داو
کہا یک شخص کون تب بساط والا
لتھے تین الف وہ سب ای مکرم
روایت یون کئے ہین ای برادر
نہ باقی کچھ رہا تھا فوج مین زاد
سُنا یہہ بات جب فاروق اعظم
تو کریون حکم سبکون ای شہنشاہ
کیا شہ حکم ہور ہر شخص لایا
ہوا سفرے پہ تھوڑا سا فراہم
بھرے ظرفونکو سارے ہور ہوے سیر
شتابی وہ دعا کرتے ہی سالار
چھگل ہور مشک سب اپنے بھر لے
ہی وارد یون روایت ای ادر
گیا عرباض وہان باد و برادر
ہین تحصیل مین کچھ جو آن سا اسلام
رہا سفرے پہ وہ خرما ابر کر
بھی دیکر دور اُس خرمے سے سرور
تو اُس خرمے سے سب لشکر کو اپنے
بھی وارد ہی خبر مین یونکہ مولا

ہوا تھا جمع سفرے پر ذرا کچھ
لئے سب آپنے ظرفونکو بھر تب
سوا کھاتے تھے اُس سے اہل لشکر
بخا اس معجزے کون اپنے سالار
کہ ہون مین بالیقین پیغمبر رب
برکت کی کیا سرور دعا تب
رہا ہین کوی ظرف اُس فوج اندر
ہوی ہے فوج ساری اُس ستی سیر
کہا دیتا ہون مین اب یہہ گواہی
کہینگا دل سے جو کوئی یہہ شہادت

معجزۂ دیگر

بھی جو حاضر اُتھے اُنکون کھلایا
رہا باقی سو اُسکے گھر کون بھیجا

معجزۂ دیگر

کری اپنے نواسی کے حوالے
شہنشاہ دو عالم اُسکون دیکھا
الیندی اُسکون تب ور دست سرور
تو سب اصحاب خندق کون بلا لا
وہ خرما جیو نکاتیون تھا لین ہوم
بندا اُسکی دامنی اندر کہی تب
پکارا اُسکون ای بچی ادھر آ
مبارک ہاتھ سے وہ نورِ یشکر
شتابی سے سب اہل خندق آئے
کر اُس باقی کون بچی کے حوالے

معجزۂ دیگر

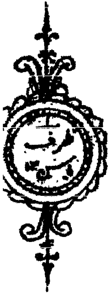
شکایت ہر کہین تھی اُسکی بھوتاد
سُنا کر یہہ حقیقت شہکون اُس دم
کہ کچھ بھی زاد ہی اب جسکے ہمراہ
اُتھا اُسوقت جو اُس پاس پایا
دعا اُسوقت کر کر شاہ عالم
تھا پانی کیا سرور دعا پھیر
ہوا ایک ابر کا قطعہ نمودار
ہتور اپنے سب جناور کون پلائے
کئے تھے یہہ ارادہ اہل لشکر
کیا یون عرض ای دو جگ کے دادر
وہ لاوے سامنے تیرے سراسر
کوئی کمیشت ستو کوئی خرما
کہا یاران کون لاوتم ظروف اب
اُتھا اُسوقت تابستان کا موسم
برسنے کون لگیا ہی وہ کھٹا کر
لئے دانا و پانی اسقدر بھر

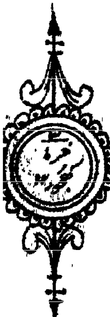
معجزۂ دیگر

ہوا حاظر شہنشہ پاس اگر
رکھا تینون کن انکون شاہ عالم
بلال خاص کون فرمایا سرور
کھلایا دس ہزاران کون شکم بھر
بلال با صفا کون شاہ بولا
ہریک شخص اُس ستی جو ان میں پھون
کہ ڈالے اُس کتین تھیلے سے پھیر
کہا جب اُسکے یون سالار رب کے

معجزۂ دیگر

بلال خاص کون یکروز بولا
کہ ہی کچھ پاس تیرے گر تو لاو تون





بچھے اُس حال کے سب سے کہا تب
مگر غلہ لئے سب اُس سے منہ بھر
وہ کھانا خوان پر باقی رہا پھیر
کہ نہین ہی کوئی رب غیر از الہی
بغیر شک جزا اُسکا ہی جنت
دئی بھیج ایک باسن شاہ کے گھر
وہ تیرا دن تلک ای نیک سیما
مدام اس ظرف سے کھاتے تھے خوشحال
دئے اپنے باپ اور ما مو کون یہہ اب
وہ آئی تب کہا کچھ پاس ہی کیا
وہ خرمے کون تھا اپنی چادر پر
وہ خرما خوب کھائے اور کھلائے
کہا اُسکون کہ خرما آپنا لے
پھرا ہی جب حدیبیہ سے سرور
کہ کھاوین کات کر اپنے جناور
رہے گر جانور باقی ہے بہتر
برکت ہووینگی اُسمین دعا کر
غرض لاوے وہ جو تھا خام و پکا
ذخیرہ لیو بھر ہور کھاؤ تم سب
نہین تھا کچھ نشان ابر اُس دم
وہ پانی سے ہوا سیراب لشکر
اُٹھا سکتے تھے اُسکون جناور
کہ تھا جب غزوۂ عسرت مین سرور
ہی تجھ کن کچھ کہا ای میرے مولا
کیا نوش اور ہوا ہی سیر اُس آن
بھی فرمایا جو کھاوے اُسکون ہے ہو بسر
نرکھنا گر حیا مین اپنے رب سے
کھلاتا مین لجا تا تا مدینے
یہہ تو مسلم لئے سفرہ بچھایا تون

اٹھا خرما بہت تھوڑا اسولا یا / اسے ہور اور لوکان کو کھلایا / وہ شخص اور دوسرے سارے ہوسیر / وہ خرما جیوں کا تیوں باقی رہا پھیر
بہی آیا صبح کون وہ روز دیگر / بلال خاص کون بولا ہی سرور / کہ تھیلے سے وہ خرما بھار لاوے / اسے ہور دوسروں کتیں کھلاوے
وہ لایا جھاڑ کر سکون بلا دیر / اٹھا بیتک وہ مقدار سو سیر / وہ کھایا اٹھر دس اشخاص دیگر / بسیری ہور رہا خرما ابرکر



معجزهٔ دیگر

کہا ہی بوہریرہ یوں کہ یکبار / ہوی مردم اپر تکلیف بسیار
کہا پیغمبر سے تب وہ اکرم الناس / ہی کچھ بھی جنس کھانے سے تر پاس / کیا میں عرض ای سالار والا / ہی میرے پاس کچھ تھیلے میں خرما
یہہ کہکر رو برو شہ کے رکھالا / وہ اس سے یک مٹھی بھر کر نکالا / ہوا اسکے تئیں کندوری پر رکھا تب / برکت کی دعا ہیں کیا تب
پس اس خرمے ستی وہ عوض پایا / تمام اہل مدینے کون کھلایا / کہا میرے ستی سالار دین تب / جو لایا تھا سو اسکون تون لجا اب
تو کھا ہور اسکتیں مت ما اصلا / لیا میں اسکتیں اول سے اگلا / بھی اس خرمے سے کھاتا تھا ہمیشہ / بھی دوسرون کون کھلاتا تھا ہمیشہ
وہ خرما کچھ نہیں ہوتا اتھا کم / تھا بلکہ تازہ ہور افزون وہ ہر دم / کئے تا ظالمان عثمان پہ غوغا / کرے چار و طرف سے اسپہ ملوا
کئے آخر شہید اسکون بصد جور / بھی لوٹے اسکا گھر ہور گھر ان اور / مرا گھر ان گھروں میں لٹ گیا تب / وہ خرما لوٹ میں جا تا رہا سب

معجزهٔ دیگر

بھی کہتا ہی وہ بھیجا کوئی یکبار / قدح یک دود کا نزدیک سالار
کیا تب امر مجھکون شاہ الا / کہ جا اصحاب صفہ کون بلا لا / بلالایا میں انکون شاہ کے دھر / بلایا انکمیں سالار وہ شیر
ہوئے وہ دود پی سب خوب سیراب / اٹھے وہ نیکمان ہشتاد اصحاب / پیالے میں اٹھا وہ دود باقی / دیا تب مجھکون وہ کوثر کا ساقی
ہوا میں پیکر اسکون خوب سیراب / پچھے سبکے وہ خورشید جہانتاب / پیا وہ دود ہور بولا وہ فاخر / کہ ساقی قوم کا پیوے در آخر



معجزهٔ دیگر

بھی آیا ہی خبر میں یونکہ شہکن / کوئی بھیجا تھا یک کھانیکا باسن
تب اس کھانیسے وہ قدر تکا مایا / تمام اصحاب صفہ کون کھلایا / انوں اس سے کئے نوش ہور ہوے سیر / وہ کھانا ظرف میں باقی رہا پھیر

معجزهٔ دیگر

اٹھا اول سر یکا وہ امانت / مگر اسمیں تھے انگلیونکی علامت
روایت اسطرح کرتا ہی جابر / کہ میرے باپ پر تھا قرض وافر / ہوا تو جب قرضخواہان بھی آ / کئے شدت سے میرے سے تقاضا
دیا میں انکو مال اپنا سراسر / نہیں راضی ہوے اسبات اوپر / نیا یا باغ میں خرما بتا میں / کہ بیچ اسکون کروں وہ قرض ادا میں
بدان اس فکر سے ہو سخت مضطر / کیا میں یہہ شکایت نزد سرور / شہ دنیا و دین مجھکون کہا تب / کہ خرما باغ کا سب توڑ کر اب
تو کر ہر قسم کی یک یک ڈھگاری / کیا وہ جون کہا محبوب باری / ڈھگاریان پاس آکر شاہ عالم / ہری یک ڈھیر پر بیٹھا ہی یکدم
کہا تب اسکون یون سالار دین پیر / کہ دیو قرض انکا ناپ یہہ ڈھیر / کیا اس ڈھیر سے وہ قرض ادا اب / کھجوران اسمیں سب باقی رہے تب

معجزهٔ دیگر

ہوے دیگر ڈھگاریان سب امانت / بہت پایا ہی وہ خیر و برکت
خبر ہی ایکدن سرور کون گھر لا / کیا تھا ذبح خالد ایک بکرا / اٹھے اہل و عیال اسکے بکثرت / کیا وہ گوشت سب کتیں کفایت
سب اسکون خوب کھا اور کھلائے / کمی اس گوشت میں ہرگز نیائے / ہیں اس سالار کے ایسے کرامات / کتابان میں سیر کے بے نہایات

دربیان معجزات سرور موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کہ تعلق باخبار غیب دارد در بخاد و صد و پنجاہ معجزہ درج ہست

بہی تھا اعجاز اس سرور کا بے ریب / کہ دیتا تھا خبر وہ بہوا از غیب / لکھینگے گر ہزاروں بیدفاتر / ہونینگے معجزے ہرگز بیا آخر
کہا اصحاب کون اپنے وہ سالار / جو ہوویگا قیامت لگ بیان دار / کوئی بھولے اسے کوئی رکھے یاد / بھی دوسری یک خبر یوں رکھ اسے یاد
کہ یاران سے کہا سب اپنے سرور / جو ہونینگے حشر لگ فتنے کے مصدر / بھی دارد ہی خبر یک ای برادر / کہ میں رہتا ہوں میں کوئی جناور



مگر اس رمز سے سالار اخیار
کیا اصحاب کوں اپنے خبردار

یمن ہور مکہ و مصر و خراسان
عراق و شام و مغرب اور توران

کرینگے سیر بے محرم زمین دن
ڈرینگے نا کسی کوں وہ خدا بن

لے گنجان قیصر و کسرا کے یکسر
کرینگے قسمت آپس مین سراسر

مین دیکھا جس زمین کے تین سراسر
مرے امت کتین بخشیگا داور

لئے وہ ہند سے تا غرب جا ملک
کہ اس امت کوں ملا ایسا ترا ملک

کوئی پہریگا ایسے جاودانہ
صبح کوں یک لباس خسروانہ

رکھینگے روبرو اسکے بلا ریب
بہت الوان نعمت دور از عیب

بھی در پردہ یکو دا لینگے وہ بر
ہی جھنیا پردہ اب کعبے کے اوپر

سمجھے اس حال کے اشرار امت
مسلط ہونگے بر اخیار امت

یہہ سب باتان ہوئے ظاہر سراسر
بھی بولا سب کتین اسطرح سرور

بھی فرمایا مرلوکان سے اول
ملینگے مجھ سے آ زہرا ای اکمل

بھی فرمایا کہ عثمان در تلاوت
ستمگاران سے پاوینگا شہادت

عمر ہی جب تلک جینے سے ہمدم
ہی فتنے کے در اوپر قفل محکم

بھی بولا شاہ یوں اہل صفا سے
زبیر آکر لڑینگا مرتضی سے

کرینگے باغیان سب قتل عمار
یہہ سب باتان ہوئے ہین ظاہر ای یار

لئے ہین شامیان عمار کوں مار
بغاوت انکی ہوئی سب پر نمودار

کرینگا اسکی دار یکو وہ بیدین
لہو سے انکے سر کے مجھو رنگین

کیا تنزیل اوپر اسکے جبن دہات
ہمیشہ جنگ مین کفار کے سات

ہمیشہ بولتے تھے یوں وہ احمق
کہ ہین نازل کیا قرآن کتین حق

نمانے اسکے جب حجت کوں کفار
کیا انسے جدل آخر کوں ناچار

کہ او توحید کے اوپر تھے قایل
بھی کہتے تھے ہی قرآن حق سے نازل

علی جو نت اتھا قرآن کا ہمسنگ
کیا اسواسطے ان سب ستی جنگ

بھی فرمایا کہ وہ قرآن کا ہمسنگ
کرینگا تین فرقون سات جنگ

ہین طلحہ و زبیر اول جماعت
کہ توڑے عہد اول کر کو بیعت

خلاف انکا تھا بہر خلافت
نہ مال و زر لئے ای باہدایت

علی مرتضی کی رائے صائب
دیکھے تاخیر کوں اسکے مناسب

کیے اسواسطے منتک وہ اختیار
رجوع اس جنگ سے آخر کوں ای یار

اگر سمجھے وہ حق کوں بیگمان تب
دیوے ذو اجر بل وس اجر سے رب

خبر ہی یوں کہ یاران کوں شہنشاہ
کیا لینے سے ان ملکوں کے آگاہ

بھی فرمایا کہ ہوون گا امن یہان تک
کہ ملک شام سے یک زن نکلے لگ

بھی فرمایا کہ ہولا ہوت نعمت
کرینگا میری امت کوں عنایت

بھی فرمایا لیتے جا زمین سب
نظر آئے مجھے اسکے حدود اب



کئے تسخیر وہ سارے ممالک
ہوئے ہین مشرق و مغرب کے مالک

بھی بولا عمر تب انکوں میرے
کھینگے نعمت و لذت گھنیرے

بھی پہریگا لباس خاص دیگر
بوقت شام وہ از لطف داور

اٹھا کر بعد یک ساعت وہ جوان
رکھینگے دوسرا لا کر اسی آن

سب اہل روم اور فارس کے دختر
رہینگے انکی خدمت مین سراسر

پڑینگا اختلاف ان کے میانے
لگینگا مثل آتش دھگدگانے

کہ حیدر کل کرینگا فتح خیبر
کیا او فتح اسکوں روز دیگر

کیا جب سیر عقبی کا شہنشاہ
وفات اسکا ہوا ہی بعد ششماہ

کرینگا اس کا خون اس آیت اوپر
کہ ہی جزو آلم اندر



شہادت سے وہ ہووینگا مکرم
ہوا یہہ سب کہا جون شاہ عالم

سگان حواب کے بھونکینگے سراسر
شترکوں عایشہ کے دیکھ یکسر

جب ام المومنین بوجھے بجواب
پکارے دیکھ اونٹ انکا سگان سب

بھی فرمایا علی کوں وہ مطہر
کہ اس امت منے جو ہی شقی تر

کرینگا جنگ وہ سالار مردان
مخالف ساتھ بر تاویل قرآن

مراد اسبات کی یہہ ہی کا فر
کلام حقتعالی کے تھے منکر

نبی اسبات کوں کرتا تھا اثبات
دکھایا معجزے کی انکوں خوشدھات

علی کا جنگ اپنے باغیان سات
تھا اس طور اوپر ای نکو ذات

ولے از حب مال و جاہ بے قیل
بہت سے اس منے کرتے تھے تاویل

کہ اس تاویل تا بر جا کوں چھوڑین
اطاعت اپنی کر دل حق سے جوڑین



دو فرقے ناکثین و قاسطین ہین
جماعت تیسری سو مارقین ہین

ولیکن یہہ خلاف انکا بہ حیدر
تھا مبنی اجتہاد اوپر سراسر

اتھا یون سا ہین دونون کے اس آن
کہ لینا اب قصاص قتل عثمان

صواب انکا اتھا تجویز اندر
تھا مبنی اجتہاد ان کا خطا پر

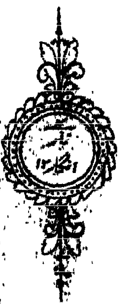
خبر ہی مصطفے سے سن بکوشش
کرے کوئی مجتہد گر سعی و کوشش

کیا کر اجتہاد اسکا خطا پر
تو یک اجر اسکتین دیوینگا داور

بحکم این خبر حیدر کوں بیشک
دیا ہی سرورِ اہلِ رسالت
اگر گستاخ ہووینگا تو اُن سات
جتی لگ اپنے وہ صدیقہ دین



محبت ہور ادب جانِ اُسکا جب
معاویہ تھا اُن سبکا سردار
وہ سارے چھوڑکر مارک و فاکی
کہی فاسط کی معنی ظالم ای یار
ولے دونوں کوں ہی جب شہ کی صحبت
جو فرقہ تیسرا ہی مارقین نام
نکر ہو لاسئے ہر دو ستی کین
کیا اُس فوج ناہموار کوں قتل
خبر ہی وہ گروہِ زشت ابتر
بھی فرمایا کہ ہی بے شبہ کرار
ہیں جتنے دشمنان اُسکے سراسر



ہی عیسی کی شباہت اُنمیں بسیار
نصاری ہی اُسکوں ابن اللہ بولے
روافض اُسکی الفت میں غلو کر
بھی فرمایا حسن فرزند میرا
بلا شبہ ہوا یہہ امر واقع
وہ تجھ کر دولت دنیائے فانی
کرینگا جو رسے کبر اکتا یک
ہور اپنے آلِ اطہر تا قیامت
سگِ ابلق ہی بیشک شمر احمق
ہوینگا اُس تجھے شاہِ گزندہ



حسن وہ سبز اوجِ امامت
بھی فرمایا کہ اولادِ امیہ
بھی سمجھینگے وہ سارے زشت ناماں
وہ دیکھا جب ستی اُس خواب کیتیں

ملینگے اجر دنیں ہور انکیتیں یک
گئے یاران کو جنت سے بشارت
تو بیشک ہی ترا ایمان پر طاعت
اُس آنے سے بھی اپنے بہوت غمگین
کہ ہی یہہ بات ایمان کے مناسب
وزیر اُسکا تھا عمر و عاص ای یار
اطاعت میں کئے ہیں مرتضی کی
نہیں سیاہیں کچھ ریب تکرار
نگہ رکھنا زبان کا ہی ضرورت
خوارج ہیں وہ سارے نکبت انجام
خروج آپ پر کئے تھے سب وہ بیدین
بھی اُنکے زشت رو سردار کوں قتل
یہودیان اور فرنگیان سے ہیں بدتر
قیامت میں قسیم جنت و نار
کرینگا اُنکوں دوزخ میں نگوں سر
تو سُن اس عمر کوں اب ای نکو کار
غلو کا فتر اُسکے حق میں کھولے
ہوئے ہیں دشمنِ اصحابِ سرور
ہی بیشک سید و سالارِ والا
کہ شہزادہ ہوا فتنے کا دافع
ہوا ہی شاہ ملکِ جاودانی
حسین مجتبی کوں قتل بیشک
ہوینگے قتل ہور دیکھینگے کلفت
کہ تھا وہ کوڑھ سے جوں کلب ابلق
کہ کاٹینگا وہ سبکوں جیں درندہ
کیا ہی چھے مہینے لگ خلافت
کہ قول و فعل میں ہیں بدر ویہ
عباد اللہ کیتیں اپنے غلامان
ہوا مغموم پھر ہر گز ہنسا نیں

وہ دونوں سابق الاسلام ہیں رے
ہمیشہ محو ہو در مصطفی او
ہور ام المومنین صدیق ای بھائی
حبیب اللہ کی جب محبوب ہی اُو
جماعت دوسری جو قاسطان ہیں
تھا ظاہر اُسکا دعوی خونِ عثمان
کئی بار اُس سے جنگاں کر کئے وہ
خطا اُنکی نہیں ہے اجتہادی
نکر کچھ عیب و طعن اُنکوں توں ہرگز
ہوئے جب دین کے سرجا سے وہ بھلا
امیر المومنین اُن سے کیا جنگ
تھے ماند ذن اُنکوں ایک پستان
یہہ سب احوال بولیا تھا بیان وار
جو دل سے اُسکے رکھتے ہیں محبت
ہی اُسکوں خلد میں کیچ گنجِ اعظم
اُٹھتے عیسی کے دشمن سب یہود آن
ہرے ہولاستی یوں ہی خوارج
کوئی اُسکوں خدا بولے کوئی کچھ
کرینگا دو جماعت میں خداوند
خلافت ابنِ بوسفیان کو بخشا
بھی فرمایا ہی وہ سالار اکمل
عوض اُس خون کے از قہرِ بسیار
یہہ باتاں جو کیا سرور بیان سب
بھی فرمایا کہ بعد اپنے خلافت
گئے چار و خلیفے جب بعقبی
خلافت کی ہوی جب ختم آخر
لیوینگے مالِ حق کوں بے تکلف
بھی فرمایا کہ میرے منبر اوپر
صحابہ یوں کئے ہیں عرض اُس دم

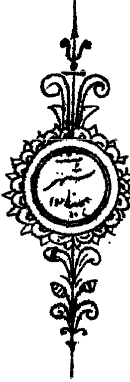
انیس اُس شہ کے صبح و شام ہیں رے
کئے ہیں مال و جان اُس پر فدا او
بلا شک صلح کرنے واسطے آئی
ہور اُسکی زوجہ مرغوب ہی او
سو بے ریب ترو و شامیان ہیں
ولے یہاں خلافت کا تھا خواہان
ملقب ظلم سے ہیں اسلئے وہ
کرونگا اِس سخن پر میں منادی
کہ نیں یہہ اہلِ سنت پاس جایز
ہوا یہہ نامِ زشت اُنکوں سزاوار
کہ تھے اسلام میں وہ خارج آہنگ
کیا غارت اُنوکوں شاہِ مردان
صحابہ سات اپنے شاہِ ابرار
دکھاوینگا اُنوکوں راہِ جنت
وہ جنت کا ہی ذوالقرنین اکرم
کہے ہیں اُسکے حق میں زشت باتاں
رکھے بغض و حسد ہو دین سے خارج
غرض سیاہیں وہ سب ہوئے ہیچ
شتاب اُسکے سبب سے صلح ہوینگا
امان مال و جان لوکاں کوں بخشا
مصیبت کربلا کی سب مفصل
دو ستر الف کوں مارینگا قہار
ہوئے ہیں بنگیاں یکسر عیاں سب
رہینگی تیس برس ای باسعادت
تھے باقی چھے مہینے ای معلی
کیا ترک اُسکوں وہ سالار فاخر
کرینگے ظلم سے اُسمیں تصرف
بھی دیکھا کود تے ہیں جو بندر
ہی کیا تعبیر اُسکی ای معظم

کیا آلِ اُمیہ ہو کو حاکم
شبِ قدر ایسی ہیں تجھکون بایک
بھی فرمایا کہ بعد از اپنے بنجد
ہو آخر ہووینگا وہ جلد مقتول
خرابی لائینگی عربان اپر بھوت
کیا بھی اہل ردت سے بہت جنگ
بھی فرمایا کہ عربان اور انصار
نہیں اس بھید سے تھا کوئی واقف
بھی جنگ بدر میں سالار ایمن
خبر قتل اُمیہ سے دیا ہی
وہ سنکر یہہ خبر لڑنیکون آیا
لگی نین ہی تجھے کچھ زخم کاری
محمد اس طرح کہتا تھا مجھکون
کسی دن میں وہ ملعون سیہ دل
بھی فرمایا ابوطالب سے سرور
جو کچھ قطع رحم اور ظلم تھا وہان
آتا را اُس خط کون سر تا پا بچھاسے
کہ میرے اسقدر اصحاب نامی
ابوذر سے کہا یون شاہِ والا
وفات اُس پاک باطن کا ہووا وہان
ہو آخر کون تو پاوینگا شہادت
کہ اُسکا ہاتھ ہینگا سب سے لنبا
خبر موتِ نجاشی سے دیا ہی
کیا تحقیق وہ جب یہہ سمایا
کیا جب عزم فتح مکہ سالار
وہ پایے ایک زن کون راہ اندر
کہ بھیجا تہان صفوان تجھے اب
وہان جو ماجرا گذرا تھا پنہان
غنیمت سے لیا کوئی پارچہ یک

چرینگے میرے منبر پر وہ ظالم
کہ بہتر ہی ز الفِ شہر بیشک
قبایل ہر طرف ہووین گے مرتد
پڑینگی اُسکی عظم وشان میں ھول
بلا یک جو ہوی نزدیک تر بھوت
ہوی مقتول اُنسے بہت بے درنگ
بہت کم ہوینگے کھانے میں نمک سار
ہووا وہ تب سے اُس سرور کا عارف
کیا کفار کے جاگے مُعین
وہ مار جارہ دوزخ لیا ہی
شہنشہ نے اُسکون یک نیزہ چبایا
تو کیون کرتا ہی اتنی بیقراری
کہ اپنے ہاتھ سے مارون گا تجھکون
ہووا قعرِ جہنم بیچ داخل
کئے تھے جو قریش از فتنہ وشر
وہ کیڑا اسے کھایا یک آن
کہا تھا جسطرح سالار یا سے
شہادت سے ہوے ہیں اب گرامی
کرینگا زندگی یون ہووا کیلا
بغیر اہل اُسکے کوئی نہتا وہان
وہ پایا بعد شہ کے یہہ سعادت
ہی یعنی در سخاوت اُسکا بالا
نماز اُسکے جنازے پر پڑہی
بصدقِ جان و دل ایمان لایا
کیا تھا خط سے وہ انکون خبردار
لئے خط اُس سے جون لوٹا بھار
کہ تا مارے دغا سے تون تجھے اب
مفصل اُسکون بولا شاہِ اکوان
اتھایا یہہ کام بد تر جرم بیشک

تسلی دینے پیغمبر کون مولا
سب اولادِ اُمیہ کی ریاست
نبوت کا مسیلم کر کو دعوی
ہلاکی اپنے اُمت کی ہے اکثر
یہہ سب باتان ہوے واقع بہ تحقیق
ولے اکثر ہوے ہیں پھر مسلمان
بھی جنگ بدر میں بولا بہ عباس
عرب ہور سر انصار اخیار
مرے ہیں اُس جگے وہ سب ملاعین
بھی فرمایا ہی یون اہل شرف کون
لعین اُس زخم سے چلا کے بھاگا
از راہ کے ۱۲
کہا کچھ جانتے ہو ای جماعت
اگر اس زخم کو بانٹینگے سب پر
سوا ے اُس سنگدل کے شاہِ والا
صحیفہ ایک کعبے پر معلق
بچھو را کچھ وہان خزنام مولا
کیا جب فوج موتہ کون روانہ
ہوی یہہ بات ظاہر بے کم وبیش
بھی مر جاوینگا یون ہو سب سے تنہا
بھی ثابت کون کہا شاہِ عوالم
کہا ازواج سے وہ اشرف الناس
جب اُم المومنین زینب موی ہی
اُسی صورت ستی فیروز کون شاہ
بھی سب اصحاب کون اپنے شہنشاہ
علی کے ساتھ دیے دیگر صحابی
عمیر آیا ہی جب سالار کے پاس
بکعبہ ایک دن تون اور صفوان
سنا اُس کشف ظاہر کون وہ جب سے
یہہ در زدی خبر اُسکون دیا شاہ

شتابی سورۂ قدر اُسکون بھیجا
اتھی الفِ شہر ای با فراست
ضلالت کا کرینگا بھوت بلوی
جوانانِ قریشون سے سراسر
مسیلم کون کیا ہی قتل صدیق
سیر میں اُسکے ہی تفصیل الحان
رکھا خفیہ جو زر وہ اپنے زن پاس
ہوے ہیں ان بدن کم جوت ای یار
پڑے وہان جان کیا تھا شاہ تعیین
ہیں مارون گا ابی ابنِ خلف کون
لگے لوگ اُسکے آکر نے دلاسا
کہ کسکے ہاتھ کی ہی یہہ جراحت
تو سب بے شبہہ نا ہووینگے جان بر
نہیں مارا ہی کوئی کافر کون اصلا
دیا بھیج ایک کیڑا اُس اُپر حق
قریشون سے ابوطالب یہہ بولا
کہا کی دن تجھے شاہِ یگانہ
لکھا ہو جتنی بیان اُسکا زیں بیش
تھا ربذہ یکتا کان وہ وہان رہا جا
کہ نیکوئی سے جیو یگا تو دایم
کہ جلد آوینگی تم سے وہ مر پاس
سبھون پر بات یہہ ظاہر ہوی ہے
کیا ہی موت سے خسرو کے آگاہ
کیا مکتوب سے خاطب کے آگاہ
وہ خط لانے کتین بھیجا شتابی
دیا اُسکون خبر وہ اکرم الناس
کئے اس بات اُوپر عہد و پیمان
ہووا شوق اُسکتین ایمان کا تب سے
وہ لایا اُسکون ہو تو سے ہمراہ







ہوی جب اُوتنی سالار کی گم دیا اُسکی خبر تون وہ بحر دم
کہ ہینگی وہ فلان صحرا کے اندر ہوا اَتکی ہی مہار اُسکی شجر پر

بھی فرمایا کہ عضو ابن مرجان طرف جنت کے ہووینگے شتابان
غزا مین ایک اُسکا اُتر گیا ہات عیان ہوی سب اُپر تب شاہ کی بات



پھر اجب غزوۂ عسرت سے سرور چلا تُنذی ستی یک باد صرصر
کہا سرور یہہ باد نامُوافق چلا ہی پھر موت یک منافق

صحابہ جب مدینے بیچ آئے حقیقت شہ کے فرمانے کی پائے
وہ باد تُند جس دم یہان چلا تھا منافق یک بڑا وہان مر گیا تھا

عیینہ خواب مین دیکھا تھا ای یار کہ لینا ملک خیبر کا ہے دشوار
ولے ظاہر کیا مین وہ کسی پر کیا تسخیر جب خیبر کون سرور

کہا اُسکون ہوا وہ خواب جھوٹ اب بھی بولا اُسکون جو دیکھا انتخاب
صہیب اُس شاہ کا یار مکرم کیا ہجرت کا جب عزم مصمم

ہوے ہین اُسکون مانع کو کفار دیئے سب مال اپنا اُنکو وہ نکوکار
مدینے کے طرف خوش ہو چلا ہی ہوا اُس سرور سے جلد آکر ملا ہی

کہا شہ ای ابو یحیی تجھے زود ملا اُس بیع مین خوش سود بہبود
بھی فرمایا تھا وہ یک شخص کون یون کہ دادا اُسکے تر سے مینگے اعدا تون

ملا اہل یمامہ سے وہ مجہول ہوا اُس جنگ مین آخر وہ مقتول
بھی فرمایا ہی وہ سالار اکمل ہی میرا قرن سب قرنون سے افضل

تجھے وہ قرن جو اُسکے قرین ہے کہ بے شبہ وہ قرن تابعین ہے
ہی تبع تابعین کا قرن اکمل یہہ دو نو قرن بعد از سب سے افضل

تجھے آوینگی ایسی قوم واہی کہ دیوینگے وہ بے پوچھے گواہی
رکھینگے پاس اپنے مال مردم ولے وصف امانت انہین ہی کم

کرینگے بھوت کچھ نذر خدا وہ ولے اُسکون کرینگے نا ادا وہ
بھی بابا ابن زبیر اسطرح سالار کہا لوکان سے تون دیکھینگا آزار



بھی لوکان تجھ سے دیکھینگے زیان بھی قرنان کون کہا پیغمبر رب
کہ اہل نار سے ہی وہ بلا شک ہوے ہین ظاہر یہہ اخبار یک یک

کیا ابن زبیر اُسکون دعوت کئی تھے بہوت مردم اُس سے بیعت
ہوا ہی بادشہ جب یو مروان کیا فوجون کو بھیج اُس سات جنگان

تمام ملک مال اُسکا گیا تب پنہ کعبے کی عاجز ہو لیا تب
اذان اُس نیک کو حجاج بدکار کیا کعبے کے اندر قتل ای یار

کہا قرنان کو جب اسطرح سرور پڑے حیرت سے اصحاب یکسر
کہ تھا وہ فی الحقیقت نو مسلمان کیا دینگی کمک جون اہل ایمان

ہوے مقتول اُس سے کافر ات صحابی یک کہا مین سنکو یہہ بات
پڑا تھا جستجو مین اُسکے یہہ حال ہوا زخمون سے اُسپر سو تجہال

وہ نالا تب اُن زخمون کا ای یار لیا اپنے کون اپنے ہاتھ سے مار
بھی فرمایا ہی اُسکون سرور کل فرشتے حنظلہ کیتین دیئے غسل

سبب سب بات کا ہی یہہ کہ سرور چلا ہی جس زمان جنگ اُحد پر
ہوا تھا اندلون اُسکا نیا بیاہ ہوا اسو اسطے وہ دور از شاہ

کیا عورت سے اپنے شبکون صحبت تجھے لون دلین گذری اُسکے بہت
کہ ہی انصاف سے بس دو یہہ بات کہ ہو دون دور شہ سے ایسے اوقات

گذرنے ہی یہہ خطرہ وہ یگانہ ہوا بے غسل سرورکن روانہ
غزا کفار سے کر خوب اُس دم شہادت سے ہوا ہی وہ مکرم

ملک نہلانا اُسکون یہہ سبب ہے ملایک کا غسل اُسکا لقب ہے
بھی یاران کون کیا سرور خبردار کہ ہووینگے ثقیف اندر دو بدکار



ہی اُن دونو مینے یک بہوت جھوٹا جفا ہور قتل مین دوسرا ہی کھوٹا
ہوا اُس قوم سے مختار پیدا کہ علم غیب کا کرتا تھا دعوی

محمد بن علی کا نام کر کر وہ لکھتا تھا مکاتیب مزور
بھی تھا اُس قوم سے حجاج ابتر کہ تھا وہ ظلم مین فرعون دیگر

سعید ابن جبیر اور بہوت ابرار وہ ظالم سے شہادت پاے ای یار
بھی فرمایا کہ میری امت اکثر تہتر فرقہ ہووینگے سراسر

بجز یک فرقہ سب ہین در جہنم کہ اُس فرقے کو نہین ہی نار کا غم
وہ فرقہ جو بچا دوزخ سے یکسر ہی میرے اور میرے یاران کے رہ پر

یہہ سب فرقے کہا جو شاہ اخیار ہوے ہین بے تردد ظاہر ای یار
بھی فرمایا کہ راہ رست کر گم چلینگے گمرہی کی راہ مردم

خوارج قدریہ ہووینگے پیدا روافض مرجیہ ہووینگے پیدا
ہووینگے ہر زمان فتنے زیادے ہووینگے مختلف سب کے ارادے

زمانہ ہووینگا زستی مین کہ یکسان نہ اہل علم کی باقی ہے شان
ہووینگی جاہلان کیتین ریاست زبان ہووینگے بہت مردان قلت

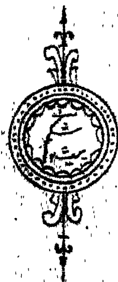
بہر جا زلزلے ہو وینگے بسیار ہو ینگا بہوت ہرج و مرج ہر تھار
بھی بولا سر صد سال اوپر بھیجیگا ایسا عالم رب اکبر
بھی فرمایا کہ دائم اہل مغرب رہینگے دشمنان دین پہ غالب
دیا ہی جون خبر وہ واقف غیب یہہ سب باتان ہوئے ظاہر بلا ریب
بہت جیویگا تون تا اکثر اقوام ترے سے پائینگے سب نفع و آرام
ہوا انکار کون اس سے نفع و راحت بدان کون اس سے پہنچے ہی مضرت
تو پاویگا اسے صحرا کے اندر کہ آیا ہی شکار گاؤ اوپر
شکار اپنا کیا اسکون بسرعت گیا لیکر اسے نزدیک حضرت
خبر اس سحر سے شاہ تحمل دیا یاران کتین اپنے مفصل
لے شہ کے ریش کا یک بال اس نے گرہ اسمین دئے تھے وہ اگیارہ
علی مرتضی کون بھیج سرور منگایا ہی وہ چیزان کون سراسر
سراقہ کون کہا وہ خازن غیب کڑے خسرو کے پہنیگا تون بے ریب
کڑے خسرو کے جو تھے از جواہر تھے اس مال غنیمت بیچ حاضر
عمر اسدم سراقہ کون بلایا کڑے وہ ہاتھ مین اسکے پنہایا
جہان تک ہین روافض اور خوارج یہہ فعل بد ہوا ہی ان مین رائج
دیا تھا بھی خبر وہ شاہ امجاد سبھون کوا زبنای شہر بغداد
ولید اس ظالم گمرہ کا ہی نام ہوا وہ جون کہا سالار انام
بھی یک بدبخت از نسل امیہ ہی نام اسکا یزید بدرویہ
ہی حرہ یک مکان نزد مدینہ وہان بھیجا ہی لشکر یہہ کمینہ
مدینے بیچ فوج اس بھیجا کی کئی تازی مصیبت کربلا کی
مرے منبر کے اوپر وہ چڑھیگا لہو مینہ سے اسکے وہان ٹپکیگا
گرا ہی ناک سے اسکے لہو ہان ہوا سب پر عیان یہہ سر پنہان
کہا فاروق سے سالار عالم کہ دے تون جو اسے اب ای مکرم
ہوا اس ارشاد بعد از جلد آیا ہور اس سرور ایمان لایا
بھی بولے عباس کی عورت کون تو لا کہ ہی تیرے شکم مین ایک بیٹا
ابوالخلفا لقب اسکا کیا شاہ خبر اولاد سے اسکے دیا شاہ
کرینگے اس سے بازی بچے انکے ہوئے ظاہر یہہ باتان شاہ کون کے
خبر بھی اس وبا کی وہ دیا تھا کہ ہوئی ہی بعد فتح شام پیدا
بھی فرمایا عجم کے لوگ یکسر عرب مین ہو وینگے شہ اکثر



اٹھیگا علم ہور علما مرینگے جہان سے نیک لوگان سب اٹھینگے
کہ اس امت کے خاطر وہ بتائید کریگا از سر نو دین کی تجدید
بھی فرمایا کہ کم ہو وینگے سنت بہت ہو وینگے ہر جاگے مین بدعت
بھی بولا سعد کتین شاہ والا کیا ہی فوت کا جب وہ تمنا
ہور اشخاص دگر پاوینگے آزار ہوی یہہ بات ظاہر ای نکوکار
کہا خالد کتین شاہ معلی اکیدر کے طرف جب اسکو بھیجا
جب اسکے ملک مین خالد نے آیا شکار گاؤ مین تب اسکو پایا
کئے تھے دختران ابن اعصم شہنشہ کے اوپر سحر ای مکرم
وہ ملعونات یک پتلا بنا کر چبائے تھے سویان اسمین سراسر
شجر خرمے کا تھا یک کہنہ در چاہ رکھے تھے اسمین یہہ چیزان وہ گمراہ
ہوئے دو نو اعوذ اس وقت نازل کئے اس سحر کون فی الفور باطل
خلافت مین عمر کے از مداین غنیمت آئے تھے بسیار یکدن
برتے تھے وہ کڑے بہتوای برابر کسنکے ہاتھ کے مین تھے برابر
کہا آخر کون اس امت کے اقوام دیوینگے اول امت کون دشنام
کہ دیتے ہین یہہ دونون فرقہ بد صحاب اور آل کون دشنام بیجد



بھی بولا ہوینگا یک شاہ بے عون کہ اس امت پہ ہی بدتر ز فرعون
بھی فرمایا ہی وہ سالا یہہ بھید کہ اول جو کریگا دین مین چھید
دیا بھی جنگ حرہ سے نشانی کہ یہہ ملعون ہوا ہی اسکا بانی
کیا لوگان کون وہان کے قتل یکسر مدینے کون کیا ویران سراسر
بھی فرمایا کہ جبار دنی یک کہ ہی قوم امیہ سے وہ بیشک
ہوا یون جون کہا پیغمبر حق چڑھا منبر پہ اسکے عمرو اشدق
سہیل اس شہ سے گستاخی کیا جب عمرو انت اسکے چاہا توڑنے تب
کہ شاید یک مقام اندر رکھا ہو کریگا تہنیت سے خوش تجھے او
خلیفہ جب ہوا فاروق اعظم پڑا وہ تہنیت مین خطبہ اسدم
جنگی جب اسے تون لائے پر یاس جن کون لینگی شہ پاس وہ عرس
کہ نکلینگی وہ لے رایات اسود خلافت لیونگی ہور ملک بیجد
بھی فرمایا اویس قرن کی بات خبر اس سے دیا تفصیل کیسات
بھی بصری کے سکونت سے خبردار کیا ہی سبکتین سالار اخیار
ہور انکے مال کون کھاوینگے وہ سب ہور انکے گردنان مارینگے وہ تب



خبر ترکون سے بھی سرور دیا ہی
ہوے ترکان نا ہنجار پیدا
کرینگے جنگ چڑھ کر کشتیان مین

کہ ہی تو بیگمان اُس قوم اندر
لئے ہین فرس اور دیگر جزایر
تھی اُمّ ورقہ ایک فرخندہ عورت
کرا ہو وے شہادت سے مکرّم
خلافت مین عمر کے وہ گرامی
کہ یہہ خیرہ کا شہر اُسوقت اندر
ہی حسن و عمدگی مین بے نظیر او
کیا وہ عرض ای شاہ سرفراز
خلافت مین عمر کے ای سو لکھن
صحابہ کی دسئے اُسپر شہادت
وہ بدبختون کے ہاتون سے شہنشاہ

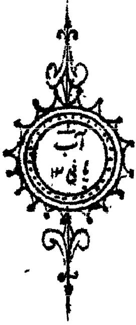
اوسے شاہ کے اصحاب سے تھا وان
کیا تب یہہ ارادہ دل کے اندر
کیا وہ معذرت سرور سے بسیار
چھپانے سے وہ دو نوا اونٹ کے شاہ
گروہ غائد آئے شہ کے جب پاس
فلان بقچہ وہان چوری گیا ہی
اُٹھا جو شخص نزدیک سرانجام
مرینگا بیگمان وہ آتش اندر
کہا اطوار سب اُسکے بیان وار
ہوا اُس سرور اُپر ایمان لایا

کیا جب بہوت تندی وہ نگوترا
طرف حارثی کے اسکے ایک دنبل
قریش اُس شہ سے جب تو زمین شیطان
کہی تب عایشہ ای رب کے محبوب
سنید و بنت بو جہل و بو سفیان

بیان اطوار کا اُنکے کیا ہی
مچا سنئے دھوم محشر کی ہر جا
سلاطین کے طرح تخت روان مین
یہہ باتان سب ہوے ظاہر سراسر
اُتھے اُمّ خرام اُن بیچ حاضر
اُتھا اُسپر شہنشہ کا عنایت
کیا ارشاد اُسے یون شاہ عالم
شہادت کے لئے ہی نیک نامی
ہوا مکشوف سب پیمبر نظر پر
مسلمانان کی ہوینگی اسیر او
مجھے کر اُسکی بخشش سے تون ممتاز
لگی ہی مومنان کے ہاتھ وہ زن
لیا تب اُسکتی [illegible] باسعادت
کیا عمار کے تین [illegible]
قدم پر اُسکے نین رکھتے اٹھے پاون
کہ سرور پر کرے پھر زخم لشکر
کیا عفو و تجاوز اُس سے سالار
کیا ہینگا مفصل اُسکون آگاہ
خبر اُنکون دیا وہ اکرم الناس
وہ ڈھونڈا بہوت سے جب پھر ملا ہی
یہہ سنتے ہی خبر لایا ہی اسلام
ہوا آتش مین سمرہ ای برادر
دیا بھی اُسکون آیندہ سے اخبار
سعادت دین ہو دنیا کی پایا
کہا دارمی مین تیرے ایک پھوڑا
ہوا ہی جون کہا تھا شاہ اکمل
کہا یاران کون اپنے سرور اُس آن
مسلمانان کے حق مین ہوئیگا خوب
اُٹھے بیٹھے ہوئے کعبے مین یک آن

کیا تھا جسطرح ارشاد سرور
بھی فرمایا ہی یون یاران کو سرور
اُتھی اُمّ خرام اُسوقت حاضر
کہ خال المومنین کے وقت لشکر
بھی بعد اُسکے شاہان بہوت اوقات
چلا تھا شاہ یکدن بہر جنگ
مدینے بیچ کر تون اب اقامت
روایت ہی کہ شاہ کامل الذات
یہہ شیما جو نفیلہ کی ہے دختر
غرض سرور سب احوال و علامات
قبولا شاہ عالم اُسکی درخواست
خزیمہ اُسکون کیا درخواست اگر
دو دیگر اور دو سر کی منافق
کیا مکے کتین جب فتح سالار
ابو سفیان یہہ حالت سب بجھایا
مقابل اُسکے آکر شہ کہا تب
دو واشتر سے آپنے حارث چھپا کر
کہا وہ تون پیمبر ہی بلا ریب
کہ آئے تم یہان یا ایہا الناس
وہ مردم جب مکان مین اپنے آیا
کہا کی یار کون اپنے وہ فاخر
بھی فرمایا عدی کیتین پیمبر
وہ بوجا یہہ کہ ہی وہ سچ پیمبر
کیا ابن محارب وہ نکون سار
نکل آویگا ایسا زور کسر کر
کئی دن اُس اُمّ سے تلملا کر
کہ تو تیرے عہد حق نیک کام خاطر
جواب اُسکون دیا اسطرح سرور
بلال آکر دیا ہی وہان اذان جب

عجم غالب ہوے سارے عرب پر
کہ اُمت آپنی دریا کے اندر
کیا ارشاد اُسے سالار فاخر
گیا کشتیان پو چڑھ دریا کے اندر
گئے کفار سے دریا مین غزوات
وہ مانگی رخصت آنے فوج کے سنگ
کہ دیوینگا خدا تجھکون شہادت
کہا تھا یون خزیمہ باصفات
ہوی ہے راکب اُپنے خچر اوپر
کہا تفصیل سے اُس یار کے بات
ہوی یہہ بات ظاہر بے کم و کاست
کہ بخشتا ہی اُسے مجھکون پیمبر
کئے کی بات آپس مین نہ لایق
طواف کعبہ کرتا تھا وہ یکبار
حسد سے اپنے دل مین بیچ کہا یا
کرینگا خوار تجھکون اس گھڑی اب
کھڑا خدمت مین شاہنشہ کے آکر
بھی لایا اُسپو تب ایمان وہ بے عیب
سرانجام اپنا رکھہ یک شخص کے پاس
کہا تھا جسطرح سالار یا ہے
جو دنیا سے اُٹھینگا تم سے آخر
اُٹھا وہ کفر مین جس مذہب اوپر
ہین معلوم اُسکتین اسرار مضمر
سوال اُس شاہ سے کر بہوت تکرار
کہ اُس آزار سے جاویگا تون مر
گیا آخر جہنم بیچ وہ خر
کہ جیتا ہی کرے اثبات قادر
وہ کام اسلام کے ہی حق مین بہتر
وہ سب پایا مگر کچھ کچھ کہے تب



جو پوشیده کہے تھے وہ سراسر / کیا ظاہر شخص پر ظاہر پیمبر
دیا تھا ہی خبر از حال اسود / کہ دعوی کر نبوت کا وہ مرتد

ہوئیگا بیگمان آخر وہ مقتول / کہا شہ جون گیا مارے وہ مجہول
ہور آوینگا یمن سے یک گرامی / کہ بہتر اُن سے ہی دنیا نامی

خبر آیا ہی کی دن بعد شہ پاس / کہ تھا ملک یمن مین افضل الناس
خبر وایل کی بھی آنے کی بولا / وہ آیا جسطرح بولا ہی تولا

چلا پانی کے جب لانیکون عمار / کہا اُسوقت اُسے سالار ابرار
کہ آرا آوینگا تیرے ایک اسود / کہ پانی لینے سے ہوئیگا تر اسد

چلا جب نیر لانے وہ معلا / ہوا مانع اُسے یک شخص کالا
غرض وہ مار اُسکے مُنہہ پہ پتھر / چلا لے مشک اپنی آب سے بھر

کہا سرور سنے جب یہہ ماجرا او / کہا خیر الوری شیطان اتھا او
ابو ذر کون کیا تھا منع سرور / کہ ہرگز نا رہے صحرا کے اندر

وہ رخصت مانگتا تھا جہد کر کر / کہا الحاح پر اُسکے نظر کر
میں ایمن نین ہون تیرے پر غطفان / مین گویا دیکھتا ہون انکون اُس آن

کہ آوینگے دغا سے وہ یکایک / ترے فرزند کون مارینگے بیشک
رہا وہ جا کو جب صحرا کے اندر / کئے قتل اُسکے بیٹے کون وہ آکر

کہا اسلمہ کتین پیغمبر رب / بنی لحیان پہ جا جا دوڑنے جب
اتر وہ لوگ سب در قوم غطفان / طعام شام کھاتے بیٹھے اُس آن

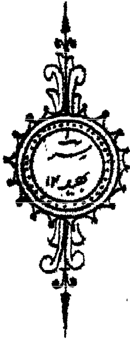
کئے جب جستجو اُسکی سراسر / ہوا ظاہر کہا تھا جون پیمبر
جب آیا ہی زراہ قوم کے سات / کیا ارشاد اُسے وہ کامل الذات

جو تم تیری جنی ہی ایک فرزند / کیا ہی کس لئے کیرا وہ دلبند
کہا آیا تجھے ہی کو پہ پنہان / قسم کھا کر کیا وہ عرض اُس آن

کہ ہرگز کوی نین جانا تھا یہہ سر / ہین بھیدان سر بسر تیرے پہ ظاہر
ہوا اُس ساعت مین وہ سالار ابرار / دیا ہی غیب کی ہو اُسکون اخبار

کیا ارشاد یون اسما کون سرور / کہ جعفر اور صدیق اور حیدر
نکاح مین لاوینگے سب اپنے تجکون / یہہ تینون سے جیسے جیتی ہی لے تون

کہا جنت مین ہووے وہ ترا مرد / کہی ہووے وہان جعفر مرا مرد
کیا ہی اُسکون اول بیاہ جعفر / کیا اُسکے بعد صدیق اکبر



گیا صدیق جب جنت کے اندر / نکاح مین اپنے لایا اُسکون حیدر
کیا سرور ابوسفیان پہ ظاہر / جو بولا تھا وہ زن سے اپنے شوہر

بھی صدیقہ کون بولا ہی پیمبر / جو گذری بات اُسکی دل کے اندر
دیار ہجر مین آیا ہی جب شاہ / کیا اصحاب کون سب اپنے آگاہ

وضو پانی سے یہان کے مت کرو تم / نہ اُسکے پینے او پر مین ہرو تم
بھی سب اونٹان کے باندو پاون محکم / نہ نکلو بہار تم خیمون سے اُس دم

ضرورت کے لئے یک شخص نکلا / خناق آکر گلے کون اُسکے چکلا
بھی نکلا اونٹ کے ڈھونڈنیکون دیگر / نکلتے ہی ہوا گم وہ ز لشکر

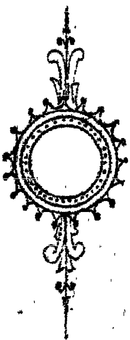
گلا دابا گیا تھا جس کا ای یار / اُٹھا لائے اُسے نزدیک سالار
دعا اُسکے لئے سرور کیا ہی / گلے کا درد اُسکا تب گیا ہی

مدینے کون گیا جب شاہ والا / بلاد ہجر مین جو گم ہوا تھا
بنی طی اُسکون سرور پاس لائے / کہ ہم کو ہو نمین اپنے اُسکون پائے

نبی اللہ بعد از جنگ خندق / بشارت یون دیا یارانکون مطلق
کہ بعد اسکے کرینگے اُنسے ہم جنگ / نہ آوینگے ہمارے پر وہ بیدرنگ

قریش اپنے مین پھر نین پائے یہہ بل / کرین تا جنگ پر سرور کے چل چل
شہنشہ آپ اُنپر چل دیا ہی / اُنو کے ہاتھ سے مکہ لیا ہی

ثقیف اور انصاریکون سرور / کیا ہی مطلع از سر مضمر
وہ آئے پوچھنے حج کے مسائل / کہا شہ اُنکون جو لائے تھے در دل



ہور آیا وائلہ نزدیک سالار / کہ پوچھے شک و نیکوی کے اسرار
بغیر اظہار اُسکے اُسکین شاہ / کیا معنی سستی ذونو کے آگاہ

بھی یاران سے کہا پیغمبر رب / کہ اولاد محارب او ثعلب
کئے ہین یہہ ارادہ وہ بکینہ / کرین تا آکو شبخون بر مدینہ

کیا تب حکم تیاری لشکر / وہ بھاگے گھاٹ سے ہو کر سراسر
بھی فرمایا اُٹھایا انکون سالار / عرب کے ملک مین آوینگی یک نار

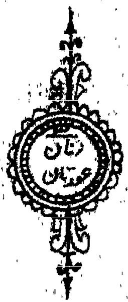
کہ اُسکے نور سے در ظلمت شام / دسینگے گردنان اونٹان کے در شام
جمادی الآخرہ کی تیسری کو / سن چھے سو چون ۶۵۴ [illegible]

عرب کے ملک مین ہو وہ نمودار / جلاتی تھی جو آتا آگے ای یار
ہوا تھا شعلہ اُسکا بہوت بالا / پڑا تھا شام مین اُسکا اُجالا

جہان تک جا کو وہ آتش جلائی / ولے ہرگز مدینے مین نہ آئی
تھا نزدیک مدینہ ایک پتھر / تھا او دہا اُس سے بجا الیقف اندر

وہ آوے گا جو حرم کے حد سے تھا بھار
بگردا اگر وہ اُس آتش کے یک گو
رجب کے مہینے کے ستاویسویں روز

کہ بطنِ عرش سے محشر میں بیشک
بھی جابر کو کیا سرورِ مبشر
وہ جیتا اُس زمانے لک ہا بھی
کہ میرے آل سے یک نفسِ اطہر
وہ بیحقر کہ ہیں زیرِ مدینہ
تجھے ہووینگا البتہ پسر ایک
بھی ثابت یوں ہوا اہلِ خبر پاس
ہوا واقع نبی اللہ کہا جوں
کہے اکثر کہ ہی وہ مردِ سلمان
کہ عالم اُنکا طبقاتِ زمین سب
کہ وہ عالم امامِ شافعی ہے

کہے ہیں لوگ کہ وہ عالم ہیں مالک
ضمیرِ ان مومناں کے بولتا تھا
بیان لگ بولتا تھا انکے بھیدان
خبر دیوینگے اُسکو سنگ و کنکر
جیسا دنیا سے اُٹھ جانا امانت
چرانے والے بکروں کے بہ صحرا
کمینے لوگ ہونا سبکے سردار
لکھا کشف الغطا میں جو آثار
جیسا بدبخت سفیانی کا آنا
مچانا دھوم اُ دنیا میں دجال

بھی یاجوج اور ماجوج ای برادر
ہوا کے بیچ بھر جانا دھوان سب
بھی ہونا بانجھ دنیا کے زنان سب
فساد و ظلم سے ہونا جہان پور
علانیہ جمع کرنا زنان سے

گئی اُسکو جلا کر راکھ وہ نار
نہ جا سکتا تھا ہرگز کوئی رو
گئی ہی بجھ تو سب وہ نارِ پرسوز
کریگا یک منادی یوں ندا ایک
محمد بن علی سے ای برادر
یہہ کیفیت تمام اُس سے کہا ہی
ہوئیگا قتل حجر الزیت اوپر
کئے اُسکوں شہید اربابِ کینہ
محمد نے اُسکا رکھہ تو نام ای نیک
کہ فرمایا ہی شہ با ابنِ عباس
بھی فرمایا ہی شاہِ باصفا یوں
کہے بعضے امامِ دین ہی نعمان
بھریگا علم سے یہہ رہبر تو اب
امامت جسکی عالم میں جلی ہے
کہ ہی راہِ امامت کا وہ سالک
معما اُنکے دل کا کھولتا تھا
کہ وہ آلیسین یوں کہتے تھے پنہان
ہمارے اِس بیان سے تجھے یکسر
آئین ہونا جو ہینگا باخیانت
بنا کرنا عماراتِ معلّٰے
پریشانی میں ترنا جو ہیں اخیار
مفصل تر تو وہاں دیکھہ ای نکوکار
جہاں مہدی سے زیبِ زمین پانا
مسلمانان پہ ہونا اُس سے جنجال
زمین زیر و زبر کرنا سراسر
عیان ہونا یک آتش در جہان ج
بھی مرنا باؤ سے یک مومنان
نہ رہنا کچھ حیا کا جگ میں دستور
اور اپنے مادران اور خواہران سے

حرم میں شک کے جو تھا نصف گر
ولے اُس بلدۂ طیّب کے اسپاس
بھی یاران کوں کیا اپنے شہنشاہ
کہ سب عباد کا سرور اُنھے اب
بھی بولا یوں اُسے سالارِ والا
بھی فرمایا ہی شاہِ اہلِ اجلال
کہا نفسِ زکیہ جسکوں سرور
علی کے تیئں کہا از یک کنیزک
ابو القاسم تو کنیت اُسکی تیں کر
کہ بے شبہ تر جاوینگے انکھیں
ثریا پر اگر ہو دینِ اقدس
کیا ارشاد بھی یوں وہ محمد
امامِ احمد اور دیگر اکابر
بھی سارے آنے والوں کو شہنشاہ
بھی وارد ہیں بہت اخبار ای یار
اُنھے اہلِ نفاق اِس عصر میں جو
کرو تم بات کالا اپنے بہت پاس
بھی فرمایا ہی وہ سرورِ بیان دار
جو انواع کیا برپا میں جہان میں
نکلنا تیس دجالوں کا ای سور
ہزاروں سے کہا ایسے علامات
بھی فرمایا ہی وہ سالارِ اکمل
لینا ملکوں کا با قسطنطنیہ
اُترنا آ مسیحا آسمان سے
نکلنا دابۃ الارض از زمین بجاب
بھی تنّا کعبہ ہونا طیبہ ویران
اور اُٹھنا دین کا عالم سے یکسر
نکرنا وہ ستمگارانِ ناچیز
لکھا ہیں مجھے یہ باتاں ہوت مجمل

جلاتی ہیں اُسے آگ ای برادر
نسیمِ سرد یک بہتی تھی خوش باس
علی بن سیّد الشہدا سے آگاہ
اُٹھینگا وہ امامِ باصفا تب
کر پہنچا وے سلام اپنا اُسے جا
محمد ابنِ عبد اللہ کا احوال
پڑھتا تھا حسن کا ای برادر
کہ ہی قومِ حنیفہ سے وہ بیشک
ہوی یہہ بات ظاہر ای برادر
تو مرتے وقت پھر آوینگے انکھیں
تو لیوینگا اُسے یک مردِ فارس
کہ ہرگز مت قریشوں کو کہو بد
کئے ہیں شرح میں یوں اُسکے ظاہر
مدینے کے کیا عالم سے آگاہ
کہ سرور جانتا تھا سب کے اسرار
سوا اسرار اُنکے سب کہتا اُتھا وو
کہ گر کوئی محمد کے ہووے پاس
قیامت کے ہیں جتنے چھوٹے آثار
عیان ہونا وہ مردان ہور زنان میں
کہ آخر سبکے ہی دجال مشہور
کہ سب ظاہر ہوئے تفصیل سات
بڑے اُسکے نشانوں کوں مفصل
ہونا اسلام کا جگ میں رویّہ
اُٹھا دینا وہ ملعونکو جہاں سے
ہور آنا سور کا مغرب سے ای یار
اور اُٹھنا دل سے اور کاغذ سے قرآن
زمانہ کفر سے بھرنا سراسر
زنان ہور مرداں کے بیچ تمیز
وہ سب کشف الغطا میں ہیں مفصل

ہوئے ہیں جو عیان آثار صغری
عیان ہوویںگے سب اشراط کبری

بھی فرمایا ہی وه سالار ابرار
مفصل قبر کے احوال و اسرار



جو پوچھینگے نکیر و منکر آکر
بھی جو ہی وہان غم و آرام یکسر

بھی فرمایا ہی وه سالار ابرار
مواقف سب قیامت کے بیانوار

که سورج آویگا بھالے خاص سر پر
زمین ہوویگی تانبے کے برابر

کھڑے رہینگے دو پانصد سال وہان
ڈوبینگے خوئے میں عورات و مردان

عرق بعضون کے پنڈری لگ رہیگا
کسے ران و کمر کے تین لگیگا

تھوڑون کے سینے لگ تھوڑون کے سر پر
لگینگے غوطے کھانے اسمیں یکسر

بھی ہوویگا حساب عمر اس آن
کسے مشکل کسے ہوویگا آسان

پچھے اسکے عمل نامے اترینگے
سیدھے اور ڈاویں ہاتھوں میں پڑینگے

رکھینگے اسکے ابدان لاکو میزان
که تولیں اسمیں طاعت اور عصیان

صراط ایسا که ہی وه سخت دشوار
رکھیگا دوزخ اوپر اسکون کرتار

ہی باریکی سے جون بال ای یار
ہی تیزی بیچ جون تلوار کی دھار

بھی بولا شاه سب دوزخ کے درکات
کیا ہی بھی بیان جنت کے درجات

بھی دیویگا اسے جو اسکا معبود
وسیله اور مقام خاص محمود

لواء الحمد ہور وه حوض کوثر
که کوزے اسکے ہیں تاروں سے اکثر

کریگا جو شفاعت سکو بالجزم
ہوے پر سب نراسی از اولو العزم

یہہ سب تفصیل سے بولا ہی سرور
لکھا ہون کچھ میں اس نسخے کے اندر

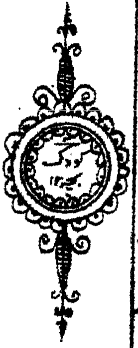
غرض یہہ بات ہی ایسی مطول
لکھینگے گر دفاتر تو ہی مجمل

ولے اس بہوت سے میں لکھا ہون کم
لکھا فہرست کے مانند بیشک

اگر کرتا میں کچھ بھی اسکی تفصیل
تو ہوتے دس ہزار ابیات بے قیل

سنا ای بھائی جب وه معجزے
تو سن پھر شوق سے یہہ معجزات اب

در بیان معجزات حضرت خیر الانام علیه الصلوة والسلام مشتمل بر شفای اسقام دربیجا سنی معجزه مذکور است



تھا اس سرور کا اعجاز ای نکونام
که دیا تھا مریضوں کو وه آرام

کہا ہی یون معیقب یامی
که جب آیا تھا حج کو شاه نامی

ہوا ہیں اسکے خدمت بیچ حاضر
اتھا یک گھر بیچ سالار فاخر

بچا یکدن کا یک مرد از جامه
وہان لایا اتار کر اسکو جامه

شہنشہ اس سے پوچھا ہی میں ہون کون
کہا تو ہی رسول خالق کون

کہا سرور اسے تو راست بولا
برکت دیوے تیرے بیچ مولا

کیا نہیں بات ہر گز پھر وه بچا
سخن کرنے کے حد کو تا نہ پہنچا

ہوا مشہور سب لوکا میں بیشک
لقب اسکا یا جی کا مبارک

روایت یون کیا ہی ہندی یار

معجزهٔ دیگر

که خدمت میں نبی الله کے یکبار

لے آئے تھے بڑا سا ایک کودک
که نہیں کرتا تھا وه بات بیشک

کہا میں کون ہون تو ہو موافق غیب
کہا تو ہی رسول الله بے ریب

روایت یون کیا ہی ابن عباس

معجزهٔ دیگر

که لائی ایک زن بیٹے کو شہ پاس

کہی تب یا رسول الله یہہ فرزند
ہوا دیوانگی میں تیرکو بے بند

بصبح و شام ہوتا ہی دوانه
لگایا ہاتھ اسے شاه یگانه

شہ کونین جب اسکو چھیا ہی
وه دیوانه گیا فی الحال یک قی

کہنے کے بچے سی یک چیز اسود
شکم سے اسکے بھار اگر یہی تد

حرکت بہوت سی کرتی تھی وه چیز

معجزهٔ دیگر

جنون جا اسکا پایا ہوش و تمیز

محمد ابن حاطب کے دند اوپر
پڑی تھی گرم ہاندی ہو نگون سر

اتھا سن طفولیت میں وه تب
گیا اسوقت اسکا ہاتھ جل سب

مبارک ہاتھ اسے سرور لگایا

معجزهٔ دیگر



شفا فی الفور اس بچے نے پایا

خبر ہی شرجبیل کے ہاتھ اندر
گھٹا یک تھا گره دارای برادر

پکڑ سکتا نہ تھا ہر گز وه تلوار
بہت پاتا تھا اس گھٹے سے آزار

مبارک ہاتھ سے اپنے پیمبر
ملا ہی اس گھٹے کو ای برادر

وه گھٹا اس گھڑی میں گم ہوا ہی
اثر اسکا نہ باقی کچھ رہا ہی

خبر میں ہی تھا تب ایک لڑکا

معجزهٔ دیگر

که دل دیوانگی سے اسکا جھڑکا

دو دست پاک اپنے شاه ہو کر
پلایا اسکو وه پانی سراسر

پیا ہی جس گھڑی وه پاک پانی
جنون بھاگا ہوا فی الحال ...

قتاده اسطرح کہتا ہی یارو

معجزهٔ دیگر

احد میں میں اتھا نزدیک سالار

کئے اس جنگ میں جس وقت کفار
شہ کو ہیں اوپر تیر کا مار

ہوا اسکا سپر میں آڑ آکر
لگیں تا مجھکو وہ تیران سراسر

لگا ایک تیر میرے آنکھ میں آ
کہ اس سے دیدہ میرا بھار نکلا

میں لے دیدے کو اپنے ہاتھ اندر
گیا حضرت کے نزدیک ای برادر

یہہ حالت دیکھ شہ رونے لگا ہی
دعا میرے لئے تب یوں کیا ہی

کہ یارب کر قتادہ کی حفاظت
کیا تیرے نبی کی جون حمایت

ارے مرسل کے چہرے کے ابرو
کیا ہی آپنے منہ کو سپر او

تو کر اس آنکھ کو اب اسکے بہتر
کرے اسکو تیر میں از چشم دیگر

دعاؤں کر کو اس اوقات کے بیچ
لیا دیدے کو میرے ہاتھ کے بیچ

رکھا جاگے میں اسکے اسکو سرور
ہوی وہ آنکھ اول سے بھی بہتر

یہہ آنکھ اسکی اچھی و شبہ خوشتر
نظر مو حسن میں از چشم دیگر

ہوی آنکھیں اسکے جب نے تھے ای یار
نہیں ہوتا تھا کچھ اسکو آزار

معجزہ دیگر

بہ سینے کو کیا حضرت علی جب
ہوے پانوں پہ اسکے آپنے تب

معجزہ دیگر

رکھا شہ ہاتھ اسکے پاؤں اوپر
گئے وہ آبلے اسوقت یکسر

بھی جاتا جس گھڑی شاہ یگانہ
علی کو کرنے خیبر پہ روانہ

کئے اسوقت عرض ای سرور فرد
کہی آنکھوں میں اسکے آپ تہمت درد

وہ آنکھیں کھول نہیں سکتا ہی ہرگز
نہ آرام و سکون کچھ ہی ہرگز

کہا سالار عالم جلد تم جاؤ
اسے میرے تلک ہر طرح سے لاؤ

صحابی ایک ہاتھ اسکا پکڑ کر
لے آیا اسکو نزدیک سرور

لعاب پاک اپنا شاہ ابرار
تب اسکے آنکھوں میں ڈالا ہی یار

شتاب آزار اسکا سب گیا ہی
وہ جا اسوقت خیبر کو لیا ہی

ہوا نہیں پھر کبھی آزار انکون
اٹھے آرام سے دایم وہ مقرون

معجزہ دیگر

حنین اندر لڑا خالد نے بسیار
لگے وہاں بھوت زخمان اسکو ای یار

کہا یاران سے اپنے سرور کون
جگا اسکا بتا دیگا مجھے کون

بتاے رہگیا وہاں شاہ لولاک
کیا دم اسکے اوپر وہ دم پاک

معجزہ دیگر

اسی ساعت وہ زخم بھر گئے سب
ہوی ہی صحت کامل اسے تب

خبر ہی یوں کہ یک اندھے کو سرور
کیا ہی اسطرح حکم ای برادر

کہ تا بھی ادا کر دو رکعت
پڑے یہہ وہ درود بابرکت

توسل آپ سے کر بنگیان او
خدا سے مانگے اپنے انکھیان او

کیا وہ جون اسے سالار بولا
دیا اسوقت آنکھیں اسکے مولا

معجزہ دیگر

ہوا تھا کا ہلا سعد ابن ابی وقاص
کہ تھا وہ شاہ کے اصحاب میں خاص

شہنشہ دیکھنے اسکون گیا ہی
دعا اسکے لئے تب یوں کیا ہی

[illegible] کو یارب آرام
ہوا اس سے دور کر یارب اسقام

معجزہ دیگر

دعا کرتے ہی وہ سالار کامل
ہوی اسکو شفا فی الفور حاصل

قدیک وہ جو اتھا یاران سے شہ کے
دو نو آنکھ اسکے سب مند گئے تھے اجلے

نہتی آنکھوں میں کچھ اسکے بصارت
اٹھی اسباب سے بہوت اسکو کلفت

لعاب خاص ان میں شاہ ڈالا
پڑا آنکھوں میں اسکے تب اجالا

ہوا تھا گرچہ وہ اسّی برس کا
پڑا تا تھا و لیکن سوئی میں دھاگا

معجزہ دیگر

بصارت اس گرامی کی نوی ہوی
نظر اسکی جوانان سے قوی ہوی

روایت ہی کہ سرور تھوک اپنا
کرم سے ایک مستسقی کو بخشا

وہ چاٹا اس لعاب خاص کو جب
ہوی حاصل شفا فی الحال اسے تب

معجزہ دیگر

روایت ہی کہ جب خیبر میں تھا حرب
لگا پنڈری اپر سلمہ کے یک ضرب

کہ اس سے مغز اسکا بھار آیا
کرم سے اسکے سالار آیا

کیا سہ مرتبہ دم شاہ آفاق
ہوے اسوقت خوب اس یار کے ساق

معجزہ دیگر

بھی ثابت یوں ہوا ہی از روایت
تھے زید ابن معاذ اوپر جراحت

معجزہ دیگر

دم پاک اپنا پھونکا سید سرور
جراحت اسکے ہوی فی الفور بہتر

ابو رافع تھا ایک بدبخت تاجر
کہ ایذا شہکو دیتا تھا وہ کافر

گیا ابن عتیک از حکم سالار
لے جا صحابہ ساتھ اپنے انصار

سپر ڈھال
ساعت گھڑی
ساق پنڈری

کہ اُس ملعون کتئین تا مار ڈالے
ہُوا رُسکو مار کر جب آوے پھر ابھی
گیا ہی پاس یاران کے بشدت
وُہ اپنے پاؤن کو لنبا کیا تب
نہاتی کچھہ نام دھان درد کا نا تُوان
اور آیا ہی خبر مین ای برادر
اُسی ساعت مین اُسکا جُڑ گیا ہات
خبیب ابن عدی کے گئے تھے بازو
اتھا ابن انیس از قوم انصار
لگیا تھا ایک وار اُسکے سر اُوپر
تبھی ڈال اپنا لعاب وُہ حق کا محبوب
پھر آیا ہی خبر مین یونکہ یکبار
کہ یا رب عم کو میرے دے تو آرام
پھر آیا ہی خبر مین ای برادر
ہوے فی الفور آنکھین اُسکے پُر نور
ہُوا آیا ہی خبر مین یونکہ زن یک
لعاب پاک اُسکتئین چٹایا
بھی وارد ہی خبر در دستِ محرز
بھی آیا ہی خبر مین ای نکوکار
بندے تھے پتھر یان دے اُسکو محکم
سلام اُسپر چلے جب شاہ کے یار
گیا تھا بو قتادہ اُنکے ہمراہ
شتابی اُسپر پھونکا شہنشاہ
وُہ بھیج اپنے شتر یک نذر حضرت
تو لیتا اُسکے اُس ہدیہ کتئین اب
بجا لایا اُنے ارشاد حضرت
بھی آیا ہی خبر مین یونکہ یکبار
وضو کر کر شتابی سے پیمبر
روایت ہی کہ تھا زید ابن ارقم

کرے اُسکو جہنم کے حوالے
پھسل کر پاؤن اُسکا گر پڑا ہی
اُٹھا لاے اُسے نزدیک حضرت
شہِ دین پاؤن کو اُسکے چھپا تب

معجزۂ دیگر

معوذ کا گیا تھا ہاتھہ اُکھڑ کر

معجزۂ دیگر

سر کہ جا مُہرہ اُسکا میل کر شو

معجزۂ دیگر

تھی تصدیع بہوت اُسکو ای برادر

معجزۂ دیگر

ابو طالب ہُوا تھا جب تو بیمار

معجزۂ دیگر

تھی مادرزاد اندھی ایک دختر

معجزۂ دیگر

شہنشہ پاس لائی ایک کودک

معجزۂ دیگر

ہُوا تھا ای برادر درد بے حد

معجزۂ دیگر

کھلایا اُس نبی کو شاہِ عالم

معجزۂ دیگر

تا اُس حال مین پاؤن اُسکا ناگاہ

اُسی دم جڑ گیا پاؤن اُسکا دلخواہ

کیا درخواست شتر سے اپنی صحبت
منگایا ایک ڈھیلا شاہِ دین تب

معجزۂ دیگر

عیادت کو گیا جابر کے سالار
ڈلایا آب باقی اُسکے اوپر

معجزۂ دیگر

بشب قلعے مین اُس ملعون کے جا کر
گیا ہی ٹوٹ کر پاؤن اُسکا اُس ٹھاؤن
جب اُسکو شاہِ دین اس طرح دیکھا
مبارک ہاتھہ اُسکا جب لگا ہی

معجزۂ دیگر

اُس [illegible]

معجزۂ دیگر

دم پاک اپنا سر اُسپر [illegible]

معجزۂ دیگر

شہنشہ اُسکے زخم اُوپر کیا [illegible]

معجزۂ دیگر

شہنشہ دیکھنے اُسکو گیا تب

معجزۂ دیگر

لعفل سے مبارک دستِ سرور

معجزۂ دیگر

کہ وُہ تھی ریش تھا از جوش آزار

معجزۂ دیگر

کرم سے اپنے پھونکا اسپو سالار

معجزۂ دیگر

ہُوا اُسپر دست پاک اپنا پھرایا

معجزۂ دیگر

صحابہ شاہ کے نوبت بنوبت

معجزۂ دیگر تھا ایک عمدہ عرب مین بو برا نام

شہنشہ رد کر اُسکے نذر کتئین
ہُوا اُس پر تھوک کر بولا ہی یہ بول

معجزۂ دیگر

ہُوا تھا وُہ مرض سے سخت بیہوش
وہ پانی پڑتے ہی وُہ ہوش مین آیا

معجزۂ دیگر

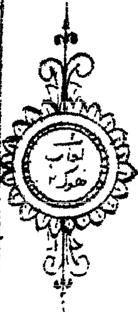
کیا قتل اُسکتئین بھاری تھے اندر
بندھا تھا کری سے اپنے کھینچکر پاؤن
کہا اُسکو کر اپنا پاؤن لنبا
شتابی پاؤن اُسکا جُڑ گیا ہی
ہُوا مضبوط تر اوّل سے وُہ پاؤن
لعابِ خاص کتئین اپنے ڈالا
ہُوا آیا ہی روایت بیچ اسد عات
ہُوا فی الحال چنگا وُہ اوّل سا
تھا عبد اللہ اُسکا نام ای یار
گیا آزار اُسکا اُس گھری رم
براحت کو کیا کلثوم کے خوب
دُعا صحت لئے اُسکے کیا تب
دیا اُسوقت مولا اُسکو آرام
پھر آیا اُسکے دونو چشم اوپر
ہوے سب لوگ اُسکے بہوت مسرور
لیا اُس زن سے اُس بچے کو سالار
وُہ بچہ اُس گھری آرام پایا
گیا فی الحال یکسر اُسکا آزار
کہ ٹوٹا ہاتھہ یک لڑکے کا یکبار
اُسی ساعت شفا وُہ طفل پایا
کہ دوزخ مین کرین اُسکو نگون سار
اُٹھا لاے اُسے نزدیک حضرت
تھا دُکھ سے بہت حیران وُہ ناکام
کہا کافر کا لیتا ہدیہ گر مین
کہ پھوے اُسکتئین پانی مین گھول
ہوی حاصل اُسے اُسوقت صحت
تھی بیماری کو اُسکے ہر گھری جوش
شفا اُس درد سے فی الحال پایا
نیت آزار سے آنکھون کے پر غم

شتابی جلدی
چشم آنکھ
طفل بچہ

کئے تھے آنکھ اُسکے اسقدر جوش / کہ رہتا تھا وہ غم سے بہت مدہوش
گیا تشریف لے وہاں شاہِ والا / لعاب آنکھوں میں اُسکے اپنا ڈالا
گئی آنکھوں سے اُسکے سب وہ جنجال / شفا پاکر ہوا وہ بہت خوشحال

در بیان معجزاتِ سیدِ موجودات صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وسلم کہ تعلق باحیاءِ اموات دارد در ینجا نہ معجزہ مذکور است

بھی ثابت یوں ہوا ہی از روایات / کہ زندہ کر دیا تھا احیائے اموات
جلایا والدین اپنے کو سرور / وہ دونوں لائے ہیں ایمان اُسپر
امام انبیا پر لا کو ایمان / گئے پھر عالمِ برزخ میں اس آن
سیوطی و امام و دیگر اعلام / کہ تھے ارکان شرع و قطب اسلام



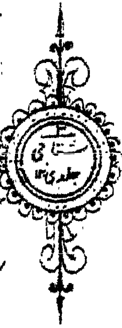
لکھے ہیں اس بیان کو با دلایل / سیوطی سے ہیں اسمیں چھ رسایل

معجزۂ دیگر

روایت ہی کہ شاہنشاہ انام / کیا ایک شخص کو دعوت باسلام
کہا وہ میری لڑکی مر گئی ہے / مصیبت سے مجھے حیرانگی ہے
جلا وینگا تو گر دختر کو میرے / تو میں دعوت کہیں مانونگا تیرے
کہا سرور مجھے قبر اُسکی بتلا / وہ بتلایا وہاں سالارِ دیں جا
پکارا نام لے اُسکا تب اُونیک / کہی سرور کہیں لبیک و سعدیک
کہا پھر اُسکو شاہِ انبیا نے / تو چہتی ہے طرف دنیا کے آنے
کہی پائی میں حق کو ای پیمبر / مرے ماں باپ سے البتہ بہتر
بھی پائی آخرت کو میں ای مولا / بغیر شبہ اس دنیا سے اولیٰ
انس یوں بتاتا ہی ای برادر / گیا تھا ایک جوان انصار سے مر

معجزۂ دیگر

سو اُس مرحوم کو تھی ایک مادر / بہت بڈھی اور اندھی ای برادر
کئے حکم جا کو اُسکے گھر میں سب / پسر کی تعزیت اُسکے ادا تب
کہی آیا گیا بیٹا مرا مر / کہے ہم ہاں گیا بیٹا ترا مر
کہی تو جانتا ہی خوب یارب / کہ تیرے رہ میں سب کو چھوڑ کر اب
میں آئی تیرے ہور تیرے نبی پاس / مدد کی تیرے ہر شدت میں آس
تو میرے پر نہ لا اُس درد کا بار / کر اس رنج و مصیبت سے مجھے پار



وہ مردہ منہ سے تب کپڑا اُٹھایا / ہمارے ساتھ کھانا بیٹھ کھایا

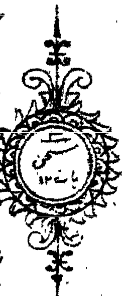
معجزۂ دیگر

کہا ابنِ مسیب یوں کہ یکبار / گیا مر ایک مرد از قوم انصار
شتابی سے کفن اُسکو دیا نے / اُٹھانے لاش اُسکی لوگ آئے
کیا ہی وہ تکلم سطیح ند / کہ ہی بیشک رسول اللہ محمد

معجزۂ دیگر

خبر ہی زید بیٹا خارجہ کا / کہ تھا وہ عمدۂ انصار والا
وہ فیما بین ظہر و عصر یکبار / مدینے میں کہیں جاتا تھا ای یار
یکایک گر پڑا تب ہو گیا مر / اُٹھا لے گئے اُسے انصار آکر
سُلا کے اور اُڑھائے اُسپو چادر / نسا انصار کے روتے تھے اُسپر
بھی تھے گرد اُسکے انصار معزز / یکایک سب نے سنی مغرب کے بعد از
کہ کہتا ہی کوئی خاموش ہو سب / تامل سے بجا لائے چو طرف جب
تو تھا زیر چادر سے اُسکا آواز / کئے کپڑے کو اُسکے منہ سے تب باز
سنے اُس سے کہ وہ کہتا ہے یہ سب / محمد ہی رسول عالم الغیب
بھی وہ پیغمبر اُمی وہ سرور / کہ ہی خاتم رسولاں کا سراسر
نہیں ہی بعد اُسکے کوئی مرسل / لکھا ہی یوں کتاب اللہ میں اول
کہا بعد اُسکے ہنگامہ سخن سا بچ / نہیں ہی تا میں کچھ ہیچ ہو یا بچ
کہا پھر یہ رسول اللہ کھڑا ہی / سلام اُس شاہ پر تب اُو کیا ہی
خبر ہی یوں کہ ثابت از سعادت / یمامی بیچ پایا ہی شہادت

معجزۂ دیگر



اُتارے قبر میں اصحاب اُسے جب / لگا کہنے کہیں وہ باصفا تب
محمد ہی رسول اللہ بیشک / بھی خلفا کو سراہا وہ یکایک
خبر ہی کاٹ جابر ایک بکرا / پکایا سُتریاں کہتیں وہ سُترا

معجزۂ دیگر

گیا لے اُسکو نزد سرورِ کل / کرے تا اُس سے پیغمبر تناول
کہا یارا نکو کھاؤ اس گوشت کو سب / ولے تو ڑو نکو کوئی ہاڈ کو اب
فراغت پا کے جب کھانے سے پیمبر / کیا سب اُستخوان کو جمع سرور
رکھا دستِ مبارک اُنکے اوپر / کہا آہستہ کچھ اُس دم پیمبر
وہ ہاڑوں سے ہوا موجود بکرا / لگا ہڑانے کان ہور سر اپنا جھٹکا

معجزۂ دیگر

خبر ہی ایک لڑکی ای برادر / ہو جنگل بیچ پیدا گئی مر
وہ صحرا کے طرف سرو سدا را / ہوا اسکا نام لے اسکو پکارا

کہ دے تو حکم سے حق کے جواب / وہ سنتے ہی ندا یہ زندہ ہو تب
چلی کہتی ہوئی شہ پاس لبیک / کہا سالار عالم اسکو ای نیک

اگر مرغوب ہی تجھ پاس یہ بات / ملا ہوں تجھے ماں باپ کے سات
کہی ای سرور ابرار رسالت / نہیں ہے مجھکوں کچھ بھی انکی حاجت

کہ میں بیٹی ہوں بیشک ای پیمبر / خدا کو اپنے حق میں ان سے بہتر

معجزۂ دیگر

خبر ہے یک یہودیہ بہ خیبر / پھرے میں گوسفند کے زہر بھر کر
دئی بھیج اسکو نزد شاہ ابرار / پھر اوہ شاہ سے بولا یہ گفتار

نہ کھا میرے لیے ہرگز ای مکمل / کہ میرے میں بھرا ہے زہر قاتل
سنا یہ بات جب اس سے شہنشاہ / کیا اس رمز سے یارانکوں آگاہ

ہیں ایسے معجزے سرور کے بسیار / وہ سب لکھنا کسے طاقت ہی ای یار

در بیان معجزات سرور ملکوت علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کہ تعلق باجابت دعا دارد و در بیان فصل اول در [illegible] و در بیان منفعت معجزۂ مذکور است

ہوا اس اعجاز کو سرور کے مت بھول / کہ ہوتی تھی دعا جلد اسکی مقبول
روایت ہی کہ مولا کا پیارا / طرف خاتون کے یکدم سدھارا

رکھے اسکے سینے اوپر اپنا ہات / کیا ہی یہ دعا وہ کامل الذات
کہ یارب بھوک کو کر اس سے تو دور / ہوئی نیں پھر کبھی بھوکی وہ پرنور

ہوا آیا ہی کہ وہ سالار فاخر / کیا ہی یہ دعا حیدر کے خاطر

معجزۂ دیگر

کہ یارب ہو کر لطف اپنا پور / کہ اس سے گرمی سردی کو کر دور
ہوا مستغنی ان دونوں کے آزار / نہ پایا تھا کبھی کچھ ان سے آزار

دیا جب بیاہ کر حکم خدا سے / بتول پاک کیتیں مرتضیٰ سے

معجزۂ دیگر

کیا تب یہ دعا وہ جان عالم / کہ اپنے لطف سے رحمان عالم
دیوے دونوں میں پیوند اور الفت / ہوا انکے نسل میں بخشے برکت

نکالے ان سے بہوت اولاد طیب / ہوئے بے شبہ یہ بات عیان سب
کہ انکے نسل میں از فضل و رحمت / دیا حق ایسی کثرت اور برکت

کہ لاکھوں سے ہوے سادات پیدا / بھی ہوں گے بہوت تا محشر ہویدا
ہوئے انمیں امامان مکمل / کہ جن سے سب کئے ہیں فیض حاصل

جتے دنیا منے ارکان دین ہیں / انوں کے جود سے خوشہ چین ہیں
انوں سے ظاہر و باطن ہے پرنور / انوں سے صورت و معنی ہے پرنور

ہیں انمیں ایسے اقطاب اور افراد / کہ جن سے دین ہور دنیا ہی آباد
انومیں کوئی ہوا اسطرح با ناؤں / کہ سب ولیوں نے گردن پر رکھا پاؤں

بھی جنکو علم و عرفان میں بڑائی / کئے ہیں در پہ اسکے جبہ سائی
محبت میں لگے جتنے گرامی / رکھے ہیں انکی خدمت میں غلامی

تھے جو محبوبیت میں نامداران / تھے اسکے پیش خدمت منکسران

معجزۂ دیگر

کیا ہی بھی دعا شہ بہر حیدر / کہ غالب ہوئے وہ عمرو ابن ود پر
اتھا وہ پہلوان یک بس زور آور / عرب میں تھا ہزاروں کے برابر

کیا ہی قتل اسکو شاہ مردان / ہوئے یہ دیکھ سب کفار لرزان

معجزۂ دیگر

بھی جنگ بدر میں سالار عالم / کیا ہیگا دعاؤں ای مکرم
کہ یارب کر تو ظاہر جلد خود سات / کیا ہی وعدہ جو کچھ تو نے مرے سات

بھی کہتا ہے رہیگا گر تو یارب / یہ میری سب جماعت کو ہلاک اب
کریگا نا ابد لک کوئی زمین پر / عبادت تیری ای خلاق اکبر

شہ کونین کرتے ہی یہ دعوت / دیا حق دوستاں کو اسکے نصرت

معجزۂ دیگر

بھی اہل بدر کے خاطر شہنشاہ / کیا ہی یوں دعا اس سے اگاہ
کہ یارب یا برہنہ ہیں انو سب / تو دے رحمت سے اپنے انکو کب

خداوندا یہ سب ننگے ہیں بالکل / پنہا کپڑے انوکوں سب تجمل
خداوندا یہ بھوکے ہیں سراسر / کھلا کھانا انوکوں سیر ہوں کر

کیا جب یہ دعا وہ دافع الضر / ملے ہر شخص کے تیں یک دو دو شتر

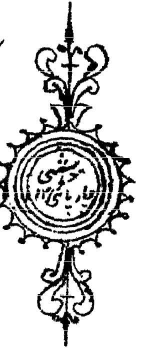
معجزۂ دیگر

ہوا آیا ہی خیبر میں ای مکرم / کہ مانگا ہی دعا یوں شاہ عالم
کہ ای پروردگار از فضل و رحمت / عنایت کر عمر سے دین کو عزت

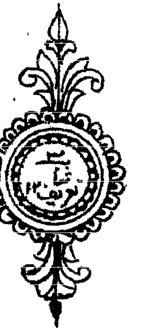
گوسفند: بکرا ۱۲
لطف: مہربانی ۱۲
نصرت: فتح ۱۲



یہہ کرتے ہی دعا سالار کون
بھی بولا یون که اہلِ آسمان سب
علی کو دے حکومت وُہ یگانه
کیا وُہ عرض ای سالارِ عالم
کہ یارب اُسکے دل کو دے ہدایت
قضا مین اُسکتین شانِ جلی ہے
بھی فرمایا ہی یون فاروقِ اعظم
دیا یون عبدِ رحمان کون دعا شاہ
دیا حق مال مین یون اُسکے برکت
ہزارون سے دیا ہی اُون خیرات
ملا جب آٹھوان حصّہ بہر چار
روایت ہی کہ وُہ پیغمبرِ خاص
کر اُسکی تیر اندازی کتین خوب



ہوا وُہ تیر اندازی مین الشباب
بھی ہے اخبار مین ای اصفیا یون
دیا پروردگار اُسکو بہت مال
بھی باغان اُسکے سب ہوتے تھے ای یار
مدینے کون گیا جب حق کا محبوب
مدینے کون ہمارے بس یارب
کیا ہی یہہ دعا جسوقت سالار
بھی وارد ہی خبر وُہ اشرف النّاس
کہ یارب کر عنایت اُسکو دے ڈھیل
دیا تھا ابنِ جعفر کون پیمبر



اُسے ہر چیز مین ہوتی تھی برکت
کیا ہی نابغہ کی ثنا جب
ہوی تھی اُسکی سن دو سَو پہ چالیس
برائے عروہ و مقداد و فرقد
ہوتا تھا کبھی کچھ اُنکون نقصان
دیا ہی بھی دعا وُہ شاہِ فاخر

ہوا فاروق اعظم آ مسلمان
اُسی ساعت منے جبریل آیا
ہوے فاروق کے ایمان سے خوش اَب
بغیر شبہ اُس سے ربِّ علّام

معجزۂ دیگر

قضا کا امر ہی بیحد نو مبہم
مجھے ہوتی ہی اُسمین اضطرابی
زبان کو بخش اُسکے استقامت
کیا جب یہہ دعا پیغمبرِ رب
کہ بولا شاہ اقضاکم علی ہے
عمر جب لگ نہ آوے وُہ مکمّل
ہلاکی ہو وُ اُس قضیہ کو سرِ دم
کہ جس مین بوالحسن ہووے نہ حاضر

معجزۂ دیگر

کہ کثرت کون تھا جسکے نہایت
غلامان کو کیا آزاد وُہ بہوت
ہین بے حد نہایت اُسکے صدقات
یہہ سب کچھ کر ہوا جب وُہ مکرم

معجزۂ دیگر

دعا مانگا برائے سعدِ وقّاص
کہ ای قیّومِ عالم از عنایت
ہوا وُہ دو نون مین نادر اسلوب
نکرتا تھا کبھی وُہ کوئی دعوت

معجزۂ دیگر

دیا سرور انس کے تین دعا یون
کہ عمر و مال مین ہو اُسکے برکت
صد و سبت و عمر کے اُسکے ہوئی سال
تھے اولاد اُسکے سو سے زیادہ ای یار

معجزۂ دیگر

ہوا اُسکی نہتی اُسوقت کچھ خوب
ہوے اکثر صحابی کالے وہان
تو کتّے سے زیادہ دو گر اب
برکت دے تو اُسکے مانبِ اندر
ہوا اُسکی ہوی ہی خوب بسیار
ہوی اطراف سے تب اُسکی مقدوم

معجزۂ دیگر

کرم سے اپنے فقہ و علم تاویل
ہوا یون علم مین با عظم و شان او

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

تفضّل سے دیا اُسکو دعا تب
کہ بولا نا گراوے تیرے دندان

معجزۂ [illegible]

دعائے نفع مانگا ہی وُہ امجد
وُہ تینون کا ہوا ہی مال بسیار

معجزۂ دیگر

نوازش سے طفیل دوس خاطر
دعا کرتے ہی شاہنشاہِ والا

زقرآن حسبک اللہ سنہ بولا یا
کیا جون چاہئے تائیدِ اسلام
کیا ہی جب یمن کے تئین روانہ
کیا سرور دعا تب یہہ شتابی
قضا یہن مرتضی کامل ہوا تب
نکرتا تھا قضیہ کوئی فیصل
اُتھے آپسمین یک یون وہ اکابر
کہ اُسکے مال مین برکت ہو دلخواہ
فقیران کو کیا دلشاد وُہ بہوت
اُتھے عورات اُسکے چار ہمدم
ملے ہر ہر کو اسّی الف دینار
ہمیشہ کر دعا اُسکی اجابت
نکر ہوتی اتھی اُسوقت اجابت
کہ آبا نین نظر مین کوئی ویسا
بھی ہوا اولاد کتین اُسکے کثرت
ہوے تھے بھی مواشی اُسکے بسیار
ہمیشہ سال مین دو بار پُر بار
کیا تب یون دعا سالار کون
لجا تون اُسکے تپ جحفہ کے اوپر
ہوے اُسوقت اہلِ جحفہ محموم
دعا مانگا برائے ابنِ عباس
کہ قرآن کا ہوا ہی ترجمان او
دعائے نفع و برکت ای برادر
تھا کچھ نفع کون اُسکے نہایت
وُہ رہتا تھا ہمیشہ شاد و خندان
اُتھے سالم سب اُسکے دانت بتّیس
بہت ملتا تھا اُنکو نفع ای یار
ترقی مین اتھا مال اُنکا ہر آن
جبین پر اُسکے تب یک نور چمکا

کہا ڈرتا ہون مین ای حاکمِ داور | کہ تو لینگے ہوا ہی کوڑ مجھ پر | کیا تب پھر دعا وہ فیض گستر | کہ اسکے تازیانے پر ہو وہ نور

گیا وہ سال گھری وہ نور سارا | اتھا چمکات مین مثلِ ستارا | ہِت اسکے رو برو روشن تھا وہ نور | لقب اسکا ہوا ذوالنور مشہور



ہوا تھا شہ کا ناقہ ایک دن گم

معجزۂ دیگر

کیا ہی تب دعا وہ جانِ مردم

نکولا ایک تب شدت سے آیا

معجزۂ دیگر

ہو اس ناقے کو سرور پاس لایا

کیا یون بو ہریرہ عرض شہ پاس | کہ مان کو میرے نہین ہے دین کا کچھ پاس | بھی رکھتی ہی بہت وہ بغض تیرا | ہی غم اس بات کا مجھکون گھنیرا

تو کر ای سرورِ عالم دعا اب | کہ حق اسکو کرے ایمان عطا اب | سنا اس سے شہنشہ یہہ بیان جب | کیا مادر لئے اسکے دعا تب

وہ بعد از اسکے مادر پاس آیا | ہوو اسکون بے نہایت نرم پایا | بلا لایا اسے در خدمتِ شاہ | ہوی فی الحال وہ ایمان سے آگاہ

کیا ہی بھی دعا وہ جانِ الباب

معجزۂ دیگر

حذیفہ کے لئے در جنگِ احزاب

کہ یارب اپنے لطف و مرحمت سے | بچا اسکو بلائے شش جہت سے | تھا اس ایام مین سرما بشدت | صحابہ پر اتھی کھانے کی عسرت

مدینے کون لئے تھے گھیر کفار | گیا لانے خبر وہ در شبِ تار | لیا لشکر مین جا کر انکے اخبار | نہ کوئی کافر سے پہنچا اسکو آزار

نہ اسمین بھوک کا ہرگز اثر تھا | نہ ٹھنڈ کون اسکے تن پر کچھ گذر تھا | بدرقہ اس دعا کا لے کو ہمراہ | پھر آیا با سلامت وہ حق آگاہ

کیا جب دوس کون دعوت وہ قبیل

معجزۂ دیگر

کئے ہین وہ اجابت مین بہت ڈھیل



کہا تب ای خدا از محضِ رحمت | ہدایت دوس کیتین کر عنایت | دعا کرتے ہی سرور سب آئے | بصدقِ جان و دل ایمان لائے

کہے اہلِ سیر ای شوق آہنگ

معجزۂ دیگر

کہ تھی قومِ ثقیفی سخت جون سنگ

نہین دعوت کون شہ کے مانتے تھے | نہ مطلق اسکو کچھ پہچانتے تھے | نہ طور صلح سے ہوتے تھے آگاہ | نہ خوفِ جنگ سے آتے تھے براہ

تھا قومِ عرب مین کوی قبیلہ | انھون سا سرکش و پر مکر و حیلہ | شرارت انکی ہوی جب سنی بسیار | کیا ہی یون دعا اسوقت سالار

کہ ای پروردگار از فضل و رحمت | ثقیفیان کے تئین دیدے تو ہدایت | معا اسکے وہ سب چھوڑ اپنے طغیان | ہوے سالار پاس آکر مسلمان

کیا ہی عزمِ فتحِ مکہ شہ جب

معجزۂ دیگر

دعا اسطرح کیتا ہی کہ یارب

قریشیون کے تو آنکھین موچ یکبار | ہو آنے سے مرے بند انکے اخبار | کیا ہی یہہ دعا جس وقت سرور | پڑی ہی غیب سے پھر کی انو پر

خبر سرور کی ان سے کوی نپایا

معجزۂ دیگر

وہ تا سرحدِ مکے پہنچ آیا

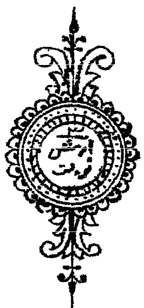
کیا یک بار سالارِ اکابر | دعا مینہہ کی بنی مرّہ کے خاطر | دعا کرتے ہی سرور از نوازش | ہوی ہے ملک مین خوب انکے بارش

جب آئے شاہ کن قومِ سلامان

معجزۂ دیگر

کئے ہین عرض یون وہ نیک ایمان

کہ ای مشکل مین تیرا سبکو آدھار | ہمارے ملک مین ہی قحطِ بسیار | فراخی کی کیا سرور دعا تب | وہ رخصت لیکو حضرت سے چلے سب



جب آئے ملک مین وہ سب جماعت

معجزۂ دیگر

فراخی پائے ہین وہان بے نہایت

ولید و پھر عیاش و سلمہ دیگر | کہ تھے بوجہل ملعون کے برادر | یہہ تینون خاص یارانِ مصطفی کے | تھے بیشک سابقین اولین سے

مدینے کو صحابہ جب سدھارے | کئے قید انکتین کفار سارے | کیا اشفاق سے پیغمبرِ رب | خلاصی واسطے انکے دعا تب

معا اسکے بالطافِ خدائی

معجزۂ دیگر

ہوی اس قید سے انکون رہائی

خبر ہی جب ہوا مازن مسلمان | کیا ہی عرض ای شاہِ رسولان | تھین کی بد خصلتان میرے مناب | دعا کرتون کہ وہ جاتے رہین سب

کہا یارب اب اسکا راگ یکسر | تو قرآن کے تلاوت سے بدل کر | عوض حرمت کے دے اسکو حلال آب | بجائے خمر دے اسکو زلال آب

بجائے فسق دے تو اسکو عفت
بھی دے اسکو حیا از فضل و رحمت

عنایت کر اسے بھی ایک فرزند
ہوے سب حیران و باش کو خداوند

جب اک رشہ کہ قوم جہیبی
ہوے سب مومنان از خوش نصیبی

معجزہ دیگر

دے انعام انکو بعد از ضیافت
کیا سالار عالم نے سکون رخصت

گئے بعد انکے آیا ہی جوان ایک
کہ تھا اس قوم میں بیشک بہت نیک

کہا اے مجمع امید واران
گئے لے فیض انکے سے مریاین

مستاہی میں بھی آیا ہوں ترے پاس
تو بر لاویگا رحمت سے مری آس

نہیں میں مانگتا ہوں مال تجھ
نہیں چاہتا ہوں میں تاع و تجر کچھ

بھی چاہتا ہوں میں بخشش شہ سے
کہ استغنا ہے حاصل دل کو میرے

قناعت کے مقام اندر رہوں میں
نہ دنیا کے طرف ہرگز دھلوں میں

دعا اسکون دیا شاہ رسالت
کہا یارب دے اسے غفران و رحمت

ہو سکے دل کتیں کر تو غنی اب
لے رخصت شہ سے وہ گھر کو گیا تب

جب آیا ہی اداے حج کو سرور
لے گئے ... قوم ... سے اگر

پوچھا انہے وہ ہادی انس و جان کا
بہت جوشش سے احوال اس جوان کا

کہے سب یا رسول اللہ واللہ
نہ دیکھے ہم کوئی اس سا حق آگاہ

سنے میں ہم کسی دستر کو اس یوں
کہ قانع ہو وے برزق خدا یوں

اگر لٹ جاوے ہر ذیک اسکے دنیا
تو ہرگز التفات اسپر کرے نا

کہا الحمد للہ شاہ والا
کہ میں امید رکھتا ہوں ز مولا

کہ جب جاویگا دنیا سے وہ کامل
تو مرجاویگا با جمعیت دل

کہا اس قوم سے اس وقت یک مرد
نہیں مرتا ہی وجھی سے کوئی فرد

رسول اللہ فرمایا ہی کہ اس آن
کہ ہوتے ہیں ہموم اسکے پریشان

ارادے سکے داواں تو دل نو کر
پھریں وادی میں دنیا کے سراسر

ہی غالب یہ کہ موت اسپہ آوے
کسی وادی میں آ اسکون بتاوے

نہو نگی اسپہ کچھ رحمت خدا سے
وہ جس وادی میں مرجاے وبائے

پیچھے سالار کے صدیق اکبر
خبر لیتا تھا اسکی جہد کر کر

نبوت کا کیا دعوی جب اسود
ہوے اہل یمن سے بہوت مرتد

ہو قایم وہ جوان باخوب [illegible]
سبھوں کو دین پر رکھتا تھا ترغیب

جب آے سب یمن کے لوک رہ بر
لکھا حاکم کتیں صدیق اکبر

کہ لاوے وہ بجا تعظیم اسکی
کرے جوں چاہئے تکریم اسکی

دیا تھا سرور ہر قبیل و ہر عبد
دعا ایک نوجوان کو از نبی سعد

معجزہ دیگر

کہ برکت دیو اسمیں رب اکبر
ہوا وہ قوم میں قاری و بہتر

معجزہ دیگر

زرارہ کون رسول حق تعالے
بہت فتنوں سے آگاہی پایا تھا

کہا اسوقت وہ سالار کونین
دعا کر تا نہ دیکھوں ان کتیں میں

کہا سالار عالم یوں دعا تب
کہ ان فتنوں کو نا دیکھے وہ یارب

نہیں دیکھا وہ ان فتنوں سے یک شی
بل انکے انیکے آگے ہوا ہی

بھی فرمایا ہی یوں شاہ رسالت
دے قوم نہر کون یارب برکت

معجزہ دیگر

تو حیوانات کو کر انکے پر شیر
نکال انکے لیے پتھر ستی نیر

دے انکے مال و فرزند میں برکت
رہے وہ جاودان با عیش و عشرت

خبر سے یک جہان آ کر حضرت
منگا بد کام کرنے کی اجازت

معجزہ دیگر

کہا اسوقت یوں سالار اکوان
کہ یارب بخش تو اسکے گناہان

ہوے سکے دل کتیں کر صاف طاہر
بچا وہ اس دعا سے از کبایر

فصل دوم در دعاے مضرت وخسران

کیا نکالا سبے کے خاطر وہ دعا جو
کیا کی بے ادب اور دعا یوں

کیا تھا بد دعا عقبہ کے اوپر
کہ دشمن تھا پیمبر کا وہ ابتر

کہ آئیے ... رب اکبر
گرا اسکون نہیں پر توں نگون سر

گرا گھوڑے سے وہ ملعون شتابی
پکڑ کے اسکون گیا لے یک صحابی

کیا تھا ثعلبہ مومن نے حضرت
کہ اپنے مال میں ہو بھوت کثرت

معجزہ دیگر

کیا کی بار اسکون منع سرور
کہ ہرگز نا کرے وہ خواہش زر

ولیکن جب کیا وہ بہوت تکرار
کہا یارب اسے دے مال بسیار

ہوا ہی مال اسکا یوں بکثرت
کہ نہیں تھا اسکے کثرت کو نہایت

ہوے جب اونٹ و بکرے اسکے بسیار
مدینے کے حرم سے وہ گیا تھا

جب آیا شہہ کا عامل پاس اسکے | کہ تا لیوے زکات مال اُس سے
دیا نہین ہے زکات اُس دم وہ جاہل | کہا اسنے سرور سے یہ بات عامل
کہ ای جاہل کیا کیا تون ر کا کنت | مذمت مین تیرے اُتری ہی آیت
کہا اسنے سرور کہا ہی حکم تون حق | کہ نا لیئون زکات اُس سے مین مطلق
اُٹھے اصحاب مین جتنے اکابر | گیا اُن پاس جا زاری وہ وفر
دلے کوی نہین کیا اُسکی شفاعت | گیا نومید ہو با درد و حسرت
کیا صدیق اسکے مال کون رد | اگرچہ او کیا الحاح بے حد
خلافت بیچ ذوالنورین کے او

معجزۂ دیگر

بھی عتبہ بن ابی وقاص اوپر | دعاے بد کیا اسطرح سرور
کیا تھا بد دعا خسرو پہ وہ پاک

معجزۂ دیگر

کہ پھاڑے اسکو اپنے قہر سے حق | کیا وہ خون جگر مکتوب کو شق
قریش اوپر کیا سالار ابرار

معجزۂ دیگر

ہوے ہین قحط مین وہ مبتلا زود | گئے تب شاہ سے التجا زود
بھی عتبہ بن ابی لہب اوپر ای یار

معجزۂ دیگر

کہ اسکون پھاڑ کھاوے ایک درندہ | گیا تب شام کیتیک وہ گزندہ
خبر ہی ایک لڑکا از شرارت

معجزۂ دیگر

کیا اُسپر دعا اُسوقت سرور

معجزۂ دیگر

اتھا ابن قمیہ سخت ملعون | دکھایا شہہ کون وہ بدبخت ملعون
بز کو بہی اُسنے یکت مار ٹکر

معجزۂ دیگر

ہوی قوم کلاب از بخت بد جب | کتاب مصطفی سے بے ادب سب
لگے کرنے کتین وہ قوم ابتر

معجزۂ دیگر

کیا در غزوۂ احزاب سرور | دعاے بد سگل کفار اوپر
تو لرزہ اُنکے دل مین ڈال یکسر | ہمین فتح و ظفر دے انکے اوپر
ابو عامر جو تھا بد ذات کافر

معجزۂ دیگر

کہ تنہا وہ مرے جنگل بھٹکتا

معجزۂ دیگر

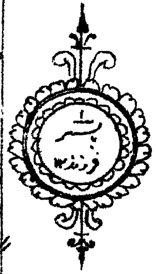
روایت ہی کہ تھا ایک شخص احول | کہ سر کے بال تھے اُسکے مطول
کہا اللہ یا رب اُسکے رشت کر بال

معجزۂ دیگر

خبر ہے درحضور شاہ والا | کوی ازدست چپ کھاتا کھایا
کہا تجھکون نہ قدرت تا کبھی ہو

معجزۂ دیگر

حساب اسکا کیا جب او یہ جال | تو دینا اسکو رہتا تھا بہت مال
ہوی نازل تب اُسکے ذم مین آیت | گئے قوم اُسکے جا اُسکون ملامت
حساب اُسوقت کر وہ باد فینہ [؟] | گیا لیکو زکات اندر مدینہ
کیا ہر چند زاری وہ بلا جد | کیا مال اُسکا سرور اُس اوپر رد
کہ تا وہ از رہ لطف و نوازش | کریں سرور کے پاس اسکی سفارش
خلیفہ جب ہوا صدیق اکبر | گیا خدمت مین اُسکے لیکو وہ نذر
بھی لایا ز خلافت مین عمر کے | پھر او نومید ہو کر آخر اُس سے
زمین مین جا ملا قارون سے او
کہ تا گذرے اُس اوپر سال پورا | گیا دوزخ مین جلد وہ ادھورا
کیا جب خط کو اُسکے وہ لعین چاک
کیا جب یہ دعا سالار لولاک | کیا شیرویہ اسکا وان شکم چاک
دعا تا قحط مین ہووین گرفتار
دعا تب دفع کی اُسکے کیا ہی | وہ قحط اُس قوم سے یکسر گیا ہی
دعاے بد کیا تھا شاہ اخیار
اُسے یک باگہ رہ مین پھاڑ کھایا | سزا اپنی وہ ملعون جلد پایا
کیا شہہ کی نماز اندر حرکت
ہو لولا ر گیا ہے وہ زمین پر
کیا اُسپر دعا سالار والا | ہلاک اُسکون کرے مولا تعالی
گرایا کوہ سے اُسکو زمین پر
کہا یا رب کر انکون عقل سے دور | وہ کمبختان ہووے دانش سے مہجور
سبھی دیوانگی کے کام یکسر
کہ ای قرآن کے نازل کرنیوالے | تو ان سب کافران کے تئین بھگا دے
دعا کرتے ہی وہ سالار خیار | بہت ہو گھبرے بھاگے تہین کفار
کیا اُسپر دعا سالار فاخر
ہموا اسطرح آخر کون وہ کتا
اُٹھاتا تھا نماز اندر اُنھین سب | کہ تا ہرگز زمین پر تا گرین سب
گرے وہ سب پراگندہ ہو فی الحال
کیا شہ منع اُسکون وہ نمانا | بھی ہو لا نہین ہون سیدھے پر توانا
اُٹھا یا نہین ہے سیدھا ت پھر او



روایت ہی حکم مروان کا باپ
کہا ایک روز شہ اُس بے ادب کون
مدینے سے کیا وہ سبکا سرتاج
محکم بن ہشام بر شہنشاہ
روایت یوں کیا ہی ابن عباس
بلا لاؤ تو معاویہ کون جا کر
گیا میں پھر اُسے کھانے پہ پایا
ہوا آخر ہوید اسب یہہ بھید
بہت کھانے اپر نت منکو دھرتا
میں تھوڑے سو لکھا ہوں مختصر کر

کہ سر سے پاؤں تک تھا پورا باپ
کہ سب اوقات میں اسطرح ہو نون
ہلا منہ اپنا سرور کو چڑاتا
لگا کرنے کو منہ اُسکا حرکت

معجزۂ دیگر

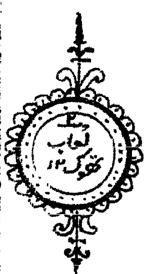
دُعائے بد کیا تھا ای حق آگاہ
گئے جب دفن سکوئی نکوکار

معجزۂ دیگر

گیا اور اُسکون پایا کھاتے اوتہ
پھر آیا پھر گیا میں تو پھر آیا
کہ نِت بھرتا تھا اسکا پیٹ جو بید
ہیں اسکا پیٹ کو ہی دم بھی بھرتا
کہا یہہ ماجرا میں شہ سے آکر
کیا اُسپر دعا شہ نے سہ بار
وہ روز و شب میں کھاتا تھا کئی بار
ہیں ایسے معجزے بہت اسکے ای یار

بھی آنحضرت سے آنکھیں مارتا تھا
بھی مٹکاتا تھا آنکھ اُو بے سعادت
اُسے آخر پیمبر کے ساتھ اخراج
زمیں ہنستے دئی جھپک آنکھیں بھار
کہ شہ مجھکون کہا یکدن بلا لا
کہا مجھکون بلا لا اسکون جا کر
کبھی اسکون کرے نا سیر کرتار
ولیکن بھوک سے رہتا اتھا زار
کہ تعداد انکا ہی معدودسے بھار
ولے بطور فہرست ای برادر

در بیان انکہ مختصر دست شریف مبارک سید یا چیزی مستعمل میکرد برکات بعد آن ظاہر می شد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در ینجا تخمیناً پنجاہ معجزہ مذکور است



انا عالی دین کے بولے سبھی یوں
تو ہوتے تھے بہت اُسمیں برکات
روایت ہی کہ حسنین دل افروز
خبر ہی ایکدن کے شیر خوارے
حیا یا شاہ انکون آیا بھوک
خبر ہی تھی انس کے گھر میں یک چاہ
وضو کے آب باقی کون پیمبر
ہوا نیر اُسکا کھارا تھا سو میٹھا
روایت ہی کہ نزد شاہ عالم
ہو آئی ہے روایت یونکہ سرور
وہ پانی یک کوے بھیتر ڈلایا
خبر ہی ایک پانی پر گذر شاہ
کہا شہ بلکہ نام اُسکا ہی نعمان
خبر ہے ام مالک نام یک زن
بدرگاہ شہ کون میں یکبار
بھی فرمایا کرے خرچ اُس سے بےمنت
وہ بدلی جا و دان پر ایک دستور
ہوا اُس دن سے گھی بند اُسکا ای یار

کہ تھا اعجاز پیغمبر کا بھی یوں
کہ وہ جس شی کو ہاتھ اپنا لگاتا

معجزۂ دیگر

لگے تھے پیاس سے رونیکو بکرو
لعاب انکو چٹایا شاہ عالم

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

ستایا بھوک اپنا اسمیں شہنشاہ
ہوا اسطرح میٹھا اسکا پانی

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

لے آئے دلو یک از آب زمزم
لعاب پاک ڈالا اسمیں سرور

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

پوچھا اصحاب سے اُسکے خبر شاہ
ہو اُسکا نیر سے شیرین و خوش جان
کہے ہیساں ہیگا نام اُسکا
کیا ارشاد جب یوں شہ و والا

معجزۂ دیگر



وہ بھیجی گھی کی بدلی ایک ای یار
ولیکن نا نچوڑے اسکو یک چھن
اتھی روغن سے صبح و شام معمور
گئی یہہ ماجرا وہ شہ سے اظہار
وہ بدلی کون لگا تھا اپنا بے زن
ہمیشہ خرچ اُسے کرتی تھی وہ زن
فراموشی سے اُس بدلی کون یکبار
کہا شہ گر نکرتی یوں تو ای زن

با استعمال میں وہ اسکون لاتا
تو سن اب شوق سے ای بھائی یہہ بات
ہوئے سیراب ہو خاموش اُس دم
ہو بیتاب ہو بھوکے روتے تھے سارے
تھی اُس دن انکون پیاس شور کی
کہ میں تھا کوئی پانی اسکا ثانی
قبا کے چہ میں ڈالا ای برادر
بھی ہو وہ ہم کبھی ہرگز نہ سوکا
وہ خوشبو تر ہوا از مشک اذفر
غرارہ کرکے یک دن لوا اندر
کو بوئے عبیر و مشک پایا
بھی پانی اُسکا کھارا اور کروا
وہ پانی ہو گیا صاف اور میٹھا
تھے بچے بہوت اُسے اور منگے سالن
دیا بھیج انکیتں گھر اُسکے شہ پھیر
بھی دیتی تھی بچونکو اُس سے روغن
نتھاری ہو لئی روغن وہ جو سارا
ہمیشہ اُس ستی لیتی لو روغن

خبر ہے شاہ کے کیتیک آثار	معجزۂ دیگر		اٹھے خالد کی توپی بیچ ای یار
بھی اُس بالان کی اُسکو بہر برکت	معجزۂ دیگر		کہ وُہ ہر جنگ میں پاتا تھا نصرت
بھی آیا ہی خبر میں ای حق آگاہ	کہ اسما پاس تھا یک جُبہ شاہ	اگر آتا اُسکے گھر کون کوئی بیمار	تو اُس جُبّے کو دُہوتی تھی وہ سو بار
ہُو اُس بیمار کون دیتی تھی وہ نیر	معجزۂ دیگر		شفا میں اُسکے نین ہوتی تھی دیر
ہُوا آیا ہی خبر میں ای مُعزّز	تغاری یک تھی سرور کے بعد از	جب اُسمیں وہ الکر پیتے اچھے آب	تو ہوتے تھے مریضان سب شفا یاب
روایت ہی ابوطلحہ کا گھوڑا	معجزۂ دیگر		نہیں ہرگز وہ چل سکتا تھا تھوڑا
سوار اُسپر ہوا جب شاہِ لولاک	معجزۂ دیگر		ہوا ہی اُس گھڑی وہ جلد چالاک
تھا گھوڑا اشجعی کا بہوت سُستا	پیمبر اُسکون مارا ایک کوڑا	ہوا اسطرح چالاک و دوان او	کہ نہیں سکتا تھا تھانب اُسکی عنان
بھی یک مرکب نہایت سُست رفتار	معجزۂ دیگر		اتھا ابنِ عبادہ پاس ای یار
چڑھا یکبار اُسپر شاہِ لولاک	معجزۂ دیگر		ہوا وہ باؤ کے مانند چالاک
بھی جابر کا شُتر یک رہ اندر	پڑا ماندا ہرا ہو کر زمین پر	نہ اُٹھ سکتا تھا چل سکتا کہاں کا	چبایا چوب اُسے یک شاہِ والا
اُٹھا اُس دم دوڑنیکون یون لگا او	معجزۂ دیگر		مہار اُسکی تھر اسکتا نہ تھا او
جریر آکر کہا سالار کے تئیں	کہ چڑ سکتا نہیں گھوڑے اُپر میں	رکھا سینے پہ اُسکے ہاتھ سرور	سواری میں ہوا وہ سب سے بہتر
ہوا آیا ہے خبر سلمان کو سالار	معجزۂ دیگر		طلا بخشا ہی یک انڈیکے مقدار
دیا صاحب کو اپنے وہ نکو کار	چہل اوقیہ زر تول اُس سے ای یار	وہ سونا جیون کا تیون باقی تھا	پس اُس کافر سے آزادی لیا تھا
خبر ہے ایک چروے نے آیا	معجزۂ دیگر		شہنشہ پاس یک پاٹ لایا
نہ حد شیر کون پہنچی تھی اصلا	لگایا کاس کون ہاتھ اُسکے تولا	نچوڑا اُسکا وُہ سالارِ دین دود	پلایا اُسکتیں صدیق کون زود
بھی دو دُہُنکا نچوڑا بار دیگر	پلایا ہے وہ چروے کون سرور	پیا ہی بارِ سیوم آپ سرور	کہا ای کہ توہی سچ پیمبر
رکھا ہی ہاتھ یک چھیلی کے اُوپر	معجزۂ دیگر		کہ ہرگز نہیں چرا تھا اُس پر نر
ہوی وہ دود سے فی الفور معمور	معجزۂ دیگر		لیے کئی ظرف کتیں دود سے پُور
بھی یک چھیلی بہ نزدِ امّ معبد	نہیں تھا لاغری کو اُسکے کچھ حد	نہ تھا مدت سے اُسمیں دود کا نام	لگایا ہاتھ اُسے سالارِ انام
ہوی وُہ دود سے اسطرح معمور	معجزۂ دیگر		کہ پاس اُسکے گھر کے سب کری پور
پیا یک بار ستّو شاہِ والا	پیا اُسکا الش ابن عقیل آ	بوقتِ تشنگی ہو بھوک بے دیر	اُنے ہوتا اتھا سیراب ہو سیر
روانہ جب کیا سرور نے صحاب	معجزۂ دیگر		دیا تھا انکون توشہ یک چھگل آب
بند اُسکا ہاتھ سے اپنے دہانہ	پڑا ہے کچھ دعا شاہِ یگانہ	اترنے تئیں کھولے جب اُسے زود	تو پایا اُس چھگل کے بیچ وہ دود
روایت ہی کہ شاہِ کامل الذات	معجزۂ دیگر		رکھا سر پر عُمیر نیک کے ہات
بھی برکت کی دعا اُسکون دیا ہے	تھا وہ اسّی برس کا جب ہوا ہی	ولے وہ کچھ نہیں بوڑھا ہوا تھا	بھی قوّت اُسکا ہرگز نہیں گیا تھا
تھا شہ کے ریش کا یک مو اطہر	معجزۂ دیگر		بہ نزدِ امّ سلمہ ای برادر
وہ مو ہے پاک کون پانی منے ڈال	پلاتی تھی مریضان کو وہ خوشحال	جب اُس پانی کتیں پیتے تھے بیمار	شفا پاتے اتھے فی الفور ای یار







حنین اندر ہوا جب سخت بیکار ۔ ہوا تھا عابد ابنِ عمرو فگار
مبارک ہاتھ سے سالارِ والا ۔ چمکتا تھا وہان یک نورِ اطہر
بھی وارد ہی خبر مین ای حق آگاہ ۔ چھپا تھا قیس کے سر کون شہنشاہ
دیا تھا بھی دعا سے اسکون اسدم ۔ ولیکن جان رکھا تھا ہاتھ سر دو
وہان کے بال تھے کالے او اجل ۔ عرب اسکو اغر کہتے ہین یکسر
خبر ہے اپنا دستِ پاک سرور ۔ رکھا مدلوک ہو سایب کے سر پہ
دراز انکی ہوی تھی عمر ای یار ۔ نہ بوڈھے کچھ ہوے تھے وہ نکوکار
رکھا ایک مرد کے منھ پہ شہنشاہ ۔ ہمیشہ نور کا جون ماہ جھلکار
رکھا ہی دستِ پاک اپنا پیمبر ۔ بروے ابنِ ملحان ای برادر
ہوا یون چہرہ اسکا نور پیوند ۔ کہ منھ مین اسکے نظر آتا تھا ای یار
خبر ہی ابنِ زید ای با سعادت ۔ اتھا بد شکل اور کوتاہ قامت
رکھا ہاتھ اسکے سر پر وہ مکمل ۔ ہوی شکل اسکی خوب اور قد مطول
بھی جھر کا ہاتھ کے پانی کو سرور ۔ کہ سارے عورتان مین تھی وہ اپروتہ
روایت ہی کہ شاہِ کامل الذات ۔ رکھا تھا خنظلہ کے سر پہ ہات
گر آتا اس کنے کوی سوج والا ۔ وہ سوج اسوقت جاتی تھی سراسر
بھی ہاتھ اپنا رکھا ایک کودک اوپر ۔ کہ تھی یک آفت اسکون ای برادر
وہ دستِ پاک کے لگتے ہی ای یار ۔ گیا فی الحال اسکا بھاگ آزار
بھی آیا شخص یک نزدیک سالار ۔ کہا اس مرد کیتین اے برادر
کہ چھڑکے آب وہ بر جاے آزار ۔ شفا پا کر ہوا مسرور خوش حال
ہوے آئے ہین بہت اخبار و آثار ۔ کہ ہاتھ اپنا رکھا سالار مختار
گئے بیمار طفلون کے سر پر ۔ گیا فی الحال سب آزار ان کا
روایت ہی کہ پشتِ عتبہ اوپر ۔ بہت نکلے تھے پھلے ای برادر
رکھا ہی پیٹھ پر اسکے شہنشاہ ۔ گر او بو نہین اتھی مشک ختن مین
اتھے اسکے نکاح مین چار عورات ۔ اتھی خوشبو یہ ان عورات کے ور
روایت یون کئے اہلِ سیر سب ۔ کہ جنگِ بدر مین پیغمبر رب
لے اپنے ہاتھ مین یکمشت کنکر ۔ شکست انکو ہوی فی الحال ای نیک
روایت ہی کہ تھی اسوقت یک زن ۔ تھا اسمین بے نہایت بیحیاپن
دیا اس گوشت کیتین اسکو مختار ۔ ہوی ہے شرم مین بیشک یگانی
خبر ہے بوہریرہ نزدِ حضرت ۔ کیا ہی ایکدن آیون شکایت

معجزۂ دیگر

لہو چہرے سے اسکے آپ پونچا ۔ لگا تھا جان مبارک دستِ سرور

معجزۂ دیگر

ہوا تھا سو برس کا وہ مکرم ۔ ہوا تھا اسکا اجلا سراسر
لقب اسکا اغر تھا ای مکمل ۔ ملین وہ رنگ گر کوی شے کے اندر

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

مبارک ہاتھ اپنا ای حق آگاہ ۔ اتھا چہرے پہ اسکے ای نکوکار

معجزۂ دیگر

کہ تھا چمکات مین تارے کے مانند ۔ رخ اسکا مثلِ در مین تھا پر انوار

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

کرم سے آپنے زینب کے منھ پہ ۔ جمال اسکا ہوا یون نادر اسلوب

معجزۂ دیگر

رکھا اپنا کف بجا دستِ والا ۔ اسے رکھتا تھا اسکے درم پہ

معجزۂ دیگر

معجزۂ دیگر

کہ اسکون خنق کا تھا سخت آزار ۔ غرارہ کر کو پانی بیچ مسرور
کیا وہ جون کہا سالار ابرار ۔ ہوا اسوقت اسکا دور جنجال

معجزۂ دیگر

بھی کی دیوانگون پر ای برادر ۔ لگا جب ہاتھ انکون شاہ کون کا

معجزۂ دیگر

مبارک ہاتھ اپنا ای حق آگاہ ۔ ہوی یون بو خوش اسکے بدن مین
لگانے تھے وہ خوشبو بہو دترات ۔ دلے بوی خوش اسکی ای برادر

معجزۂ دیگر

کہا شاہ الوجوہ اسوقت اندر ۔ طرف کفار کے اسکو دیا پھیک

معجزۂ دیگر

کہ چاہا تھا اسے آپ ای نکوکار ۔ اسے جسوقت کھائی ہے وہ گیانی

معجزۂ دیگر

کہ میرے تئیں بہت ہی سہو و نسیان / کیا ارشاد اُسنے تب شاہ اکوان
کہ جلدی سے بچھاوے اپنی چادر / بچھایا وہ کہا تھا جوں پیمبر

رکھا اپنا ہاتھ وہاں یوں اسکوں بولا / کہ چادر کو کرے وہ جلد گولا
کیا وہ جوں کہا شاہ رسالت / ہوا تب اسکو حفظ بے نہایت

نبی اللہ کے احکام اور اخبار / بلا شبہ اسے تھے یاد اسکوں بسیار



در بیان اختتام این نسخۂ میمنت انجام

ہیں ایسے معجزے سرور کے بے حد / کسے یارا ہی کرنا اُن کتئیں عد
لکھا جس طرح میں اقسام اول / لکھا اُس قسم کوں بھی ہوت مجمل

وہ سب انواع کوں میں در حقیقت / لکھا فہرست تیوں ای با سعادت
اگر جوں چاہئے کرنا میں تفصیل / تو ہوتے ساتھ الف ابیات بے قیل

نہیں ہے علم کا اب شوق کسکوں / خصوصاً ایں سیر کا ذوق کسکوں
بجوش حرص سب مرداں ہور عورات / لگتے ہیں شغل میں دنیا کے دن رات

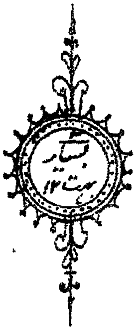
نہیں ہے کسکو ہرگز درد دیں کا / نہیں ہے کوئی بھی طالب یقیں کا
نہ شاہ انبیا کا کوئی عاشق / نہ اُسکے ذکر کا ہی کوئی شایق

لکھا اسواسطے میں مختصر کر / پڑے تا اُسکوں ہر کوئی ای دلبر
کیا ہوں جوں بیاں میں معجزات اب / ہی بیشک ترجمہ اخبار کا سب

صحیح ہیں سب روایات اسکے ای یار / نہیں کذب و غلط کوں اسمیں کچھ بار
نکالا ہوں خلاصہ کی کتب کا / دیا ہوں داخلا اپنے دل کے حب کا

ہیں اس اسلوب اس ترکیب کتئیں / نہیں دیکھا ہوں کوئی نسخے منے ہیں
اگر دیکھینگا تو جب وہ کتاباں / تو صدق اس بات کا بوجھینگا اُس آن

نہ بولا یہہ سخن شعرا کے ڈھب سے / لکھا ہوں صاف و سیدھا دو سبب سے
اول یاں احادیث ای صفا کیش / لکھا ہوں اُنکوں جوں تھے بے کم و بیش



کیا ہوں ترجمہ اخبار کا جب / تو کیوں دخل اسمیں ہو یا شعر کا ڈھب
بھی یہہ نسخہ کہ ہے اس فن میں نادر / بنا ہیگا عوام الناس خاطر

نزاکت شعر کی وہ جانتے نیں / دقایق اسکے کچھ پہچانتے نیں
لکھا صاف اس لئے یہہ نظم مرغوب / کہ تا سب عامیاں سمجھیں اسے خوب

اگر بھاکے میں اردو کے میں کہتا / کوئی اُسکوں بھاکے لوگوں سے چھپتا
کہوا سطرح یا اُس طرح ای یار / ہی مقصد ذکر معجزات سے بسیار

نظر معنی پہ رکھ اُسکے بہر جا / پیا اُسکوں شوق میں سرور کے ہر جا
بحمد للہ کہ یہہ دلکش رسالا / ہوا پورا بفضل حق تعالے

ہزاراں شکر اُسے ہر صبح و ہر شام / کہ اس نسخے کتئیں بخشا وہ اتمام
تھے بارا سو کے اوپر چھے برس جب / ہوا یہہ نسخۂ دلکش مرتب

ہوا ابیات اُسکے سب بے ریب و تکرار / سنہ الف و یکصد و یکسٹھ ہیں ای یار
جو کوئی اسکو پڑھیگا یا سنیگا / کرم سے گر دعا مجھکوں کریگا

در بیان عرض احوال سراسر اختلال در جناب رحمة العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کل حین

میں اب کرتا ہوں اپنا عرض احوال / کرم سے سن اُسے ای بحر افضال
توں بیشک رحمة للعالمیں ہے / دو جگمیں تو شفیع المذنبیں ہے

ہی تیرا جود وہ باران رحمت / ہی رشحہ ایک جسکا سب یہہ خلقت
رچی ہے ایسی تیرے فیض کی دھوم / کہ شیطان بھی نہیں ہے اُس سے محروم

تجھے کون و مکاں اوپر ہی شاہی / ہی تیرے حکم میں مہ تا بماہی
ہی تیرے سر پر لولاک کا تاج / زمین و آسماں میں ہے ترا راج

رسولاں تیرے یکسر خوشہ چیں ہیں / ملک در پر ترے سر بر زمیں ہیں
تھے دایم اُس تمنا میں وہ امجاد / کہ ہوویں تیری اُمت میں ای اسعاد



تو سب کا اصل ہے سب فرع تیرے / تو سب کا نور ہی سب شمع تیرے
جو ہیں امکان میں کیا جزو کیا کل / ہیں سب تیرے طفیلی بے تامل

تو ہے روح وجود اور جود تیرا / دیا ہی اول و آخر یہ گھیرا
فلک اور ملک میں جتنے بڑے ہیں / ترے سب آستانے پر کھڑے ہیں

ہیں تیرے خوان کے مہماں سارے / ہیں تیرے عہد کے سب شیر خوارے
سب علویات و سفلیات کل آج / محیط فیض کے تیرے ہیں امواج

ہی تیری شرع وہ دریاے واسع / کہ ہیں نہرا اُسکے نبیوں کے شرایع
ہوئے احکام دیں تیرے بہر دور / سو ہے حق رہنما سبکے بصد طور

اولوالعزماں تھے تیرے پیشکاراں / اٹھے تجھ حکم کے خدمتگذاراں
تھے تیرے رسولاں انبیا سب / تھے تیرے نام لیوا اصفیا سب

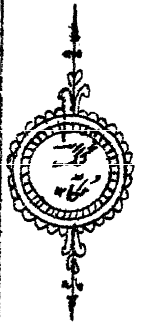
خدا تیری ثنا بیاں کیا ہے / کہ اپنے سب کتب اُس سے بھرا ہے
رسولاں سب ترے یوں مدح خواں تھے / کہ تیرے ذکر میں سب تر زباں تھے

منابر عالم ملکوت کے سب
تھے تیرے ذکر طیب سے مطیب
بھی سارے عالم ناسوت یکسر
تھے تیرے نام انور سے منور

غرض غیب و شہادت مین جو ہی شی
ہی تیرے نور کے بے شبہ وہ فی
توہی وہ آفتاب اوج وحدت
کہ ظاہر تجھ سے ہین ذرات کثرت

توہی ذات و صفات حق کا مظہر
مظاہر ہین ترے عالم سراسر
جتو ہین ملک و ملک ہین سبکے سرتاج
پہنچا تیرے پاس اُنکو ہے معراج

جب ایسی تجھکو شان و کبریا ہے
وہان مدح و ثنا دُسرونکی کیا ہی
جہان لگ جگمین ہین نامی سخنور
ہین تیرے مدح مین حیرت سے ہمسر



بنوع عرصے ہین فصیحان آے ہین سب
ثنا سے تیرے ہیبت کھاے ہین سب
بلیغان عرب سب نارسا ہین
ثنا مین تیرے اہل فرس کیا ہین

لگے حیرت سے سب بھول آپنی ہوش
ہوے جون غنچہ تصویر خاموش
ترے جب بحر عظمت کو تجھاے
خجالت کے عرق مین غوطہ کھاے

بچارے ہندیان کا ذکر کیا ہی
کہ اُنکی فکر بیحد نارسا ہی
خصوصاً مجھ سریکا گنگ و نادان
کہ علم و فضل سے بالکل ہے عریان

نہ تیرے پیروی کی لیہی ہمین
نہ تیرے خُلق کی یک خوبی ہمین
نہ اُسکتین ہنر نے نا ادب ہی
نہ اُسکتین ترا ہرگز نسب ہی

نہ فعل اُسکا درست نا قول اُسکا
ہی پیدا وہنان بے تو دل اُسکا
ہوا ایسے رشت کا مان ہیچ ہو پور
ترا ہے تجھ سے بارا شو برس دور

سرانا تجھکو میرا کیا ہے مقدور
سما دے کسطرح کوزے مین سمندور
اُرے ہین خوف سے اوسان میرے
کہ سمجھا ہون مین استغنا کو تیرے

ہوی ہی فکر تادان تو دل میری
کہ ناتی نین ہے دل مین چاہ تیری
جہان نادر قصاید ہاے حیدہ
اُڑی ہیبت سے جون رنگ پریدہ

وہان یہہ ہندی کج مج ہی کیا چیز
کہ ہی وہ فی الحقیقت ہیچ و نا چیز
جہان سب بلغنان کا سغرہ ہی وا
وہان کیا بدی شور کیا اُسکا شروا

کہان تحت الثری کی مور بیکس
کہان مدح و ثنای عرش اقدس
ولے یہہ بوالہوس ان نارسائی
کیا خواہش تری مدحت سرائی

وہ بدی تہون کہ لے چھاگے کے گی تار
ہوی تھی جا کو یوسف کی خریدار
وہ بدی تہون کہ لے جلجے سے کچھ نر
چلا بغداد کے سلطان کے دھیر



وہ چھتی تہون کہ وہ مسکین نادان
ملنے کے پاؤن سے لی ساز و سامان
سبج اپنے کون صاحب استطاعت
کری جا کر سلیمان کی ضیافت

مین اس دکھنی رسالے کو بنایا
ترے درگاہ عالی پاس لایا
خجالت کے عرق مین دیکھا ہون
کہ مومنین کون اور یہہ کیا کیا ہون

نہین واللہ یہہ اندازہ میرا
کہ بولون اُسکتین ہدیہ ہی تیرا
کہان مین اور کہان تعین کیا ہی یہہ بات
اسی تشویش مین رہتا ہون دن رات

مرا دل اس تصور مینج گم ہے
ہمیشہ اس خجالت کون اُلم ہے
کیا جہل سے میرا ہوس جوش
مرے اس عیب پر تو ڈھانپ سرپوش

کبھی بے اختیار آتا ہی پندار
کہ میرے ہاتھ سے ایسا ہوا کا
یہہ خطر ایسے ہوا ہون سخت حیران
نہین اس درد کی مجھ پاس درمان

بچالے اس توہم سے مجھے تون
کہ بیحد اس الم سے گھبرا ہون
بھی آتا ہی کبھی ناگاہ در دل
یہہ خطرہ جو ہی بس دشوار و مشکل

کہ کرا اُسکون وسیلہ پاس تیرے
کرون درخواست مین حاجات میرے
ہی اس پندار سے استغفراللہ
یہہ گمراہی سے لا مجھکون تو بر راہ

مین ہون کیا اور کہان کا یہہ وسیلہ
ہی نفس شوم کا بیشک یہہ حیلہ
کیا ہی مجھکون یہہ وسواس نے بند
بیاشبہ وہ جولاہی کے مانند

کہ وہ مغرور دو رکعت ادا کر
بیٹھا تھا انتظار وحی کی دھر
یہہ خطرہ دلکون جو لاہی کیا ہی
مجھے بیشک وہ جولاہی کیا ہی



تو مہر آب ہو ہر دم وسیلہ
اُٹھا دل سے مرے یہہ وہم و حیلہ
مین ہون کس حال مین تو جانتا ہی
ہون کس جنجال مین پہچانتا ہی

ہین میرے مشکلان سب تجھکو معلوم
ہین میرے کلفتان سب تجھکو مفہوم
ہوا ہون سب طرف سے مین اداسی
اگر ایسے ترا سی کون نرا سی

تصور سے ترے اُنست ہی مجھکون
نہ کس کے ساتھ کچھ اُلفت ہی مجھکون
ذرا بھی دل کتین میرے نہین چین
نہ تن کو ہی مرے آرام دن رین

ہوا ہون ضعف بیماری سے حیران
طبیبان پاس نین ہے میری درمان
ہوی عاجز دوا میری دعا بھی
ہوی عاجز مری طاقت غذا بھی

کرم سے اپنے ای روح مسیحا
مرے اس درد کا کرون دوا
نہین ایسے ہین قول و فعل میرے
کہ لیون نام ہین یاروں کا تیرے

وہ تو ہیلے کا دُھلا مجھکون دلوین
کہ بخشا تھا اُسے تون بوریا کون
مجھے وہ لطف بس ای دافع الضر
کہ جس سے تون سنا فریاد اشتر



مجھے بس ہی وہ رحمت ای خداوند
مجھے یک قطرہ اس پانی کا ہی بس
نہیں اس کبر بن میں بوئے ایمان
عنایت کر مجھے جمعیت دل
تقیف اس سرکشی کون تجھہ بک آن
کیا جب یک نگہہ توں از عنایت
مجھے دے اُنکی صحبت سے بائی
نہیں کوئی مجھکون تیرے باج ہرگز
ترے منزل میں کر میرا ٹھکانا
مدام اس فکر میں ہے یہہ کمینہ
گئے ہیں ہوش و حس اس فکر سے بھاگ
ہوں رہنے سے یہاں بہوت بیزار
سدا یا مشکل اپر آ کھڑا ہے
شفیع المذنبین سن انکی زاری
اگرچہ ہیں بدیاں انکے گھنیرے
بلا شک انکون دیویگا ظفر توں
ہیں دولت خواہ جو امت کے تیرے
رکھہ انکون نت ذلیل و خوار منکوس
تو رکھہ باقی اپنے پیارا اپنا
سدا رکھہ اسکو اپنے دھیان ساتھ
مری اولاد کون سرسبز کر توں
ہنر میں اپنے نت رکھہ انکو مسرور
عطا کر انکنیں خیر و برکت
جہاں لگ ہیں ترے امت میں ہیں مردان
کر اپنے دین کا توں بول بالا
تو ہو عصمت کا آپ انکے نگہبان
تصدق سے محمدؐ کے آل کی
رکھہ اسکے عشق میں توں ہمکو سرشار
حیات و موت کر ملت میں اسکے

کہ ہر نکو چھڑایا جس سے ازبند
کہ تجھ لب سے ہوا ہی وہ سدا رس
سر نو سے مجھے کر توں مسلمان
کہ ہی میرے اپر یہہ عقدہ مشکل
توجہ سے ہوئے تیرے مسلمان
ہوئے یک آن میں اہل سعادت
عنایت کر اسکی آشنائی
نکر کسکا مجھے محتاج ہرگز
کر اپنے پائنتی میرا سرانا
کہ چلتا سر سے جاؤں تا مدینہ
کہ کب جاگینگے ای مولا مرے بھاگ
بہت اس بات سے ملتا ہوں آزار
بہار ان کے سر اوپر آپڑا ہے
کر اپنے لطف سے اب انکی یاری
ولے بے شبہ کہلاتے ہیں تیرے
کریگا دشمنان پر انکو ور توں
دے انکون نعمتان اپنے گھنیرے
دکھامت مجھکون انکی شکل منحوس
عنایت کر اسے دیدار اپنا
لیجا آخر اسے ایمان کے ساتھہ
رکھہ اپنے دین پر ثابت انکو توں
کر انسے ہر بلا و رنج کون دور
یہاں کی اور وہاں کی از عنایت
ہدایت نیک ہو انکو با حسان
کر اسکے دشمنان کے منہ کو کالا
دے انکو دین کی توفیق ہر آن
مسلمانانکی قایم رکھو تو شاہی
کہ جان و تن کریں ہم اسپہ بلہار
ہمارا حشر کر امت میں اسکے

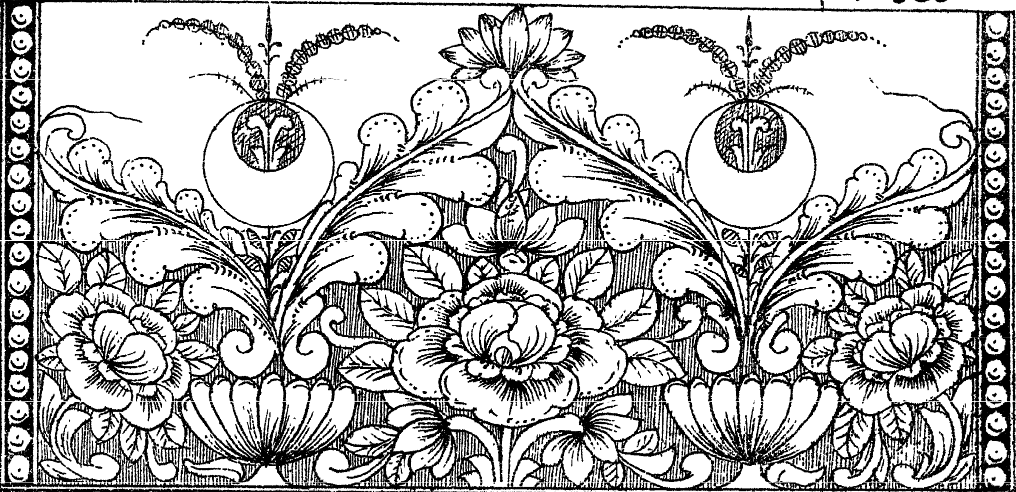


مجھے کافی ہے وہ شفقت تمہاری
مرا خاطر پراگندہ ہوا ہے
بان رحمت کہ شد از خوش نصیبی
خدا پوری تجھے قدرت دیا ہی
اٹھے اس طرح کے کفار و بکر
چھوڑا ای صاحب سرا و ادنی
ہمیشہ رکھہ مجھے توں عافیت سات
ہیں گنجان علوی و سفلی کے تجھہ پاس
ضعیفی سے ہوا ہوں میں یہاں گیر
رہے وہاں ہو مر وہاں ہو اٹھے وہان
نظر سے اپنے مجھکون کرامت
ہوا ہے کفر کا یہاں گرم بازار
کدہر جاویں کہ یہہ لشکر ہیں تیرے
مدام انکی کیا مشکل تو آسان
تو اپنے دین کا ہی آپ حامی
کہ کر توں دشمنان کو انکے پامال
جو نیک شاہیں تیرے امت کے ہواخواہ
مجھے صحبت سے دے انکے کنارا
دل اسکا ہر تعلق سے جدا کر
کر اسکی قبر اپنے نور سے پور
دے انکو خوبیاں دونو جہاں کے
مرے بھایان کتنیں باکبیر اولاد
ہیں جتنے آشنا ہو دوست میرے
زبان سے ہاتھ سے دل قلم سے
ہوا اس امت میں جتنے ہیں عورت
جہاں لگ ہیں ترے امت میں اطفال
تصدق سے نبی کے حی و قیوم
تصدق سے محمدؐ کے خدایا
بحمد اللہ ہوا یہہ نسخہ آخر

کہ جس سے تم سنے چڑیا کی زاری
نیت دنیا سے تی گندہ ہوا ہے
بان مخصوص از مرد نجیبی
کہ چاہا تو یک پل میں کیا ہے
کہ کھوئے عمر سب وہ کفرانداز
مجھے دنیا سے ہو ازاں اہل دنیا
کرا مجھ سے ہمیشہ آپنی بات
کروں کس واسطے دمڑی کی ہیں ہیں
نہیں کچھ سوجتی ہے مجکون تدبیر
عنایت سے ترے یہہ سب ہے آسان
مجھے دے شہر میں تیرے اقامت
مسلمانان اپر ہے سخت دشوار
اگر ہیں نیک و بد جا کر ہیں تیرے
ترے پاس اول و آخر ہی کیسان
ہے میری عرض یہہ از راہ خامی
کہ ہو وے تیر ان پر ان کا ہر بال
انکون خوار کر دو جگ میں ای شاہ
کہ میں صحبت کا انکے مجھکون یارا
اسے اپنے محبت میں فنا کر
بھی کر زمرے میں اپنے اسکون محشور
دے انکون نعمتان ہر دو جہان کے
ہمیشہ دین ہو رو دنیا میں کھشال
رکھہ انکے حال پر الطاف تیرے
رہیں تائید میں وزارت دین کے
رکھہ انکون با حیا و صدق و عفت
سعادتمند کر انکون بافضال
تجا عالم میں اسکی دین کی دہوم
دے دونو جگ میں ہمکو اسکا سایا
بحق مصطفےٰ رسالہ فاخر



تمت تمام شد



مثنوے بیان مین اعجاز قرآن شریف کے من دربین پر بطور حاشیہ کے لکھی گئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس از حمد خدا و نعت مختار
جب اسکو مختصر تر کر دیا ہون
روایت ہی ابو سفیان و اخنس
بشب دو پوش ہو جاتے تھے باہم
تہجد مین حبیب رب رحمان
تلاوت سے جب آتا شاہ دین باز
کہ بیشک ہی یہہ طرز خاص نادر
سپس کہتا ابو جہل انکون اسطور
نہ لاؤن گا مین تا حشر ایمان
بہ شاہ انبیا لائے ہین ایمان
روایت ہی کہ عتبہ قوم کے سات
فراست اور دانائی تھی اسمین
جوانان بولے تو عم ہے ہمارا
کہا تدبیر یک آئی ہے مجھے یاد
کہا مین جا کے اب نزد محمد ﷺ
کہے سب خوب ہے یہہ بات ای پیر
کہا بعد از تحیت ای بھتیجے

سن اس مضمون کو گوش دل سے ای یار
کئے جا بین اشارت کر گیا ہون

روایت

بسوئے خانۂ سالار عالم
تلاوت جب تلک کرتا تھا قرآن
سب آتے اپنے گھر کہتے یہہ کچ باز
بشر کے حد و انداز سے باہر
تمھارے دلمین کیا ہی بولو کر غور
اگرچہ لاوے وہ دہ چند قرآن

روایت

کہا یکدن تپاک دل سے یہہ بات
مروت اور شناسائی تھی اسمین
ترے پر اعتماد اپنا ہے سارا
پسند اسکو کرین گر تم ہو سب شاد
نصایح اسکین کرتا ہون بجید
نہین ہے اس سے بہتر کوئی تدبیر
مین کہتا ہون جو باتین غور کیجے

کہ من دربین مین ہوا بین بجا لاز
یہہ نظم صاف کیتین اب کہا مین

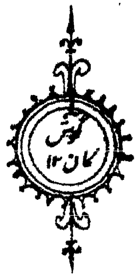
روایت

کھڑے رہتے پس دیوار جا کر
قرات اسکی یہہ سنتے تھے بصد جوش
یہہ کیفیت سے اسکے ہو کے سرشار
دلون مین انکے ہوتا تھا تغیر
وہ کہتے ہم ہین اپنے دین پو قایم
سمجھ ای بھائی میرے اب تو یہہ سر

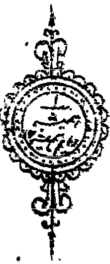
روایت

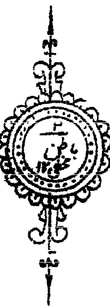
قریشون مین تھا وہ سردار نامی
تمہارے پاس کیسا ہو مین تو لو
کہے پیران برادر ہے ترا تو
عمل مین اسکین لاتا ہو مین اب
اور اسکے حال کو دریافت کر مین
غرض عتبہ اشارا جب یہہ پایا
چراغ و چشم ہی سب قوم کا تو

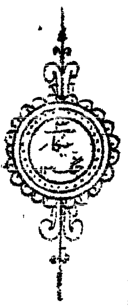
بیان میں جو ہین قرآن کا اعجاز
بطور حاشیہ اسپر لکھا مین
بھی بو جہل شقی ملعون اخنس
سنین قرآن کہتین تا سرور
اور اسکے نظم مین سے ہوتے مدہوش
بہ پرہیز آپسمین کرتے تھے یہہ گفتار
سبھی پڑتے بگرداب تفکر
تب انسے بولتا تھا یون وہ ظالم
کہ اخنس اور ابو سفیان در آخر
ولے کا فر ہوا بو جہل شیطان
سبھون کے پاس تھا از بس گرامی
عقاید کے تم اب عقدے کو کھولو
ترے تابع ہین سب جس جا آتو
کہے البتہ ای شیخ مہذب
کہونگا تم کو آکر سر بسر مین
شتابی شاہ کے خدمت مین آیا
بلاشک فخر ہے اب قوم کا تو







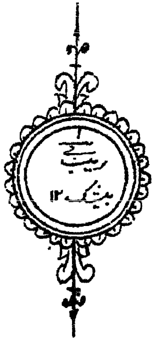




بہ عقل و فہم و خوبہای دیگر
نہیں ہے انمیں کوئی تیرے برابر
نصیحت کو مری خاطر میں لا تو
زدعوے سے نبوت یاں آ تو
تو تیرے سب یگان راضی ہو گیا ہے
تجھے اپنے اپر کرتے ہیں سردار
اگر یاں واسطے کرتا ہی دعوی
کہ تجھکو مال و زر ہو ویسے بیسا
تو ہم ... کو شتابی کر فراہم
تجھے دیتے ہیں لا کر ای مکرم
ہی ... کے گھر میں خوب دختر
تجھے ہم بیاہ کر دیتے ہیں لاکر
اگر کوئی جن نے کی تجھ پر نمایش
تجھے اسسبب سے ہی اسکی کاہش
ہی مقصد یہ کہ اس دعوے کو تو چھوڑ
نصیحت سے مری ہرگز نہ منھ موڑ
نکر یوں قوم کو اپنے سے بیزار
نہ دے آسودہ جی کو اپنے آزار
کہا ان سب کی شاہ سرفراز
الم سجدہ کا کیتیں آغاز
تھا سمجھا ہیت بہ لذن کہیں قال
تحیر سے ہوا تھا سخت بیحال
نہ تعین تجھ پہ ہی اسکو فرہنگ
ہوا ہے دیدۂ تصویر سا دنگ
وہ نتا سے ہوا اسطرح خاموش
کہ تھا جوں غنچۂ دل تنگ خاموش
کیا ارشاد کرکے ختم سو را
سنا ای بو الولید اسکو تو پورا
سرا پا اسکا پایا ہے تبدل
تھکانے نہیں ہی عقل اسکی بالکل
ہی سمجھے تھے بیشک سب وہ گمراہ
کہ آویگا وہ کرکر کام دلخواہ
لگے کہنے کو یوں اسمیں سرجا
کہ جانے وقت کا منہ نہیں ہی اسکا
... سب اسکو جو خبیث میں ہوے
دفاتر کنز او معنی کے کھولے
کلام ایسا محمد سے سنا میں
کہ اپنے ہوش سے باہر گیا میں
سخن کا اسکے ہی انداز نادر
اسالیب عرب سے ہیگا باہر
نہ پہنچے اسکو کوی منثور و منظوم
ہی بیشک وہ کلام حی قیوم
سمجھتا ہوں نہیں یوں بے ریب تکرار
کہ ہوگا دین کو اسکے خوب اظہار
شتابی اسپہ ایمان لاؤ سب
سعادت دو جہانکی پاؤ سب
ہی دولت اسکی سب دولت تمھاری
ہی عزت اسکی سب عزت تمھاری
ذرا سا بھی نہ دیجو اسکو آزار
حرام اپنے پہ کردو اسکا پیکار
نہ ادھر ہو نہ اودھر ہو رہو تم
الگ رہکر تماشا دیکھیو تم
تم اپنے جا ہے پر سالم رہینگے
کوئی بھی تم کو ظالم نا کہینگے
جب اسکے جنگ سے ہیں تم کنارے
امان مال و جان پاوینگے سارے
کہ سحر اسنے کیا ہی تجھکو مفتون
نہ کیوں کہنے لگے تو ایسے مضمون

عرب سب تجھکو افضل جانتے ہیں
یہ دعوی ترا نہیں مانتے ہیں
اگر ہے اس لئے دعوی یہہ ای جان
کہ ہم تجھکو کریں اپنے پہ سلطان
بجان ہوتے ہیں تیرے سب ملازم
اطاعت میں تیرے رہتے ہیں دایم
ہی جس مقدار تجھکو خواہش زر
کہ ہم اسکو بے تامل ہو مقرر
اگر اسواسطے ہی تیری یہہ بات
کہ ہوں نزدیک تیرے خوب عورات
اگر ہی کوئی مرض سے تجھکو تشویر
تو فرما تا کریں دارو سے تدبیر
تو فرما تا کہ ہم خوان بلاویں
علاج اسسبب کا اسکے کراویں
یہہ حرف نا روا تجھسے جب سنے ہیں
قریش اور سب عرب دشمن ہیں ہیں
سنا یہہ حرف جب پیغمبر رب
کہا پورا ہوا تیرا سخن اب
لگا پڑھنے کو جب وہ عرش رتبہ
پڑا اعراب میں حیرت کے عتبہ
نصایح سب گیا بھول اپنے یکبیک
دل اسکا ہو گیا ہے نقطۂ شک
اڑا تھا اسکے منہ کا رنگ سارا
پڑا مل چل کو تج جون سنگ خارا
پڑا جب آیت سجدہ کو خاتم
کیا سجدہ ادا اسوقت در دم
اٹھا ہی وہاں عتبہ بدل و جان سے
ہیبت ہو بجود سے بے سر و پا
وہاں جو قوم کے چھو بڑے تھے
سب اسکے منتظر ہو کر کھڑے تھے
گیا جب وہ ہوا قوم اوپر
ہوے مایوس منھ دیکھ اسکا یکسر
ہوا باطن میں یعنے اسکے تغیر
کلام احمدی کی اسمیں تاثیر
کہا ای قوم جو چاہو سو بولو
پہ تک انصاف سے یہہ حرف سن لو
فصاحت میں ہیں سب کا مقتدا ہوں
سب اسلوب سخن کے جانتا ہوں
نہیں ہے کوئی بشر کو آج قدرت
کہ مانند اسکے لاوے یک عبارت
یہہ حرف اسکو نبوت کا سند ہے
خدا سے دمبدم اسکو مدد ہے
بہر دم ہوگا کام اسکا بالا
پڑہیگا دین کا اسکے جھک چالا
ہمیشہ اسکو یاری دیجیو تم
فلاح و فوز کے تیں لیجیو تم
اگر اسطرح تم کرتے نہیں ہو
تو بارے تم خلاف اس سے نہ کیجو
عرب یکسر ہوے ہیں اسکے دشمن
کمر باندھے ہیں سب اسکے ہلاک میں
اگر حق سے نہیں ہی اسکو امداد
تو خرمن اسکے ہوجاوینگے برباد
اگر ہے فتح و نصرت اسکو از حق
تو ہر دم بادیگا کام اسکا رونق
قریش اسبات کو سن ہو کے برہم
کہے پہلے ہی تیر لیسے کہے ہم
کہا تم تجھکو مفتون ہو لو یا اور
سخن میں میرے ہے تحقیق کی طور

ولے تم غور کرتے ہیں ہو افسوس / پڑے ہو دور فطرت سے کئی کوس
کرینگے بیشک آخر یاد یہہ بات / نہیں تب نفع کچھ ہیہات ہیہات
سمجھہ ای دوست تیرا ب کہ عتبہ / فراست میں تھا عالی اسکا رتبہ
بہت سے خوبیاں تھے اسمیں بے ریب / تھا ان کفر اسمیں یک ذرا عیب
ہوا تھا یہہ سخن جب ہوا شہرہ / کہ ہوویگا عرب میں یک پیمبر
نبی ہونے کے آگے شاہ عالم / عرب متفق کہتے تھے باہم
کہ ہوویگا پیمبر عتبہ بیشک / گھرسے گھر ہو لیتے یہہ بات ہر یک
نبی جب ہوگیا سالار لولاک / پری انکے ذہن میں عیب سے خاک



ہوا ہی عتبہ بھی اس شہ کا کافر / ہوا ہی دینی و عقبی میں خاسر
اگرچہ قوم کو یہہ سب سنا یا / پر ایمان سرور دین پر نہ لایا
چلے کفار جنگ بدر کو جب / ہوا ہی سبکو مانع بہت وہ تب
لگے جانے پہ جب وہ غرم الجزم / کہا ہے انکین وہ از سر حزم
کہیں بیری سے عاجز ہوگیا ہوں / میں رخصت اس لئے اب مانگتا ہوں
نہ کیجو مجھکو ساتھ آنے کی تکلیف / کہ ہی مجھکو سفر جانیکی تکلیف
لیا ہی غو و سوز ہو وقت بوجہل / کہا ایجو بخور اب بیٹھہ با اہل
کیا یہہ طعنہ اسپر وہ لعین جب / دیا ہے اسکتین دشنام وہ تب
حمیت سے جہالت کے ہوئے پر جوش / کیا ہی حزم و دانش کو فراموش
ہوا ہی بدر میں ساتھ انکے راہی / گیا مارا وہاں با صد تباہی
موے تھے کافران وہاں [illegible] / گھسیٹے پاؤں میں بند انکے رسی
تھا بیٹا اسکا شاہ دین کے سات / تھی کنیت بو حذیفہ جسکی سن بات
تھا بیشک مومنان سابقین سے / محبت اسکو تھی سالار دین سے
یہہ حالت باپ کی دیکھا ہی وہ جب / تغیر اسکے چہرے پر ہوا تب
کہا کوئی مصطفے کے پاس جاکر / کہ بیٹا بو حذیفہ بس مکدر
ہوا ہے باپ کو دیکھہ اپنے غمگین / مگر ایمان میں اسکے نہیں ہے تمکین
بلا بھیج اسکو شاہ کون پوچھا / کہ تیرے سے یہہ تغیر کا سبب کا
کہا وہ ای رسول رب علام / مجھے کچھ باپ سے اپنے نہیں کام



ثبات ہوں بلا شبہ بر ایمان / فدا ہوں راہ میں تیرے بہمہ جان
پہ میرے باپ میں تھے خوبیاں بہوت / تھے نیکوئی کے خوش اسلوبیاں بہوت
ہوا غمگین میں یوں دیکھہ اسکو ناکام / کہا ہاں پر ہوا نہیں اسکا انجام
ہوے وہ خوبیاں سب اسکے برباد / ہوا میں اس لئے محزون و ناشاد
کیا جب اسطرح وہ عذر معقول / کیا ہے شاہ عالم اسکو مقبول

روایت

روایت ہی ولید ابن مغیرہ / کہ کفر اندر تھا اپنے سخت خیرہ
تھا ماموں وہ ابو جہل لعین کا / برا دشمن تھا ختم المرسلین کا
ولے بااین عداوت وہ بدکار / پڑھتا تھا سدا قرآن کو بسیار
کہ ہینگی اسکی شیرینی عجب کچھ / اور اسکی طرز رنگینی عجب کچھ
مطالع اسکے جو ہیں خوب بے عیب / ہیں رشک مطلع خورشید بے ریب
مقاطع اسکے ہینگے آب حیوان / بلاغت اسکی باقی ہے نت جان
روایت ہی کہا یکبار سب سے / کہ ہی موسم اب آنیکا عرب کے

روایت

محمد کا ہوا ہے نام مشہور / بھی ہیگا ہر جگے قرآن کا مذکور
ہیں تم سب ای قریش اب یہاں اکابر / تمہاری عمدگی ہی سب پہ ظاہر
محمد کا ہے سحر از بس ہویدا / سنے جو بات اسکی ہووے شیدا
کرو تم اتفاق اب یک سخن پر / کہیں تا اسکتیں عربوں سے یکسر
کہا تب اسنے یک ناپاک باطن / کہ قرآن کو کہیں ہم سجع کاہن
جواب انکو دیا ہی یوں وہ ملعون / کہ میں کاہن کے سجعیں جانتا ہوں



نہیں قرآن میں ہرگز سجع کاذب / کرو مجوزہ دیگر پھیر تم اب
کہے تب دو سرون نے شعر کہنا / کہا ہی دور صحت سے یہہ معنا
نہیں ہے اب یہاں کوئی نغز گفتار / کہ دانا تر ہو میرے سے باشعار
میں اقسام اسکے یکسر جانتا ہوں / دقایق اسکے سب پہچانتا ہوں
محمد کا کلام نادر اسلوب / نہیں ہے شعر ہرگز بوجھیو خوب
کہے کوئی اسے دیوانہ کہنا / یہہ افسانہ سے کوئی دم چپ رہنا
کہا وہ یہہ سخن ہے پوچ بے زیب / محمد کو جنون سے کچھ نہیں عیب
ہی دانش اور فراست اسکو دلخواہ / نہیں اس حرف میں شبہ کہیں راہ
کہے کوئی سحر کہنا اسکو ناچار / کہ ہینگے سحر کے سب اسمیں آثار
کہا یہہ بات سن وہ نا مہذب / کہ کرتا ہوں تامل اسمیں میں اب
لگا کرنے تفکر اسمیں نا دیر / لگا پھرنے ادھر ادھر کئی بیر
ہوا از تلخی فکرت ترش رو / کیا سوء المزاجی اسکو بدخو

لگا پھرنے کو پیچھے اور آگے
مگر کوئی بات اسکو ہاتھ لاگے

سنا جب اس لعین کا حرف سرور
دل اسکا ہو گیا ہوگا مکدر

محبت کا ہی جوش ان آیتون مین
عنایت کا خروش ان آیتون مین

مین انکا ترجمہ کرتا ہون خوش تہذیب
سن اسکو گوش جان خالی تھی سب

لقو یعنی اپنے دلکو کر نہ محزون
فراغت سے ہمیشہ رہ تو مقرون

مسرت سے تو مجھ کو اپنے بھر دے
کو اس ملعون کیتین میرے حوالے

اور اسکے تین دیئے کتنے فرزند
کہ ہینگے سب وہ قوت مین برومند

تھے سب دنیا مین پورا اور تھے دس
قوی بازو تھا پیدا انسنے وہ خس

ہی مقصد یہہ ہوا جب اسنے پیدا
تھا عاجز اور عریان اور تنہا

اب اسکو ہی دو اب زرخ و لبنان
اب اسکو سیم و زر دینگا فراوان

حمہ کرتا ہے ساتھ اسکے وہ ملعون
کہ پھر اس سے زیادہ اسکو بخشون

بل اسکو مین بلائے کرکے بے بل
مشقت مین کرونگا اسکا حل حل

کہ وہ آیات کا میری ہے دشمن
ہوا ہے میرے پیمبر سے وہ بدظن

لگا انداز کرنے بہو در دل
کہ کیا قرآن کو کہنا در محافل

ہو پیچھے اسپہ لعنت بعد لعنت
سوا گھیری اسے دو چنگین آفت

ہوا ہے بعد ازان وہ زشت بدخو
زجوش فکر دلتنگ و ترش رو

ہوست لشا بخوت وہ مغرور
ہوا ہی میرے پیغمبر سے مہجور

دل و جان سحر سے اسکے ہی مجبور
وگر نہ حرف کو کب ہی یہہ مقدور

کسی ساحر سے کر اخذ اسکو بہرور
ہوا ہے سحر مین یون نام آور

قریب اسکو مین ڈالونگا سقر مین
رہینگا تا ابد اس شور و شر مین

سقر ایسا ہی دوزخ یک بلا خیز
کہ لحم و استخوان کیتین کرے ریز

کئے بعد انکو خاکستر بیک دم
جلا وے پھر جلا دیوے نئی ہم

عیان ہوتی ہے انسانو نپہ از دور
ہو تن مین دیکھنے سے اسکے رنجور

ملاک اسکو کیا بیان قہر قہار
ہوا دوزخ مین جاکر ہانکو منار

مثین مین در ہین تین ہوا ہو سیانوار
اگر جیتا ہے وہان دیکھ اسکو یار

اور ایمان لائے ہین بسیار کفار

کہا جبر تقبل اس طرح کو کر
نہین قرآن مگر سحر مقرر

حبیب اپنے کیتین دینے تسلا
دیا ان آیتون کو بھیج مولا

اور اس ملعون کی ہے یہہ مذمت
کہا ہی اسپو لعن بے نہایت

کہا حق ای حبیب اس سے منہ موڑ
مجھے اور اس لعین کیتین تو دے چھوڑ

مرے پر سونپ دے کام اس لعین کا
تو غمگین ہو نہ ہرگز بیچ یہی آ

کہ مین پیدا کیا اسکون اکیلا
اور اسکون مال بخشا مین بہت سا

سعادت مند تھے اسکے سات ہمراہ
معین اسکے تھے سب حالتین دلخواہ

مین بخشا اسکتین کیا کیا بہ باب
ہی جسکے شرح مین در کار اطناب

تھا مال و منال اسکو نہ فرزند
ہوا ہے میری بخشش سے برومند

یہہ سب مین نے دیا اسکو باحسان
اور اسنے مجھ سے پیش آیا بکفران

نہ برائیگا اسکا یہہ ارادہ
نہ بخشونگا مین پھر اسکون زیادہ

معذب اسکتین کرتا ہو دم بدم سے
ہوا ہے کا ضرر آیات سب سے

وہ بدطینت لگا ہی فکر کرنے
من اپنا کینۂ قرآن پو دھرنے

بس اسپر ہوئی لعنت اور نفرین
ہوا اندازہ و ملعون کا جس آئین

لگا کرنے نظر پیچھے وہ ابتر
سب اپنے قوم کے چہرون اوپر

لیا ہے قوم سے بعد اسکے منہ پھیر
کیا اعراض جون ایمان سے ہو سیر

کہا ان حالتون کے بعد وہ خر
نہین قرآن الا سحر یوثر

کہے سب معنی یوثر ہے یروی
کوئی ساحر سے یعنے شاہ سکا

نہین ہے وہ مگر کہنا البشر کا
نہین ہرگز کلام حق تعالی

ای سامع تو سنا نام اب سقر کا
حقیقت مین وہ کیا ہی کیا تو بوجھا

جلا تن مین کو کر دے اتمین راک
نہین آتا عذاب اسکا باور

مین ہیزم رہے اسکے سنگ و انسان
کبھی بجھتی نہین آگ اسکی یک آن

غرض جلدی سے وہ ملعون بد ذات
عملکی اپنے دیکھے ہے مکافات

گر اس مضمون کا چاہی تو ادراک
تو پڑھ جا آیت انا کفیناک

روایات ایسے مین کہتے ہین باہر
اگر وہ سب لکھین ہو دفتر

روایات

کہا اسطرح سب سے ابن مطعم
گیا مین وقت مغرب نزد خاتم

گھر آتا تھا تب نماز اندر وہ پر نور
پڑا الحمد بعد از سورۂ طور

ہوا تھا یہہ قریب از نالہ و آہ
کہ دل رنگ پریدہ سے وہ پرزہ

کلام اللہ کو سنتے ہی ای یار
سنون قرآن کو تا بین سالار

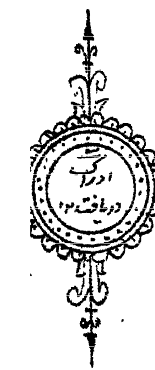
کردن دریافت تا کچھ اسکے اطوار
وہ سنتے ہی ہوا مین سخن حیران

اڑا چہرے کا میرے رنگ اس آن
جگر میرا یہہ حیرت سے ترک جائے

نہین سے شعلا آسا جی بھڑک جائے







نماز پڑھنے سے فارغ جب ہوا شاہ
کہا فاروق اعظم دین کا سالار
تھا بیشک شاعر وہ فاخر
سنا کچھ آپ او وہ نظم ہمسکو
گیا ہین بھول سب اشعار اپنے
ہوا اس حرف سے مسرور فاروق
خبر ہی ایک اعرابی نے یکجا
کیا بے وقت سجدہ کا ہیکو بول
کہا ہے اصمعی ذا العنت لکا
ہین دیکھا بادیہ مین ایک زن کو
فصاحت یہہ کسی مین ہین نپائی
ہین اخبار و حکایات ایسے بسیار

ہین ایمان لائے ہوا ہون اسکا ہمراہ | روایا اس پا مین تھی ہین بسیار

روایت

کہ یکسر شاعر وہین تھے اکابر | تھا عالی عہد گو یہ آں لکا رتبہ
کہا ایمان لا بعد اسکون کہا تو | کہا وہ جب کے شاہنشاہ والا
نظر آتے نہین مجہکون وہ سپنے | رکھے کیا نور سے لبریز سینہ

روایت

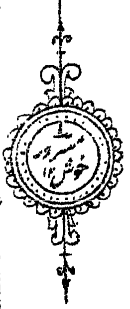
سنا ہے آیت خلصو نجیا | کیا ہی سجدہ ہو بیتاب فی الفور
نکر کچھ ڈھیل یہہ عقدہ مرا کھول | جواب اسکو دیا ہی یون وہ نامی

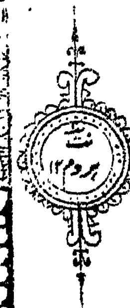
روایت

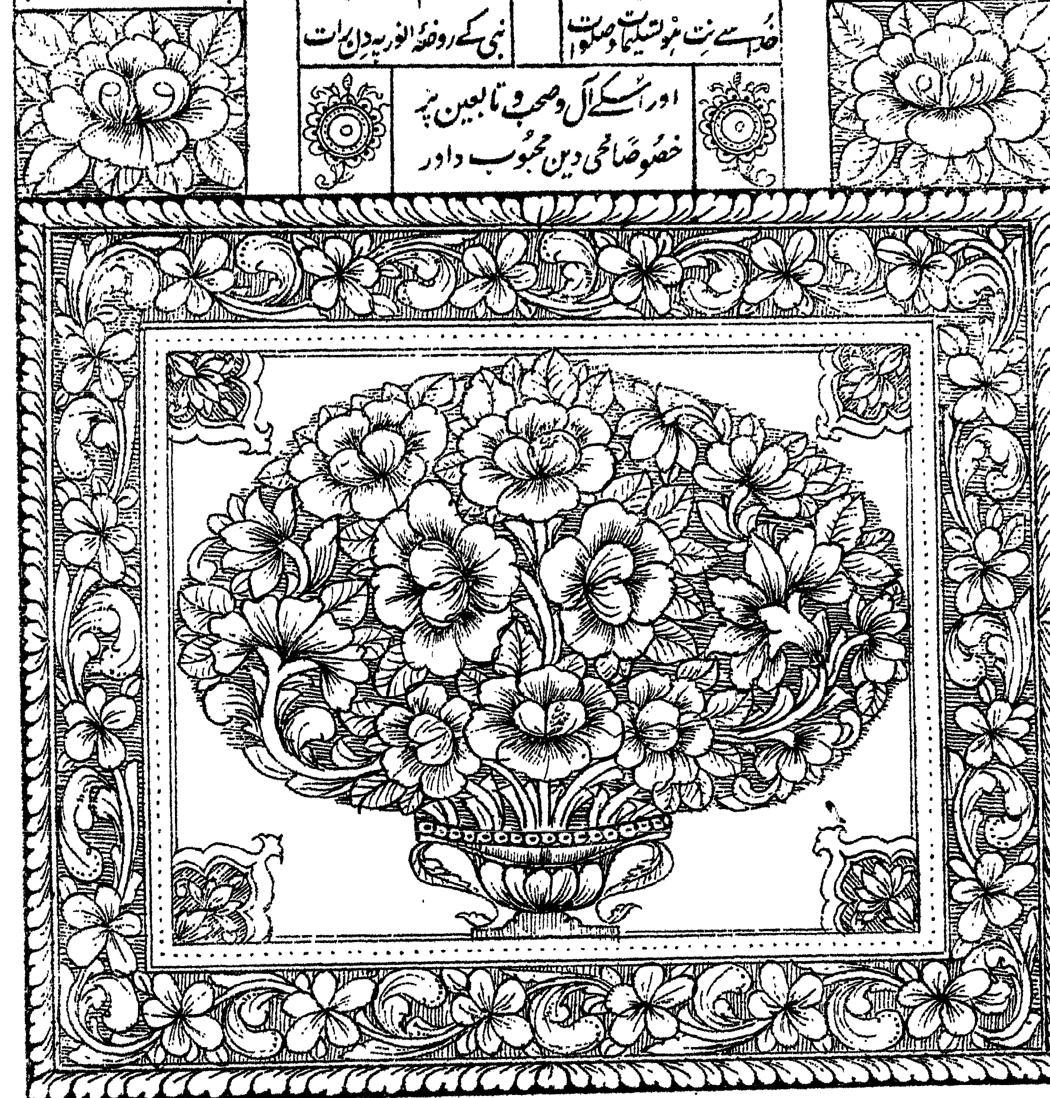
فصاحت تھی عجب اسکے سخن کو | تعجب سے کہا مین اسکو ای زن
کہی اسنے مجھے ای میرے بھائی | فصاحت سب فصیحون کی ہوئی گم
ہین درکار انگلیتن لکھنے کو طومار | یہ ہین مردم کی ہمت پر نظر کر
خدا سے نت ہو تسلیمات و صلوات | نبی کے روضۂ انور پہ دن رات

اور اسکے آل و صحب و تابعین پر
خصوصاً حامی دین محبوب داور

عرب اپنے مضامین اور ای یار
لبیدی عامری کے ساتھ کیا
قصاید ان کے لٹکتے تھے کعبہ
سکھایا ہی مجھے سورہ بقرہ کا
سخن بستہ لے تردد راست شیر
پڑھائی غدر کو اسکے پیغوش
کہا کوئی اسے سو قت بسطور
سجدت لفرط جودہ ذا الکلام
کہ ہین اس فن کوئی اس صنعت کا
ہی گم تیری فصاحت مین مرا من
ہوا نازل جب اوحینا الی ام
کچھ ان سے لکھ گیا ہون مختصر تر













ای جود ترا وجود عالم
تجھ علم سے ہی نمود عالم

ہی مہر سے تیرے عین اشراق
ہر ذرۂ انفس اور آفاق

ہی علم ترا محیط کونین
جون روح بجسم نور در عین

ہر لحظہ بعلوی و بہ سفلی
ہی تیرے ظہور کی تجلی

مطلق یون جواد و فیض تیرا
ہر شی کے اوپر کیا ہے گھیرا

مطلق تو خبیر و بسیط تیرا
ہر دل مین کیا ہے آ بسیرا

ہر بت ہی اگر و گربتی ہے
تجھ بحر کرم کی یک رتی ہے

گر قطرۂ موج ہے و گر یم
تجھ گلشن فیض کا ہے یک نم

ین وہم و گمان سے جو ہین گمراہ
اطلاق سے تیرے نین ہین آگاہ

جب قید سے آشنا ہوے ہین
تجھ موج مین نارسا ہوے ہین

مستی ہستی جہل کے ہو سرشار
مطلق کون کئے ہین قید ہر تھار

کوئی مہر کی مہر کی لے مشعل
تجھ نور کو ڈھونڈنے دیا چل

کوئی آنکھ مین آگ سے دھون بھر
کھولا نہین نور وحدت اوپر

کوئی الفت سنگ کر کے بیجد
توحید اوپر کیا اسے سد

کوئی شوق شجر کا تخم بو یا
ثمرے کون وہ معرفت کے کھویا

کوئی آب کے عشق کا ہو جویا
سر چشمۂ دین سے ہاتھ دھویا

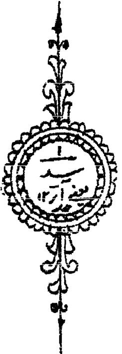
کوئی تیر کے نجوم سے تحیرت
مبہوت ہوا براہ وحدت

کوئی بول کے ثالث ثلاثہ
توحید کا کھو دیا اثاثہ

جب خلق تمام یون بہ یکبار
تھے ظلمت و جہل مین گرفتار

آماس سا کفر کا اندھیرا
عالم کے اوپر کیا تھا گھیرا

دیجور مین ایسی ای موفق
تابان تو کیا ہے صبح صادق



در نعت سید عالم و سند بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لایا تون یک آفتاب وحدت
جس سے نرہے جہان مین ظلمت

لایا تون یک ایسا ابر رحمت
جس سے نرہے کہین بھی عسرت

لایا تون یک ایسا روح اعظم
پایا ہے حیات جس سے عالم

ایسا تون چراغ یک لگایا
دل جس سے ترا سراغ پایا

یعنے سر دو جہان محمد
سرمایہ جسم و جان محمد

یون اسکا کیا تون رتبہ بالا
جو اسکا ہوا ہے تیرے والا

طاعت ہی تری اطاعت اسکی
قربت ہی تری محبت اسکی

جو اسکی رضا تری رضا ہے
حکم اسکا جو ہے تری قضا ہے

بات اسکی ہے وحی تیری مطلق
شان اسکی ہے تیری شان الحق

طالب اسکا ترا ہے مطلوب
تابع اسکا ترا ہے محبوب

بھیجے تو درود جس پہ ہر دم
ہمسر کے سرا و کیا اسے کم

اور اسکی ثنا وہان ہے ناچیز
بل سب کا بیان وان ہے ناچیز

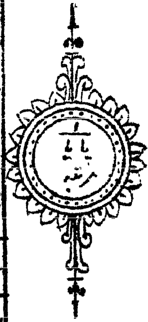
آل او صحابہ اسکے سارے
بے شبہ ترے ہین سب پیارے

جو شان انہین ہے اسکے یکسر
تجھ پاس ہین متقون سے بہتر



خاص انہیں جو اولیا ہیں اکمل / تجھ پاس ہیں سب ستی وہ افضل

در صفت حضرت محبوبیت مرتبت علی جدہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام



خاصہ جسے محی دین لقب ہے / شان اسکی در اولیا عجب ہے
طالب ہیں سب اولیا وہ مطلوب / عاشق ہیں سب اصفیا وہ محبوب

ہی قرب میں پایا اس کا برتر / پاؤں اسکا ہی اولیا کے سر پر
بے رتبہ کئے ہیں سب سلاسل / درگاہ سے اسکے فیض حاصل

شیخ و بشر و ملایک و جان / سر حلقۂ اہل علم و عرفان
محبوب یگانہ غوث اعظم / ہی قطب مدار سرورِ عالم

بیشک ہی وہ مظہر العجائب / کیونکر لکھوں اسکی میں مناقب
جو سلسلے میں ہیں اسکے افراد / ہی ظاہر و باطن اسنے آباد

در مدح شیخی و قدوتی حضرت سید ابوالحسن قادری قدس سرہ

اس ملک منے ابوالحسن تھا / جو عشق میں محو دن رین تھا
جب قرب سے نور تھا سراپا / قربی تھا تخلص اسکا زیبا

تحقیق اتھا وہ رکن دین کا / گنجور تھا مخزن یقین کا
وہ پیر مرا اتھا بہ عرفان / دے یو حق اسے جزا شایان

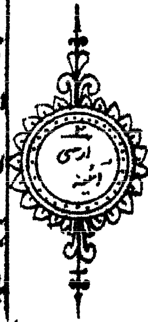
در سبب تصنیف این رسالہ کہ من جیون نام دارد *

سن کان سے دل کے ای برادر / ہی ذکر نبی کا فرض سب پر
کرتا ہے یہہ ذکر دل کو روشن / ویرانۂ جان کو مثل گلشن

نت ذکر سے اسکے تون لگا من / یہہ دھیان ہی اصل دین و ایمان
اس ذکر میں وقف کر تون جانکو / اس ذکر میں صرف کر زبان کو

چل راہ پہ اسکے چشم و سر سے / مت اسکوں بھلا کبھی نظر سے
ہو عشق سے اسکے بے تب و تاب / کر اسکوں تو آپنا خور و خواب

اس شور سے ہو تو بحر پر جوش / اس وجد سے ہو تون مست مدہوش
یہہ عشق تیری ہی معرفت کی / ہی آرسی ذات ہور صفت کی



احوال کا اسکے بھر دفینہ / سینے کو کر آپنے مدینہ
ہر چند کہ عشق ہور محبت / مبنی ہے بجذب اصل نسبت

ہی دید و شنید لیکن ای یار / اس عشق کو پہنچنے کے آثار
جب ہمکوں کیا ہی طالع شوم / دولت سے لقا کے اسکے محروم

بارے ہم اسے کریں بہت یاد / تا پاوے تسلی جان ناشاد
جب ہجر سے اسکے ہیں اداسی / اس فیض سے بھی ہوں نراسی

کیتیک کتب لکھا ہیں ای یار / اس شاہ کے ذکر میں با انوار
ذکر اسکے ہی نور کا در اول / من دیک اسے لقب ہی اجمل

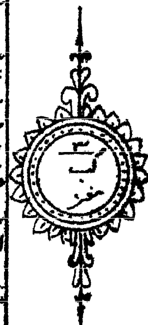
دوسرے میں ہیں اسکے سب بشارات / ہی منہرن اسکا نام خوشدہات
تیسرے میں لکھا ہوں اسکا مولود / ہی من موہن اسکا نام مسعود

چوتھے میں زہشت سال ای جان / سرور کی وفات لک ہی تبیان
پنجم میں بیان کیا ہوں خوشدہات / اخلاق و شمایل اور عادات

چھتے میں خصایص اسکے اکثر / بولا ہوں مفصل ای برادر
ہفتم منے معجزات سالار / تفصیل ستی لکھا ہوں ای یار

لکھا ہوں بہ فضل و رحمت رب / آداب محبت اسکے کچھ اب
ہور اسکے درود کے فضایل / کر انکوں تون نقش صفحۂ دل

ہور اسکے فضائل زیارت / ہیں جسکے شرف کو حد و غایت
دکھنی میں کہا ہوں اسلئے میں / تا ہووے سمج عوام کے تیں



تا سر بسر آمیان ہور عورات / پڑنے ستی اسکے پاویں لذات
گرچہ یہہ کتب ہیں دکھنی یکیک / اخبار کے ترجمے ہیں بیشک

جو کچھ یہہ کتب منے ہی مذکور / ہی ترجمہ حدیث ای سُور
اس فن میں جو معتبر کتب ہیں / بلکہ وہ سبھر کے بیچ لب ہیں

ان سب کا خلاصہ میں لیا ہوں / ان نسخوں میں درج کیا ہوں
و دیباچے میں ان کتب کے قبیل / تا دونگی کروں گا انکی تفصیل

من جیون سے ہے نام دلخواہ / ہی اس سے حیات ہر دل آگاہ
یارب بہ تصدق نہانی / اس نظم کوں بخش تون تمامی

کر اہل خرد کوں اس سے محظوظ / رکھ اہل حسد سے اسکوں محفوظ
دے مجکوں تو سر حبیب کا شوق / دے عشق کا اسکے مجھکوں تون ذوق

تا ذات میں اسکے محو ہو کر / سر سے چلوں اسکے ہر اثر پر
ایمان پہ کر ختم تا ہم میرا / دفتر میں لکھ اسکے نام میرا

یارب تو مجھے محمدی کر
اس نور سے مجھکون ہندی کر

فصل اول در وجوب محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ باجماع امت فرض است

سن شوق سے بھائی جان میرے
حق بخشے گنہ مرے و تیرے

اس سرور دین کی محبت
واجب ہی سبھون پہ در حقیقت

جب اسکی ہے فرض اے برادر
امت کا ہے اتفاق اسپر

ہین جسکون محبت اسکی ای یار
ایمان نہین ہے اسکو زنہار

جتنی ہے محبت اسکی ایجان
اتنا ہے کمال دین و ایمان

حق شہ کون کہا تو کہہ مردم
رکھتے ہو خدا کو دوست گر تم



تو پیری تم مری کرو اب
الفت مری ولیکن تم وہر دو سب

حق دوست رکھیگا تم کو بیشک
ہوویںگے پیار اسکے یکبک

دیکھو تمھیں شان شاہ والا
محبوب ہی رب کا پیرو اسکا

ہور اسکے سوای کی ہین آیت
کرتے ہین یہہ فرض اپر دلالت

فقہ سب کون کہا ہی ای سخندان
نالاویگا تم سے کوئی ایمان

جب لگ نرکھیگا دوست مجھکون
ما نباپ ستی زیادہ سن تو

ہور آل و عیال سے زیادہ
اپنے سے بھی مال سے زیادہ

بولا ہی بھی سرور رسالت
ایمان کی وہ پاویگا حلاوت

کہ ہووے حق اور رسول اکرم
محبوب تر اسکے پاس ہردم

بھی یون ہے حدیث مصطفے سون
جو شخص رکھیگا دوست مجھکون

جنت مین رہیگا وہ مرے سات
اور ایک حدیث ہین ہے یہہ بات

صفوان نبی سے بعد ہجرت
بولا ہے مجھے تری محبت

فرماے کہ مرد اسکے ہی سات
رکھتا ہی جسے وہ دوست خوش ذات

بھی یون ہے خبر ہین ای حق آگاہ
فاروق کہا بخدمت شاہ

تون سب سے ہی دوستر مرے کن
جز میرے سے ای حبیب ذوالمن

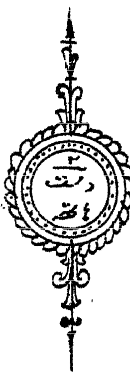
سوگند سے اسکون شاہ اکون
بولا کہ نلاوے گا تو ایمان

جب لگ نرکھیگا دوست مجھکون
اپنے سے زیادہ تر سمجھ یون

ہور دست مبارک اپنا سرور
مارا ہے تب اسکے سینے اوپر

بولا ہی قسم ستی عمر تب
ہی مجھکون تو مجھ سے دوستر اب

تب اسکون کہا پیمبر رب
ایمان ہوا ترا تمام اب



اخبار ہین ایسے حد ستی بہار
سب لکھنے وہ دو قرآن ہین در کار

ہور یوج تو سارے اہل ایمان
بے شبہہ حب مین ہین یکسان

اصحاب رسول حق تعالی
اسبات مین سب ستی ہین اعلی

خاتون دو جگ بتول زہرا
ہی فاطمہ جس کا نام والا

یون باپ سے رکھتی تھی محبت
ممکن نہین اس اپر زیادت

الفت منے اسکے جان فدا تھی
دل مہر مین اسکے بت فنا تھی

یون محو جمال مصطفے تھی
کہ عین جمال مصطفے تھی

سرور کے وفات بعد خاتون
رہتی تھی ہمیشہ بہوت محزون

ہرگز نہ ہنسی نہ بات بولی
کوی کام اپر نہ آنکھہ کھولی

دنیا کے پکڑ یہہ غم کا دن رات
جینے ستی اپنے دھو کھی ہات

در ماہ ششم ز نقل سرور
گئی جلد بخدمت پیمبر

ثانی حبیب حق ہر باب
صدیق عتیق و فخر اصحاب

تھا مہر و ولا مین شاہ کے یوں
ہوتا تھا کبھی نہ اس ستی دور

تھا عشق مین اسکے روز و شب گم
جون ذرہ بسور و نم بہ قلزم

وہ جو رستا وہ راہ دین مین
دیکھا وہ جفا رہ یقین مین

گر ہووے پہار تو بھی ٹل جاے
فولاد بھی ہووے تو پگھل جاے

ہر وقت فدا حبیب پر تھا
ہر حال مین اسکا سات سر تھا

بولا وہ قسم ہے حق کی مجھکون
بھیجا جو رسول کر کو تجھکون

اسلام بو طالب ای معلی
تھا دین پدر سے میرے اولی

کیا واسطے اسکا لانا ایمان
خوشتر تھا ترے کن ای شہ جان

فاروق بھی یون کہا بہ عباس
ایمان لانا ترا ہے مجھ پاس

ایمان سے مرے پدر کے خوشتر
کس واسطے تون ہے عم سرور



ایمان ہے اسکے پاس تیرا
ایمان پدر سے میرے اولی

ہور حیدر صفدر ای مکرم
جو محو تھا مصطفے مین ہر دم

ہر جنگ و بلا منے ہر حال
آپس کون کیا تھا شاہ کا ڈھال

ہجرت کیا جب زمکہ سرور
سویا ہے وہ اسکے بستر اوپر

تا شاہ سلامتی سے جاوے
اپنے پہ بلا سب اسکی آوے

اتنا ہے کہ تھا رسول مولا
ما نباپ سے مجھکون ہے صد رو

محبوب تھا ہمکوں مال و جان سے / اولاد و زنان و خانمان سے
عثمان و بلال و زبیر و عمار / بھی جعفر و سعد طلحہ سے یار
دیکھے ہیں جفا بہت ز کفار / سو سے ہیں عذاب حد ستی بہار
آخر سے سب بحکم حضرت / ناچار طرف حبش کے ہجرت

ہور آب خنک سے پیا کے پیاس / پیارا تھا وہ ہمکوں ایہا الناس
ہور انکے سوا دیگر صحابہ / تھے عشق میں شاہ دین کے بیتاب
عمار کے مادر و پدر کوں / مارے ہیں وہ ظالماں حسد سوں
رنجاں دیکھے وطن کوں چھوڑے / ہرگز نہ مکھ اسکے ید سے موڑے

حکایت صحابیہ انصاریہ کہ مرد میدان محبت بود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور جنگ احد سن ای برادر / یک زن کے گئے اتھے سہ کس مر
جب پائے شکست اہل اسلام / ہور زخمی ہوا شفیع انام
سبات سے گریہ میں سبھی تھی / واں کھلبلی حشر کی مچی تھی
نزدیک احد گئے ہیں وہ جب / یک شخص ملا وہ زن کتیں تب
پوچھی تب اسنے ز شاہ ابرار / بولا ہے کہ خیریت سے سالار
بولی وہ نبی کوں جب بچھائی / جب تجھکوں ہیں خیریت سے پائی

مرد اور پسر اسکا اور بھائی / ہو گئے تھے شہید در لڑائی
شیطان مدینے پہنچ جا کر / بولا کہ اٹھا جہان سے سرور
یہاں لگ کہ زناں ز بیقراری / دوڑتے ہیں احد طرف بزاری
مرنے سے انوں کے وہ نکوکار / اس زن کتیں کیا خبردار
بولی کہ مجھے بتاؤ اسکوں / تا اسکے جمال کوں میں دیکھوں
آسان ہے ہر مصیبت و غم / تیرے پہ فدا ہے جان عالم

حکایت زید بن دثنہ و خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

جب لے چلے اسے کوں کفار / زید اور خبیب کوں سن ای یار
یہاں ہووے محمد اور ہم سب / ماریں اسے تمکوں چھوڑکر اب
ہور یاد میں اسکے وہ جیسے خار / ہم آپ میں جان و دل سے بلہار

ہر ہر سے کہے تیں مجھیں وہ پیارا / یہ چہتے ہو کہ اب عوض تمہارا
دونوں نے دئے جواب اللہ / ہم چہتے نہیں کہ گھر میں ہو شاہ
اس بات کوں سنکو صخر بولا / ہرگز میں نہیں کہیں بھی دیکھا
چہتے ہوں کسیکو اسکے احباب / احمد کتیں جوں اسکے اصحاب

حکایت تعریف کردن عروہ صحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیہم وآلہ وسلم

عروہ کہ قریش کے طرف سے / آیا تھا جناب میں نبی کے
میں قیصر روم سے ملا ہوں / خسرو و نجاشی کن گیا ہوں
جیسا کہ صحابہ محمد / کرتے ہیں ادب سب انکا مجید
ہور اسکو ملا وہ اپنے منہ پر / ہور تن پہ مثال عطر و عنبر
تا آب وضو کا اسکے لیویں / مانند تبرک اسکو پیویں
ہوتے ہیں وہ جب سخن سے دمساز / کرتے ہیں وہ پست اپنا آواز

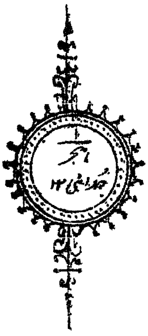
جب قوم میں اپنے پھر کو آیا / ان سبکو یہہ بات وہ سنایا
کوئی شہ کے نہ نوکراں کو دیکھا / کرتے ہوئے یوں ادب اسکا
واللہ کہ نہ تھوک اپنا پھینکا / الا کہ لیا اسے کوئی آ
کرتا ہے وضو وہ جب تو ہر دم / کرتے ہیں ہجوم سب وہ باہم
کرتا ہے کسیکو امر وہ جب / لاتا ہے بجا شتاب اسے تب
نہیں دیکھتے ہیں اسے نظر بھر / ہیں اسکے ادب میں محو یکسر

حکایت سعد بن ربیع و مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ہور جنگ احد میں سعد و مصعب / زخموں میں ہو چور گر پڑے تب
اس حکم کوں سنکے یک صحابی / اس پاس گیا ہی کر شتابی
بولے تب اسے تپاک دل سوں / تسلیم ہماری بول شہ کوں
ہی جب تلک اتنی تمکوں قدرت / کہ چشم کرے تمہارے حرکت
پہنچے کچھ اگر خطر نبی کوں

یاراں ستی اپنے سرور کوں / بولا خبر انکی لا دیگا کوں
دیکھا کہ ذرا سا انکوں دم ہے / اس وقت بھی شد کا انکوں غم ہے
ہور بول تیں ہم طرف سے ای یار / یاراں کوں ہمارے جا یہہ گفتار
دیکھے کچھ اگر خطر پیمبر / نہیں عذر ہے تمکوں نزد داور
کیا حق کو بتا دینگے تمیں جون

حکایت ثوبان غلام آزاد کردۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالی عنہ



وارد ہی خبر میں یونکہ ثوبان
سر ور پہ اتھا فدا و قربان
یکدم نہ جدا وہ شہ سے ہوتا
ہوتا تھا اگر تو ہوش کھوتا

یک روز ہوا زرد رنگ و حیران
آیا وہ نبی کے پاس گریان
نا اُسمین نشان تھا خون کا کچھ
نا اُسمین اثر سکون کا کچھ

شہ نے اُسکون کہا کری ہے کیا چیز
تجھ رنگ کیتین تغیر و ناچیز
بولا کہ نہین ہے کچھ مجھے درد
تجھ ہجر کے خوف سے ہون رُخ زرد

گر تجھکون نہ دیکھتا ہون یک پل
ہوتا ہون الم سے سخت بیکل
آتا ہون مین دوڑ ہوکو غمگین
پاتا ہون مین تجھکو دیکھ تسکین

مین یاد کیا اب آخرت کون
ڈرتا ہون کہ وہان تجھے نہ دیکھون
زیرا کہ تو ای حبیب مولی
پاویگا وہان مقام اعلی

آؤن گا اگر مین خلد اندر
ہوون گا بمنزل فروتر
ہوونگا اگر وہان سے رو بین
دیکھون گا نہ تجھکون تا ابد مین

بھیجا ہی خدا یہہ آیت اُس دم
ہی جیسین مع الذین انعم
اخبار ہین ایسے بہوت خوش قریب
ہین اُسکے نزول کے سبب

حکایت اطفال مدینہ سینہ محتوی بر محبت خیر البریہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورضی عنہم



در عہد صفا نشانِ فاروق
دین جس سے ہوا تمام عیوق
یک دیر کہن بہ نزدِ یثرب
باقی تھا وہان تھا ایک راہب

اطفال مدینہ وہان سب ای یار
کرتے تھے گوے بازی یکبار
ناگہ پڑی اُنکی اینتی جا کر
اُس دیر کے بیچ ای برادر

گئے دوڑتے اُس گوے مین اطفال
لانے کیتین اپنی اینتی فی الحال
وہ لعنتی پکاری کہ تھا ہیچ
حضرت کی جناب مین کہا کچھ

یہہ بات سُن اُس لعین سے اطفال
دوڑے اُسے مارنے کو درحال
مارے اُسے دانت وان یہان لگ
کہ جان تجا ہے اپنا وہ سگ

پہنچی ہے عمر کون یہہ خبر جب
رویا ہے خوشی سے بہوت وہ تب
اصحاب کون سب بلالیا وہ
شکرانہ حق ادا کیا وہ

بعد اُسکے کہا ہی شکرِ داور
اطفال مدینہ با پیمبر
رکھتے ہین سب اس طرح محبت
دیوے حق اُنوکون خیر و برکت

اخبار ہین ایسے حد سے افزون
فہرست طرح ہین کچھ لکھا ہون

دربیان دوست داشتن جماد و نبات وحیوان آنحضرت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

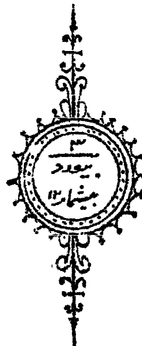
اصحاب رسول اُسکا یون حب
رکھتے تھے اگر تو کیا تعجب
سنگ و جبل و درخت حیوان
تھے عشق مین اُسکے محو قربان

بولا ہی رسولِ ربِ علام
یہہ کوہ کہ ہی اُحد اُسے نام
رکھتا ہے بہت مری محبت
ہووینگا در آخرت بجنت

فریاد و فغانِ جذعِ خرما
در ہجرِ حبیبِ حق تعالی
ہور اُونٹ کا شہ کے غم سے مرنا
یعفور کا دکھ سے چہ مین گرنا

با دوسری حکایت ای برادر
بولا ہون مین معجزات اندر

دربیان آنکہ در ہر عصر عشاق جمال با کمال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بودہ اند



اس عہد شریف سے الی الآن
عشاق ہین اُسکے بعدد جان
ہر عصر مین شاہِ دین کے عشاق
تھے عشق مین اُسکے طاق آفاق

جان و تن و مال و اہل و اولاد
وارے ہین سب اُسپہ با دل شاد
اس رمز لئے کہا وہ سالار
اصحاب سے آپنے یہہ گفتار

اُمت ستی میری وہ جماعت
رکھتے ہین مری بہت محبت
کہ آوینگے بعد میرے بیشک
ہے شیدا اُنو سے چاہیگا یک

تا مال و متاع و اہل کون چھوڑ
رویت سے ہے وہ میرے دل جوڑ

دربیان آثار و علامات محبت سید موجودات علیہ الصلوات والتسلیمات

ہور پوچھ تون ای رفیق یہہ بات
ہین شاہ کے حب کی علامات
ہی اوّل رتبہ اُسکا ایمان
ہے نیک عمل سنن اُسکون پہچان

کیا واسطے ہوت اہل اسلام
جز کلمہ بجا نتے ہین احکام
تا اُنکا عمل نہ خلق ہے خوب
بدکام بہی اُسکے پاس مرغوب

باہن وہ گروہ با سعادت — رکھتے ہین نبی سے اپنے الفت
آیا ہے خبر مین یون کہ یکبرد — پینے مین شراب کے اٹھا فرد
گئے یار بیا وہ مار کھایا — سینے سے نہ اسکے باز آیا
یکبار بیا وہ پھر تب اسیر — جاری کیا حدِ خمر سرور
لعن اسپو کیا کوی اسکو سالار — بولا نکر اسپو لعن زنہار
رکھتا ہی وہ دوستی خدا کی — ہور اسکے رسول مجتبا کی
لاکن تو بری کر اپنی ہمت — رکھ شاہ سے واقعی محبت
اعلی درجاتِ حبِ سرور — ہور اسکے نشانیان سراسر
لکھتا ہون یہان باختصار اب — کر دلمین تو نقش انکے تین سب
اعلی درجاتِ عشقِ خاتم — یہہ ہے کہ بصدق و شوق ہردم
جان و تن و ملک و مال و فرزند — ہور جتنے ہین سبے جی کے پسند
وارے تو سبھونکو شہ کے اوپر — ہووے تو فنا نت اسکے اندر

در بیان تبعیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل علامات است

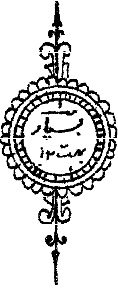
تبعیتِ شاہِ با کرامات — ہی اول و اکمل علامات
در نیت و قول و فعل و اطوار — ہی پیروی واجب اسکی ای یار
جتنی تجھے اسکی پیروی ہے — نسبت وہ وداد کی قوی ہے
سب آل و صحابہ اور اتباع — اثبات اپر کئے ہین اجماع
بولا ہے وہ شاہِ با کرامت — جو زندہ کریگا میری سنت
اللہ رکھا وہ دوست تجھکون — راکھینگا جو دوستی مرے سون
ہووینگا بہشت مین وہ دلخواہ — بے شبہ مرا رفیق و ہمراہ
صدیق کہا باہلِ تمییز — لایا ہے عمل مین شاہ جو چیز
وہ چیز مین ترک نا کرون گا — نت اسکے عمل پہ مین دھرون گا
حیدر کہا نہین ہون مین پیمبر — آتی نہین وحی کچھ مرے پر
لیکن بہ کتاب و سنتِ شاہ — میرا ہے عمل ہمیشہ دلخواہ
ثابت ہی ز شافعی روایت — سنت مین نہین ہے جز اطاعت
محبوبِ خدا کہا ہے یہہ بات — سارے علما و عارفان سات
نین تجھکون فلاح ہور سعادت — بن پیروی کتاب و سنت
اقوال سب اہلِ علم و عرفان — اس بات مین حد سے بھار ہین جان
ہور دوسری علامت ای نکو کار — راضی ہونا بحکمِ سالار
سننے کون نہ تنگ اس سے کرنا — بن خوش ہو سر اوپر اسکو دھرنا
ہور ذکر ہمیشہ اسکا کرنا — نت یاد مین اسکی عمر بھرنا
اس شاہ اپر سلام و صلوات — نت بھیجنا روز ہووے یا رات
ہور ذکر سے اسکے پانا لذت — ہر بات سے اسکے رکھنا نسبت
ہور ذکر کے وقت شہ کے ای یار — کرنا ادب و خشوع بسیار
مروی ہے کہ جب امام جعفر — سنتا اتھا نام پاک سرور
ہوتا اتھا رنگ زرد اسکا — ہیبت سے وہ نام خوش کے گھبرا
عبد اللہ بن الزبیر ہردم — سنتا تھا نبی کا نامِ اکرم
روتا اتھا بہوت ہو کے بیتاب — رہتا تھا نہ اسکے چشم مین آب
ہین بہوت سلف سے ایسے اخبار — درکار ہے لکھنے انکو طومار
ہور شدتِ اشتیاقِ سرور — اس عشق کی ہے دلیل اظہر
اس وجہ سے بیقرار رہنا — اس جوش سے اشکبار رہنا
سکرات سے منے بلال و عمار — کہتے تھے بوجد شوق للکار
ہم بہوت طرب ستی ہین ہردم — دیکھینگے صبا حبیب کون ہم
یک زن کہی عایشہ ستی آ — تک مجھکون نبی کی قبر بتلا
صدیقہ دکھائی قبرِ سالار — دیکھ اسکون وہ روئی حد ستی بھار
بیتابی کئی بتی وہ دمساز — تا روح کیا ہے اسکا پرواز
تھی دوسری ایک عورت ای یار — کچھ نیک نہین تھے اسکے کردار
جب مر گئی کوی اسکو دیکھا — سپنے مین ہور اسکا حال پوچھا
بولی تھا مجھے حبیب کا شوق — ہور اسکے لقا کا تھا مجھے ذوق
برکت ستی اسکے حق تعالی — بخشا مجھے اور یون سنایا
جو میرے حبیب کا ہی شایق — نین اسکا عذاب ہمکون لایق
تعذیب سے اسکے ہمکون ہی شرم — ای بھائی سن اس کرم کو ہو گرم
ہور حکم قضا پہ راضی رہنا — ہر درد و بلا جو آوے سہنا
کرنا نہ کچھ اعتراض در دل — تقدیر اپر بوقتِ مشکل
صابر ہونا برنج و محنت — شاکر ہونا بہ عیش و راحت
ہور رکھنا قرآن سے محبت — کرنا اسے شوق سے تلاوت
احکام بجا سب اسکے لانا — اسرار سے اسکے فیض پانا

کیا واسطے یہہ کلامِ داور
یکبار قیامِ شب میں سرور
یون اُسکے صحاب و تابعین سب
جب دیکھتے اشعری کون اصحاب
کیا واسطے وہ رفیقِ دمساز
ہوتا تھا یہان تلک وہ پر سوز
مروی ہے سعید بن مُسیّب
عبداللہ بن المُبارک ای یار
فخرِ عُلمائے دین نوادی
تا صبح وہ مُقتدائے سُنّت
ہور ہے ادبِ حدیث و سُنّت
سُنتا تھا حدیث جب قبا دہ
کرتا تھا لباسِ خُوب در بر
بس بیٹھ بمسند وہ جگ اُستاد
فتویٰ دیا اُسکے مذہب کا او
کرتے تھے سب وہ بے طہارت
جان و تن و مال قُوّت اپنا
ترویج مین اُسکے ساعی رہنا
سب اہلِ دول سے مُنہہ پھرانا
ہور قربِ امیر و شاہ دستور
بیداری خواب مین وہ ممتاز
کی دن تیچھے پھر کیا وہ کامل
بولا اُسے توبہ نزدِ اُمرا
ایسے جانے کا یُون ہوا حال
بیداری خواب مین وہ مُمتاز
رویت سے ہوا مین اُسکے دلشاد
ہور اُسکی ہے آل کی مودّت
تعظیم ہے اُنکی واجب ای یار
ہور یو بچہ حسن حُسین کون دوست

ہی اعظمِ معجزاتِ سرور
پڑتا تھا یک آیت ای برادر
تھے اُسکے وداد مین ہین سب
کہتے تھے اُسے بقصدِ تب و تاب
الحان ہین تھا سبھون سے مُمتاز
آتا تھا نہ بھار وہ دوبُرو ز
تھے جسکے بڑے بہت مناقب
تھی جسکی بُزرگی حد ستی بھار
اب لگ نہیں جسکا کوی مساوی
بیخود ہو کھڑا اتھا بحیرت
اُس شاہ کے عشق کی علامت
روتا اتھا حد ستی زیادہ
لیتا تھا بخُور ای برادر
کرتا تھا حدیث سبکون ارشاد
تا پھیر نہ پُوچھے بے ادب ہو
سرور کے حدیث کی روایت
تائید مین اُسکے صرف کرنا
اُس کام کون سب سے بہوت چہنا
فقرا عُلما سے دِل لگانا
کرتا ہے حبیبِ حق ستی دُور
رویت سے نبی کے تھا سرافراز
یہہ دولتِ بےمثال حاصل
جاتا ہے یہہ پھر اُمیّد رکھنا
کیا پوچھتا دو سرون کا جنجال
تھا رویتِ مُصطفےٰ سے دمساز
ہر بار کیا مُجھے یہہ ارشاد
اُس عینِ جمال کی مُحبّت
ہین متفق اُسپہ سارے اخبار
ہور اُنکے بھی والدین کو دوست

پڑتا تھا جب اُسکون شاہِ ابرار
پایا تھا بہت وہ لذت اُس سے
اس عصرِ لطیف سے الی الآن
تون یاد دلا ہمارے رب کون
عبداللہ کبھی قرات اندر
لوگ اُسکتین سقیم ہے کر
تا صبح نماز مین یک آیت
یک آیتِ باصفا کا تکرار
یک رات قراۃ بیچ سُن تُون
ہین ایسے نقول حد سے باہر
بیشک ادب اُسکا فرض ہی ہے
مالک کہ اتھا امامِ اُمت
کہتا تھا سبھونکو ہو و خاموش
یکوقت کھڑا اتھا وہ مُعلّے
زہری و سعید و لیث و اِعمش
ہور دین کے اُسکی نُصرت ای یار
رد اُسکے مخالفون کو کرنا
ہور چھوڑنا دوستیِ دُنیا
کیا واسطے مہر و عشقِ دُنیا
تاجِ عرفا ابوالمواہب
کئے روز وہ گنجِ سرِ مکتُوم
تب عرض کیا کہ ای شہِ جان
یک خیر کے کام کون وہ ای جان
علّامۂ دین سیوطی ای یار
کہتا ہے کہ مین زبختِ بیدار
چہتا ہے اگر مری تو رویت
ہی دوستی اُنکی فرض الجان
بولا ہی حبیب یاد رکھ تون
یا دینگا بہشت مین مکان اُو

یا سُنتا اُسے تو روتا بسیار
کرتا تھا بہت وہ رقت اُس سے
ہو گئے ہین بہت شہید قرآن
یعنے کہ کلام اُسکا پڑتون
ہوتا تھا بہت حزین و مضطر
کرتے تھے عباد اُسکے جا گھر
پڑتا تھا بوجد و سوز و رقت
کرتا تھا بوجد شوق سرشار
یہی وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ کون
گر سب کون لکھین تو ہو و فاتر
تعظیم یہہ مثلِ فرض ہی رے
کرتا تھا حدیث جب روایت
ہور شوق خشوع سے دھر گوش
تب اُس سے حدیث کوئی پوچھا
ہور دوسرا اہلِ فضل و بینش
اس عشق کی ہی علامت ای یار
جاوے اگر اس مین جی ندرنا
ہور آمد و رفت نزدِ اُمرا
بے ریب ہی اصل ہر گنہ کا
ہین جسکے بلا عدد مناقب
اس فیض ستی ہوا ہی محروم
کیا مجھ سے ہوا ہی جرم و عصیان
یکبار گیا تھا نزدِ سُلطان
تھا بحرِ محیطِ علم و اسرار
بیداری مین ستر اُو پنچ بار
مت رکھ اُمرا کے ساتھ صحبت
اس بات اُپر ہی نصِ قرآن
جو دوست رکھینگا مجکون اسون
تجھ پاس رہینگا جاودان اُو







بھی سب سے کہا حبیب باری
دو چیز میں چھوڑتا ہوں بھاری

اوّل ہی کتابِ ربِ رحمان
جسمیں ہے ہدایتِ فراوان

ہی دوسری چیز میری عترت
جو نور ہیں از صفا و صفوت

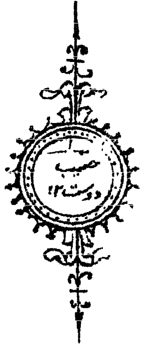
ہی اُنسے تمھارا جب تمسک
پاوینگے سدا ہدایت و سُک

ارشاد کیا ہے بھی وہ سبکون
جیسے شخص ہیں رب کے پاس ملعون

ہور لعن کیا ہے اُنکے اُوپر
بے شبہ خدا کا ہر پیمبر

میں بھی کرتا ہوں اُن پہ لعنت
مقبول ہے انبیا کی دعوت

اُن سے جھے میں ہی وہ خبیث بدکار
جو آل کو میرے دیوے آزار



ہور مہر سے کُل اہل بیت دلبند
سب کشتی نوح کے ہیں مانند

جو اُسمیں چڑے سے نجات پاوے
جو اُسمیں نہ آوے گھات پاوے

ہور آلِ رسول کی پچھانت
دوزخ سے ہی موجبِ سلامت

ہور آلِ رسول کی مودت
مینگی سببِ امان ز کلفت

ہور دوستی اُنکی ای برادر
مینگی سببِ گذر پُل اُوپر

ہور جسکا میں ہون حبیب مولا
مولا ہی اُسے علیِ اعلی

یارب تو رکھ اُسکون لطف سے دوست
جو دل سے رکھینگا ہت اُسے دوست

رکھتا ہی عداوت اُس ستی جن
دشمن تو ہوا اُسکا ای مہیمن

وارد ہیں ہی سے السیے اخبار
توصیف میں اُنکے حد ستی بھار

صدیق کہا ہے یون بہ ردم
سرور کی رضا نگہ رکھو تم

اُلفت منے اُسکی آل کے سب
تا تم سے ہو خوش پیمبر رب

بھی سب سے کہا وہ یون بسوگند
ہیں ختمِ رُسل کے آلِ دلبند

اولاد سے میر دوست مجھے پاس
اُنسے بہت اُنکا مجھکون ہے پاس

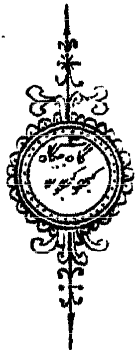
ہور یو نچہ عمر سراج ابرار
چھٹا تھا اُنو کون حد ستی بھار

اِکرام بہت اُنو کا کرنا
دل جوئی پہ اُنکے من کون دھرتا

در وقتِ خلافتِ عمر سُن
فاروق کی جسمیں کچھ اتھی گن

عبدالله کہ تھا حسن کا پوتا
ہور تھا وہ حسین کا نواسا

طفلی میں وہ بضعۂ پیمبر (جگرپارہ ۱۲)
آیا تھا گھر اُسکے ای برادر



لایا عمر اُسکون پیشواجا
ہور سب سے منتھایا اُسکون بالا

بولا تب اُسے ہی شرم مجھکو
کہ دیکھو نہیں پینے گھر میں مجھکون

کوی کام اگر ہو گاہ بیگاہ
لکھ رقعہ مجھے کر اُس سے آگاہ

دیکھے ہیں جب اُسکا یہ رویّہ
جلنے لگے سب بنی اُمیہ

کوی اُس سے کہا یہ طفل کے سات
کیون بہوت ادب کیا تون رے ہات

بولا کہ نبی سے یون خبر ہے
زہرا مری پارۂ جگر ہے

وہ جس سے ہی خوش ہو ہیں سید اخوش
ناخوش نبی وہ جس سے ہو منیا خوش

فرزند سے اُسکے یہہ مری چال
خاطر کو کرینگے اُسکے خوش حال

ہور شافعی وہ امامِ اُمّت
تھی جس سے قوی نبی کی ملّت

رکھتا اتھا حُبِّ آلِ اظہار
یہان لگ کہ خوارجِ تبہ کار

کرتے تھے برفض اُسکون منسوب
بہوت اُس سے ہے اُسمیں نظم مرغوب

کرتا ہون بشوقِ دل بیان میں
دو بیت کا ترجمہ یہان میں

ای آلِ رسول ذی المناقب
اُلفت ہی تمھاری ہے یہ واجب

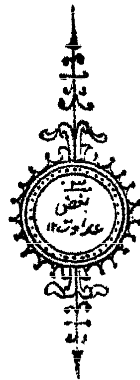
قرآن میں حق کہا ہی یہہ بات
پس تمکون یہہ قدرت ادو مباہات

کہ جو نہ پڑے ہے درود تم پر
ہی اُسکی نماز نا روا تر

ہور دیگر ائمۂ صفا کار
رکھتے تھے محبت اُنکی بسیار

توثیق عری ہین یون ہے تبیان
پاتے ہیں سب اہلِ علم و عرفان

سالار کے آل کی محبت
سب دوستیان ستی زیادت



اُنکے طرف آج دیکھتے یون
آیا طرف اُنکے دیکھتے جون

بھی سب علما کہے ہیں یہہ بات
ہوئے کچھ اگر گنہ زسادات

اُس فعل کون ناپسند کرنا
ناذات سے اُسکے بغض دھرنا

نادلمیں کچھ اُن ستی کپٹ دھر
کرنا حدِ شرع جاری اُنپر

بوٹے ہیں رسا کنانِ طیبہ
کہ بہوت برا ہے اُنکا رنبہ

صادر ہوا اگر گناہ و بدعت
کرنا نہیں اُنکی کچھ مذمت

بل فعل کون اُنکے بوجنا بد
بہرادب جوارِ احمد

ہمسایگی کا ہی جب ادب یون
پس آل کا ہوینگا ادب کیون

اتحشر جو اُسکے آل ہیں رے
اس باغ کے نونہال ہیں رے

بے شبہ وہ کُل کے ہیں یہ اجزا
اس نورِ ازل کے ہیں یہ اعضا

اس بدرِ منیر کے جھلک ہیں
اس عطرِ نفیس کے مہک ہیں

اُس رمز سے لئے امام صادق
ارشاد کیا ہے اِس موافق

اب حق ہیں ہمارے یٰایّہا الناس
تم جد کا کرو ہمارے نت پاس

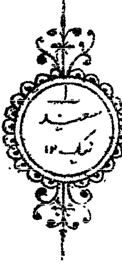
جون اُن ذویتیم کے لئے اب
جد کا کیا اُنکے پاس حق ذہب

ہور فاطمہ بتول کا پیار
رکھتا ہے جو آل سے محبت
حاجات روا اُنو کے کرنا
جو دوست رکھینگا اُنکوں ای یار
ہور اُنکے صحاب کی محبّت
ہین اُنکے حقوق سب پہ بسیار
کیا پوچھتا ہی فضائل اُنکے
ایمان مین ہین سبھوں سے سابق
دو بات کئے ہین دین کی دعوت
پل پل اُٹھے اُسپو دل سے قربان
بے شبہ رضا سے اپنے کرتار
بولا مرے یار انام کے بیچ
تجھ صحب کے باپ مین ای مردم
گر اُن سے رکھینگا کوی محبّت
دیوینگا جو کوی اُنوکوں آزار
پہنچایا جنھیں خدا کوں ایذا
بھی اسکوں کہا ہی یوں وہ سرور
واللہ اگر براہِ داور
یاران کو مرے کرم سے خالق
بھی یون ہی حدیث مین جو یہ نام
نا فرض و نفل ہے اُسکا مقبول
فرمائے نبی کہ یہ نگوں بخت
در مدح مہاجران و انصار
کہتا ہی امامِ مالک ای یار
ہی سورۂ فتح بیچ ای یار
تا اُن ستی کافران جلین سب
کوی شخص کہا رُوَیم سے یوں
خدمت مین جنید کے رہا ہوں
اصحاب کوں شاہ دین کی صحبت

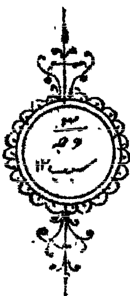
اُو لاد و سینے صدق سے ہی بھا
ہی صدق کی اُسکی علامت
اخلاص اُنو کا دلین دھرنا
پاوینگا فلاح و خیر بسیار
ہی اُسکے جناب کی محبّت
تعظیم ہے اُنکی فرض اے یار
اصحاب ہین بادشاہ کن کے
کوی فضل مین اُنکا نین ہی لاحق
ہور صبر کئے برنج و کربت
ہور اُسپہ فدا کئے تن و جان
ممتاز کیا اُنوکوں کرتار
ہین مثلِ نمک طعام کے بیچ
اللہ ستی بہت ڈرو تم
ہی میرے وداد سے وہ الفت
آزار دیا مجھے وہ بدکار
نزدیک ہی یہہ کہ او تعالیٰ
سُن کان سے دل کے ای برادر
تم خرچ کرینگے زر اُحد برابر
سب خلق اُپر کیا ہے فایق
یاران کو مرے دیوینگا دشنام
دایم ہی وہ قہرِ حق سے مخذول
عثمان سے بغض اسکوں تھا سخت
گننے سے ہین بہار ایسے اخبار
رکھتا ہی جو بغض صحب اخیار
تعریف اُنو کی حد ستی بہار
یعنی اُنکے حسد مین تلملین سب
ای بے ادب کہا اُسے یوں
آداب مین تربیت ہوا ہوں
کیا کیا دیئے ہو تینگے نعمت

بہوت اُسکوں ابھی انو لطف و شفقت
اس وقت کے بیچ جو ہین سادات
نا دیکھنا کچھ قصور اُن کا
برکات سے اس ولا کے بے شین
حق اُنکوں دیا بڑے مراتب
کیا واسطے اصل و فرعِ ملّت
ہین ختمِ رُسل کے ہمنشینان
در راہِ خدا وطن کو چھوڑے
سب خویش و تبار و قوم کوں چھوڑ
کیا ہو سکے اُنکا کوی ثنا خوان
ہور سرورِ انبیا سے ای یار
کھانے کی درستی از نمک ہی
پیچھے مرے اُنکتین کرومت
بغض اُنکا جو دل مینے رکھا ہی
جو دل کو دیا مرے کدورت
جلد اُسکوں غضب سے اپنے پکڑے
اصحاب کوں میرے مت ستاؤ
پہنچینگا نہ اُنکے نصف مُد کون
اُنکوں پس از انبیاے مرسل
ہی اُسپہ ہمیشہ لعنِ خالق
مروی ہے کہ در جنابِ سالار
ہرگز نہ پڑا نماز اُس پر
بھی آلِ نبی کے سب اکابر
ہوتا ہے وہ نا پکار کافر
بعد اُسکے ہی یوں کہ ربِّ جان
اس نص سے ہوا ہے صاف معلوم
کیوں بولتا بے ادب مجھے توں
دو پہر کی صحبت کی ای یار
سب افضل انبیا کے سرور

اسباب میں ہی بہت حکمت
کرنا ادب و سلوک اُن ساتھ
کرنا غم و رنج دور اُنکا
ہور ہوا سعید دارین
ہی سب پہ محبّت اُنکی واجب
پہنچا ہے اُنو ستی یا ملّت
اُس سیدِ کل کے ہمنشینان
ہور خواہش مال و دین کو چھوڑے
مولا سے رہے تھے اپنا دل جوڑ
جب مدح سے اُنکے پر ہے قرآن
تعریف ہی اُنکی حد ستی بہار
بھی شاہ سے یوں حدیث آئی ہے
تم اپنا نشانہ ملامت
وہ بغض مرا یقین کیا ہے
پہنچایا خدا کوں وہ اذیت
ہور سخت عذاب بیچ جکڑے
اسبات سے تجھکوں مت دکھاؤ
بھی دوسری خبر سے سُن تو دل سوں
عالم سے کیا ہی بیشک افضل
ہور لعنِ ملایک و خلایق
آیا تھا جنازہ ایک یکبار
ہور بولا نہ بخشنے اُسکوں داور
وصف اُنکا کئے ہین حد کے باہر
کرتا ہو نہین وجہ اُسکا ظاہر
بخشا ہی اُنوکوں یہہ کمالات
کہ اُنکا عدو ہی کافر شوم
حالات کے دو پہر صدق دل سوں
بولا اُسکوں کرے محمد جواب
اصحاب مین اُسکے سب سے بہتر







قرآن و رسول حق کے آثار
پہنچے ہیں انو سے ہمکوی یار
ذم انکا ہی ذم دین و ایمان
ہی طعن انو پہ طعن قرآن

اُس واسطے سہیل شیخ اکمل
سرحلقۂ صوفیان اکمل
بولا نہیں وہ نبی پہ مومن
تو خیر صحابہ ہیں کیا جن



یہہ بات ہی راست فی الحقیقت
نہیں اس مینے کچھ کم و زیادت
بے شبہ وہ سب عدول ہیں ہے
محبوب خدا رسول ہیں سے

ہور اُن ستی بہوت باسعادت
پائے ہیں بہشت سے بشارت
جون مجمع اہل بدر افخم
سب صحب سے جو ہین بیشک اکرم

ہور جون بحدیبیہ وہ یاران
بیعت سے نبی کے پاے رضوان
ہور اُنکے سوا سے صحب دیگر
پاے ہیں بشارت ای برادر

بعضون سے اگر بحکم عادت
صادر ہو سے لغزش اور ذلت
لازم ہے کرین سب انکو اول
اسبات کو راست جان بے قیل

حکم بشری سے بعضے اوقات
نبیون سے صدور پاے ذلات
بو ذرعہ کہ تھا امام نامی
تھا اہل حدیث مین گرامی

یک روز کہا کوی اُنکو سُکون
ہی بغض مجھے معاویہ سُون
پوچھا اُسے بغض کا سبب کیا
یون اُسکے جواب مین وہ بولا

ناحق وہ لڑا ہی مرتضیٰ سات
تب اُس سے کہا امام اسدحات
رب اُسکا رحیم ہے بلاشک
خصم اُسکا کریم ہے بلاشک

اِن دونون مین کا ہیکو تو آتا
اِس بات مین دخل کیون تو بھاتا
ای بھائی معاویہ در اصحاب
اد فی طبقات سے ہی در باب

یعنی ہی وہ اُن سے ای سخندان
کہ لاے ہین بعد فتح ایمان
جو کام ہوے ہین اُس سے صادر
ہرگز نہ ہو کسی سے ظاہر

با این وہ امام دیگر ابرار
بولے ہین یون اُسکے حق مین ای یار
کہ طعن کچھ اُس اُپر نکرنا
ہور بغض نہ اُسکے دل مین دھرنا



کیا پوچھنا شان دیگر اصحاب
وہان حفظ ادب ہے فرض در باب
اقوال مورد خان جاہل
باتان رفضہ کے جو ہین باطل

جہل و غلط و خطا ہے یکسر
بہتان و دروغ ہے سراسر
۱۵ ہور جسکون ہے شہ کے ساتھ نسبت
تعظیم مین اُسکے ہی سعادت

جیسے حرم مین با مکارم
تعظیم ہے انکی سب پہ لازم
مروی ہے حسن امام اطہار
جاتا تھا پیادہ حج کون ای یار

رہتے اُتھے کوتل اُسکے ہمراہ
ہوتا نہ سوار اُسپہ وہ شاہ
ہور بہوت سلف یون ای برادر
کرتے تھے عمل نت اُس چلن پر

جس جاے پہ بیٹھتے تھے حضرت
وہان ابن عمر رکھا اپنا ہت
منہہ ہور سر اُپر اُسے پھراتا
لذت بہت اُس ادب سے پاتا

مالک جو تھا عالم مدینہ
دایم تھا ملازم مدینہ
کوی وقت بھی وہان وہ تاج ابرار
ہرگز نہ ہوا سوار سے یار

یک شخص کہ جہل سے تھا معیوب
بولا ہی کہ خاک طیبہ ناخوب
جب اُسکی یہہ جرات و جہالت
پہنچی بامام دار ہجرت

فرمایا کہ بیس تازیانہ
مارے اُسکون رکھین بہ بندیخانہ
بولا کوی ای امام اخیار
ہی شان و شکوہ اُسکون بسیار

بولا کہ وہ زشت کیش آدون
لایق ہے کہ مارین اُسکی گردن
جس خاک مین مصطفیٰ ہی مدفون
کہتا ہی نہ یون اُسکون وہ دون

حاصل علما و اولیا سب
ہین شیفتۂ مدینہ کل اب
ابیات ہین اُسمین وجد آمیز
اشعار ہین اُسمین شوق انگیز

۱۶ ہور ختم رسل کے امت اوپر
رکھنا دل و جان سے پیار اکثر
حاجات روا انو کے کرنا
اُس کام پہ من ہمیشہ دھرنا



دلخواہ رعایت اُنکی کرنا
ہر وقت حمایت اُنکی کرنا
تائید مین بندہ اُنکے رہنا
خوبی کون اُنون کے بہوت چہنا

جب ہر گھڑی وہ شفیع داریں
تھا فکر مینے اُنون کے دن رین
محشر مینے ہر رسول قدسی
بولینگا پکار نفسی نفسی

وہ اُمتی اُمتی کہینگا
تائید مین اُنکے نت رہینگا
واجب ہی سبھون پہ ای برادر
کرنا عمل اُسکے طور اوپر

رہنا ہی ضرور ای وفادار
اُمت اُپر اُسکے دل سے بلہار
از دست و زبان و دل ہمہ دم
کرنا مدد اُنکون ای مکرم

ملنا نہ اُنون کے دشمنان سے
رہنا ہی انو کے دوست جان سے
گر ہی تون شہ رسل کا چاکر
اسبات کی لے اپنے دل مین جا کر

گر ہے تو محمدی اُٹھا من
از مہر و ولا سے رام و لچھمن
گر ہے تون نبی کا نام لیوا
مت سیو و کشن کا کر تو سیوا

اسلام و سلام کا ہو خواہان | منھ پھیر ز رام رام گویان | تسبیح کو ڈال دیجئے ہر حال | زنار کی کشمکش مین مت ڈال

رکھہ سر و را انبیا پر دل | چھوڑ الفت مہر دوش ہر قل | [illegible] ہر رسل | ہین بہت ولے کہا مین مجمل

| ہین انکو لکھا ہون سب بیان وار | تفصیل سے فارسی مین ای یار |

فصل دوم در بیان احکام صلاۃ و سلام بر حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام



لکھتا ہوں فضائل درود اب | فہرست کے طرح سن اسے سب | کیونکر لکھوں اسکے ہین فضائل | جسکے عظمت مین بحر ہے تل

ہی فرض درود بر پیمبر | ہین متفق امت اس سخن پر | اس فرضیت اندرای سخندان | ہی مستند انکا نص قرآن

اس آیت دلکشا کی تفسیر | کرتا ہوں بلا قصور تحریر | تحقیق خدا ہور اسکے املاک | معمور ہے جن سے یکسر افلاک

ہر وقت مین بھیجتے ہین صلوات | پیوستہ نبی پہ یاد رکھہ بات | ای وہ جو نبی پہ لائے ایمان | بھیجو تمین اسپہ سب درودان

| ہور بھیجو سلام اس پہ سب | سن فرض ہے کس قدر درود اب |

در بیان کیفیت فرض و سنت بودن درود بر سید وجود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



اکثر علما کے پاس ای یار | کلمے کے نمن ہے فرض یکبار | ہور شافعی کن ہیں از تحیات | ہی فرض بہر نماز صلوات

در جلسۂ آخرین ہی واجب | سنت ہی باول ای مصاحب | پڑنا اسکا بدیگر اوقات | سب پاس ہے محض خیر و برکات

بولے ہین کئیک شافعیہ | ہور سکئے حنفی باین روّیہ | گر کوی سنے نام پاک سرور | یالاوے وہ آپنی زبان پر

ہے فرض درود اسپہ کہنا | عصیان ہے تب خموش رہنا | اس قول مین سر ہی تحقیق | ہین اسپہ بہت اہل تدقیق

| اس قول یہ ہین بہت دلائل | اب سن تون درود کی فضائل |

در بیان فضائل و برکات درود بر سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات

اول یہہ ہے کہ شہ کے صلوات | دینے مین خبر سبھو نکو صدقات | کہ ہینگی مصلیان کون در غیب | جنسیت نسبت اس سے بے ریب

ہور دوسرا امتثال نص ہے | یہہ فضل عظیم ہور اخص ہے | ہور حق سے موافق دین آب | ہور اسکے ملک سے رمز دیا

صلوات و سلام حق سے دس دس | ملنا بدل ایک کے ای با جس | ملنا درجات دس بھی حسنات | ہور محو ہو جانا عشر سیات

ہور جو ہے یک درود ہو شاد | گویا کیا دس غلام آزاد | ہور پاوے ثواب بیت غزوات | ہو اسکے قبول ہینگے دعوات

ہور سکون کرینگا شہ شفاعت | ہور دیوینگا اس لئے شہادت | ہور ہوویگا اسکون قرب حضرت | ساتھہ اسکے جلینگا بھی بجنت

ہور آگے ملینگا سب سے با شاہ | اسکا ولی آپ ہوویگا شاہ | ہوو ینگے روا سب اسکے حاجات | ہور ہوے کفایت مہمات

ہور ہینگا درود ای برادر | کفارہ سئیات یکسر | ہور عفو ذنوب کا سبب ہے | ہور کشف کروب کا سبب ہے

ہور ہے سبب شفای سقام | ہور موجب دفع خوف و آلام | ہور فرض کے فوت کا ہی بدلا | صدقے کا عوض ہے بلکہ اعلا

ہور ہی سبب امان ز تہمت | دیتا ہی بھی دشمنان پہ نصرت | ہور ہے سبب محبت رب | دنیا رضا کا اسکے منصب

کرتا ہی عمل کون پاک و زاید | ہور مال کون یون ہی ای مساعد | ہور ہے سبب فراغ خاطر | کرتا ہے بھی دلکون صاف و ظاہر

ہور ہے سبب حصول برکات | ہر امر مین در جمیع اوقات | [illegible] | اولاد کون تا چہار کرسی

ہور شدت موت سے بچاوے | ہور ہول سے حشر کے چھڑاوے | ہور دور کرے وہ تنگی [illegible] | ہور رکھے ہلاک سے مسلم

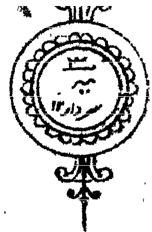
ہور یاد دلاو بھولی ہوی بات | ہور دور کرے وہ فقر [illegible] | اقسام بخیلی [illegible] سے | بدبختی سختی بد دعا سے



ہور خلد کی راہ بھولنے سے — ہور باب کون جسکے کھنچے سے
دوری سے نبی کے ای برادر — ہور پڑنے سے قعر دوزخ اندر
نے شبہ درود شاہ ابرار — دیتا ہے نجات ای نکوکار
مجلس مین پڑے درود کوی جب — ہوتی ہے وہ غیب سے مُطیب
اس بزم مین جتنے ہین جماعت — کرتی ہے نزول سب پہ رحمت
گذرینگے صراط پر جب ای یار — ہووینگا درود نور بسیار
ثابت رکھے وہ وہان قدم کون — ہور ملین لجاوینگا وہ پل سون
ہور اُنس و شوق مصطفی سات — کرتا ہے زیادہ یاد رکھ بات
ہور یاد دلاوے سیرت اسکی — ہور خوبی و شکل صورت اسکی
سینے مین بھرے جمال اسکا — آنکھون مین دھرے خیال اسکا
ہور دوست رکھے اُسے شہ جان — ہور چاہین اُسے سب اہل ایمان
ہور اسکو کرینگا وہان مکرم — آپ اسکے مصافحہ سے خاتم
ہور دیکھینگا خواب مین مصلی — اُس جانِ جمال کی تجلی
ہور ہووے وہ دو جہانمین مسعود — ہر کام مین پاوے سود و بہبود
جیتے ہین ملایک اسکو ایجان — ہو اُس لئے مانگتے ہین غفران
کہتے ہین اُسے وہ مرحبا سب — دیتے ہین اُسے بہت دعا سب
ہور اُسکا ثواب ای برادر — لکھتے ہین طلا سے سیم اوپر
ہور اسکے درود کون وہ ای یار — پہنچاتے ہین در جناب سالار
جیسا کہ ترا غلام باقر — خدمت مین ترے ہے گرچہ قاصر
کرتا ہے بصد خجالت ای شاہ — صلوات و سلام عرض درگاہ
ہور لکھتے نہین ملایک ایجان — سہ روز درود خوان کے عصیان
ہور کرنے نہ دیوے اسکون غیبت — ہور باز رکھے وہ اُس سون غیبت
ہور پاوے وہ نیچے عرش کے جا — ہووے بھاری عمل کا اسکے پلا
نا پیاس سے پاوے دہان وہ کلفت — بہوت اسکو زمان ملین تحیت
ہور شہ پہ درود ای برادر — شامل ہے خدا کے ذکر اوپر
ہور درج ہے اسمین شکر و عرفان — ہور عجز پہ اعتراف بی جان
یعنی ہمین عاجز اُس سے ہین سب — تون آپ ادا کر اسکون یارب
کر شان کتین تون اسکے بالا — کر جاہ کتین تو اسکے اعلا
ہور نام درود خوان کا ای یار — لیتے ہین یہان یہ نزد سالار
تکھ دیکھ مصلیا نکی تو شان — کہ نام انوکا پہنچتا دہان
ہور رد سلام از پیمبر — اُن سب درجات سے ہی بہتر
یعنی جو کرے سلام شہ پر — دیتا ہے جواب اسکون پیمبر
ہور دولتِ سرمدی کہ حضرت — مانگے ترے واسطے سلامت
برکاتِ درود حد سے ہین بہار — لیکن مین لکھا ہون تھوڑے ای یار

در بیان اوقات و اماکن و حالات سلام و صلوات بر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لکھتا ہون درود کے اب اوقات — ہور اسکے اماکن اور حالات
ہے بعد وضو درود سنت — ہور غسل کے بعد بھو لیو مت
ہور بعد تیمم و تحیات — یعنی جو ہی اول ای نکو ذات
ورنہ جو ہے آخر تشہد — ہے اسمین درود فرض والابد
ہور گر پڑے کوی نماز اندر — آیت جو ہی اسمین ذکر سرور
تب قاری و سامع ای حق آگاہ — البتہ پڑین درود بر شاہ
ہور بعد اقامت و اذان کے — ہور بعد نماز اول دعا سے
ہور بعد فراغت از تہجد — ہور بعد قنوت کے ہی لابد
ہور جمعہ کے روز ہور جمعرات — ہور وقت دخول مسجد اس دھات
ہور شنبے کے روز ہور یاتوار — ہور پیر کی رات ای نکوکار
ہور اول کل خطبہ بے شین — جون خطبۂ جمعہ اور عیدین
ہور خطبۂ التماس باران — ہور خطبہ دو کرہان یاران
ہی شافعی اور حنبلی پاس — فرض اُنمین درود کر نہ وسواس
دُسرون کے ہی پاس سنت ای یار — اسباقین کچھ نہین ہے تکرار
جو ہین بہ نماز عید تکبیر — ہی دو کے میانے سنت ای میر
ہور ہے بہ نماز میت ای یار — مشروع بلا خلاف و تکرار
ہے احمد و شافعی کنے فرض — مسنون ہے اور دوبانین عرض
ہور دفن کے وقت ای برادر — سنت ہی درود بر پیمبر
ہور حج سے بعد قول لبیک — ہور مروہ صفا اپر بھی ای نیک
ہور جب کرے استلام ای یار — ہور وقت طواف ای نکوکار
عرفات کے موقف اندر ای جان — ہور ملتزم اندر ای سخندان
ہور طوف وداع بعد از ای یار — ہور نیز دم زیارت شاہ ابرار





ہور راہِ مدینہ بیچ بسیار
ہور جب نظر آویں اسکے آثار

ہور خطبۂ بیاہ میں ہے سنت
ہور نزد کتابتِ وصیت

ہور عزم کرے سفر اگر جب
ہور ہووے سوار جب مرکب

ہور فقر میں ہور جب اسکا ہو ڈر
پر شر پہ درود ای برادر

ہور حمد کے بعد در قایم
صلواۃ نبی اُپر ہے لازم

ڈبنے میں ہور اسکے ابتدا میں
ہور اوّل و آخر دعا میں

ہور چھینک کے وقت ای برادر
ہور وقتِ تعجب ای مخیر

ہور جب سُنے کوی گدھے کا آواز
تو ذکرِ درود سے ہو دمساز

شیطان کے دفع خاطر ایجان
ہی ذکرِ درود مستحب جان

کوی کارِ ضروری آوے جب پیش
پڑنا صلوٰۃ ای صفا کیش

ہور جب کرے کوی کسی پہ بہتان
ہور جب ملیں دوستان و اخوان

ہور جب کرے کوی کام پر عزم
ہی اسکے اول صلاۃ بالجزم

ہور جب کرے درسِ علم ای یار
ہور وعظ کے وقت ای نکوکار

ہور انکے سوا در سب اوقات
بیشک ہی درود خیرِ طاعات

واجب ای کہ اپنے اوقات
سب صرف کروں گا میں بصلوات

دلخواہ ترے ہوینگے سب کام
مغفور ہوینگے تیرے آثام

لیکن یہہ درود با فضیلت
مقبول ہے بے خلوصِ نیت

با جوششِ عشق و شوق دل سات
سرور پہ پڑینگا اگر تو صلوات

ہوسکے تجھ سے اگر یوں
پڑ اسکتیں تجھے بھی جیوں

ہر حال میں پڑ درود اسکا
پن کچھ بھی تو کر سکے ہو دو کا

ہور ذبح میں بعد ذکر اللہ
ہور بیع کے وقت ای آگاہ

ہور اوّل روز ہور بہ آخر
ہور سونے کے وقت ای مفاخر

ہور جب کرے قصد کوی بازار
ہور آوے جب آپنے گھر ای یار

ہور حاجت اگر ہو تجھکو درپیش
پڑ اسپہ صلات ای صفا کیش

ہور وقتِ وبا و محنت و غم
سنت ہی درود ای مکرم

ہور کان میں جب ترک ہو بسیار
ہور پاؤں میں جھنجھنی ہے جب ای یار

ہور جب کوی کوئی چیز بھولا
با خوف ہی اسکے بھولنے کا

کیا واسطے دیکھہ گروہ شیطان
کرتا ہی پکار ای سخندان

ہور بعدِ گنہ کے ای برادر
تا محو ہو وہ گناہ یکسر

مجلس سے اٹھیں جب ای برادر
کھانے کی وہ ہو یا ہور دیگر

ہور جب کرے ختمِ مصحفِ رب
ہور حفظ کا شوق اسکے ہو جب

ہور جب سُنے نامِ پاکِ سرور
لازم ہے درود اسکے اوپر



ہور جب لکھیں اسکا نامِ انور
ہور جب لکھیں فتوی ای برادر

جتنی تو کریں گا یہہ عبادت
اتنی تجھے ہووینگی سعادت

جانِ دو جہان و نورِ عالم
اسطرح کہا اسے کہ اسدم

بولے ہیں سب اہلِ علم و اسرار
اخلاص سے ہر عمل کوں در کار

لیکن بخلوصِ نیت ای یار
ہور با ادب و طہارت ای یار

برکات ہیں اسکے بے نہایت
فیضوں کو نہیں ہی اسکے غایت

چلتے ہوے اور کھڑے ہو بھی
بیٹھے ہو ہور پڑے ہوے بھی

در بیانِ کیفیت صیغه هائے صلوات مبارک که نهایت دارد



ہور حسن جو درود ہیں سرور
ہیں سب صلواۃ سے وہ بہتر

بعد اسکے جو ہینگے تابعین سے
ہور مجتہدین و عارفین سے

اکثر علما و اہلِ عرفان
تصنیف کئے بہت درودان

اذواق و معارف اور اسرار
درج اسمیں کئے ہیں بہوا ای یار

شان انکی ہے اولیا میں جیوں
صلوات میں یہہ درود ہی یوں

خاص ایک درود فرخ انجام
تنویر بصیرت و بصر نام

تا اسکون ترین ہمیشہ اختیار

بعد اسکے جو ہیں آل اصحاب
کل صیغوں سنی ہیں خوب دریاب

ان سب سے کہ ہیں وہ پر فضائل
کچھ کچھ ہیں بہ نسخۂ دلائل

داد اپنے وداد کا دئے ہیں
وجد اپنا وہاں عیاں کئے ہیں

خاصہ کبریت اعظم اید وست
بو الحسن جسے غوث عالم اید وست

یہہ عاصی خستہ حال نادان
بولا ہے ہوس کی درودان

لب سیر اس سنے ہی سارا
آخر اب ہیں اسکے جملہ بارا

منظوم

خاصہ بر سبع لا اول ای یار

در بیان انکہ هر روز و شب چه مقدار درود باید خواند

ہای بجاتی مر حضور دل ساتھ / ہر روز تو پڑھ ہزار صلوات
دو وقت تو اسکون شوق سے تر / ہور سونے کے وقت بھی اُسے تر
ہور یہہ عدد قلیل مقدار / ضعفا کے لئے ہی بوجھ ای یار
ور دُ انکا ہی درود ہی رہے / رہت انکون یہی شہود ہے رے
ہین بہوت درود کے فضائل / اس ہوت سے مین کیا ہون یک تل
باقی ہین بہت مباحث اسکے / ظاہر ہین تر یہ باعث اسکے
لکھتا ہوں اب اس سے مختصر نثر
یا پانصد و سیصد ای مکرم / لیکن کبھی سو ستی نکر کم
ہور جمعہ کے روز ہور جمعرات / ہر روز سے تر زیادہ صلوات
ورنہ جو حبیب پر فدا ہین / ہور شوق مین اُسکے وہ سدا ہین
دن رین انو کون ہے یہی کام / بن اُسکے نہین ہے انکون آرام
دریا سے لیا ہون ایک قطرہ / بستان سے لیا ہون ایک ثمرہ
لیکن جسے شوق کا مس ہے / بے شبہ یہہ مجمل اُسکون بس ہے
آداب زیارت پیمبر

فصل سیوم در بیان فضائل وآداب زیارت سید موجودات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ افضل قربات واکمل عبادات است

بیٹھا ہی تو کیا چل ای برادر / طیبہ کے طرف قدم کر از سر
گر پاؤں کے چلنے مین آس ہے / تو آہ کا تیرے پاؤں بس ہے
یا مشت غبار اپنا لک بھک / نالے سے اُڑا الجا وہان لک
یا ہاتھ مین لے صبا کا دامن / ہو راہ مدینہ بیچ پرزن
در شرب عاشقان حیران / ہی فرض زیارت اُسکی ای جان
ہونا اگر اُسکا روضۂ پاک / مانند مسیح کے بر افلاک
دن رات تلاش نردبان مین / تا جا دین چڑھ اُسپہ آسمان مین
کیون سر سے قدم نہین کیا مین / روضے طرف اُسکے نین گیا مین
کب ہوئیگا یا رب یہہ کہ خوش ذات / سب شغل جہان سے اپنے دھو ہات
آداب زیارت اُسکے ہین بہوت / دل کے ہین سرور چشم کے جوت
گر ترجمہ اُن کا بولون ای یار / ہووینگے کئی ہزار اشعار
ہی فصل مین اسکے نبذے اخبار / ہور آل و صحاب سے ہین بسیار
بولا ہی نبی جو کرے زیارت / دیئونگا مین اُس لئے شہادت
گویا بحیات مجھ کون دیکھا / ہور دوسری حدیث مین یون آیا
بھی بولا جو حج سے پا فراغت / میری نکریگا وہ زیارت
جو قبر شریف پاس جاوے / ہمسایگی وہ نبی کی پاوے
بس کرتون ای طالب سعادت / اُس شاہ کی نیت زیارت
ہور راہ مین ای نبی کے مشتاق / بھر لیین تو اپنے اُسکے اشواق
ہور پڑتون بہت سلام و صلوات / با ذوق و حضور و شوق و ثرات
ہوئے جب حرم مدینہ اقرب / ہو جلد پیادہ ای مودب
ہور چڑھ جبل مفرح اوپر / اس شاہ کے شہر پر نظر کر
ہرگز تو نکر درنگ یک تل / چڑھ کشتی اشک بیچ ای دل
مژگان سے کر اپنے اسکا سکّان / ہور پردہ چشم با دل و جان
یا رنگ پریدہ سے ہو دمساز / گر اُسکی ہوا مین جلد پرواز
سرور کی زیارت ای محمّد / ہے رتبے ہی سنت مؤکد
کیا خوب کہا ہی ای گرامی / جامی کہ تھا عارفان مین نامی
واجب ہوتا سمجھون پہ ای یار / کہ صرف کرین سب اپنے اعمار
مرقد سے زمین ہی اُسکے پرنور / ہور یون ہو نہین اُس سے آہ مہجور
بیشک مجھے گھیر لی ہی حرمان / گر بیٹھو نہین و دور اُس سے یک آن
اپنے کون کرو نہین از تعشق / اُس روضۂ پاک پر تصدق
شیخ ابن حجر سے ای گرامی / ہین اُس مینے دو کتاب نامی
اِس نسخے بہتر جو مختصر ہے / کہتا ہون جو کچھ ضرور تر ہے
بولا جو کرے مری زیارت / واجب ہی اُسے مری شفاعت
ہور جو کریگا مری زیارت / مجھ موت تجھے وہ با سعادت
جو قصد کریگا میرا دل سون / دو حج کا ملیگا اجر اُسکون
تحقیق کیا جفا وہ مجھ پر / بھی یون ہے خبر مین ای برادر
جب ہووے تو قاصد زیارت / آداب صفر سے سب ضرورت
اُس نیت با صفا کے بعد از / کر نیت مسجد ای معزز
رہ با ادب و خشوع ہر دم / ہور ذکر سے اُسکے شاد و خرم
ہور رہ مین جو شاہ کے ہین آثار / کر انکی زیارت ای نکو کار
کر بہوت نیاز ہور حضوری / ہور جوشش شوق کر تون پوری
تا مسجد خاص و روض انور / آنکھون کو کرین تر سے منور



ہور پہنچے بذوالحلیفہ جب تون
پڑ جلد دگانہ وہان ادب سون

ہور جب نظر آوین گا مدینہ
دے چہوڑ قرار ہور سکینہ

مانند پتنگ ہوتون بیتاب
بہول آپنا صبر ہور خور و خواب

جون ابر بہار جوش کر تون
ہور رعد طرح خروش کر تون

ہو شوق حبیب حق سے گریان
ہور عشق مین اسکے محو حیران

آوبیگا تو جب حرم کے اندر
تو غسل کر اول ای برادر

باشوق تمام ذوق دل سات
پڑ تون یہہ دعا کی فیض آیات

ہور آب بلد مین جب ہو داخل
پڑ تون یہہ دعا بجوشش دل

آوبیگا تو جب درون مسجد
صدقہ دے اول تون از سر جد

ہر وقت دخول مسجد ای یار
کر قصد مزار شاہ ابرار

عظمت وہ مکان کی دل مین لا تو
پڑ شوق و ادب سے یہہ دعا تو

ہور نیت اعتکاف کر تب
ہور پڑ تون دگانہ ای ہو جب

پس جانب روضۂ منور
جلدی سے تو جا ز دیدہ و سر

رکھ سینے پہ ہاتھ شوق دل سون
سرور پہ سلام کر ادا تون

ہور منہ طرف اسکے قبر کے کر
جو مانگنا مانگ ای برادر

بغداد کا جب خلیفہ ای یار
آیا بطواف شاہ ابرار

پوچھا ز امام مالک او آ
در وقت دعا مین لے معلا

قبلے کے طرف کرون رخ اپنا
یا جانب روضۂ مصفا

فرمایا اسے کہ کس لئے تون
منہ پھیرتا اپنا اسطرف سون

بیشک وہ ترا بھی تیرے جد کا
نزدیک خدا وسیلہ ہیگا

کر اپنا تون منہ کسو کے حضرت
مانگ اسکے جناب سے شفاعت

گر شہ کون کوی سلام بولا
پہنچا تون اسے بعرض والا

پس سیدی طرف تو ہتکو پس تر
صدیق اپر سلام ادا کر

بعد اسکے سلام کر عمر پر
جس طرح کتب مین ہے مقرر



ہور بعد زیارت شہنشاہ
جلدی سے تو لے بقیع کی راہ

پس کر تون بتول کی زیارت
ہور آل رسول کی زیارت

عثمان کی کر تون بھی زیارت
عباس سے لے تون بھی سعادت

ازواج نبی کا ہو تون زایر
ہور جتنے ترے ہین وہان مقابر

دی خبر ہین سے برادر
اس شہد پاک سے بہ محشر

ہفتاد ہزار اٹھینگے ایسے
رخسار ہین سب جنکے بدر ویسے

ہور شوق سے تو احد مین جا
حمزہ کی مزار سے شرف پا

ہور سب شہدا کی کر زیارت
بوجہ سکون تو دو جہان کی دولت

در بیان آداب مدینہ پاسکنہ زادہا اللہ تعالی تعظیما وتشریفا

اب سن تون بجوش شوق سینہ
آداب اقامت مدینہ

اول یہہ ہے کہ کر تون ہر دم
سینے پہ وہان کے عزم محکم

بے شبہ اقامت اسکی ایجان
ہی دولت سرمدی یقین جان

ہور مسجد خاص کی حضوری
لازم تو کر آپنے پہ پوری

انواع عبادت اور اذکار
لا اسمین بجا ادب سے ای یار

ہو جب تلک اسمین کیو جاوون
روضے ستی مت نظر اٹھا تون

ہور ہینگے اگر ترے سے بر جاگ
یک شب بھی تو ای رفیق وہان جاگ

دل اور زبان کو باسب اعضا
کر وہان جتن از خلاف اولی

یہہ بارگہ حضور ہی رے
از سہو قصور دور ہی رے



ہور مسجد خاص مین مصلی
بجہو امکے نکر نماز اصلا

ہور جب کھلے باب مسجد ای یار
مت دو تر تون جون عوام زنہار

بل چل ادب و وقار کے سات
تا پاوے تو اسکا فیض خوش ذات

ہور جوشش شوق دل سے ایجان
البتہ کر اسمین ختم قرآن

ہور پڑ وہان کوئی کتاب کامل
در ذکر شمائل و فضائل

صبحانی کہجور اسمین کہا مت
یہہ بات ہی جاہلا نکی عادت

ہور شہر مدینے مین جتنے سکان
تعظیم ہے انکی لازم ایجان

خاصے جو مجاوران ہین یکسر
در مسجد روضۂ مطہر

لازم ہی بہت محبت ان سات
تکریم کر انکی اور مراعات

تا شاہ رسل ہو تجہ سے خوشنود
ہور ہووے تجہے دو جگ مین بہبود

در ثنا اختتام این رسالہ بابرکت ودر یوزۂ نظر عنایت از حضرت ختمیت مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حمد شکر کہ یہہ کتاب این
اب ختم ہوی بوجہ احسن

جو اسمین ہے ذکر شاہ اخبار
ہی ترجمہ حدیث و آثار

یہ نسخہ جو ہے مرآت حسب کا — ہی اب لباب کی کتب کا
بارا سو اپر تھے چھ برس جب — یہہ نسخہ خوش ہوا مرتب

ابیات سب اسکے ای دل آرا — بے ریب ہین آٹھ سو اٹھارا
آسان کیا ہون اس بیان کو — تا ہووے سمجھ سب امیان کو

پڑھنے مین ہے راہ جنکون ای یار — نت اسکو کرین لبس کا گلہار
ہور پڑھنے مین جنکو نین مہارت — لازم ہی سنین وہ از محبت

یہہ ختم رسل کا ذکر ہی رے — اس سید کل کا ذکر ہی رے
ای آئینہ دار نور وحدت — ای صبح بہار واحدیت

ای لطف ترا دو جگ کا آدھار — ای تیرے کرم کا جلوہ ہر ٹھار
جو ملک و ملک منے ہین سارے — ہاتھ اپنا ترے طرف پسارے

ہی علم و عمل سے جنکون افلاس — کونین مین انکون ہی تری آس
تخصیص تباہ کار مجھ سا — بن تیرے نہین کچھ اسکون آسا

نا مجھکون ترا حسب نسب ہے — نا قول نہ فعل نا ادب ہی
ساتھ اسکے نہین مجھے وسایل — کس منھ سے مین تجھ سے ہووُن سایل

کیا مجھ سے کو قدر ہی ترے پاس — کہ عرض کا میرے تجھکو ہو پاس
پا این بہ ہجوم اضطراری — کرتا ہون مین تیرے پاس زاری

پکڑا ہون مین تیرا آستانا — بن تیرے نہین مجھے ٹھکانا
اسقام و الم مین چور ہون مین — کیا واسطے تجھ سے دور ہون مین

برباد مرا ہوا ہی سکھ چین — آرام نہین ہے مجھکو دن رین
از بسکہ ہوا ہون غم سے ہمدم — منت و ورد مرا ہے قول مریم

غرقاب الم مین ڈوب گیا ہون — تجھ لطف کا آسرا لیا ہون
تو ہاتھ مرا پکڑ بہ اپکار — اس ورطۂ غم سے لا مجھے پار

یون اپنے عطا و مرحمت سے — کر مجھکون نہال آفت سے
ہر ایک سے ہوا ہون مین اداسی — ایسے کتئین نکر نراسی

گھیری ہی مجھے گناہ تیری — کب ہووینگی یک نگاہ تیری
ڈرتا ہون مین ای حبیب میرے — کیون ہوتے ہین بھاگ نصیب میرے

احوال مرا تو جانتا ہے — تون قصد مرا پہچانتا ہے
گر جلوہ گری کا مہر تیرا — جاوینگا یہہ سب مرا اندھیرا

منھ اپنے کرم کا مجھ سے یون موڑ — اس درد و بلا مین مجھکون مت چھوڑ
دکھلا شفقت کا ایک جذبہ — تو کھینچ مجھے بسوئے طیبہ

کر اسمین مری مدام اقامت — ہور وہان سے مجھے کہین لجا مت
جینا مرنا مرا وہان کر — ہور وہان سے اٹھا مجھے بہ محشر

دو جگ منے اپنا مجھکون کر تون — مت مجھکون لجا ادہر ادھر تون
جنت ہووے خدا سے درجات — روضہ پہ ترے سلام و صلوات

قطعہ صنعت اعداد بتوصیف و ختم کتاب مستطاب فیض بنیاد من نتایج افکار فصاحت و بلاغت دثار عنایت و کرم دستگاہ توجہ و نوازش منزلت مکرمی محمد خواجہ صاحب بادشاہ متخلص بعبرت دام الطافہم

فضل سے پنجتن کے تیسرے بار — طبع پائی کتاب ہشت بہشت
شش جہت مین یہہ چار سو تھی ہوم — ہوی مطبوع طبع نیک سرشت

قطعۂ تاریخ از جانب تلطف مآثر مشفق شفیق سید پیر نادر دام قدر مرتبہ

نبی کے شمایل مین آگاہ کیا — لکھا نظم دکھنی بہ لطف کثیر
ہزاروں سے گرچہ رسالے بنے — پر ایسا نہین کوی ہوا دلپذیر

ہر ایک محب زینت عابدین — خردمند و دانا فہیم و خبیر
بصد اعتقاد و بصد جد و کد — سہ بارا چھپایا وہ روشن ضمیر

جو دیکھا اسے مین بطرز بدیع — ہوا فکر مین سال کے دل اسیر
وہین رو ایمان سے نادر نے سن — کہا اسکا چھاپا ہوا بے نظیر

الحمد للہ والمنہ یہہ نسخہ متبرکہ اہتمام سے منشی سید زین العابدین کے اور خط سے محمد مرتضی حسن بیگ عرف محمدی میان کے بوفور و کثرت خواہش خواہشمندان و قدردانان لیاقت نشان بدرستی تمام مطبع مخزن الاخبار مین پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول ۱۲۸۰ سنہ ہجری روز دوشنبہ

تمت تمام شد ✤ زیب انطباع پایا بخوبی سہ بارہ چھاپا گیا منظور طالبان ہوا مقبول خریداران ہوا ✤ کار من نظام شد